

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحج و کتاب الجنائز

www.sirat-e-mustaqeem.net

سرو کاں

جلد پہرام

مفسر القرآن العزیز مولانا السید محمد رفیع الرحمن صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ

عالم آباد لاہور

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، پرنٹ نمبر ۸۰۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَاْمُسْتَطَاب

الشَّافِي

کِتَابُ الْحَجِّ وَکِتَابُ الْجِهَادِ

فَرْعٌ کَافٍ

جِلْدِ چہارم

حضرت ثقہ الاسلام علامہ ذہب مولانا شیخ محمد تقیوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعظم مولانا الیوسف حسن صاحب قبلہ مظلہ العالی
مُصَنَّفٌ دُورِ کُتُب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد علی کراچی

مکتبہ علمیہ
مرکز تحریکات و تحالفات
۱۱-۳۷۲ امام علیہ السلام
کراچی

www.sirat-e-mustaqeem.net



مُصَنِّفُ
سَيِّدُ الْمُفَسِّرِينَ
أَدِيبُ اعْظَمِ الْحَاجِّ مُؤَلَّانِ سَيِّدُ ظَفَرِ حَسَنِ صَاحِبِ أَمْرٍ وَهُوَ
بَانِي جَامِعَةِ إِمَامِيَّةٍ وَصَدْرِ جَامِعَةِ إِمَامِيَّةِ كِبَرِي

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مُسْتَطَاب

الشافی

کتاب الحج و کتاب الجناد

فروع کافی

جلد چہارم

حضرت ثقف الاسلام علامہ فرامہ مولانا شیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ منظرہ العالی
مُصَنَّف و مَدْرُکَتَب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جیٹروڈ)
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر _____ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد لاہور

مطبع _____ تشریفی آرٹ پریس

ناظم آباد لاہور

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

_____ صدیہ ۲۰ روپے

سال اشاعت : مارچ ۲۰۰۵ء

فہرست مضامین

کتاب الحج

باب نمبر	صفحہ عربی	صفحہ اردو	مضامین	صفحہ عربی	صفحہ اردو	باب نمبر	صفحہ عربی	صفحہ اردو	مضامین
۱			حج اسود کی ابتداء اور پسرو دینے کی علت	۲	۴	۱۴			مکہ میں الحاد اور آڑ کتاب حرم
۲			ابتداء بیت اور طواف	۶	۸	۱۵			مکہ میں ہتھیار لے جانا
۳			خانہ کعبہ کی زمین سب سے پہلے پیدا ہوئی۔	۹	۱۰	۱۶			لباس کعبہ کا پہننا
۴			حج آدم علیہ السلام	۱۱	۱۵	۱۷			کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لے جانا
۵			علت الحرم	۱۸	۲۰	۱۸			مکہ میں کراہت قیام
۶			ابتداء خلق اور کعبہ سے لوگوں کی آوازش	۲۲	۲۴	۱۹			شجر حرم
۷			حج ابراہیم واسماعیل	۲۶	۳۶	۲۰			حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے۔
۸			حج انبیاء علیہم السلام	۳۳	۳۵	۲۱			حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ
۹			اصحاب فیل کا کعبہ پر حملہ	۳۶	۳۲	۲۲			نقطہ حرم
۱۰			عبدالطلب کا چاہ وزمزم کو نہادینہ	۳۶	۵۲	۲۳			کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔
۱۱			آیات تیناں	۵۸	۵۹	۲۴			جو اپنے مفروض کو کعبہ میں دیکھے
۱۲			نوادیر	۶۰	۶۰	۲۵			کعبہ کو کیا ہدیہ لے جائے۔
۱۳			اللہ نے کعبہ کو صاحب حرمت بنایا	۶۱	۶۲	۲۶			آئینہ سوار العاکف قیہ والہاد
			حرم خدا میں داخل ہونے والے						کا مطلب۔
			کے لئے امان ہے۔	۶۳	۶۴	۲۷			حج نبی

صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	مضامین	باب نمبر
۱۴۸	۱۴۸	۱۵ ج	۴۸	۱۰۸	۹۸	ج دعویٰ فیصلت اور ان کا ثواب	۲۸
۱۴۹	۱۴۹	ج اکبر و اصغر	۴۹	۱۱۷	۱۱۵	نفس ج و عمرہ	۲۹
۱۵۳	۱۵۱	امانات ج	۵۰	۱۱۹	۱۱۸	استطاعت ج	۳۰
۱۵۶	۱۵۵	ج تنبیہ کا ثواب اور سزا	۵۱			باوجود استطاعت ج میں مال منہول	۳۱
۱۵۷	۱۵۶	ج قرآن اور قاری پر کیا واجب ہے	۵۲	۱۲۱	۱۲۰	کرنا۔	
۱۵۸	۱۵۷	منفعت اشعار و نقلید	۵۳	۱۲۲	۱۲۲	جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوٹے	۳۲
۱۶۰	۱۵۹	ج انسداد	۵۴	۱۲۳	۱۲۳	ترک ج میں بہتری نہیں	۳۳
۱۶۰	۱۶۰	جویت متبیح نہ کرے۔	۵۵	۱۲۴	۱۲۳	ترک ج پر عذاب آئے گا	۳۴
۱۶۴	۱۶۱	مجاوروں اور غلاموں کا ج	۵۶	۱۲۴	۱۲۴	نادر	۳۵
۱۶۸	۱۶۶	بچوں اور غلاموں کا ج	۵۷	۱۲۵	۱۲۵	ج پر مجبور نہ کیا جائے	۳۶
		ایک شخص بغیر ج کیے مر جاتا ہے	۵۸			اگر کوئی کمزور آدمی ج نہ کر سکے تو	۳۷
۱۶۰	۱۶۹	اور ج کی وصیت کر جاتا ہے		۱۲۶	۱۲۶	دوسرا کرے۔	
۱۶۱	۱۶۱	عورت کا مرد کی طرف سے ج کرنا	۵۹	۱۳۰	۱۲۷	ج سے کیا کافی ہے کیا نہیں۔	۳۸
		کیا جس کو ج میسر نہ کرے درپیر دیا	۶۰	۱۳۳	۱۳۳	جس نے پانچ برس تک ج نہ کیا	۳۹
۱۶۲	۱۶۲	لیگا ہے وہ ج تنبیہ کر سکتا ہے۔		۱۳۵	۱۳۴	مفروض کا ج۔	۴۰
۱۶۳	۱۶۲	جو ج کے لئے کو وصیت کرے۔	۶۱	۱۳۶	۱۳۵	ج میں خیر کی فیصلت۔	۴۱
		اگر سفر ج کے لئے جو رقم لے لے	۶۲	۱۳۷	۱۳۷	مستحب ہے ج کے لئے ہر وقت تیار رہے	۴۲
۱۶۴	۱۶۴	کافی نہ ہو۔				ایک شخص مسلمان ہو اور قتل سے	۴۳
۱۶۵	۱۶۵	خائف کی طرف سے ج	۶۳	۱۳۸	۱۳۸	پہلے ج کرے۔	
۱۶۶	۱۶۵	خیر کی کمی کی صورت میں	۶۴	۱۳۹	۱۳۸	وہ عورت جس کا شوہر ج سے روکے	۴۴
		دوسرے کا طرف سے ج کرنے	۶۵	۱۴۱	۱۳۹	گھر سے نکلتے وقت کیا اپنا چلیے	۴۵
۱۶۷	۱۶۶	والا کیا کہے۔		۱۴۲	۱۴۲	وصیت	۴۶
۱۶۸	۱۶۷	کوئی شخص کسی کے لئے ج دلوں کرے	۶۶	۱۴۷	۱۴۵	راستہ میں دعا	۴۷

صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	مضامین	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	باب	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	مضامین	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ
		حرم کا قصد کیا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا۔	۲۲۶	۲۲۷	۸۸	۱۷۹	۱۷۸	جو غیر کی طرف سے حج کرے اس میں شرکت	۶۷	
		حرم کے لئے سایہ	۲۲۷	۲۳۰	۸۹	۱۷۹	۱۷۹	نادر	۶۸	
		حرم پانی میں غوطہ نہ لگائے	۲۳۲	۲۳۲	۹۰	۱۸۰	۱۸۰	حج کے لئے جو روپیہ دیا جائے اور کام میں صرف ہو تو	۶۹	
		حرم اور خوشبو	۲۳۲	۲۳۵	۹۱	۱۸۲	۱۸۱	حج اور طواف آئینہ کی طرف سے	۷۰	
		کون سی زینت مکروہ ہے	۲۳۶	۲۳۷	۹۲	۱۸۵	۱۸۴	حج میں شرکت	۷۱	
		طلاق حرم	۲۳۷	۲۳۹	۹۳	۱۸۷	۱۸۶	حج و عمرہ کے لئے بال بڑھانا	۷۲	
		حرم کا جماعت کرنا، ناخن کٹوانا	۲۳۹	۲۴۰	۹۴	۱۸۹	۱۸۷	مواقیات احرام	۷۳	
		اور بال ترشوانا	۲۴۰	۲۴۲		۱۹۲	۱۹۰	جرا احرام خلاف وقت پابندی	۷۴	
		جوں مارنا	۲۴۲	۲۴۳	۹۵			جو بغیر احرام میقات سے گزرے اور	۷۵	
		حرم کے لئے کسی کا قتل جائز ہے	۲۴۳	۲۴۵	۹۶	۱۹۵	۱۹۳	بہ احرام داخل مکہ ہو۔		
		حرم کا بیج کرنا	۲۴۶	۲۴۷	۹۷	۱۹۸	۱۹۷	احرام کے وقت کیا واجب ہے۔	۷۶	
		ادب حرم	۲۴۷	۲۴۹	۹۸	۲۰۰	۱۹۹	غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں	۷۷	
		حرم کی موت	۲۴۹	۲۵۰	۹۹	۲۰۲	۲۰۱	غسل کے بعد حرم کے لئے کیا جائز ہے۔	۷۸	
		مختصر و مفصل و دران کا کفارہ	۲۵۰	۲۵۳	۱۰۰	۲۰۷	۲۰۴	نماز احرام	۷۹	
		مرد حرم کا نزدیکی کرنا اور طلاق دینا۔	۲۵۳	۲۵۵	۱۰۱	۲۱۱	۲۰۹	تلبیہ	۸۰	
		مناسک ادا کرنے سے پہلے حرم کا جماعت کرنا۔	۲۵۵	۲۵۶		۲۱۳	۲۱۲	حرم کو کیا کرنا چاہیے	۸۱	
		حرم کا بوسہ لینا	۲۵۶	۲۵۹	۱۰۲	۲۱۷	۲۱۴	لباس حرم	۸۲	
		بعض مناسک ادا کرنے کے بعد	۲۵۹	۲۶۰		۲۲۰	۲۱۹	حرم اپنی مکہ سے بیانی باندھ سکتا ہے	۸۳	
		زوجہ سے ہم بستری۔	۲۶۰	۲۶۲	۱۰۳	۲۲۲	۲۲۰	لباس حرم	۸۴	
		شکار	۲۶۲	۲۶۵	۱۰۴	۲۲۴	۲۲۳	لباس میں حرم کی اضطراری حالت	۸۵	
			۲۶۵	۲۶۷		۲۲۵	۲۲۵	فدیہ لباس	۸۶	
			۲۶۷	۲۶۹	۱۰۵	۲۲۶	۲۲۵	قیص میں احرام	۸۷	

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۰۷	محانتہ احرام شکار یا مردار کی طواف			۱۲۷	طواف میں چلنے کی حد	۳۱۴	۳۱۴
	مفسطہ ہونا	۲۷۰	۲۷۱	۱۲۸	اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو		
۱۰۸	حجۃ کا شکار کرنا اور فدیہ دینا	۲۷۱	۲۷۲	۳۱۶	وقت طواف و تہ نذر آجانا	۳۱۸	۳۱۸
۱۰۹	دھنسی جانور کے شکار کا کفارہ	۲۷۲	۲۷۳	۳۱۷	طواف میں سہو	۳۲۰	۳۲۰
۱۱۰	پہنڈوں اور اندھوں کا کفارہ	۲۷۳	۲۷۴	۳۲۱	دو طوافوں کو طواف	۳۲۲	۳۲۲
۱۱۱	چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا	۲۷۴	۲۷۵	۳۲۲	جو طواف کو غیر تکمیل تک نہ کرے	۳۲۳	۳۲۳
	مٹل اور تری کے جانوروں کے شکار			۳۲۳	غیر وضو طواف کرنا	۳۲۴	۳۲۴
	میں فرق	۲۸۱	۲۸۲	۳۲۴	سب سے قبل طواف	۳۲۵	۳۲۵
۱۱۲	حجۃ کا کئی بار شکار کرنا	۲۸۲	۲۸۳	۳۲۵	طواف میں رخصت	۳۲۶	۳۲۶
۱۱۳	حرم میں شکار کرنا	۲۸۳	۲۸۴	۳۲۶	دور رکعت، طواف ان کا وقت	۳۲۷	۳۲۷
۱۱۴	لو اور	۲۸۴	۲۸۵	۳۲۷	اور ان میں قرأت	۳۲۸	۳۲۸
۱۱۵	حرم میں داخلہ	۲۸۵	۲۸۶	۳۲۸	رکعات طواف میں سہو	۳۲۹	۳۲۹
۱۱۶	حجۃ میں قطع تلبیہ	۲۸۶	۲۸۷	۳۲۹	تو اور طواف	۳۳۰	۳۳۰
۱۱۷	دخول مکہ	۲۸۷	۲۸۸	۳۳۰	استسلام حجر	۳۳۱	۳۳۱
۱۱۸	مسجد الحرام میں داخلہ	۲۸۸	۲۸۹	۳۳۱	کوہ صفا پر وقوف	۳۳۲	۳۳۲
۱۱۹	دعائے استقبال حجر	۲۸۹	۲۹۰	۳۳۲	سستی میں الصفا و مردہ	۳۳۳	۳۳۳
۱۲۰	چوٹا اور چھوٹا	۲۹۰	۲۹۱	۳۳۳	مردہ سے اجتناب	۳۳۴	۳۳۴
۱۲۱	مزامنت جوا سو پر	۲۹۱	۲۹۲	۳۳۴	سستی میں استراحت	۳۳۵	۳۳۵
۱۲۲	طواف و استسلام ارکان	۲۹۲	۲۹۳	۳۳۵	نماز کے طے ہونے پر قطع کرنا	۳۳۶	۳۳۶
۱۲۳	طواف اور اس کے قریب دعا	۲۹۳	۲۹۴	۳۳۶	تفسیر تمتع	۳۳۷	۳۳۷
۱۲۴	نفیلت طواف	۲۹۴	۲۹۵	۳۳۷	حج تمتع میں تفسیر کا بھول جانا	۳۳۸	۳۳۸
۱۲۵		۲۹۵	۲۹۶	۳۳۸	اگر حج تمتع کر لیا تو مکہ سے باہر جانا پڑے	۳۳۹	۳۳۹
۱۲۶	حد موقوف طواف	۲۹۶	۲۹۷	۳۳۹		۳۴۰	۳۴۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۴۸	وقتِ قربت مستقر	۳۵۵	۳۵۵	۱۴۸	چودھون مشعر سے نارا آف ہر	۳۵۵	۳۹۳
۱۴۹	احرامِ حلیف و مستحاضہ	۳۵۶	۳۵۷	۱۴۹	مزدلفہ سے قبل فجر چلنا	۳۵۷	۳۹۵
۱۵۰	ادائے مناسک میں حلیف پر کیا واجب ہے۔	۳۵۷	۳۵۹	۱۵۰	جس کا حج نیت ہو جائے	۳۵۹	۳۹۷
۱۵۱	طواف میں جہنم آنا	۳۶۱	۳۶۱	۱۵۱	جمار کے سنگریز کھانے کے لئے جائیں۔	۳۶۱	۳۹۹
۱۵۲	طوافِ مستحاضہ	۳۶۲	۳۶۲	۱۵۲	ایامِ نحر	۳۶۲	۴۰۰
۱۵۳	نادر	۳۶۳	۳۶۳	۱۵۳	ایامِ تشریق میں ری اجماع	۳۶۳	۴۰۲
۱۵۴	علاجِ حلیف	۳۶۴	۳۶۵	۱۵۴	ری کے طواف کرنا تکم و زیادہ کرنا	۳۶۵	۴۰۴
۱۵۵	دعائے دم	۳۶۵	۳۶۷	۱۵۵	ری اجماع بھول جائے	۳۶۷	۴۰۸
۱۵۶	احرامِ روزِ ترویہ	۳۶۹	۳۷۰	۱۵۶	ری کرنا، پیمار، صبیان کا اور	۳۷۰	۴۰۹
۱۵۷	پا پیادہ حج	۳۷۱	۳۷۲	۱۵۷	راکب کا۔	۳۷۲	۴۱۰
۱۵۸	مٹی جانے سے پہلے طواف حج تہن	۳۷۳	۳۷۴	۱۵۸	ایامِ نحر	۳۷۴	۴۱۱
۱۵۹	تقدیم طواف برائے مفرد	۳۷۵	۳۷۶	۱۵۹	ہری کا کم سے کم ہوزرت	۳۷۶	۴۱۲
۱۶۰	مٹی کو جانا	۳۷۷	۳۷۸	۱۶۰	ہری کس پر واجب ہے اور کہاں کرے۔	۳۷۸	۴۱۵
۱۶۱	نزولِ مٹی اور اس کے حدود	۳۷۹	۳۸۰	۱۶۱	ہری میں کیا مستحب ہے	۳۸۰	۴۱۷
۱۶۲	عرفات میں انگاروں اور اس کے حدود	۳۸۱	۳۸۲	۱۶۲	ہری کا دودھ دو پنا اور اس پر سوار ہونا	۳۸۲	۴۱۸
۱۶۳	قطعِ تلبیہ	۳۸۳	۳۸۴	۱۶۳	اگر ہری اپنی جگہ پہنچے سے پہلے تھک جائے یا نہ جائے۔	۳۸۴	۴۲۱
۱۶۴	عرفہ میں وقوف اور حدودِ وقوف	۳۸۵	۳۸۶	۱۶۴	بدنہ اور بقر میں کئے شریک ہوں	۳۸۶	۴۲۲
۱۶۵	عرفات سے چلنا	۳۸۷	۳۸۸	۱۶۵	ذبح	۳۸۸	۴۲۴
۱۶۶	شبِ مزدلفہ	۳۸۹	۳۹۰	۱۶۶	ہری واجب کا کھانا	۳۹۰	۴۲۵

صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ عربی ترجمہ	مضامین	باب نمبر
۲۴۵	۲۴۵	کفارہ اس نذرہ والے کا جو احترام	۱۸۶
۲۴۵	۲۴۵	میں جماع کرے۔	۱۸۷
۲۴۶	۲۴۶	ہری کو قطعاً بھجنا	۱۸۸
۲۸۳	۲۴۷	نادر	۱۸۹
	۲۴۷	تشیع کرنے والے کا روزہ	۱۹۰
	۲۴۷	زیارت	۱۹۱
۲۸۸	۲۸۶	طواف النصار	۱۹۲
۲۸۹	۲۸۸	منی میں شب بپاشی	۱۹۳
۲۹۰	۲۹۰	بعد زیارت طواف کو مکہ آنا	۱۹۴
۲۹۳	۲۹۰	ایام تشریق میں تکبیر	۱۹۵
۲۹۸	۲۹۶	مسجد نبی میں نماز	۱۹۶
۵۰۰	۵۰۰	منی سے روانگی	۱۹۷
۵۰۱	۵۰۱	حجہ میں نزول	۱۹۸
۵۰۳	۵۰۲	حجین میں اقام نماز	۱۹۹
۵۰۷	۵۰۵	نفیلت نماز مسجد الحرام میں	۲۰۰
۵۰۹	۵۰۸	دخول کعبہ	۲۰۱
۵۱۱	۵۰۹	دراغ بیت	۲۰۲
۵۱۲	۵۱۱	مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے۔	۲۰۳
۵۱۴	۵۱۳	عمرہ مفرد ضحہ میں کیا کاتی ہے۔	۲۰۴
۵۱۵	۵۱۴	وہ عمرہ حرج سے علیحدہ کیا جائے	۲۰۵
۵۱۷	۵۱۶	عمرہ مقطوعہ راہ حج میں	۲۰۶
۵۱۹	۵۱۷	عمرہ کے چہنچہ	۲۰۷
۵۲۱	۵۲۱	قطعہ تبلیہ حرج	۲۰۸
		ابواب	
		زیارت نبی صلعم	۲۱۲
		نقار امام	۲۱۳
		مدینہ جانے کی نفیلت	۲۱۴
		دخول مدینہ و زیارت نبی	۲۱۵
		متبر و درود اور مقام نبی	۲۱۶
		مقام جبریل	۲۱۷
		نفیلت قیام مدینہ	۲۱۸
		اہل بقیع کی زیارت	۲۱۹
		مشاہدہ اود قبور شہداء پر جان	۲۲۰
		دراغ قبر نبی	۲۲۱
		قربان مدینہ	۲۲۲
		مسجد نبی	۲۲۳
		مسجد غدیر خم	۲۲۴
		تفرقات	۲۲۵
		قبر امیر المومنین پر کیا کیا جائے	۲۲۶
		دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس	۲۲۷
		موضع راس الحین	۲۲۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۲۹	زیارت قبر امام حسین علیہ السلام	۵۲۲	۵۲۳	۹	ان دینا	۵۲۶	۵۲۸
	کتاب الجہاد			۱۰	بغیر عنوان	۵۲۹	۵۳۰
				۱۱	بغیر عنوان	۵۳۱	۵۳۲
۱	فضیلت جہاد	۵۳۰	۵۳۳	۱۲	طلب المبارزت	۵۳۲	۵۳۳
۲	جہاد مرد و عورت	۵۳۶	۵۳۶	۱۳	قید و پرہیزگاری کرنا اور کھانا دینا	۵۳۳	۵۳۴
۳	وجہ جہاد	۵۳۷	۵۳۹	۱۴	کار کو قتل کرنے سے پہلے دعوت	۵۳۶	۵۳۹
۴	جہاد کس پر واجب ہے۔	۵۴۲	۵۴۷		اسلام دینا	۵۴۳	۵۴۵
۵	لوگوں کے ساتھ جہاد	۵۴۲	۵۵۳	۱۵	نصائح امیر المؤمنین وقت قتال	۵۴۴	۵۴۸
۶	جہاد کس کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔	۵۴۴	۵۵۵	۱۶	صلوات کو دارالوہاب میں رکنا جائز نہیں	۵۴۸	۵۵۱
۷	عزیز بن عبید اور بنو نضیر کا امام	۵۴۶	۵۵۹	۱۷	تقسیم مال غنیمت	۵۵۱	۵۵۳
	جعفر صادق علیہ السلام	۵۴۶	۵۵۹	۱۸	ارتباط انجیل	۵۵۳	۵۵۴
۸	وصیت رسول و جناب امیر	۵۴۷	۵۶۵	۱۹	فضیلت شہدائے	۵۵۵	۵۵۵

کتاب الحج

www.sirat-e-mustaqeem.net

[بسم الله الرحمن الرحيم]

كتاب الحج

باب

(بدء الحجر والعلّة في استلامه)

١ - حدثني علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى لما أخذ ميثاق العباد أمر الحجر فالتقمها ولذلك يقال : أماتني أدبتها وميثاقي تعاهدته لتشهد لي بالموافاة .

٢ - عدّه من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الله بن بكير ، عن الحلبيّ قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : لم جعل استلام الحجر ؟ فقال : إن الله عز وجلّ حيث أخذ ميثاق بني آدم دعا الحجر من الجنة فأمره فالتقم الميثاق فهو يشهد لمن وافاه بالموافاة .

٣ - محمد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن موسى بن عمر ، عن ابن سنان ، عن أبي سعيد القمطاط ، عن بكير بن أعين قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام لأيّ علّة وضع الله الحجر في الركن الذي هو فيه ولم يوضع في غيره ولأيّ علّة تقبل ولأيّ علّة أخرج من الجنة ؛ ولأيّ علّة وضع ميثاق العباد والعهد فيه ولم يوضع في غيره ؛ وكيف السبب في ذلك ؛ تخبرني جملني الله فذاك فإن تفكر في فيه لعجب ، قال : فقال سألت وأعضلت في المسألة واستقصيت فافهم الجواب وفرغ قلبك واصنع سمعك أخبرك إن شاء الله إن الله تبارك وتعالى وضع الحجر الأسود وهي جوهرة أخرجت من الجنة إلى آدم عليه السلام فوضعت في ذلك الركن لعلّة الميثاق وذلك أنه لما أخذ من بني آدم من ظهورهم ذرّبتهم حين أخذ الله عليهم الميثاق في ذلك المكان وفي ذلك المكان ترائي

لهم ومن ذلك المكان يهبط الطير على القائم عليه السلام فأول من يبايعه ذلك الطائر وهو الله جبرئيل عليه السلام وإلى ذلك المقام يسند القائم ظهره وهو الحجة والدليل على القائم وهو الشاهد لمن وافا [هـ] في ذلك المكان والشاهد على من أدى إليه الميثاق والعهد الذي أخذ الله عز وجل على العباد .

وأما القبلة والاستلام فلعلمة العهد تجديداً لذلك العهد والميثاق وتجديداً للبيعة ليؤدوا إليه العهد الذي أخذ الله عليهم في الميثاق فيأتوه في كل سنة ويؤدوا إليه ذلك العهد والأمانة اللذين أخذوا عليهم، ألا ترى أنك تقول : أمانتي أدبته وميثاقي تعاهدته لتشهد لي بالموافاة والله ما يؤدّي ذلك أحد غير شيعتنا ولا حفظ ذلك العهد والميثاق أحد غير شيعتنا وإنهم ليأتوه فيعرفهم ويصدقهم ويأتيه غيرهم فينكرهم وبكذبهم وذلك أنه لم يحفظ ذلك غيركم فلكنم والله يشهد وعليهم والله يشهد بالخبر والجحود والكفر وهو الحجة البالغة من الله عليهم يوم القيامة يجيئهم وله لسان ناطق وعيان في صورته الأولى يعرفه الخلق ولا ينكره ، يشهد لمن وافاه وجدّد العهد والميثاق عنده ، يحفظ العهد والميثاق وأداء الأمانة ويشهد على كل من أنكر وجحد ونسي الميثاق بالكفر والإنكار .

فأما علّة ما أخرجه الله من الجنة فهل تدري ما كان الحجر ؟ قلت : لا ، قال كان ملكاً من عظماء الملائكة عند الله فلما أخذ الله من الملائكة الميثاق كان أوّل من آمن به وأقرّ ذلك الملك فاتّخذ الله أميناً على جميع خلقه فألقمه الميثاق وأودعه عنده واستعبد الخلق أن يجدّوا عنده في كل سنة الإقرار بالميثاق والعهد الذي أخذ الله عز وجل عليهم ، ثمّ جمعه الله مع آدم في الجنة يذكّره الميثاق ويجدّد عنده الإقرار في كل سنة فلما عصى آدم وأخرج من الجنة أنساه الله العهد والميثاق الذي أخذ الله عليه وعلى ولده لمحمّد عليه السلام ولوصيته عليه السلام وجعله تامها حيراناً ، فلما تاب الله على آدم حوّل ذلك الملك في صورة درّة بيضاء فرماه من الجنة إلى آدم عليه السلام وهو بأرض الهند فلما نظر إليه آنس إليه وهو لا يعرفه بأكثر من أنّه جوهرة وأنطقه الله عز وجل فقال له : يا آدم أنعم فني ، قال : لا ، قال : أجل استحوذ عليك الشيطان فأنساك ذكر ربك

ثم تحول إلى صورته التي كان مع آدم في الجنة فقال لا دم : أين العهد والميثاق فوثب إليه آدم وذكر الميثاق وبكى وخضع له وقبله وجدد الإقرار بالعهد والميثاق ثم حمله الله عز وجل إلى جوهرة الحجر درة بيضاء صافية تضيئ، فحمله آدم عليه السلام على عاتقه إجلالاً له وتعظيماً فكان إذا أعيأ حمله عنه جبرئيل عليه السلام حتى وافاه هكّة فمأزال يأنس به بمكّة ويجدد الإقرار له كل يوم وليلة ثم إن الله عز وجل لما بنى الكعبة وضع الحجر في ذلك المكان لأنه تبارك وتعالى حين أخذ الميثاق من ولد آدم أخذه في ذلك المكان وفي ذلك المكان أقيم الملك الميثاق ولذلك وضع في ذلك الركن وتحتى آدم من مكان البيت إلى الصفا وحواً إلى المروة ووضع الحجر في ذلك الركن فلما نظر آدم من الصفا وقد وضع الحجر في الركن كبر الله وهكّله ومجّده فلذلك جرت السنة بالتكبير واستقبال الركن الذي فيه الحجر من الصفا فإن الله أدعه الميثاق والعهد دون غيره من الملائكة لأن الله عز وجل لما أخذ الميثاق له بالرؤوسية و لمحمد ﷺ بالنبوة ولعلي ﷺ بالوصية اصطكت فرائض الملائكة فأول من أسرع إلى الإقرار ذلك الملك لم يكن فيهم أشدّ حباً لمحمد وآل محمد ﷺ منه و لذلك اختاره الله من بينهم وألقمه الميثاق وهو جيبى يوم القيامة وله لسان ناطق وعين ناظرة يشهد لكل من وافاه إلى ذلك المكان وحفظ الميثاق .

باب

حجر اسود کی ابتدا اور پوسہ دینے کی علت

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ميثاق لیا تو حجر کو حکم دیا کہ اسے نکلے اسی وجہ سے وقت استسلام کہا جاتا ہے تو نے میری امانت ادا کی اور میرے ميثاق کی ذمہ داری لی تاکہ تو عہد پورا کرنے کی گواہی دے (ص ۱)
- ۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا حجر اسود کو پوسہ کیوں دیا جاتا ہے۔ فرمایا جب اللہ نے بنی آدم سے ميثاق لیا تو جنت سے حجر کو بلایا اور حکم دیا کہ اس ميثاق کو نکلے، پس وہ گواہی دیتا ہے اس عہد کو پورا کرنے کی۔ (ص ۱)

۳۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیوں رکھا گیا حجر کو اس مقام پر جہاں وہ ہے دوسری جگہ کیوں نہ رکھا گیا اور کس وجہ سے اسے بوسہ دیا جاتا ہے اور بندوں کے میثاق کو اس میں کیوں رکھا گیا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کا سبب بتائیے میں اس امر میں متفکر ہوں، خدا مایا تم نے ایک شکل مسد پوچھا۔ پس جواب کو سمجھو اور اپنے کونکین دواور کان لگا کر سنو میں تم کو انشاء اللہ بتاؤں گا۔

اللہ نے رکھا اس حجر اسود کو جو ایک جوہر سے نکلا ہے جنت سے آدم کے ساتھ اور اس پر رکھا گیا میثاق کی وجہ سے اس کی صورت یہ ہے کہ جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا ان کی پشتوں سے ان کی ذریت نکال کر، اس مقام میں اؤ اس مکان میں وہ ظاہر ہوں گے اور یہیں ایک پرندہ قائم آل محمد پر اترے گا۔ پس سب سے پہلے حضرت کی بیعت یہی پرندہ کریگا اور وہ جبریل ہوں گے اور اسی جگہ کہ حضرت جنت وقت ظہور اپنی پشت کا ٹیکہ بتائیں گے اور حجر خدا کی طرف سے حجت ہے اور وجود قائم پر دلیل اور گواہ ہو گا جو وقت کے عہد کے گا اس مقام پر اور جو میثاق خدا نے لیا ہے اس کے پورا ہونے کا گواہ بنے گا۔

۳۱۔ بوسہ دینا اور مس کرنا تو یہ شاید اسی عہد میثاق کی تجدید ہے تاکہ جو عہد اللہ نے لیا ہے اسے ہر سال پورا کر کے دکھائیں اور جو امانت حجر کے پاس ہے اس کی یاد تازہ کریں کیا تم یہ نہیں کہتے میں نے تیری امانت اور اپنے میثاق کو پورا کر دیا تاکہ تو میری مولاات کی گواہی دے۔ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا اور کوئی یہ حق ادا نہیں کرتا اور نہ اس عہد کو یاد رکھتا ہے۔ ہمارے شیعہ حجر کے پاس آتے ہیں تو وہ ان کو ہر سنا ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے اور جو غیر شیعہ آتے ہیں تو ان کا انکار کرتا ہے اور ان کی تکذیب کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے غیر نے اس معاہدہ کو یاد نہیں رکھا، پس تمہارے موافق گواہی دیگا اور کئے مخالف گواہی دیگا اے کفر اور انکار کی وہ روز قیامت اللہ کی طرف سے ان پر حجت بالغہ ہو گا اور اس طرح آنے کا کہ اس کی بولنے والی زبان ہو گی اور اس کی پہلی صورت میں وہ لوگوں پہچانے گا اور گواہی دے گا ان کے موافق جنھوں نے عہد پورا کیا ہو گا اور تجدید عہد کی ہو گی اور ان کے خلاف کچے کا جنھوں نے کفر و انکار کی وجہ سے اس عہد کو بھلا دیا ہو گا۔ لیکن اللہ نے اسے جنت سے کیوں نکالا تو تم جانتے ہو حجر کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک بڑا صاحب عقلت فرشتہ تھا جب اللہ نے ملائکہ سے عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا اور اقرار کیا، اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنایا اور میثاق کا فقر اس کے منہ میں دیا اور اس کے سپرد کیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ وہ ہر سال حجر کے سامنے اس میثاق کی تجدید کریں اور اس عہد کو دہرائیں جو اللہ نے ان سے لیا ہے پھر اللہ نے آدم کے ساتھ اسے جنت میں رکھا، آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور حجر کے آگے اقرار کی تجدید کرتے تھے ہر سال، جب آدم سے ترک اولی ہوا اور جنت سے نکالے گئے تو اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے اپنے لئے اور ان کے فرزند محمد اور ان کے وصی علی کے بارے میں لیا تھا اور وہ حیران و

پریشان رہ گئے جب اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا اور وہ سرزمین ہندو تھی جب آدم نے اسے دیکھا تو مانوس ہوئے لیکن پہچانا نہیں کیونکہ اس میں جو ہریت زیادہ تھی خدا نے بس کو گویا کیا تو اس نے کہا۔ اے آدم تم نے مجھے پہچانا، انھوں نے کہا نہیں، فرشتہ نے کہا اس لئے کہ شیطان تم پر غالب ہوا اور اس نے ذکر رب تم سے ترک کر دیا پھر خدا نے اس کو وہی صورت دی جو آدم کے پاس جنت میں تھی اس نے آدم سے کہا کہاں ہے وہ عہد و میثاق؟ آدم اس کے پاس آئے اور میثاق کو یاد کیا روئے اور گرا گز لئے، اسے بوسہ دیا اور عہد و میثاق کی تجدید کی، پھر خدا نے اس فرشتہ کو سفید چمکدار پتھر بنایا آدم نے اس کی عظمت کے لحاظ سے اسے کندھے پر اٹھالیا جب اس کے وزن سے تھک گئے تو جبریل نے مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے آدم مکہ میں اس سے مانوس بنے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید اقرار کرتے۔ تعجب اللہ نے کعبہ کے بنانے کا حکم دیا تو اس پتھر کو وہاں رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے منہ میں میثاق کو ڈال گیا تھا اس لئے جبر کو اس رکن میں رکھا گیا آدم کعبہ سے صفائی کرتے آتے تھے اور خود آمروہ کی طرف سے اور جبر اس رکن میں رکھا ہوتا تھا جب آدم کو وہ صفا سے دیکھتے تو کچھ تبدیل و تجدید کی صدا بلند کرتے، اسی لئے تکبیر سنت و تہجد رپائی اور اس رکن کا استقبال جہاں جبر ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت، حضرت رسول خدا کی نبوت اور حضرت علی کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے تھر تھرانے لگے۔ پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسول خدا کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کو مانا یہی فرشتہ تھا ان میں محمد و آل محمد کی شدید محبت نہیں پائی جاتی تھی اس لئے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے منہ میں میثاق دیا۔ وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی بولتی زبان ہوگی اور دیکھنے والی آنکھ، وہ گوہری شے گا روز قیامت ہر اس کی جس نے اس مقام جہد کو پورا کیا ہوگا۔ (مض)

باب ۱۰

(بدء البيت والطواف)

۱۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن أبي عباد عمران بن عطية، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: بينا أبي عليه السلام وأنا في الطواف إذ أقبل رجل شرحب من الرجال، فقلت: وما الشرحب أصلحك الله؟ قال: الطويل، فقال: السلام

عليك [م] و أدخل رأسه بيني وبين أبي ، قال : فالتفت إليه أبي وأنا فردنا عليه السلام ،
ثم قال : أسألك رحمك الله ، فقال له أبي : نقضي طوافنا ، ثم تسألني ، فلمّا قضى أبي
الطواف دخلنا الحجر فصلى الرجلان ركعتين ، ثم التفت فقال : أين الرجل يا بني فابذا هو
وراءه قد صلى ، فقال : بمن الرجل ؟ قال : من أهل الشام ؟ فقال : ومن أي أهل
الشام ؟ فقال : ممن يسكن بيت المقدس ، فقال : قرأت الكتابين قال : نعم ،
قال : سل عما بدا لك ، فقال : أسألك عن بدء هذا البيت وعن قوله : « من والقلم وما
يسطرون » ، وعن قوله : « و الذين في أموالهم حق معلوم » للسائل و
المحرم ، فقال : يا أخا أهل الشام اسمع حديثنا ولا تكذب علينا فإنه
من كذب علينا في شيء فقد كذب على رسول الله ﷺ و من كذب على رسول الله ﷺ
فقد كذب على الله و من كذب على الله عذبه الله عز و جل . أمّا بدء هذا البيت
فإن الله تبارك و تعالى قال للملائكة : « إني جاعل في الأرض خليفة » فردت
الملائكة على الله عز و جل فقالت : « أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء » فأعرض
عنها فرأت أن ذلك من سخطه فلاذت بعرشه فأمر الله ملكاً من الملائكة أن يجعل له
بيناً في السماء السادسة يسمى الضراح . بإزاء عرشه فصيره لأهل السماء يطوف
به سبعون ألف ملك في كل يوم لا يمودون ، ويستغفرون ، فلمّا أن هبط آدم إلى السماء
الدنيا أمره بمرمة هذا البيت وهو بإزاء ذلك فصيره لآدم وذريته كما صير ذلك
لأهل السماء . قال : صدقت يا ابن رسول الله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، وابن محبوب جميعاً ،
عن الفضل بن صالح ، عن محمد بن مروان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كنت مع
أبي في الحجر فينما هو قائم يصلي إذ أتاه رجل فجلس إليه فلمّا انصرف سلم عليه
ثم قال : إني أسألك عن ثلاثة أشياء لا يعلمها إلا أنت ورجل آخر ، قال : ماهي ؟ قال :
أخبرني أي شيء كان سبب الطواف بهذا البيت ؟ فقال : إن الله عز و جل نزل أمر الملائكة
أن يسجدوا لآدم عليه السلام و رآه عليه فقالوا : « أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء » ونحن
نسبح بحمده و نقدر لك ، قال الله تبارك و تعالى : « إني أعلم ما لا تعلمون » فغضب

عليهم ثم سألوه التوبة فأمرهم أن يطوفوا بالضريح وهو البيت المعمور، ومكثوا يطوفون به سبع سنين [و] يستغفرون الله عز وجل مما قالوا ثم تاب عليهم من بعد ذلك ورضي عنهم فهذا كان أصل الطواف، ثم جعل الله البيت الحرام حذوا الضريح توبة لمن أذنب من بني آدم وطهروا لهم، فقال: صدقت.

باب

ابتداء بیت اور طواف

۱۔ فرمایا جبکہ میں اور میرے باپ طواف میں تھے ایک شخص شہرچ آیا۔ میں نے کہا شہرچ کیا فرمایا طویل اور اس نے سلام کیا اور اپنا سر میرے اور میرے والد کے پرچ میں داخل کیا۔ پس میں اور میرے والد متوجہ آدے جواب سلام دیا۔ پھر کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں میرے والد نے کہا طواف کے بعد پوچھنا۔ طواف کے بعد ہم حجر کے پاس آئے دو رکعت نماز پڑھی، پھر حجہ سے فرمایا بیٹا و شخص کہاں ہے دیکھا تو وہ بچہ نماز پر لہ رہا تھا بعد نماز آپ نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو اس نے کہا میں شامی ہوں فرمایا شام میں کہاں فرمایا ساکن بیت المقدس ہوں فرمایا تو نے دونوں کتابیں پڑھی ہیں اس نے کہا ہاں، فرمایا اب پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا یہ بتائیے بیت اللہ کی ابتدا کب ہوئی۔ دوسرے آریہ ن والقلم وما یسطرون، کا کیا مطلب ہے تیسرے آریہ احوالہم سے کیا مراد ہے۔ فرمایا اے برادرش می شمس ہماری بات اور ہماری تکذیب نہ کرنا، جس نے کسی معاملہ میں ہمیں جھٹلایا اس نے رسول کو جھٹلایا اور جس نے خدا کو جھٹلایا خدا اس کو عذاب کا اس کو کھڑے آغا زکی مقرر ہے جو خدا نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں تمہیں پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو ملائکہ نے تردید کی اور کہا کیا تو اس کو بنائے گا جو فساد و خواریزی کرے۔ اس کے بعد جب انھوں نے غضب الہی کا احساس کیا تو عرش الہی کے نیچے پناہ لی، اللہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ چھ آسمان پر جس کا نام صراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سموات اس کے گرد طواف کریں چنانچہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں جب آدم سماء دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ بنانے کا حکم دیا۔ پس آدم اور اولاد آدم کے لئے اسی طرح طواف کا حکم ہوا۔ اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے سچ کہا۔ (رض)

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے میں اپنے والد کے ساتھ حجر کے قریب تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص

آکر پاس بیٹھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا میں تین باتیں پوچھنی چاہتا ہوں جنہیں آپ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں اس نے کہا یہ بتائیے کہ اس گھر کے طواف کرنے کا سبب کیا ہے و فرمایا جب خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو مسجد و کریں تو انہوں نے تردید کی اور کہا تو ایسے کو بتائے گا جو شاد اور خوش مزاج ہو کرے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انہوں نے غضب خدا دیکھا تو توبہ کی، اللہ حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں، سات سال تک وہ برابر طواف و استغفار کرتے رہے۔ خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہو گیا، یہ ہے اصل وجہ طواف کی، پھر خدا نے بیت المعمور کے مقابل خانہ کعبہ بنوایا تاکہ بنی آدم میں جو گنہگار ہیں ان کی توبہ قبول ہو اس نے کہا آپ نے یہ فرمایا۔ (بخاری)

﴿باب ۳﴾

﴿أَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِينَ مَوْضِعَ الْبَيْتِ وَكَيْفَ كَانَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن سنان، عن محمد بن عمران العجلي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أي شيء كان موضع البيت حيث كان الماء في قول الله عز وجل: «وكان عرشه على الماء» قال: كان مهابة بيضاء يعني درة.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أحمد بن عائذ، عن أبي خديجة قال: إن الله عز وجل أنزل الحجر لآدم عليه السلام من الجنة وكان البيت درة بيضاء فرفعه الله عز وجل إلى السماء وبقى أتمه وهو بحال هذا البيت يدخله كل يوم سبعون ألف ملك لا يرجعون إليه أبداً فأمر الله عز وجل إبراهيم و إسماعيل عليهما السلام ببنیان البيت على القواعد.

۳۔ علی بن محمد، عن سهل بن زیاد، عن منصور بن العباس، عن صالح اللفائقي، عن أبي عبد الله عليه السلام: قال: إن الله عز وجل دحى الأرض من تحت الكعبة إلى منى ثم دحاها من منى إلى عرفات ثم دحاها من عرفات إلى منى فلأرض من عرفات و عرفات من منى و منى من الكعبة.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن هلال، عن عیسیٰ بن عبد الله

الہاشمیؑ، عن اُیہ، عن اُبی عبد اللہؑ قال: کان موضع الکعبۃ ربوۃ من الأرض یضاء تضییہ کضوء الشمس والقمر حتی قتل ابنا آدم أحدهما صاحبه فاسودت فلما نزل آدم رفع اللہ له الأرض کلها حتی رآها ثم قال: هذه لك کلها قال: یارب ما هذه الأرض البیضاء المنيرة قال: هي [فی] أرضی وقد جعلت علیک أن تطوف بها کل يوم سبع مائة طواف.

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن الحسن بن علی بن مروان، عن عدۃ من أصحابنا، عن اُبی حمزة الثمالیؑ قال: قلت لأبی جعفرؑ فی المسجد الحرام: لای شیء سمّاه اللہ العتیق؟ فقال: إینه لیس من بیت وضعه اللہ علی وجه الأرض إلا له رب وسكان یسكنونه غیر هذا البیت فإنه لارب له إلا اللہ عز وجل وهو الحر، ثم قال: إن اللہ عز وجل خلقه قبل الأرض ثم خلق الأرض من بعده فدحاها من تحته.

۶۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن أبان بن عثمان، عن أخبرہ، عن اُبی جعفرؑ قال: قلت له: لم سمی البیت العتیق؟ قال: هو بیت حر عتیق من الناس لم یملکہ أحد.

۷۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن سیف بن عمیرۃ عن اُبی زرارة التیمیؑ، عن اُبی حستان، عن اُبی جعفرؑ قال: لما أراد اللہ عز وجل أن یخلق الأرض أمر الریاح فضرین وجه الماء حتی صار موجاً ثم أزد فصار زبداً واحداً فجعله فی موضع البیت، ثم جعله جبلاً من زبد ثم دحی الأرض من تحته وهو قول اللہ عز وجل "إن أول بیت وضع للناس للذي ببكة مبارکاً".

باب

خانہ کعبہ کی زمین سے پہلے پیدا ہوئی

- ۱۔ میں نے پوچھا بیت اللہ کی جگہ اس وقت کیا چیز تھی جب بقول خدا بانی ہی تھا۔ فرمایا وہ ایک چمکدار موتی تھا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے نازل کیا اور بیت مہمور ایک سفید موتی کی مانند تھا اللہ نے اس کو آسمان کی طرف
- ۲۔

بلند کیا اور اس کی بنیاد باقی رکھی اور وہ اس گھر کے محاذ میں تھا ہر دو دستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے جو اللہ سے امید

لگائے ہوتے تھے اور اللہ نے ابراہیم واسمعیل کو اس کی بنیاد میں اٹھانے کا حکم دیا۔ (م)

۳۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھایا عرفات سے اور عرفات مٹا سے اور مٹی کعبہ سے ہے۔ (م)

۴۔ فرمایا کعبہ والی جگہ ایک ٹیلہ تھی ایسی سفید چمکدار جیسے سورج اور چاند، جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے

کو قتل کر دیا تو وہ زمین برابر ہو گئی۔ جب آدم زمین پر اترے تھے تو اللہ نے پوری زمین بلند کر کے انھیں دکھادی اور فرمایا

سب تمہارے لئے ہے آدم نے کہا یہ زمین کا کون سا حصہ ہے جو چمک رہا ہے خدا نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے اس لئے

بتایا ہے کہ ہر دو ترسات سو مرتبہ اس کا طواف کرو۔ (م)

۵۔ میں نے پوچھا کعبہ کو بیت عتیق کیوں کہتے ہیں فرمایا روئے زمین پر جو گھر بھی ہے اس کا کوئی مالک ہے اور اس میں

کچھ رہنے والے ہوتے ہیں لیکن گھر کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں وہ آزاد ہے پھر فرمایا اللہ نے زمین سے پہلے اسے پیدا

کیا ہے اور زمین کو اس کے نیچے بچھایا ہے۔ (مجمول)

۶۔ میں نے پوچھا اس کا نام بیت عتیق کیوں ہوا فرمایا یہ گھر آزاد ہے ہر شخص کی ملکیت ہے کوئی اس کا مالک نہیں رہا

۷۔ فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہر ذرہ کو پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا پس اس میں جھاگ پیدا ہوا

اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے پھر اس کے نیچے زمین بچھائی، جیسا کہ فرماتا ہے سب سے پہلے گھر جو لوگوں

سے لئے بنایا گیا مکہ میں وہ صاحب برکت ہے۔ (مجمول)

باب ۴

☆ (فی حج آدم علیہ السلام) ☆

۱۔ علی بن محمد، عن صالح بن أبي حمزة، عن الحسين بن يزيد، عن الحسن بن علي بن
أبي حمزة، عن أبي إبراهيم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل لما أصاب آدم وزوجته
الحنطة أخرجهما من الجنة وأهبطهما إلى الأرض فأهبط آدم على الصفا وأهبطت
حواء على المروة وإنما سمي صفا لأنه شق له من اسم آدم المصطفى وذلك لقول
الله عز وجل: "إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا" وسميت المروة مروة لأنه شق لها
من اسم المرأة فقال آدم: ما فرق بيني وبينها إلا أنها لا تحل لي ولو كانت تحل
لي هبطت معي على الصفا ولكنها حرمت علي من أجل ذلك وفرق بيني وبينها،

فمكث آدم معتزلاً حواء فكان يأتيها نهاداً فيتحدث عندها على المروة فإذا كان الليل وخاف أن تغلبه نفسه يرجع إلى الصفا فيبيت عليه ولم يكن لآدم أنس غيرها ولذلك سمى النساء من أجل أن حواء كانت أنساً لآدم لا يكلمه الله ولا يرسل إليه رسولا، ثم إن الله عز وجل من عليه بالتوبة وتلقاه بكلمات فلما تكلم بهاتاب الله عليه وبعث إليه جبريل عليه السلام فقال: السلام عليك يا آدم التائب من خطيئته الصابر لبيته إن الله عز وجل أرسلني إليك لأعلمك المناسك التي تطهر بها فأخذه به فانطلق به إلى مكان البيت وأنزل الله عليه غمامة فأظلت مكان البيت وكانت الغمامة بهجبال البيت المعمور فقال: يا آدم خط برجلك حيث أظلت عليك هذه الغمامة فإنه سيخرج لك بيتاً من مهة يكون قبلك وقبلة عقبك من بعدك، ففعل آدم عليه السلام وأخرج الله له تحت الغمامة بيتاً من مهة وأنزل الله الحجر الأسود وكان أشد بياضاً من اللبن وأضوه من الشمس وإنما اسود لأن المشركين تمسحوا به فمن نجس المشركين اسود الحجر وأمره جبريل عليه السلام أن يستغفر الله من ذنبه عند جميع المشاعر ويخبره أن الله عز وجل قد غفر له؛ وأمره أن يحمل حصيات الجمار من المزدلفة فلما بلغ موضع الجمار تعرض له إبليس فقال له: يا آدم أين تريد؟ فقال له جبريل عليه السلام: لا تكلمه وأمره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة، ففعل آدم عليه السلام حتى فرغ من رمي الجمار وأمره أن يقرب قربان وهو الهدي قبل رمي الجمار وأمره أن يحلق رأسه ففعل آدم ذلك ثم أمره بزيارة البيت وأن يطوف به سبعاً ويسعى بين الصفا والمروة أسبوعاً بيده بالصفا ويختم بالمروة ثم يطوف بعد ذلك أسبوعاً بالبيت وهو طواف النساء لا يحل للمحرم أن يباضع حتى يطوف طواف النساء ففعل آدم عليه السلام فقال له جبريل: إن الله عز وجل قد غفر ذنبك وقبل توبتك وأحل لك زوجتك، فانطلق آدم وغفر له ذنبه وقبلت منه توبته وحلت له زوجته.

٢ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد القلانسي، عن علي بن الحسن، عن عمه عبد الرحمن بن كثير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن آدم عليه السلام

لما أهبط إلى الأرض أهبط على الصفا ولذلك سمي الصفا لأن المصطفى هبط عليه
 فقطع للجبل اسم من اسم آدم يقول الله عز وجل: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ
 إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ» وأهبط حواء على المردة وإنما سميت المردة مردة
 لأن المرأة هبطت عليها فقطع للجبل اسم من اسم المرأة وهما جبلان عن يمين الكعبة و
 شمالها فقال آدم حين فرّق بينه وبين حواء ما فرّق بيني وبين زوجتي إلا وقد حرمت
 عليّ فاعتزلها وكان يأتيها بالنهار فيتحدث إليها فإذا كان الليل خشي أن تغلبه نفسه
 عليها رجع فبات على الصفا ولذلك سميت النساء لأنه لم يكن لآدم أنس غيرها
 فمكث آدم بذلك ما شاء الله أن يمكث لا يكلمه الله ولا يرسل إليه رسولا والرّب سبحانه
 يباهي بصره الملائكة فلمّا بلغ الوقت الذي يريد الله عز وجل أن يتوب على آدم فيه
 أرسل إليه جبرئيل عليه السلام فقال: «السّلام عليك يا آدم الصّابر ليلته التّائب عن خطيئته
 إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِعَفْوِي إِلَيْكَ لَا عِلْمَكَ الْمُنَاسِكَ الَّتِي يَرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكَ بِهَا فَاخْذُ
 جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتِي بِهِ مَكَانَ الْبَيْتِ فَتُزَلُّ غَمَامٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأُظِلَّ مَكَانَ
 الْبَيْتِ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا آدَمُ خُطِّ بِرِجْلِكَ حَيْثُ أَظَلَّ الْغَمَامُ فَإِنَّهُ قَبْلَةُ لَكَ وَ
 لآخر عقبك من ولدك فخطّ آدم برجله حيث أظَلَّ الغمام ثم انطلق به إلى منى فأراه
 مسجد منى فخطّ برجله ومدّ خطّة المسجد الحرام بعد ما خطّ مكان البيت ثم
 انطلق به من منى إلى عرفات فأقامه على المرفأ فقال: «إذا غربت الشّمس فاعترف
 بذنبك سبع مرّات وقل الله المغفرة والتّوبة سبع مرّات ففعل ذلك آدم عليه السّلام ولذلك
 سمى المرفأ لأنّ آدم اعترف فيه بذنبه وجعل سنة لولده يعترفون بذنوبهم كما
 اعترف آدم ويسألون التّوبة كما سأله آدم، ثم أمره جبرئيل فأفاض من عرفات فمرّ
 على الجبال السّبعة فأمره أن يكبر عند كلّ جبل أربع تكبيرات ففعل ذلك آدم حتّى
 انتهى إلى جمع فلمّا انتهى إلى جمع نكث الليل فجمع فيها المغرب والعشاء الآخرة
 تلك اللّيلة نكث الليل في ذلك الموضع ثم أمره أن ينبطح في بطحاء جمع فانبطح
 في بطحاء وجمع حتّى انفجر الصّبح فأمره أن يصعد على الجبل جبل جمع وأمره إذا
 طلعت الشّمس أن يعترف بذنبه سبع مرّات ويسأل الله التّوبة والمغفرة سبع مرّات ففعل

ذلك آدم كما أمره جبرئيل عليه السلام وإنما جعله اعترافين ليكون سنة في ولده فمن لم يدرك منهم عرفات وأدرك جمعا فقد وافى حجه [إلى منى] ثم أفاض من جمع إلى منى فبلغ منى ضحى فأمره فصلّى ركعتين في مسجد منى ثم أمره أن يقرّب الله قربانا ليقبل منه ويعرف أن الله عز وجل قد تاب عليه ويكون سنة في ولده القربان ، فقرّب آدم قربانا فقبل الله منه فأرسل ناديا من السماء فقبلت قربان آدم ، فقال له جبرئيل : يا آدم إن الله قد أحسن إليك إذ علمك المناسك التي يتوب بها عليك وقبل قربانك ، فاحلق رأسك تواضعا لله عز وجل إذ قبل قربانك فحلق آدم رأسه تواضعا لله عز وجل ثم أخذ جبرئيل بيد آدم عليه السلام فانطلق به إلى البيت فعرض له إبليس عند الجمرة فقال له إبليس لعنه الله : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : يا آدم أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس ، ثم عرض له عند الجمرة الثانية فقال له : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس ، ثم عرض له عند الجمرة الثالثة فقال له : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم ، فذهب إبليس ، فقال له جبرئيل عليه السلام : إنك لن تراه بعد مقامك هذا أبداً ثم انطلق به إلى البيت فأمره أن يطوف بالبيت سبع مرات ففعل ذلك آدم فقال له جبرئيل عليه السلام : إن الله قد غفر لك ذنبك وقبل توبتك وأحل لك زوجتك .

٣٠ - محمد بن أبي عبدالله ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن عبد الكريم ابن عمرو ، وإسماعيل بن حازم ، عن عبد الحميد بن أبي الديلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٣١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، وجميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما طاف آدم بالبيت واستوى إلى الملتزم ، قال له جبرئيل عليه السلام : يا آدم أقرّ لربك بذنوبك في هذا المكان ، قال : فوقف آدم عليه السلام فقال : يا رب إن لكل عامل أجرا وقد عملت فما أجري ، فأوحى الله عز وجل إليه يا آدم قد غفرت ذنبك ، قال : يا رب ولولدي [أ] ولذريتي فأوحى الله عز وجل إليه يا آدم من جاء

من ذریعتک إلى هذا المكان وأقرّ بذنوبه وتاب کما تبیت ثم استغفر غفرت له .
 ۵۔ عن علیؑ ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویة بن عمار ، عن ابی عبد اللہؑ
 قال : لما أفاض آدم من منی تلقته الملائكة فقالوا : یا آدم برّحمتک أمانته قد
 حججنا هذا البیت قبل أن تحجّه بألفی عام .

۶۔ محمد بن یحییٰ ، وغیرہ ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن علی بن
 مہزیار ، عن الحسن بن سعید ، عن إبراهیم بن ابی البلاد قال : حدثنی أبو بلال المکی
 قال : رأیت أبا عبد اللہؑ طاف بالبیت ثم صلی فیما بین الباب و الحجر الأسود
 رکعتین فقلت له : ما رأیت أحداً منکم صلی فی هذا الموضع ، فقال : هذا المكان الذي
 نيب علی آدم فيه .

۷۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن محمد العلوی قال : سألت
 أبا جعفرؑ عن آدم حيث حج : بما حلق رأسه ، فقال : نزل علیه جبرئیلؑ یأقوته
 من الجنة فأمرها علی رأسه فتناثر شعره .

باب

حج آدم علیہ السلام

۱۔ فرمایا جب آدم اور حوا گہوں کھانے کی علت میں جنت سے نکلے گئے تو آدم کو صفحہ پر اترے اور حوا مروہ
 پر ، صفحہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے آدم مصطفیٰ کے نام سے ، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے ،
 اور مروہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے اسم مرآة (عورت) سے ، آدم نے کہا میرے اور حوا کے درمیان اس کے
 سوا کوئی مشتق نہیں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ، اگر حلال ہوتی وہ میرے ساتھ کوہ صفحہ پر اترتی ، اسی لئے وہ
 مجھ پر حرام ہے اور میرے اور اس کے درمیان مفارقت کا باعث ہے ۔ کچھ عرصہ آدم حوا سے الگ رہے ۔ دن میں کوہ مروہ
 پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ۔ جب رات ہوتی تو غلبہ نفس کے خون سے کوہ صفحہ پر لوٹ آتے اور رات
 اسی پر گزار دیتے ۔ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے انس نہ تھا اسی لئے عورتوں کا نام نسا رکھا گیا کیونکہ حوا کو آدم سے
 انس تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کرتا تھا اور نہ کوئی اپنا قاصد بھیجتا تھا پھر خدا نے ان پر احسان کیا اور چند

کلمات کی تلقین کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور جبریل کو ان کے پاس بھیجا۔ انھوں نے سلام کے بعد کہا: اللہ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو مناسک حج کی تعلیم دوں تاکہ تم پاک وصاف ہو جاؤ۔ پس جبریل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انکو ساتھ لیکر خانہ کعبہ گئے۔ خدائے ایک بادل کو بھیجا جس نے خانہ کعبہ پر سایہ کیا اور بادل تھا مقابل بیت المعمور کے جبریل نے کہا اے آدم جہاں تک بادل کا سایہ ہے وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دو اس کے بمقابل جو گھر بنے گا وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا قبلہ ہو گا پس آدم نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے بادل کے نیچے ایک گھر نکالا اور حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا وہ مشرکین کے مس کرنے سے اور ان کی بنجاست کے باعث سیاہ پڑ گیا۔ جبریل نے کہا اے آدم اپنے گناہ کے لئے استغفار کرو، تمام مشاعر جاکر اللہ نے خردی ہے کہ اس نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور اے آدم مزدلفہ سے حجروں پر مارنے کے لئے چند کنکریاں لو، جب مقام جہار پر پہنچے تو شیطان سامنے آیا اور اس نے کہا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبریل نے کہا اس سے کلام نہ کرو اور سات کنکریوں سے اسے سنگسار کرو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رمی الجمرات سے فارغ ہوئے پھر کہا اب قربانی کر دینا بدی ہے قبل رمی الجمار اور یہ کہ اپنا سر منڈاؤ و خدا کے سامنے از روئے تواضع، اس کے بعد زیارت بیت کا حکم دیا اور سات بار طواف کرنے کا اور صفا و مردہ کے درمیان سستی کرنے کا، اس کے بعد چند ہفتے طواف نساء کا جس کے بغیر حرم محل نہیں ہوتا، آدم نے ایسا ہی کیا جبریل نے کہا اب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہاری زوجہ تم پر حلال کر دیا آدم یہ سن کر چلے گئے۔ ورنہ آٹھ ایسے کہ ان کا گناہ معاف ہوا۔ توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے مباشرت حلال ہوئی۔ (۱۴)

۲- فرمایا آدم کو جب زمین پر اتار دیا تو وہ کوہ صفا پر اترے اس لئے اس کا نام صفا ہوا کیونکہ مصطفیٰ اس پر اترتا تھا خدا فرماتا ہے اللہ نے اصطفیٰ کیا آدم نوح کا اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالموں پر اور حوا اتریں مردہ میں اتریں اور یہ دونوں پہاڑ ہیں کعبہ کے داہنی طرف اور شمال کی طرف، جب آدم اور حوا کے درمیان افتراق ہوا تو آدم نے کہا میرے اور میری بی بی کے درمیان یہ افتراق اس وجہ سے ہوا ہے کہ اسے مجھ پر حرام کر دیا گیا ہے لہذا انھوں نے حوا سے ازدواجی تعلق قطع کیا، وہ دن ہیں ان کے پاس جاتے باقیں کرتے۔ مگر جب رات آتی تو اس اندیشہ سے کہ ان کا نفس غلبہ نہ کرے واپس آتے اور رات متغایر گزارتے، نساء اس لئے نام ہوا کہ آدم کو سواٹے حوا کے کسی سے اس نے نہ تھا آدم اس حالت میں جب تک خدا نے چاہا رہے نہ تو خدا نے ان سے کلام کیا اور نہ ہی رسول کو ان کے پاس بھیجا اور اللہ فرماتا تھا ملائکہ پر ان کے صبر کی وجہ سے، جب توبہ آدم قبول کرنے کا وقت آیا خدا نے

جبریل کو بھیجا انھوں نے بعد سلام کہا اے بلادوں پر صبر کرنے والے، اے خطا پر توبہ کرنے والے اللہ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ مناسک حج کی تعلیم دوں میں کی وجہ سے اللہ تمہاری توبہ قبول کرنی چاہتا ہے پس جبریل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مقام بیت پر لے آئے، ایک بادل آیا اس نے سایہ ڈالا اس حصہ زمین پر جہاں کعبہ ہے جبریل نے کہا اپنے پیرو اس حصہ زمین نشان لگا دیجئے جہاں تک بادل کا سایہ ہے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آخر وقت قبلہ ہو گا آدم نے خط کھینچ دیا۔ پھر جبریل ان کو مسجد منی پر لے گئے وہاں نشان لگوا دیا، پھر وہاں سے عرفات لائے اور مقام معرفت پر کھڑا کیا۔ غروب آفتاب کے بعد آدم نے سات بار اپنے گناہ کا اقرار کیا اسی لئے معرفت نام ہوا کیونکہ آدم نے یہاں اپنے گناہ کا اعتراف کیا تھا اور یہ ان کی اولاد کے لئے سنت قرار پایا تاکہ وہ بھی اپنے گناہوں کا اعتراف اسی طرح کریں جیسے آدم نے کیا اور آدم کی طرح خدا سے توبہ قبول کرنے کا سوال کریں۔ پھر جبریل عرفات لگے اور آپ سات چاروں کی طرف سے گزریے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ پہاڑ سے پاس جا کر چار تکبیریں کہیں انھوں نے ایسا ہی کیا جب مقام جمع پہنچے تو تہائی رات آچکی تھی آدم نے وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی، پھر جبریل نے انھار بندگی کے طور پر سنگریزوں پر بیٹھے کا حکم دیا، پھر جبل جمع پر چڑھ گئے تو کہا۔ جب صبح نمودار ہوئی۔ جب سورج نکل آیا تو کہا اپنے گناہ کا اعتراف کریں سات مرتبہ خدا سے توبہ کریں اور دعا سے معفرت سات بار کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ انھوں نے دوبار اعتراف کیا یہی سنت قرار پائی ان کی اولاد کے لئے کہ جو عرفات تک پہنچے اور جمع تک پہنچ جائے تو اس نے حج پورا کیا، پھر جمع سے چل کر چاشت کے وقت منی پہنچے اور مسجد منی میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر قربانی کا حکم دیا تاکہ اللہ قبول کرے اور اعتراف گناہ کیا اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پس قربانی ان کی اولاد میں سنت قرار پائی، اللہ نے ان کی قربانی قبول کی، آسمان سے آگ نازل ہوئی یہی قبولیت کا نشان تھا پھر جبریل نے کہا۔ اے آدم اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تم کو مناسک کی تعلیم دی اور توبہ اور قربانی قبول کی اب تم ازراہ تواضع اپنا کندھاؤ، پھر جبریل نے آدم کا ہاتھ پکڑا اور مقام خانہ کعبہ کی طرف چلے حجرہ کے پاس شیطان ملا، کہنے لگا اے آدم کہاں کا ارادہ ہے۔ جبریل نے کہا۔ اے آدم اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پر دے۔ تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد چلے تو شیطان دوسرے حجرہ پر ملا اور کہنے لگا اے آدم کہاں جا رہے ہو جبریل نے کہا اس پر سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے سات تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا شیطان ساتھ چلا تیسرے حجرہ پر پھر سامنے آیا۔ اور کہنے لگا اے آدم کہاں جاتے ہو، جبریل نے کہا اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پر دے۔ تکبیر کہو۔ آدم نے ایسا ہی کیا ابلیس بھاگ گیا۔ جبریل نے کہا اس کے بعد تم کسی مقام پر اسے نہیں دیکھو گے پھر آدم کو لے کر بیت اللہ کو چلے اور حکم دیا کہ سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ جبریل نے کہا اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور توبہ قبول کر لی اور تمہاری بی بی تم پر حلال کر دی (خ)

- ۳۔ ایسی ہی روایت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہے۔
- ۴۔ فرمایا جب آدم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور ملتزم تک پہنچے تو جبریل نے کہا اس مقام پر اپنے گناہ کا اقرار کر دو پس آدم ٹھہرے اور کہا اے میرے رب ہر عمل کرنے والے کے لئے اجر ہے میں نے عمل کیا۔ پس میرا اجر کیسا ہے اللہ نے وحی کی کہ میں نے تمہارا گناہ بخش دیا۔ انھوں نے کہا میری اولاد اور نسل کے لئے، اللہ نے وحی کی، تمہاری اولاد میں سے جو اس گھر تک آئے گا اور اپنے گناہ کا اقرار کرے گا اور تمہاری طرح توبہ کرے گا تو میں اس گناہ بخش دوں گا (حسن)
- ۵۔ فرمایا جب آدم منیٰ میں پہنچے تو ملائکہ نے ملاقات کی اور کہا کہ اے آدم اچھا ہے تمہارا حج لیکن ہم نے تم سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے (مجبور)
- ۶۔ میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نے طواف کر کے باپ اور چچا اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، میں نے کہا میں نے تو کسی کو یہاں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آدم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ (مجبور)
- ۷۔ میں نے پوچھا آدم نے حج میں سر کیسے ملت دیا؟ فرمایا جبریل جنت کا ایک یا قوت لائے اسے آدم کے سر پر پھیرا جس سے ان کے بال منڈ گئے۔

﴿باب﴾

﴿علۃ الحرم و کیف صار هذا المقدار﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الحرم و أعلامه كيف صار بعضها أقرب من بعض و بعضها أبعد من بعض؟ فقال: إن الله عز وجل لما أهبط آدم من الجنة هبط على أبي قبيس فشكا إلى ربه الوحشة وأنه لا يسمع ما كان يسمعه في الجنة فأهبط الله عز وجل عليه يا قوتة حمراء فوضعها في موضع البيت فكان يطوف بها آدم فكان ضوءها يبلغ موضع الأعلام فيعلم الأعلام على ضوءها و جعله الله حراماً.

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبي همام إسماعيل بن همام الكندي عن أبي الحسن الرضا عليه السلام نحو هذا.

۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ و أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن محبوب، عن محمد بن إسحاق، عن أبي جعفر، عن آباءه عليهم السلام أن الله تبارك و تعالیٰ أوحى إلى

جبرئيل عليه السلام أنا الله الرحمن الرحيم وأنني قد رحمت آدم وحواء، لمتما شكيا إليّ ما شكيا فأهبط عليهما بخيمة من خيم الجنة وعزهما غنّي بفران الجنة وأجمع بينهما في الخيمة فأنني قد رحمتها لبكائهما وحشتها في وحدتهما وأنصب الخيمة على التربة التي بين جبال مكة، قال: والتربة مكان البيت وقواعده التي رفعتها الملائكة قبل آدم فهبط جبرئيل عليه السلام على آدم بالخيمة على مقدار أركان البيت وقواعده فنصبها، قال: وأنزل جبرئيل آدم من الصفا وأنزل حواء من المروة وجمع بينهما في الخيمة قال: وكان عمود الخيمة قصب ياقوت أحمر فأضاء نوره وضوء جبال مكة وما حولها قال: واعتد ضوء العمود قال: فهو مواضع الحرم اليوم من كل ناحية من حيث بلغ ضوء العمود قال: فجعله الله حرماً لحرمه الخيمة والعمود لأنهما من الجنة قال: ولذلك جعل الله عز وجل الحسنة في الحرم مضاعفة والسيئات مضاعفة، قال: ومدت أطاب الخيمة حولها فمتمت أوتادها ماحول المسجد الحرام، قال: وكانت أوتادها من عقيان الجنة وأطابها من ضفائر الأرجوان، قال: وأوحى الله عز وجل إلى جبرئيل أهبط على الخيمة [ب] سبعين ألف ملك يحرسونها من مردة الشياطين ويؤنسون آدم ويطوفون حول الخيمة تعظيماً للبيت والخيمة، قال: فهبط بالملائكة فكانوا بحضرة الخيمة يحرسونها من مردة الشياطين العتاة ويطوفون حول أركان البيت والخيمة كل يوم وليلة كما كانوا يطوفون في السماء حول البيت المعمور، قال: وأركان البيت الحرام في الأرض حياض البيت المعمور الذي في السماء، ثم قال: إن الله عز وجل أوحى إلى جبرئيل بعد ذلك أن أهبط إلى آدم وحواء ففتحهما عن مواضع قواعد بيتي وارفع قواعد بيتي لما أمكني، ثم ولد آدم فهبط جبرئيل على آدم وحواء فأخرجهما من الخيمة ونحاهما عن ترعة البيت ونحى الخيمة عن موضع التربة، قال: ووضع آدم على الصفا وحواء على المروة فقال آدم: يا جبرئيل أسخط من الله عز وجل حواء ولتنا وفرقت بيننا أم برضى وتقدير علينا، فقال لهما: لم يكن ذلك بسخط من الله عليكما ولكن الله لا يسأل عما يفعل، يا آدم إن السبعين ألف ملك الذين أنزلهم الله إلى الأرض ليؤنسوك ويطوفوا حول أركان البيت [المعمور] والخيمة سألوا الله أن يبنى

لہم مکان الخیمۃ بیتاً علی موضع الترعۃ المبارکۃ حیال البیت المعمور فیطوفون حوله
 کما کانوا یطوفون فی السماء حول البیت المعمور فأوحی اللہ عز وجل إلی أن أنحیک
 و أرفع الخیمۃ ، فقال آدم قد رضینا بتقدیر اللہ و نافذ أمرہ فینا ، فرفع قواعد البیت الحرام
 بحجر من الصفا و حجر من المروۃ و حجر من طور سیناء و حجر من جبل السلام و هو
 ظہر الکوفۃ و أوحی اللہ عز وجل إلی جبریل أن ابنہ و أئمہ فاقطع جبریل الأحجار
 الأربعة بأمر اللہ عز وجل من مواضعہن بیضاہ فوضعہا حیث أمر اللہ عز وجل
 فی أركان البیت علی قواعدہ الّتی قدّرها الجبریل و نصب أعلامہا ، ثم أوحی
 اللہ عز وجل إلی جبریل علیہ السلام أن ابنہ و أئمہ بسجارۃ من أبی قیس و اجعل لہ
 بابین باباً شرقیاً و باباً غربیاً ، قال : فأتمہ جبریل علیہ السلام فلمّا أن فرغ طافت حوله
 الملائکۃ فلمّا نظر آدم و حواء إلی الملائکۃ یطوفون حول البیت انطلقا فطافا سبعة
 أشواط ثم خرجا یطلبان ما یأکلان .

باب عَلَّتِ الْحَرَمُ

۱۔ میں نے حرم اور اس کے مقامات کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے بعض قریب ہیں بعض دور ، فرمایا جب آدم
 جنت سے نکلنے کے بعد کوہ البقیع پر آئے تو انھوں نے خدا سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ ہمیں سنتے ان باتوں کو جو
 جنت میں سنتے تھے پس خدا نے ان کے لئے یا قوت سرخ کو اتارا اس کو مقام بیت پر رکھا آدم اس کا طواف کرتے
 تھے اس کی روشنی اطراف و جوانب کے شعائر اللہ پر پڑتی تھی آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے پس جہاں جہاں اس
 کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو وحی کی کہ اللہ رحمن درجیم ہے میں نے آدم و حوا پر رحم کیا۔ کیونکہ
 انھوں نے اپنی تکلیف کی شکایت کا سبب تو خیمہ کے کراڑ اور فراق کے غم میں تلقین صبر کر اور ان دونوں کو خیمہ میں
 جمع کر، میں نے رحم کیا ان کے رونے پر اور تنہائی سے ان کی وحشت پر اور خیمہ کو بے جا اور اسے ظالی جگہ پر مکہ کے
 پہاڑوں کے درمیان نصب کر، مہربانیا حضرت نے وہی مقام خانہ کعبہ کی جگہ ہے اور اس کی بنیادوں کی جن

کو ملائکہ نے بلند کیا تھا آدم سے پہلے، پس جبرئیل خیمہ لے کر آدم کے پاس آئے جو ارکان کعبہ کے برابر بجا چڑھا تھا اسے نصب کیا۔ تب آدم صفائے آترے اور خامروہ سے، اور دونوں اس خیمہ میں جمع ہوئے اس خیمہ کا ستون یا قوت احمر کا تھا اس کی چمک نے مکہ کی پہاڑوں اور ان کے ارد گرد کو روشن بنا دیا۔ جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہی حرم ہے۔

فرمایا امام نے حرم کی حرمت اس خیمہ اور عمود کی وجہ سے ہے جو جنت سے آیا تھا اور کہا اسی لئے حسنات حرم میں اضافہ کیا ہے اور سیئات میں بھی، اور کہا کہ خیمہ کے ارد گرد طنائیں کھینچی گئیں ان کی میخوں کی آخری حد مسجد الحرام کے ماحول تک تھی اور اس کی میخیں جنت کے سونے کی تھیں اور اس کی طنائیں اور غوانی تاکوں سے بٹی ہوئی تھیں اللہ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تم خیمہ پر ستر ہزار فرشتوں کو لے کر اتر دو تاکہ سرکش اور راندہ درگاہ شیاطین سے اس کی حفاظت کریں اور تعظیماً خیمہ کے گرد طوائف کریں چنانچہ جبرئیل ملائکہ کے ساتھ آئے اور انھوں نے شیاطین سے خیمہ کی حفاظت کی اور ارکان بیت اور خیمہ کے گرد طوائف کیا ہر رات اور دن جس طرح طوائف کرتے تھے بیت المعمور کا اور بیت اللہ مقابلہ بین تھا آسمان کے بیت المعمور کے، اس کے بعد اللہ نے وحی کی جبرئیل کو کہ آدم و حوا کو زمین پر جا کر قواعد بیت سے ہٹا دیں میرے ملائکہ کے لئے اور ان کے بعد اولاد آدم کے لئے، جبرئیل آئے اور آدم کو خیمہ سے اور حنائہ کعبہ کی خالی جگہ پر سے ہٹایا۔ اس کے بعد آدم کو ہ صفائے پہلے گئے اور حوا کو ہ مروہ پر، آدم نے جبرئیل سے کہا۔ آیات تم نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ہم کو یہاں سے ہٹایا اور ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے یا خدا کی مرضی اور تقدیر الہی سے جبرئیل نے کہا تم دونوں پر اللہ کے غصہ کی وجہ سے ایسا نہیں کیا، لیکن بات یہ ہے کہ کسی امر کے متعلق اللہ سے سوال نہیں کیا جانا کہ اس نے ایسا کیوں کیا، لے آدم یہ ستر ہزار فرشتے جو اللہ نے نازل کئے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے اظہار امتس کریں اور ارکان بیت کا طوائف کریں اور اس کا سوال کریں کہ اس جگہ پر جو بیت اللہ کے لئے خالی ہے اور بیت المعمور کے سامنے ہے ان کو گھر بنانے کی اجازت ہے۔ خدا نے وحی کی کہ میں تم کو اور خیمہ کو یہاں سے ہٹاؤں، آدم نے کہا جو تقدیر الہی ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ اور ہمارے لئے جو اس کا حکم ہو پس بیت اللہ کے قواعد کو بلند کیا گیا ایک پتھر کو ہ صفائے لیا۔ دوسرا مروہ سے اور تیسرا کوہ طور سے اور چوتھا کوہ سلام سے جو پشت کوہ پر ہے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ اسے بناؤ اور مکمل کرو، پس جبرئیل نے یہ چاروں پتھروں کی جگہ سے اٹھائے۔ جہاں جہاں خدا نے حکم دیا تھا بیت اللہ کی بنیادوں میں رکھ دیئے اور ان کے نشانات بنا دیئے، پھر خدا نے جبرئیل کو وحی کی کہ کوہ ابو قیس سے پتھر لے کر شرقی و مغربی دو دروازے بنائیں جب جبرئیل تعمیر سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کا طوائف کیا جب آدم و حوا نے بیت اللہ کے گرد طوائف کرتے دیکھا تو وہ بھی اپنے مقام سے چلے اور حنائہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہاں سے نکل کر اپنی روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

﴿باب ٦﴾

﴿ابتلاء الخلق و اختبارهم بالكعبة﴾

١- محمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن أبي يسر عن داود بن عبدالله، عن [محمد بن] عمرو بن محمد، عن عيسى بن يونس قال: كان ابن أبي العوجاء من تلامذة الحسن البصري فأنحرف عن التوحيد ف قيل له: تركت مذهب صاحبك و دخلت فيما لأصل له و لاحقيقة؟ فقال: إن صاحبي كان مغلطاً، كان يقول طوراً بالقدر و طوراً بالجبر و ما أعلمه اعتقد مذهباً دام عليه و قدم مكة متمرّداً و إنكاراً على من يحجّ و كان يكره العلماء مجالسته و مسائلته لخبث لسانه و فساد ضميره فأتى أبا عبدالله عليه السلام فجلس إليه في جماعة من نظرائه فقال: يا أبا عبدالله إن المجالس أمانات و لابد لكل من به سمع أن يعمل أفتأذن في الكلام؟ فقال: تكلم فقال: إلى كم تدوسون هذا اليبدر و تلوذون بهذا الحجر و تمبدون هذا البيت المعمور بالطوب و المندر و تهزلون حوله هرولة البعير إذا نفر، إن من فكر في هذا و قدر علم أن هذا فعل أسسه غير حكيم و لا ذي نظر فقل فإنك رأس هذا الأمر و سنامه و أبوك أسسه و تمامه فقال أبو عبدالله عليه السلام: إن من أضله الله و أعمى قلبه استوخم الحق و لم يستعذ به و صار الشيطان وليه و ربه و قرينه، يورده منا هل الهلكة ثم لا يصدره و هذا بيت استعبد الله به خلقه ليختبر طاعتهم في إتيانه فحشهم على تعظيمه و زيارته و جعله محل أنبيائه و قبلة للمصلين إليه فهو شعبة من رضوانه و طريق يؤدي إلى غفرانه، منصوب على استواء الكمال و مجمع العظمة و الجلال خلقه الله قبل دحو الأرض بالقي عام فأحق من أطيع فيما أمر و انتهى عما نهى عنه و زجر الله المنشئ، للأرواح و الصور.

٢- و روي أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال في خطبة له: ولو أراد الله جل ثناؤه بأنبيائه حيث بعثهم أن يفتح لهم كنوز الذهبان و معادن العقيان و مغارس الجنان و أن يحشر طير السماء و وحش الأرض معهم لفعل و لو فعل لسقط البلاد و بطل الجزاء و اضمحلت الأنبياء و لما وجب للقائلين أجور المبتلين و لا الحق المؤمنين ثواب المحسنين و لا لزمت الأسماء أهاليها على معنى ميين و لذلك لو أنزل الله من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين و لو فعل لسقط البلوى عن الناس أجمعين و لكن الله جل

تناؤه جعل رسله أولى قوة في عزائم نياتهم وضعفة فيما ترى العين من حالاتهم من قناعة تملأ القلوب والعيون غناؤه وخصاصة تملأ الأسماع والأبصار أذاؤه ولو كانت الأنبياء أهل قوة لا ترام وعزّة لا تضام وملك يمدّ نحوه أعناق الرّجال ويشدّ إليه عقد الرّحال لكان أهون على الخلق في الاختبار وأبعد لهم في الاستكبار ولا آمنوا عن رهبة قاهرة لهم أدرغبة مائلة بهم فكانت النّيات مشتركة والحسنات مقسمة ولكن الله أراد أن يكون الإتياع لرسله والتصديق بكتبه والخشوع لوجهه والاستكانة لأمره والاستسلام لطاعته أموراً له خاصّة، لا تشوبها من غيرها شائبة وكلّما كانت البلوى والاختبار أعظم كانت المثوبة والجزاء أجزل، لأنّهم أن الله جلّ ثناؤه اختبر الأولين من لدن آدم إلى الآخرين من هذا العالم بأحجار لا تضرّ ولا تنفع ولا تبصر ولا تسمع فجعلها بيته الحرام الذي جعله للنّاس قياماً ثمّ وضعه بأوعر بقاع الأرض حجراً / و أقلّ تناهى الدّنيا مدراً وأضيق بطون الأودية معاشاً وأغلظ محال المسلمين مياهاً، بين جبال خشنة ورمال دمثّة وعيون وشلة وقرى منقطعة وأثر من مواضع قطر السماء دائر ليس يزكوبه خفّ ولا ظلف ولا حافر ثمّ أمر آدم ولده أن يبنوا أعطافهم نحوه فصار مثابة لمنّ جمع أسفارهم دغاية ملقى رحالهم تهوي إليه ثمار الأفتدة من مفاوز قفار متصلة وجزائر بحار منقطعة وهادي فبحاج عميقة حتّى يهزّ وأمنابهم ذللاً، يهللون لله حوله ويرملون على أقدامهم شعناً غيراً له، قد نبذوا القنع والسرّايل وراء ظهورهم وحسروا بالشعور حلقاً عن رؤوسهم ابتلاء عظيمًا واختباراً كبيراً وامتحاناً شديداً وتمحيصاً بليغاً وقنوتاً مميناً، جعله الله سبيلاً لرحمته ووصلة ووسيلة إلى جنته وعلّة لمغفرته وابتلاء للخلق برحمته ولو كان الله تبارك وتعالى وضع بيته الحرام ومشاعره العظام بين جنّات وأنهار وسهل وقرار، جمّ الأشجار، داني النّمار، ملتفّ النبات، متصل التّرى، من برّة سمراء وروضة خضراء وأرياف عمدة وعراض مغدقة وزروع ناضرة وطرق عامرة وحدائق كثيرة لكان قد صغر الجزاء على حسب ضعف البلاء ثمّ لو كانت الأساس المحمول عليها والأحجار المرفوع بها بين زمرّة خضراء

و یاقوتہ حراء و نور و ضیاء لخصف ذلك مصارعة الشك في الصدور و لوضع مجاهدة
إبليس عن القلوب و لنفى معتلج الریب من الناس ولكن الله عز وجل يختبر عبيده
بأنواع الشدائد و يتمبدهم بالوان المجهاد و يبتليهم بضروب المكاره إخراجاً للتكبر
من قلوبهم و إسكاناً للتذلل في أنفسهم و ليجعل ذلك أبواباً [فتحاً] إلى فضله و أسباباً ذللاً
لغفوه و فتنه كما قال: «الم أحسب الناس أن يتركوا أن يقولوا آمناً و هم لا يفطنون»
و لقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا و ليعلمن الكاذبين .

باب

ابتداء خلق اور کیمہ سے لوگوں کی آزمائش

۱۔ عیسیٰ بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی العوجاء، حسن بھری کے شاگردوں میں سے تھے پھر اس نے اس کا
مذہب چھوڑ دیا اور ایسا عقیدہ اختیار کیا جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ حقیقت۔ اس نے کہا میرا استاد اپنے
عقائد میں ناہموار ہے کبھی قدرت کا عقیدہ رکھتا ہے کبھی جبر کا، کوئی عقیدہ ایسا نہیں جس پر ہمیشہ قائم ہو یہ کرش
انہ کہ آیا، حج سے اس کو انکار تھا، علماء اس سے ملنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ بدتر بان آدمی تھا اور ضعیف کا کھوٹا، یہ
حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ
مجھ اس امانت میں ضروری ہے کہ سوال کیا جائے اجازت ہے کہ میں کچھ کہوں، فرمایا کہو، اس نے کہا یہ تو بتائیے
تو اس دوران جبکہ میں کب تک چلو پھرو گے اور کب تک اس پتھر سے اذن چاہو گے اور کب تک یہاں بیٹھ
کی طرح ہلبلاؤ گے، جہاں تک میں غور کرتا ہوں اس فعل کی بنیاد کسی عقلمند آدمی نے تو رکھی نہیں۔ آپ اس
امر میں صاحب حکم کی حیثیت رکھتے ہیں آپ کے باپ نے اس کی بنیاد رکھی اور اتمام کی پہنچایا ہے حضرت نے
فرمایا جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جس کا دل اندھا ہو گیا ہے وہ حق بات کو برا سمجھتا ہے اور خدا
سے پناہ نہیں مانگتا، شیطان اس کا دل اس کا رب اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گھاٹے پر جا
اتارتا ہے اور پھر وہاں سے نکالتا نہیں، یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہے تاکہ وہاں پر
ان کی اطاعت کی جانچ کی جائے وہ ابھارتا ہے ان کو اس کی زیارت و تعظیم کے لئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مکمل انبیاء

بنایا ہے اور نماز پڑھنے والوں کا قبلہ بارگاہ جنت کی ایک شاخ ہے اور ایک طریقہ ہے مغفرت کا۔ وہ کمال روحانی حاصل کرنے اور عظمت و جلال کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے اللہ نے اس کو زمین پچھانے سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا۔ پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اطاعت کرے ان امور میں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور باز آئے بندہ ان چیزوں سے جن سے منع کیا ہے اور اس اللہ کو یاد کرے جو اروح و صورت کا پیدا کرنے والا ہے۔ مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے خطبہ میں، اگر اللہ چاہتا تو جب انبیاء کو مبعوث کرتا تو ان کے لئے سونے چاندی کے خزائے کھول دیتا، معاون جو شہروں میں ہوتے انھیں بتا دیتا، اور جنت کے درخت ہبیا کو دیتا آسمانی طیور جمع ہوتے۔ اور زمین کے وحشی ان کے پاس جمع ہوتے، وہ ایسا تو کر سکتا تھا لیکن اگر کرتا تو امتحان ختم ہو جاتا اور جزا باطل قرار پاتی اور ابتلا میں سستی ہو جاتی، جب قابیلین کو مبتلا ہونے والوں کا اجر دینا واجب ہوا تو لاحق کیا گیا مومنین کے لئے احسان کرنے والوں کا ثواب عطا کیا گیا اور ان کے اہل کے لئے ایک مقصد ظاہر لازم ہوا۔

اگر اللہ آسمان سے کوئی ایسی نشانی ظاہر کرتا کہ لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں، اگر ایسا ہوتا ہوتا تو تمام لوگوں سے امتحان ساقط ہو جاتا پس اللہ نے اپنے رسولوں کو صاحب قوت بنایا ہے ان کے پختہ ارادوں میں اور بظاہر ضعیف بنایا ہے چنانچہ حالات کو از مہم قناعت لوگوں کی آنکھیں دیکھتی ہیں ان کی دنیا سے بے بوجھوائی لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کو ان کے روحانی اقتدار سے پر کر دیتی ہے اور ان کی تنگدستی کا وزن اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے اگر انبیاء بڑی قوت والے ہوتے اور ایسی عزت والے کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکتا اور اگر ان کی ایسی سلطنت ہوتی کہ لوگوں کی گردنیں ان کی طرف کھینچتی اور مقبوض ہوتے اس کی طرف لوگوں کے معاملات، تو کچھ لوگوں کا امتحان آسان ہو جاتا اور استکبار انگہ بعد ہو جاتا کیونکہ وہ انبیاء کی قوت دیکھ کر ایمان لاتے اور ان کی دولت و ثروت کی طرف راغب ہو کر ایمان لاتے لیکن اس صورت میں نیتیں خالص نہ رہتیں بلکہ خلوص اور غیر خلوص میں تبدیل ہو جاتیں لیکن اللہ نے یہ چاہا کہ اس کے رسولوں کا اتباع اور اس کی کتابوں کی تصدیق اور اس کے سامنے انکسار و عاجزی اور اس کے احکام کی قبولیت بغیر کسی غرض اور شائبہ کے ہو اور جتنی آزمائش اور مصیبت زیادہ ہو اتنا ہی اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم سے اب تک اس عالم میں اللہ نے آزمائش ایمان کہ ہے ایسے پتھروں سے جو مذہبی کو ضرر پہنچاتے نہ نفع، نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ان کو بیت الحرام میں رکھا اور بیت اللہ کو بنایا اجاڑ چکا، اور گھر بنا ایسی جگہ جہاں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور تنگ تر وادی ہے کسب معاش کے ذرائع بہت کم ہیں اور مسلمانوں کے لئے پانی کی کمی ہے سو کے سخت پہاڑوں کا پہرے نرم ریت ہے جس میں چلنے والوں کے پیر دھنتے ہیں چشمے کم ہیں اور آبادیاں الگ الگ ہیں اور خط استوا کے وسط میں ہے اس

زمین پر نشان قدم نہ بکری کا ملتا ہے نہ گائے کا نہ اونٹ کا۔ (زمزم ریت کی وجہ سے۔)

پھر آدم اور ان کی اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنی توجہ اس کی طرف کریں۔ پس اللہ نے مقام ثواب قرار دیا اور دوزخ کو جہنم کے واسطے سفر کرنے والوں اور ان کی سواروں کے لئے ٹھہرنے کا مقام قرار دیا اور لوگوں کی اولاد کے دل بیت اللہ کی طرف مائل کئے جو سنسان میدانوں کو جو ملکات میں طے کر کے کہتے ہیں اور منقطع دریاؤں کو پار کر کے آسکتا ہے اور گہری گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے اس طرح آتے ہیں کہ ان کی حالت نہایت تباہ ہوتی ہے پیروں پر پکڑا بندھا ہوتا ہے۔ پریشان حال چروں کے رنگ اڑے ہوئے۔ نقابیں اور اذایں پس پشت بندھی ہوتی، بکھرے ہوئے گرد آلود بال سر پہ حلقوں کی صورتیں پڑے، غرضیکہ ان کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور بڑے سخت امتحان سے گزرتے ہیں اور برسی کوشش بلیغ کرنا پڑتی ہے اور دل کی بڑی رجحان کا کام ہے۔

اور اللہ نے اسکو سبب رحمت قرار دیا اور وسیلہ بنایا جنت حاصل کرنے کا اور سبب مغفرت پانے کا اور اس ابتلا کو اپنی رحمت کا سبب قرار دیا اور اگر وہ اپنا گھر اور یہ عبادت کے مقامات ایسی جگہ بنا جہاں آس پاس باغات ہوتے، نہریں بہتی ہیں، ہموار زمین ہوتی، گھنے درختوں کا سایہ ہوتا، نیچے نیچے پھل لگے ہوتے، گچھے دار سبز ہوتا، آس پاس گاؤں ہوتے، لہلہاتے کھیت اور سرسبز بھینچے ہوتے اور زمین باغ دہار ہوتی اور گرد چمن کھلے ہوتے، نظر افروز کھیتیاں ہوتیں، آبادی ہوتی بکثرت باغ ہوتے تو جزا کم ہو جاتی بہ سبب مصیبت کی کمی کے اور اس پر میرے اور جواہرات لگے ہوتے اور چمک دمک ہوتی تو لوگوں کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو جاتے اور ابلیس کو اپنی کارروائی دکھانے کا موقع مل جاتا۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک سے اختلاف پیدا ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ آزماتا ہے اپنے بندوں کو ہر طرح کے آلام و مصائب میں اور ان کی عبادت کی جانچ کرتا ہے ان کی مختلف قسم کی کوششوں سے اور انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا کر کے انہیں آزماتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر نکل جائے اور اس کے نفسوں میں تواضع اور انکساری پیدا ہو تاکہ وہ ان پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور اپنے عفو کو ان کی انکساری کے بدلے میں ظاہر کرے۔ جیسا کہ فرماتا ہے: کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی ہم ان سے پہلے لوگوں کا بھی امتحان لیا ہے اور اللہ کے علم میں ہے کہ ان میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے۔

﴿باب﴾

﴿حج ابراهيم و اسماعيل و بنائهما البيت ومن ولي البيت بعدهما﴾
 ﴿عليهما السلام﴾

١ - علي بن ابراهيم ، عن أبيه ؛ والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر ؛ وغيره ،
 و محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ،
 عن أبي العباس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما ولد إسماعيل حمله إبراهيم و أمه على
 حمار و أقبل معه جبرئيل حتى وضعه في موضع الحجر و معه شي من زاد و سقاء فيه
 شي من ماء و البيت يومئذ ربوة حمراء من مدر ، فقال إبراهيم لجبرئيل عليه السلام : ههنا
 أمرت فقال : نعم ، قال : و مكة يومئذ سلم و سمر و حول مكة يومئذ ناس من
 العماليق .

٢ و في حديث آخر عنه أيضاً قال : فلما ولّى إبراهيم قالت هاجر : يا إبراهيم إلى
 من تدعنا ، قال : أدعكما إلى رب هذه البنية قال : فلما نفذ الماء عطش الغلام خرجت
 حتى صعدت على الصفا فنادت هل بالبوادي من أنيس ثم انحدرت حتى أتت المروة
 فنادت مثل ذلك ثم أقبلت راجعة إلى ابنها فإذا عقبه يفحص في ماء فجمعته فساخ ولو
 تركته لساح .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن
 أبي عبد الله عليه السلام قال : إن إبراهيم عليه السلام لما خلف إسماعيل بمكة عطش الصبي فكان فيما
 بين الصفا و المروة شجر فخرجت أمه حتى قامت على الصفا فقالت : هل بالبوادي
 من أنيس فلم تجبها أحد ، فمضت حتى انتهت إلى المروة فقالت : هل بالبوادي من
 أنيس فلم تجب ، ثم رجعت إلى الصفا و قالت ذلك حتى صنعت ذلك سبعا فأجرى الله
 ذلك سنة و أنما جبرئيل فقال لها : من أنت ؟ فقالت : أنا أم ولد إبراهيم ، قال لها :
 إلى من ترككم ؟ فقالت : أما لئن قلت ذلك لقد قلت له حيث أراد الذهاب : يا إبراهيم

إلى من تركتها فقال: إلى الله عز وجل، فقال جبريل عليه السلام: لقد وكلكم إلى كاف، قال: وكان الناس يجتنبون الممر إلى مكة لمكان الماء فحصر الصبي برجله فنبعت زمزم، قال: فرجعت من المروة إلى الصبي وقد نبع الماء فأقبلت تجمع التراب حوله مخافة أن يسيح الماء ولو تركته لكان سبيحاً، قال: فلما رأت الطير الماء خلقت عليه فمر ركب من اليمن يريد السفر فلما رآوا الطير قالوا: ما خلقت الطير إلا على ماء فاتوهم فسقوهم من الماء فأطعموهم الركب من الطعام وأجرى الله عز وجل لهم بذلك رزقاً وكان الناس يمرّون بمكة فيطعمونهم من الطعام ويسقونهم من الماء.

٣ - محمد بن يحيى، وأحمد بن إدريس، عن عيسى بن محمد بن أبي أيوب، عن علي بن مهزيار، عن الحسين بن سعيد، عن علي بن منصور، عن كلثوم بن عبد المؤمن الحراني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أمر الله عز وجل إبراهيم عليه السلام أن يحج ويحج إسماعيل معه ويسكنه الحرم، فحجبا على جبل أحرهما معهما إلا جبريل عليه السلام فلما بلغا الحرم قال له جبريل: يا إبراهيم أنزلا فاغتسلا قبل أن تدخلوا الحرم فتزلا فاغتسلا وأرهما كيف يتبينان للإحرام ففعلا، ثم أمرهما فأهلا بالحج وأمرهما بالتلبية الأربع التي لبى بها المرسلون، ثم صاريهما إلى الصفا فتزلا وقام جبريل بينهما واستقبل البيت فكبر الله وكبرا وهلل الله وهللا وحمدا وحمدا لله ومجدا ومجدا وأتني عليه وفعلا مثل ذلك وتقدم جبريل وتقدما يتنيان على الله عز وجل ويمجدانه حتى انتهى بهما إلى موضع الحجر فاستلم جبريل [الحجر] وأمرهما أن يستلما واطاف بهما أسبوعاً ثم قام بهما في موضع مقام إبراهيم عليه السلام فصلى ركعتين وصليا ثم أرهما المناسك وما يعملان به فلما قضيا مناسكهما أمر الله إبراهيم عليه السلام بالانصراف وأقام إسماعيل وحده مامعه أحد غير أمه فلما كان من قابل أذن الله لإبراهيم عليه السلام في الحج وبناء الكعبة وكانت العرب تحج إليه وإنما كان ردماً إلا أن قواعده معروفة فلما صدر الناس جمع إسماعيل الحجارة وطرحها في جوف الكعبة فلما أذن الله له في البناء قدم إبراهيم عليه السلام فقال: يا بني قد أمرنا الله ببناء الكعبة وكشفها عنها فإذا هو حجر واحد أحر فأوحى الله عز وجل إليه ضع بناها عليه وأنزل الله عز وجل أربعة أملاك يجمعون إليه الحجارة

فكان إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام يصفان الحجارة والملائكة تناولهما حتى تمت اثني عشر ذراعاً وهيئته له باين : باباً يدخل منه وباباً يخرج منه ووضعا عليه عتياً و شرجاً من حديد على أبوابه وكانت الكعبة عريانة فصدر إبراهيم وقدموه البيت وأقام إسماعيل فلما ورد عليه الناس نظر إلى امرأة من حير أعجبه بجمالها فسأل الله عز وجل أن يزوجه إياه وكان لها بعل ففضى الله على بعلها بالموت وأقامت بمكة حزناً على بعلها فأسلى الله ذلك عنها وزوجها إسماعيل وقدم إبراهيم الحج وكانت امرأة موفقة وخرج إسماعيل إلى الطائف يمتار لأهله طعاماً فنظرت إلى شيخ شعث فسألها عن حالهم فأخبرته بحسن حال ، فسألها عنه خاصة فأخبرته بحسن الدين وسألها بمن أنت ؟ فقالت : امرأة من حير ففساد إبراهيم ولم يلق إسماعيل وقد كتب إبراهيم كتاباً فقال : ادفعني هذا إلى بعلك ، إذا أتى إن شاء الله ، فقدم عليها إسماعيل فدفعته إليه الكتاب فقرأه فقال : أتدري من هذا الشيخ ؟ فقالت : لقد رأيته جليلاً فيه مشابهة منك ، قال : ذلك إبراهيم فقالت : واسوء منه فقال : ولم نظر إلى شيء من محاسنك ؟ فقالت : لأولكن خفت أن أكون قد قصرت وقالت له المرأة وكانت عاقلة : فهلاً تعلق على هذين البابين سترين متراً من ههنا وستراً من ههنا ؟ فقال لها : نعم فعملتا لهما سترين طولهما اثني عشر ذراعاً فعلقا هما على البابين فاعجبهما ذلك ، فقالت : فهلاً أحوك لكعبة نيباً فسترها كلها فإن هذه الحجارة سمجة فقال لها إسماعيل : بلى فأسرعت في ذلك وبشت إلى قومها بصوف كثير تستغز لهم .

قال أبو عبدالله عليه السلام : وإنما وقع استغزال النساء من ذلك بعضهن لبعض لذلك ، قال : فأسرعت واستعانت في ذلك فكلما فرغت من شقة علقتهما فجاء الموسم وقد بقي وجه من وجوه الكعبة فقالت لإسماعيل : كيف نصنع بهذا الوجه الذي لم تدركه الكسوة فكسوه خصفاً فجاء الموسم وجاءته العرب على حال ما كانت تأتيه فنظروا إلى أمر أعجبهم ، فقالوا : ينبغي لعامل هذا البيت أن يهدي إليه فمن ثم وقع الهدى فأتى كل فخذ من العرب بشيء يحمله من ورق ومن أشياء غير ذلك حتى اجتمع شيء كثير فنزعوا ذلك الخصف وأنصوا كسوة البيت وعلقوا عليها باين وكانت الكعبة

ليست بمسقفنة فوضع إسماعيل فيها أعمدة مثل هذه الأعمدة التي ترون من خشب و
سقفها إسماعيل بالجرائد وسواها بالطين فجاءت العرب من الحول فدخلوا الكعبة
ورأوا عمارتها فقالوا : ينبغي لعامل هذا البيت أن يزداد فلما كان من قابل جاء الهدي
فلم يدر إسماعيل كيف يصنع فأوحى الله عز وجل إليه أن انحره وأطعمه الحاج قال :
وشكا إسماعيل إلى إبراهيم فلقا الماء فأوحى الله عز وجل إلى إبراهيم أن احتفر بئراً
يكون منها شراب الحاج فنزل جبرئيل عليه السلام فاحتفر قليبهم يعني زمزم حتى ظهر ماؤها
ثم قال جبرئيل عليه السلام : أنزل يا إبراهيم فنزل بعد جبرئيل فقال : يا إبراهيم اضرب في أربع
زوايا البئر وقل : بسم الله ، قال : فضرب إبراهيم عليه السلام في الزاوية التي تلي البيت وقال : بسم
الله فانفجرت عين ثم ضرب في الزاوية الثانية وقال : بسم الله فانفجرت عين ، ثم ضرب في
الثالثة وقال : بسم الله فانفجرت عين ، ثم ضرب في الرابعة وقال : بسم الله فانفجرت عين وقال
له جبرئيل : اشرب يا إبراهيم وادع لولدك فيها بالبركة وخرج إبراهيم عليه السلام وجبرئيل جميعاً
من البئر فقال له أفص عليك يا إبراهيم وطف حول البيت فهذه سقيا سقاها الله ولد إسماعيل فسار
إبراهيم وشيعته إسماعيل حتى خرج من الحرم فذهب إبراهيم ورجع إسماعيل إلى الحرم .
(١) صححه علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر ، ومحمد
ابن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن جهم ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ،
عن عقبة بن بشير ، عن أحدهما عليه السلام قال : إن الله عز وجل أمر إبراهيم ببناء الكعبة
وأن يرفع قواعدها ويرى الناس مناسكهم فبنى إبراهيم وإسماعيل البيت كل يوم
سائراً حتى انتهى إلى موضع الحجر الأسود . قال : أبو جعفر عليه السلام فنادى أبو قبيس
إبراهيم عليه السلام إن لك عندي ودعة فأعطاه الحجر فوضعه موضعه ثم إن إبراهيم عليه السلام
أذن في الناس بالحج فقال : أيها الناس إنني إبراهيم خليل الله إن الله يأمركم أن
حجوا هذا البيت فحججوه فأجابه من يبعث إلى يوم القيامة وكان أول من أجابه من أهل
المن ، قال : وحج إبراهيم عليه السلام هو وأهله وولده فمن زعم أن الذبيح هو إسحاق
فمن مهنه كان ذبحه .

و ذكر عن أبي بصير أنه سمع أبا جعفر و أبا عبد الله عليه السلام يزعمان أنه إسحاق

فأما زرارة فرم أنه إسماعيل .

٣- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال قال : قال أبو الحسن عليه السلام . يعني الرضا . للحسن بن الجهم : أي شيء السكينة عندكم ؟ فقال : لا أدري جعلت فداك وأي شيء . هي ، قال : ربيع تخرج من الجنة طيبة لها صورة كصورة وجه الإنسان فتكون مع الأنبياء وهي التي نزلت على إبراهيم عليه السلام حيث بني الكعبة فجعلت تأخذ كذا وكذا فبني الناس عليها .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن أسباط قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن السكينة فذكر مثله .

٨- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما أمر إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام ببناء البيت وتم بناءه قعد إبراهيم على ركن ثم نادى هلم الحج هلم الحج فلونادى هلموا إلى الحج لم يحج إلا من كان يومئذ إنسياً مخلوقاً ولكنه نادى هلم الحج فلبى الناس في أصلاب الرجال لبىك داعي الله لبىك داعي الله عز وجل ، فمن لبى عشرأ يحج عشرأ ومن لبى خمساً يحج خمساً ومن لبى أكثر من ذلك فبعدد ذلك ومن لبى واحداً حج واحداً ومن لم يلب لم يحج .

٩- عنه ، عن سعيد بن جناح ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كانت الكعبة على عهد إبراهيم عليه السلام تسعة أذرع وكان لها بابان فبناها عبد الله بن الزبير فرفعها ثمانية عشر ذراعاً فهدمها الحجاج فبناها سبعة وعشرين ذراعاً .

١٠- وروي عن ابن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان طول الكعبة يومئذ تسعة أذرع ولم يكن لها سقف فسقفها قرش ثمانية عشر ذراعاً فلم تزل ثم كسرها الحجاج على ابن الزبير فبناها وجعلها سبعة وعشرين ذراعاً .

١١- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير أنه سمع أبا جعفر وأبا عبد الله عليهما السلام يذكران أنه لما كان يوم التروية

قال جبرئيل لإبراهيم عليه السلام : تروء من الماء فسميت التروية ثم أنى منى فأبانه بها ثم غدا به إلى عرفات فضرب خباه بنمرة دون عرفة فبنى مسجداً بأحجار بيض و كان يعرف أثر مسجد إبراهيم حتى أدخل في هذا المسجد الذي بنمرة حيث يصلي الإمام يوم عرفة فصلى بها الظهر والعصر ، ثم عمد به إلى عرفات فقال : هذه عرفات فأعرف بها مناسكك واعترف بذنبك فسميت عرفات ثم أفاض إلى المزدلفة فسميت المزدلفة لأنه ازدلف إليها ، ثم قام على المشعر الحرام فأمره الله أن يذبح ابنه وقد رأى فيه شمائله وخلاتقه وأنس ما كان إليه فلما أصبح أفاض من المشعر إلى منى فقال لأمه : زوري البيت أنت واحتبس الغلام ؛ فقال : يا بني هات الحمار والسكين حتى أقرب القربان. فقال : أبان : فقلت لأبي بصير : ما أراد بالحمار والسكين ؛ قال : أراد أن يذبحه ثم يحمله فيجهره ويدفنه قال : فجاء الغلام بالحمار والسكين فقال : يا أبت أين القربان ؛ قال : ربك يعلم أين هو . يا بني أنت والله هو إن الله قد أمرني بذبحك فانظر ماذا ترى قال : يا أبت أفعلم ما تؤمر ستجدني إن شاء الله من الصابرين ؛ قال : فلما عزم على الذبح قال : يا أبت ، خمر وجهي وشد وثاقي قال : يا بني الوثاق مع الذبح والله لا أجمعهما عليك اليوم ؛

١١- قال أبو جعفر عليه السلام : فطرح له قرطان الحمار ثم اضجعه عليه و أخذ المديبة فوضعها على حلقه قال : فأقبل شيخ فقال : ما تريد من هذا الغلام ؛ قال : أريد أن أذبحه ، فقال : سبحان الله غلام لم يعص الله طرفة عين تذبحه ؛ فقال : نعم إن الله قد أمرني بذبحه ، فقال : بل ربك نهاك عن ذبحه وإنما أمرك بهذا الشيطان في منامك قال : ويلك الكلام الذي سمعت هو الذي بلغ بي ما ترى لا والله لا أكلمك ثم عزم على الذبح فقال الشيخ : يا إبراهيم إنك إمام يقتدى بك فإن ذبحت ذلك ذبح الناس أولادهم فمهلاً فأبى أن يكلمه ؛

١٢- قال : أبو بصير سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : فأضجعه عند الجمرة الوسطى ثم أخذ المديبة فوضعها على حلقه ثم رفع رأسه إلى السماء ثم اتحنى عليه فقلبها جبرئيل عليه السلام عن حلقه فنظر إبراهيم فإذا هي مقلوبة فقلبها إبراهيم على خدّها و

قلبها جبريل على قفاها ففعل ذلك مراراً ثم نُودي من ميسرة مسجد الخيف : يا إبراهيم قد صدقت الرؤيا واجترأ الغلام من تحته وتناول جبريل الكبش من قلة نير فوضعه تحته وخرج الشيخ الخبيث حتى لحق بالمعجوز حين نظرت إلى البيت والبيت في وسط الوادي فقال : ما شيخ رأيته بمنى ؟ فنعتت إبراهيم قالت : ذاك بعلي قال : فما وصيف رأيته معه ؟ ونعتت نعتة قالت : ذاك ابني قال : فأي رأيته أضجعه وأخذ المدينة ليذبحه ، قالت : كلاً ما رأيت إبراهيم إلا أرحم الناس وكيف رأيته يذبح ابنه قال : ورب السماء والأرض ورب هذه البنية لقد رأيته أضجعه وأخذ المدينة ليذبحه ، قالت : لم ؛ قال : زعم أن ربه أمره بذبحه ، قالت ، فحق له أن يطيع ربه قال : فلمأ قضت مناسكها فرقت أن يكون قد نزل في ابنها شيء فكأنني أنظر إليها مسرعة في الوادي واضعة يدها على رأسها وهي تقول : رب لا تؤاخذني بما عملت بأم إسماعيل قال : فلمأ جاءت سارة فأخبرت الغيب قامت إلى ابنها تنظر فإذا أثر السكين خدوشاً في حلقه ففزعت واشتكت وكان بدنه حرضها الذي هلك فيه .

وذكر أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أراد أن يذبحه في الموضع الذي حملت أم رسول الله ﷺ عند الجمرة الوسطى فلم يزل مضربهم يتوارثون به كابر عن كابر حتى كان آخر من ارتحل منه علي بن الحسين عليهما السلام في شيء كان بين بني هاشم وبين بني أمية فارتحل فضرب بالعرب .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد ، والحسن بن محبوب ، عن الغلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أين أراد إبراهيم عليه السلام أن يذبح ابنه ؛ قال : على الجمرة الوسطى ؛ وسألته عن كبش إبراهيم عليه السلام ما كان لونه وأين نزل ؛ فقال : أملح وكان أقرن ونزل من السماء على الجبل الأيمن من مسجد منى وكان يمشي في سواد ويأكل في سواد وينظر ويبيع ويبيول في سواد .

١٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن الحسن بن نعمان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عما زادوا في المسجد الحرام ، فقال : إن إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام حدا المسجد الحرام بين الصفا والمروة .

١٥- وفي رواية أخرى، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: خط إبراهيم بمكة ما بين العزرة

إلى المسمى فذلك الذي خط إبراهيم عليه السلام - يعني المسجد - .

- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن سيف بن عميرة
عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن إسماعيل دفن أمه في الحجر
وحجر عليها لتلا يوطأ قبر أم إسماعيل في الحجر .

- بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن المفضل
ابن عمر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحجر بيت إسماعيل وفيه قبر هاجر وقبر
إسماعيل .

١٦- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ،
عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجر أ من البيت هو أ وفيه شيء .
من البيت ؟ فقال : لا ولا قلامة ظفر ولكن إسماعيل دفن أمه فيه فكره أن توطأ فحجر عليه
حجراً وفيه قبور أنبياء .

١٧- عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الوليد شهاب الصيرفي ،
عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : دفن في الحجر مما يلي الركن الثالث
عدارى بنات إسماعيل .

١٨- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد
ابن محمد بن أبي نصر ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لم يزل بنو
إسماعيل ولادة البيت [و] يقيمون للناس حجهم وأمر دينهم يتوارثونه كابر عن كابر حتى
كان زمن عدنان بن أدد فظال عليهم الأمد فقتل قلوبهم وأفسدوا وأحدنوا في دينهم
وأخرج بعضهم بعضاً فممنهم من خرج في طلب المعيشة ومنهم من خرج كراهية القتال و
في أيديهم أشياء كثيرة من الحنيفية من تحريم الأمهات والبنات وما حرم الله في النكاح
إلا أنهم كانوا يستحلون امرأة الأب وابنة الأخ والجمع بين الأختين وكان في أيديهم
الحج والتلبية والفلس من الجنبات إلا ما أحدنوا في تلبيتهم وفي حجهم من الشرك وكان
فيما بين إسماعيل وعدنان بن أدد موسى عليه السلام .

- وروي أن معبد بن عدنان خاف أن يدرس الحرم فوضع أنصابه وكان أول من وضعها ثم غلبت جرهم على ولاية البيت فكان يلي منهم كابر عن كابر حتى بغت جرهم بمكة واستحلوا حرمتها وأكلوا مال الكعبة وظلموا من دخل مكة وعتوا وبغوا وكانت مكة في الجاهلية لا يظلم ولا يبغى فيها ولا يستحل حرمتها ملك إلا هلك مكانه وكانت تسمى بكة لأنها تيك أغناق البانين إذا بغوا فيها وتسمى بساسة كانوا إذا ظلموا فيها يستهم وأهلكتهم وتسمى أم رُحَم كانوا إذا لزموها رحوا فلما بغت جرهم واستحلوا فيها بعث الله عز وجل عليهم الرعاف والنمل وأفناهم فغلبت خزاعة واجتمعت ليجلوا من بقي من جرهم عن الحرم ورئيس خزاعة عمرو بن ربيعة بن حارثة بن عمرو ورئيس جرهم عمرو بن الحارث بن مصاص الجرهمي فهزمت خزاعة جرهم وخرج من بقي من جرهم إلى أرض من أرض جهينة فجاءهم سيل أتى فذهب بهم ووليت خزاعة البيت فلم يزل في أيديهم حتى جاء قصي بن كلاب وأخرج خزاعة من الحرم وولى البيت غلب عليه.

١٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار قال : أخبرني محمد بن إسماعيل

عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن العرب لم يزالوا على شيء من الحنيفية يصلون الرحم ويقرنون الضيف ويحجون البيت ويقولون : اتقوا مال اليتيم فإن مال اليتيم عقال ويكفون عن أشياء من المحارم بخافة العقوبة وكانوا لا يملئ لهم إذا انتهكوا المحارم وكانوا يأخذون من لحاء شجر الحرم فيعلقونه في أعناق الإبل فلا يجترئ أحد أن يأخذ من تلك الإبل حيثما ذهبت ولا يجترئ أحد أن يعلق من غير لحاء شجر الحرم ، أيهم فعل ذلك عوقب وأما اليوم فأملئ لهم ولقد جاء أهل الشام فنصبر المنجنيق على أبي قيس فبعث الله عليهم سحابة كجناح الطير فأمطرت عليهم صاعقة فأحرقت سبعين رجلاً حول المنجنيق .

باب

حج ابراہیم و اسمعیل

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اسمعیل پیدا ہوئے تو ابراہیم ان کو اور ان کی ماں کو گدھے پر بٹھا کر چلے اور ان کے ساتھ جبریل تھے جب وہ حجر کے پاس آئے تو ان کے پاس تھوڑا سا کھانا پانی بچا تھا اور خانہ کعبہ اس وقت بیت کا ایک ٹیلہ تھا ابراہیم نے جبریل علیہ السلام سے کہا کیا یہاں کے لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہا ہاں اور کہ اس وقت سلم و سمر کے درختوں کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کے آس پاس قوم عمالقہ آباد تھی (حسن)

۲۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت سے منقول ہے کہ جب ابراہیم نبی اور یحییٰ کو چھوڑ کر چلنے لگے تو حاجرہ نے کہا آپ میں کس پر چھوڑتے ہیں۔ فرمایا ان بنیادوں کے مالک پر، حضرت نے فرمایا جب پانی ختم ہو گیا اور اسمعیل کو پیاس لگی تو حاجرہ تلاش کو نکلیں اور کوہ صفا پر چڑھیں اور زنادی کوئی آدمی یہاں ہے پھر وہاں سے اتر کر کوہ مروہ پر آئیں اور اسی طرح پکاریں۔ پھر اپنے بیٹے کے پاس لوٹ آئیں تو ان کے پیروں تلے پانی دیکھا، پس ایک جگہ جمع کیا ورنہ بہہ نکلتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب ابراہیم مکہ میں اسمعیل کو چھوڑ گئے کہ اسمعیل پر پیاس کا غلبہ ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا جس کے سایہ میں اسمعیل تھے، ان کی والدہ تلاش آب میں کوہ صفا پر چڑھیں اور پکاریں ان وادیوں میں کوئی آپس ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا وہاں سے اتر کر کوہ مروہ پر پہنچیں اور اسی طرح پکاریں کسی نے جواب نہ دیا اس کے بعد پھر صفا پر گئیں اور سات بار ایسا ہی ہوا پس یہ سنت قرار پا گیا۔ جبریل حاجرہ کے پاس آئے اور کہا۔ تو کون ہے۔ کہا میں ابراہیم کے اس بیٹے کی ماں ہوں۔ جبریل نے کہا تمہیں کس پر چھوڑا ہے انھوں نے کہا جب وہ واپس جانے لگے تھے تو میں نے کہا تھا ہمیں کس پر چھوڑ چلے۔ انھوں نے جواب دیا۔ اللہ پر، جبریل نے کہا۔ پس وہ تمہاری حفاظت کے لئے کافی ہے اور لوگ مکہ کی طرف سے گزرنے میں اجتناب کرتے تھے تاہم اب کی وجہ سے، پس اسماعیل نے زمین پر ایڑیاں رگڑیں تو وہاں سے زمزم کا سوتا پھوٹ نکلا حاجرہ مروہ سے لوٹیں تو پانی لڑکے کے پاس بہتا دیکھا انھوں نے اس پانی کے گرد مٹی جمع کی اس خون سے کہ پانی ضائع نہ ہوا اگر چھوڑ دیتیں تو بہہ نکلتا۔ جب پرندوں نے پانی دیکھا تو اس پر حلقہ باندھنے لگے لیکن کا ایک تانہ ادھر سے گزر رہا تھا انھوں نے چڑھ لیں کو دیکھا تو کہا ہر ندے کو بغیر پانی کے جمع نہیں ہو سکتے وہ وہاں آئے اور پانی پیا اور انھوں نے حاجرہ کو کھانے کی پیشکش کی اور اس طرح اللہ نے ان کے رزق کا سامان کیا اب یہ معمول ہوا کہ جو لوگ مکہ کی طرف سے گزرتے وہ وہاں سے پانی لیتے اور غلبہ جاتے۔ وچھول

۴۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ کو کہج کر میں اور ان کے ساتھ اسمعیل کو بھی اور ان کو حرم کا ساکن بنائیں پس دونوں نے سرخ موادٹ پر قصد حج کیا اور ان کے سواے جبریل کوئی نہ تھا۔ جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبریل نے کہا کہ اے ابراہیم اب تم دونوں اُتر دو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتانا انھوں نے احرام باندھا پھر ان کو نو تہلیل بتائی اور انھوں نے ایسا کیا۔ پھر تلید بتایا جس طرح انبیا کرتے تھے پھر جبریل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے دونوں وہاں پر ٹھہرے، جبریل ان دونوں کے درمیان تھے پس کہہ کی طرت رخ کرے جبریل نے تکبیر کی اور ان دونوں نے بھی، پھر خدا کی حمد کی تو انھوں نے بھی کی، تہلیل و تجید و ثنا کی تو انھوں نے بھی کی یہاں تک کہ مقام جمر مک پہنچے، جبریل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور کئی بھٹے طوان کرایا، پھر دونوں کو لے کر مقام ابراہیم پر آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور غسل کی تعلیم دی، جب مناسک بجالا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جائیے اس کے اسمعیل اور ان کی والدہ جبریل کے ساتھ رہ گئے۔ جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کہہ بنانے کا حکم دیا۔ عرب حج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھے مگر اس کی بنیادیں جالی ہوئی تھیں جب لوگ جمع کیا اسمعیل نے پتھروں کو اڑا ڈال دیا کہہ کے بیچ میں، جب تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آگئے۔ فرمایا لے فرزند اللہ نے ہم کو کہہ بنانے کا حکم دیا ہے پس دونوں نے دس بجہ کو کھودا وہاں ایک سسج پتھر نکلا اللہ نے وحی کی کہ اسے بنیاد قرار دو، اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمعیل ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا کر دیتے جاتے تھے یہاں تک بارہ ہاتھ لمبی چوڑی عمارت بن گئی جس میں دو دروازے تھے ایک آگے کے لئے ایک جانے کے لئے اور اس میں رتبے کی چوٹ لگائی گئی اور کواڑ لٹکائے گئے اور کعبہ اس وقت عریاں تھا ابراہیم کو بنانے کے بعد چلے گئے اور اسمعیل وہاں رہ گئے جب وہاں لوگ آئے لگے تو اسمعیل کی نظر بنی حیر کر ایک عورت پر پڑی خدا سے دعا کی کہ عورت کو ان کی زوجیت میں لے دے وہ شوہر داؤقی بہ قضاۃ الہی اس کا شوہر مر گیا خدا نے اس کے صدمہ میں اسے صبر عطا فرمایا اور اسمعیل سے اس کی شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کے لئے آئے تو اسمعیل طلب معاش میں طائف گئے ہوئے تھے صرف ان کی بی بی گھر میں تھی اس نے ایک پریشاں حال بوڑھے کو دیکھا، حضرت ابراہیم نے گھر کا حال پوچھا۔ اس نے کہا اچھا حال ہے حضرت اسمعیل کے متعلق پوچھا، کہا اڑھوئے دن اچھے ہیں پوچھا تو کون ہے کہا میں بنی حیر سے ہوں۔ ابراہیم حضرت اسمعیل سے ملے بغیر چلے گئے اور ایک پرچہ لکھ کر دیا کہ یہ اپنے شوہر کو لے دینا، جب اسمعیل آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا، پرچہ کو پوچھا، یہ بزرگ کون تھے اس نے کہا ایک شاذ ار آدمی تھے اور آپ سے متاثر تھے منہ مایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اس نے کہا اتنوس ہے میں نے نہ پہچانا، فرمایا انھوں نے تیرے حاسن کی طرت نظر نہیں کی کہا انہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے ان کی خدمت میں تعظیم ہوئی، عورت عاقلہ تھی کہنے لگی ان دونوں

درد اذوں پر بھی دو پر دے لٹکاتے چاہیں ایک یہاں اور ایک یہاں، انھوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے دو پرے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہو کے ان کی بی بی نے کہا کہ کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ پتھر کھردرے ہیں حضرت اسمعیل نے کہا ٹھیک ہے۔ پس ان کی بی بی نے اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اون جمیع کر کے کاٹیں، فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ان عورتوں نے اون کو آپس میں تقسیم کر کے کاٹا اور اس میں مدد کی زوجہ اسمعیل جب ایک حصہ تیار کر چکیں تو اسے لٹکا دیا جب موسم حج آیا تو کعبہ کی پریشش ابھی باقی تھی۔ زوجہ اسمعیل نے کہا کیا کریں لباس تو پورا نہیں ہوا اور حج کا دمانہ آگیا پس کچھ رکے ریشوں سے بن کر بقیہ پریشش بنائی گئی جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور کہنے لگے اس گھر کے خد مشکار کے لئے کچھ تحفہ دیا جائے پس اس بنا پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی۔ پس عرب کا ہر قبیلہ کوئی شے بطور ہدیہ لاتا تھا، روپیہ اور اور دیگر چیزیں۔ یہاں تک کہ بکثرت چیزیں جمع ہو گئیں پس یہ کھجور کے ریشوں والی پریشش اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پریشش پوری ہو گئی۔

اور کعبہ کی اس وقت تک چھت نہ تھی پس حضرت اسماعیل نے ایسے ستون کھڑے کئے جیسے اب تم ٹکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گائے کی پس کر دی، اس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل ہوتے تھے پس انھوں نے کہا اس گھر کے اوپر داذوں کے تنھوں میں کچھ زیادتی کی جائے

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (اونٹ وغیرہ) لائے اسمعیل کو منکر ہوئی، ان کا کیا کریں وحی ہوئی ان کو نخر کر کے کھلاؤ۔ اسماعیل نے ابراہیم علیہ السلام سے مٹی آب کی شکایت کی وحی ہوئی لے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے کے کام آئے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور ان کے لئے کنواں کھودا یعنی زمزم، یہاں تک کہ پانی نکل آیا۔ انھوں نے کہا لے ابراہیم اس کنویں میں اُتر دو پھر جبرئیل بھی اُترے اور کہا اسے چاروں طرف سے کھودو اور بسم اللہ کہہ کر کھودو، ابراہیم نے پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا وہاں سے چشمہ پھوٹ نکلا، پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ، بسم اللہ کہہ کر کھودا تو پانی نکلا، جبرئیل نے کہا لے ابراہیم یہ پانی بیواؤ برکت کے لئے اپنی اولاد کے واسطے چھوڑو، ابراہیم اور جبرئیل کنویں سے نکل آئے پھر جبرئیل نے کہا۔ لے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں طرف طواف کرو یہ وہ سیرابی ہے جسے اللہ نے اولاد کے لئے قرار دیا ہے اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسمعیل نے ان کی مشایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسمعیل ٹوٹ آئے۔ (مجمول)

۵۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا اور بیت کی بنیادیں اٹھانے کا اور لوگوں کو مقامات حج دکھانے کا، پس ابراہیم اور اسمعیل دونوں نے گھر بنایا، ہر روز پندرہ ٹی کے برابر بناتے تھے یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے، امام نے فرمایا کہ کوہ ابوقیس نے ندادی لے ابراہیم تمہاری ایک امانت میرے پاس

ہے یعنی حجر، پس ابراہیم نے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر ابراہیم نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا اور کہا میں ابراہیم خلیل الرحمن ہوں خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ اس گھر کا حج قیامت تک کرو، پس سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ اہل بین تھے۔

ابراہیم علیہ السلام نے مع اپنے اہل و عیال کے حج کیا۔ بعض کا گمان ہے کہ جن کو ذبیح کہا جاتا ہے وہ اسحاق ہیں اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور ابو عبد اللہ سے سنا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور زرارہ سے مروی ہے کہ وہ اسمعیل کو ذبیح جانتے ہیں۔ (موثق)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں لکھا ہے کہ علمائے اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ذبیح اسمعیل ہیں یا اسحاق، علمائے شیعہ کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ وہ اسمعیل ہیں اس حدیث میں اسحاق کا نام راوی نے ازراہ تفسیر ذکر کیا ہے یہ تو مسلم ہے کہ یہ واقعہ ذبح ارض گجا زہر ہوا اور یہ بھی مسلم ہے کہ اسحاق شام ہی میں رہے گجا زمیں آئے ہی نہیں، دوسرے اگر یہ واقعہ اسحاق سے متعلق ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے۔ انا ابنے الذبیحیہ، اس قسم کی روایات کا سلسلہ یوں چلا کہ حاکمان وقت مستقدمات کے خلاف کوئی روایت نقل کرنے میں جان کا خوف تھا۔

۶۔ حسن بن جہم سے امام رضا علیہ السلام نے کہا تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا آپ بتائیے وہ کیا ہے فرمایا وہ ایک خوشبو دار ہوا ہے جو جنت سے نکلے ہے اس کی صورت آدمی کے چہرے جیسی ہوتی ہے کعبہ کی تعمیر کے وقت دہی ابراہیم پر نازل ہوئی اور بتایا کہ ایسا کر دو چنانچہ اس طرح خاند کعبہ کی بنیاد رکھی (موثق)

۷۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سکینہ کے متعلق پوچھا تو یہی جواب دیا۔

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ابراہیم و اسمعیل کو بنائے کعبہ کا حکم ہوا اور تعمیر مکمل ہو گئی تو ابراہیم رکن پر آئے اور آدمی کے لئے آماج کے لئے آئے، اور اگر کہتے حج کے لئے آؤ، تو یہ خطاب صرف انہی لوگوں سے ہوتا جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ لیکن انھوں نے کیا حج کے لئے آئے، پس لبیک کہا ان تطفوں نے جو اصحاب رجال میں تھے پس جس نے دس بار کہا وہ دس بار حج کرے گا اور جس نے پانچ بار کہا وہ پانچ بار کرے گا اور جس نے زیادہ کہا وہ زیادہ بار اور جس نے ایک بار کہا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے نہیں کہا اسے حج نصیب نہ ہوگا۔ (موثق)

۹۔ فرمایا کعبہ عبد ابراہیم میں سات ہاتھ تھا اور دو دروازے تھے عبد اللہ بن زبیر نے اسے اٹھا کر ہاتھ بلند کیا حجاج نے اسے منہدم کر کے سترہ ہاتھ لمبا بنایا۔ (موثق)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ زمانہ ابراہیم میں کعبہ کا طول نو ہاتھ تھا اور چھتہ تھی قریش نے اس کو اٹھا کر ہاتھ لمبا کر دیا پھر اس کو منہدم کر کے حجاج نے سترہ ہاتھ لمبا بنوایا۔ (موثق)

۱۰۔ دو زتر دیہ جبرئیل نے کہا اے ابراہیم یہ دو زتر دیہ بیٹے ترویہ کر دینی سے، اسی لئے ترویہ نام ہوا پھر مٹی میں آئے وہاں شب باشی کی، صبح کو عرفات پہنچے، جبرئیل نے بتایا یہ عرفات ہے یہاں خیمہ عرفہ کے قریب لگایا اور سفید پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور وہ مسجد ابراہیم کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کا اثر باقی تھا تاہم اسکے میں اس مسجد میں داخل ہوا جو حجت کبرے پتھروں سے بنی ہوئی تھی تاکہ امام روز عرفہ ظہر و عصر کی نماز پڑھے پھر جبرئیل عرفات میں لے گئے اور کہا یہ عرفات ہے یہاں اپنے مناسک کی معرفت حاصل کرو اور اپنے گناہ کا اقرار کر دے اسی لئے عرفات نام ہوا۔ پھر وہاں سے مزدلفہ آئے پھر شعرا حرام میں قیام کیا۔ پھر خدائے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس میں اپنی عادات و خصائل کو دیکھا اور ان اس حاصل کیا۔ صبح کو شعروے مٹی آئے، مادر اسمعیل سے کہا تم بھی خانہ کعبہ کی زیارت کو جاؤ اور لڑکے کو روک لیا اور فرمایا لے فرزند گدھا اور چاتولاؤ تاکہ میں ستر بانی کروں ابان نے ابو بصیر سے کہا گدھا اور چاتو کس لئے درکار تھا کہا اس لئے کہ ذبح کریں اور لاش کو تنہیز و تکفین کے لئے اٹھا کرے جائیں، پس اسمعیل گدھا اور چاتو لے آئے اور کہنے لگے باا قربانی کہاں ہے فرمایا تمہارا رب جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ لے بیٹا خدا کی قسم وہ تو ہی ہے اللہ نے مجھے تم کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے پس بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے نہرایا بابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے بجالائیے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

امام نے فرمایا جب ذبح کا ارادہ کیا تو حضرت اسمعیل نے کہا بابا جان میرے منہ پر کپڑا بیٹھ دیجئے اور ہاتھ پاؤں باندھ دیجئے۔ فرمایا بیٹا ذبح کے ہاتھ پاؤں باندھے جلتے ہیں واللہ میں ان دونوں کو تمہارے لئے جمع نہ کروں گا (حن)، فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ گدھے کا منہ دیکھا کہ اس پر ان کو لٹایا گیا اور چھری ان کی حلق پر رکھ دی ایک بوڑھا یعنی شیطان آیا اور کہنے لگا اس لڑکے کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو فرمایا میں اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا وہ جس لڑکے نے ایک آن کے لئے بھی گناہ نہ کیا ہو آپ اس بے قصور کو کیوں ذبح کرتے ہیں فرمایا اللہ نے مجھے اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ اس نے منع کیا ہے ذبح سے، یہ حکم تو شیطان نے تم کو خواب میں دیا ہے فرمایا رائے ہو تیرے اوپر، جو کچھ میں نے سنا ہے وہ وہی ہے جو تجھے دیا گیا ہے خدا کی قسم میں تجھ سے کلام نہ کروں گا۔ پھر ذبح کا ارادہ کیا۔ اس بڑھے نے کہا اے ابراہیم آپ امام ہیں آپ کی اقتدا کی جاتی ہے اگر آپ نے ذبح کیا تو لوگ اپنی اولاد کو ذبح کیا کریں گے۔ پس مجھ جی حضرت ابراہیمؑ نے اس کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔ (رض)

۱۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ حضرت ابراہیم نے حجرۂ وسطیٰ کے قریب بیٹے کو لٹایا اور چھری کو ان کی حلق پر رکھا پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا پھر اسمعیل پر جھکے، جبرئیل نے چھری کو ہٹا دیا حلق پر سے، حضرت ابراہیم نے دیکھا تو اسے لٹا ہوا پایا وہ اپنے پھر سپہا کیا جبرئیل نے پھر پلٹ دیا۔ چند بار ایسا ہی ہوا پھر مسجد

خیف کے بائیں طرف سے آواز آئی۔ اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔

اسمعیل حضرت ابراہیم کے بچے سے نکل گئے اور جبریل نے جلد ایک مینڈھے کو اٹھا کر ابراہیم کے نیچے رکھ دیا وہ شیخ غنیت ہاجرہ کے پاس پہنچا ان کا گھر وسط وادی میں تھا اس نے ان سے کہا کہ میں نے منیٰ میں ایک بزرگ کو دیکھا، پھر حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو میرے تنویر ہیں اس نے کہا میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسمعیل کا حلیہ بیان کیا انھوں نے کہا یہ میرا لڑکا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ اس لڑکے کو زمین پر لٹایا اور ذبح کرنے کو چھری ہاتھ میں لی، ہاجرہ نے کہا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابراہیم تو بڑے رحمدل آدمی ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر دیں، شیطان نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے اور اس گھر کے مالک کی قسم میں نے ان کو اسی طرح دیکھا ہے انھوں نے کہا ایسا کیوں کر رہے ہیں اس نے کہا انھوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے انھوں نے کہا اگر خدا کا حکم ہے تو ان کو بھالانا چاہیے۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوئے تو ان کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور سوچیں کہ ممکن ہے ان کے فرزند پر کوئی مصیبت آتی ہو، میں جلدی سے دیکھوں تو، وہ وادی میں آئیں سر کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے کھتی جاتی تھیں یا اللہ اسمعیل سے اگر کوئی عمل ہوا ہے تو اس کا مواخذہ نہ کر، جب چل رہی تھیں تو ان کو خبر ملی، جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئیں اور گردن پر چھری کا نشان دیکھا تو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ بیمار پڑ گئیں اور اسی مرض میں انتقال کر گئیں اور منہ مایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ حضرت ابراہیم نے ذبح کا ارادہ کیا ان مقامات پر جہاں حضرت رسول خدا کا والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں حجرہ وسطیٰ کے پاس، اور یہ مقام سلا بعد نسل ان کے شجر اگانے کی جگہ قرار پایا آخر میں اس سے ارتحال کرنے والے علی بن الحسین تھے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان کسی بات پر نزاع ہونے سے آپ نے بجائے وہاں کے عرب میں خیمہ لگایا۔

۱۳- میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہاں ذبح کرنا چاہا تھا فرمایا حجرہ وسطیٰ پر میں نے اس مینڈھے کے متعلق پوچھا کہ اس کا رنگ کیا تھا اور کہاں اترا تھا اس میں سیاہی سے زیادہ سفیدی تھی اور سینک والا تھا آسمان سے جبل ایمن پر جہاں مسجد منیٰ ہے اترا تھا وہ سایہ میں چلتا اور سایہ میں کھانا تھا اور سایہ ہی میں دیکھتا، میٹنگنیاں کرتا اور پیشاب کرتا تھا۔ (حسن)

۱۴- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ مسجد الحرام کو لوگوں نے کہاں تک بڑھایا فرمایا ابراہیم اور اسمعیل نے مسجد الحرام کی حد صفاء و عروہ کے درمیان رکھی تھی۔ (م)

۱۵- فرمایا ابو نعیم نے خط کھینچا خورہ سے منیٰ تک اور کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کے لئے خط کھینچا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اسمعیل نے اپنی والدہ کو پتھروں میں دفن کیا تاکہ لوگ اس پر چلیں پھر میں نہیں۔ (م)

۱۶- میں نے پوچھا کہ جن پتھروں میں دفن کیا وہ مقام بیت میں ہے یا اس کا کوئی حصہ ہے فرمایا نہیں ایک

ناخن کے تراشہ کی برابر بھی نہیں بلکہ اسمعیل نے اس لئے اپنی ماں کو وہاں دفن کیا کہ قبر پالانہ ہو ان پھڑوں میں انبیاء کی قبریں بھی ہیں۔ (خ)

فرمایا حجریت اسمعیل ہے اسی میں قبرِ جابرہ واسمعیل ہے۔

۱۷۔ فرمایا پہاڑی علاقہ میں جو رکنِ ثمانی سے متصل ہے کنواری لڑکیاں اولاد اسمعیل سے مدفون ہیں (موتی)

۱۸۔ فرمایا بیت اللہ کی تولیت بنو اسمعیل میں چلی آ رہی تھی وہی حج کا انتظام کرتے تھے اور امر دین کو قائم رکھتے تھے

یہ دراشت نسلاً بعد نسل چلی آ رہی تھی یہاں تک کہ عدنان کا زادہ آیا اور ایک مدت دراز تک اس کے متولی رہے پھر وہ سیاہ قلب ہو گئے اور فسادات کرنے لگے اور انھوں نے اپنے دین میں احداث کیا اور بعض نے بعض کو نکال دیا ان میں سے کچھ تو طلبِ معاش کے لئے نکلا اور کچھ قتل کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور دین حنیف میں انھوں نے بہت سی تبدیلیاں

کیں مائیں اور بیٹیاں اپنے اوپر حلال کیس جن سے نکاح اللہ نے حرام کیا تھا انھوں نے حلال کر لیا تھا اپنے اوپر باپ کی جو رو اور بہن کی لڑکی کو اور دو بہنوں کو بیک وقت اپنی زوجیت میں رکھتے تھے اور حج کا اہتمام انہی کے ہاتھ

میں تھا اور تلبیہ اور غسلِ جنابت وہی بتاتے تھے انھوں نے تلبیہ کو بدل دیا تھا اور مناسک حج میں شرک کو داخل کر دیا تھا اور یہ لوگ تھے ما بین اسمعیل، عدنان اور موئی کے درمیان اور مروی ہے کہ معد بن عدنان نے اس سخت سے

کہ کعبہ منہدم نہ ہو جائے، سب سے پہلے اس نے ستون قائم کئے پھر جرہم کے قبیلہ نے غلبہ کر کے کعبہ کی تولیت لے لی اور اس کا تعلق ان سے نسلاً بعد نسل رہا یہاں تک کہ جرہم مکہ پہنچے اور انھوں نے حرمتِ کعبہ کو برباد کیا اور مالِ کعبہ کو کھایا

اڑایا اور جو مکہ میں آیا اس پر ظلم کیا اور سد کشی اختیار کی اور جاہلیت کے زمانہ میں کوئی مکہ کے اندر بغاوت نہیں کرتا تھا اور نہ اس کی ہتک حرمت کرتا تھا جس بادشاہ نے ایسا کیا وہ ہلاک ہو گیا اس کا نام بکہ اس

لئے ہوا کہ وہ باغیوں کی سرکردگی کرتا ہے اور بسا اہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہ کو دور کرتا ہے اور ام رحم اس لئے نام ہوا کہ وہ رحم کرتا ہے جب بنی جرہم نے بغاوت کی تو نکیر اور جبرئیل کی بلا میں مبتلا ہوئے اور فنا ہوئے خزاعہ

غالب آئے اور جمع ہوئے تاہم جرہم سے بغاوت کرنے والوں کو نکال دیں خزاعہ کا سردار عمرو تھا اور جرہم کا عمرو بن حشر خزاعہ نے جرہم کو ہرا دیا اور وہ سرزمینِ چمنہ کی طرف چلے گئے وہاں سیلاب آیا اور ان کو بہا لے گیا اور

قصی بن کلاب کے وقت تک انہی کے پاس رہا اور وہ اس پر غالب رہے۔ (مرسل)

۱۹۔ فرمایا حضرت نے عرب کے لوگ دین حنیف کی بعض باتوں پر عمل کرتے تھے مثلاً عملِ رحم کرتے تھے، جہان نواز تھے۔

بیت اللہ کاج کرتے تھے اور کہتے تھے مالِ یتیم سے بچو کہ یہ پیروں کے لئے بندش ہے یعنی مانعِ بَرَق ہے اور سزا کے خوف سے محرمات سے بچتے تھے اور جب وہ ہتک حرمت کرتے تھے تو ان کو مہلت نہیں دی جاتی تھی اور حرم کے درخت کی کچال

لے کر اسے اونٹ کی گردنوں میں لٹکا دیتے تھے پھر وہ اونٹ کہیں جائے کسی کی طاقت دھکی کر اسے پکڑ لے اور یہ بھی کسی

کی مجال نہ تھی کہ شجر حرم کے علاوہ کسی اور درخت کی چھال لٹکائے جو ایسا کرتا اسے سزا دی جاتی صرف ایک دن کی مہلت دی جاتی۔ اہل شام (حجاج کی فوج) نے کوہ البقعیس پر بمقنیس نصب کیں خزانے ان پر ایک بادل بھیجا پرندہ کے پر کی طرح اور اس سے ان پر بمبلیاں گریں اور ستر آدمی جو بمقنیس کے گرد تھے جل گئے۔ (۲)

﴿باب﴾

﴿حج الانبياء عليهم السلام﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن بعض اصحابہ، عن الوشاء، عن علی بن ابی حمزہ قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : إن سفينة نوح كانت مأمورة طافت بالبيت حيث غرقت الأرض ثم أنت هني في أيامها ثم رجعت السفينة و كانت مأمورة وطافت بالبيت طواف النساء .

۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن الحسن بن صالح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يحدث عطاء قال : كان طول سفينة نوح ألف ذراع ومائتي ذراع وعرضها ثمانمائة ذراع وطولها في السماء مائتين ذراعاً وطافت بالبيت وسعت بين الصفا والمروة سبعة أشواط ثم استوت على الجودي .

۳۔ علی، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن الحسين بن المختار، عن أبي بصير قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : مر موسى بن عمران في سبعين نبياً على فجاج الروحاء عليهم العباء القطوانية يقول : لبيك عبدك ابن عبدك .

۴۔ علی، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : مر موسى النبي عليه السلام بصفاة الروحاء على جمل آخر خطامه من ليف عليه عباءتان قطوانيتان وهو يقول : لبيك يا كريم لبيك ؛ قال : وهو يؤنس بن متى بصفاة الروحاء وهو يقول : لبيك كششاف الكرب العظيم لبيك ؛ قال : وهو عيسى ابن مريم بصفاة الروحاء وهو يقول : لبيك عبدك ابن أمك [لبيك] و مر محمد عليه السلام بصفاة الروحاء وهو يقول : لبيك ذا المعارج لبيك .

٥ - محمد بن يحيى ، عن علي بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أحرم موسى عليه السلام من رملة مصر قال : ومراً بصفاح الرّوحاء محرماً بقود ناقته بخطام من ليف عليه عباءتان قطوا نيتان بلبتي وتجييه الجبال .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أبيه ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أن سليمان بن داود حج البيت في الجنّ والأنس والطير والرياح وكسا البيت القباطي .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن المفضل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : صلى في مسجد الخيف سبعمائة نبي وإنّ ما بين الرّكن والمقام لمشحون من قبور الأنبياء وإنّ آدم لفي حرم الله عز وجل .

٨ - أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن زبدا الشحام ، عن رواه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حج موسى بن عمران عليه السلام ومعه سبعون نبياً من بني إسرائيل خطم إبلهم من ليف بلبسون وتجييهم الجبال وعلي موسى عباءتان قطوا نيتان يقول : لبّيك عبدك ابن عبدك .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم ابن أبي البلاد ، عن أبي بلال المكيّ قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام دخل الحجر من ناحية الباب فقام يصلي على قدر ذراعين من البيت فقلت له : ما رأيت أحداً من أهل بيتك يصلي بحيال الميزاب ؟ فقال : هذا مصلي شبر وشبير ابني هارون .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الوليد شباب الصيرفي عن معاوية بن عمار الدّهني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : دفن ما بين الرّكن اليماني والحجر الأسود سبعون نبياً أماتهم الله جوعاً وضرراً .

١١ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن رواه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ داود لما وقف الموقف بعرفة نظر إلى الناس وكثرتهم فصعد الجبل فأقبل يدعو فلمّا قضى

نسكه انا جبرئيل عليه السلام فقال له : يا داود يقول لك ربك : لم صعدت الجبل ظننت انه يخفي علي صوت من صوت ثم مضى به إلى البحر إلى جدة فرسب به في الماء مسيرة أربعين صباحاً في البر فاذا صخرة فقلقها فاذا فيها دودة فقال له : يا داود يقول لك ربك : انا اسمع صوت هذه في بطن هذه الصخرة في قعر هذا البحر فظننت انه يخفي علي صوت من صوت .

باب

حج انبياء عليهم السلام

- ۱- فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کشتی نوح کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جبکہ زمین پانی میں ڈوب چکی تھی پس وہ موسم حج میں مقام منی میں آئی پھر وہ پانی اور مطا بق حکم الہی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (مش)
- ۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کشتی نوح کا طواف ایک ہزار دوسو ہاتھ اور عرض آٹھ سو ہاتھ اور بلندی دوسو ہاتھ تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاد مروج کے درمیان سعی کی سات بار اس کے بعد جو در پر پٹھر گئی (مچول)۔
- ۳- فرمایا حضرت نے کہ موسیٰ علیہ السلام ستر نیلوں کے ساتھ رو جا پہاڑ کی گھاٹیوں سے آئے قطرانی (قطران کو نہ کے پاس ایک مقام اعبا پہنچے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور بندہ کا بیٹا۔ (موتقی)
- ۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو لے رو جا کے پتھر تلے راستوں سے کہتے جاتے تھے لبیک آ بڑی برسی مصیبتوں کو آسان کرنے والے اور اسی راستہ سے عیسیٰ علیہ السلام آئے یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور تیری کینز کا بندہ اور اسی راستہ سے محمد مصطفیٰ یہ کہتے ہوئے آئے۔ لے ہر قسم کی بلند یوں والے میں حاضر ہوں (حسن)
- ۵- فرمایا موسیٰ نے (احرام باندھا رملہ مصر سے اور گزارے رو جا کے راستوں سے بحالت احرام کھینچتے تھے اپنے نادر کو کھجور کی چھال کی رسی سے اور آپ قطرانی پڑے کی دو عبائیں پہنے ہوئے تھے آپ کے تلبیہ کی آواز کا جواب پہاڑ دیتے تھے۔ (مش)
- ۶- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ سلیمان نے معجن داس و طیور و بہو کے بیت اللہ کا حج کیا اور قیامی پڑے کا لباس کبہ پہنایا۔ (موتقی)
- ۷- فرمایا کہ مسجد حنیف میں سات سو انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور رکن و مقام کے درمیان انبیاء کی قبریں ہیں اور آدم بہن حرم خدا کے اندر ہیں۔ (مش)

- ۸۔ فرمایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ستر تہیوں کے ساتھ حج کیا ان کے اونٹوں کی بکین یف خرما کی تھی وہ جب بیکہ کہتے تھے تو پہاڑ اس کا جواب دیتے تھے اور موسیٰ کی دو عبا میں فطرائی پڑنے کی تھیں کہتے تھے حاضر ہے تیرا بندہ یتیرے بندہ کا بیٹا۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے دیکھا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام دوازده کی طرف سے حجر کے پاس آئے اور بیت سے دو ہاتھ پہن کر مناد پڑھی، میں نے کہا آپ کے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔ میزاب کے مقابل نماز پڑھتے۔ فرمایا یہ حضرت ہارون کے دونوں بیٹوں شبر و شبیر کا معشلی ہے۔ (مجمول)
- ۱۰۔ فرمایا رکن یمانی اور حجبہ اسود کے درمیان ستر تہی دفن ہیں جو مرے ہیں یا تو بھوک سے یا کوئی تکلیف انکار مدفن
- ۱۱۔ فرمایا دُود علیہ السلام جب مقام عرفہ میں تھے تو لوگوں کو دیکھا بڑی کثرت سے ہیں تو پہاڑ پر چڑھے اور دعا کرنے لگے جب عبادت سے فارغ ہوئے تو جبریل ان کے پاس آئے اور کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے کہ تم پہاڑ پر کیوں چڑھے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ بہت سی آوازیں میں میرے اوپر کوئی کھچ جاتی ہے پھر جبریل دریا کی راستہ سے ان کو جدہ لے گئے چالیس روز بحری سفر کے بعد خشکی میں آئے۔ ایک چٹان ملی اس کو توڑا تو اس میں ایک کیڑا تھا پس جبریل نے کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے میں اس چٹان کے اندر اس کیڑے کی آواز سنتا ہوں تم نے خیال کیا کہ تمہاری آواز اور آوازوں مل کر مجھ سے مخفی ہو جائے گی۔

﴿باب﴾

﴿ورود تبع وأصحاب الفيل البيت وحفر عبدالمطلب زهزم وهدم قريش﴾
 ﴿الكعبة وبنائهم إياها وهدم الحجاج لها وبنائه إياها﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن الحسین بن المختار قال: حدثني إسماعيل بن جابر قال: كنت فيما بين مكة والمدينة أنا وصاحب لي فتذاكرنا الأ نصار فقال أحدهما: هم نزارع من قبائل وقال أحدهما: هم من أهل اليمن قال: فانتبهنا إلى أبي عبد الله عليه السلام وهو جالس في ظل شجرة فابتدأ الحديث ولم نسأله فقال: إن تبعاً لسان جاء من قبل العراق وجاء معه العلماء وأبناء الأنبياء فلمّا انتهى إلى هذا الوادي لهذيل أتاه أناس من بعض القبائل فقالوا: إنك تأتي أهل بلدة قد لعبوا بالناس زماناً طويلاً حتى اتخذوا بلادهم حرمًا وبنيتهم رباً أوربة فقال: إن كان كما تقولون قتلت مقاتليهم وسبيت ذريتهم وهدمت بنيتهم قال: فسالت عينا

حتى وقعت على خديبه ، قال : فدعى العلماء وأبناء الأنبياء فقال : انظروني وأخبروني لما أصابني هذا ؟ قال : فأبوا أن يخبروه حتى عزم عليهم قالوا : حدثنا بأي شيء حدثت نفسك ؟ قال : حدثت نفسي أن أقتل مقاتليهم وأسبي ذريتهم وأهدم بنياتهم ، فقالوا : إننا لَنرى الذي أصابك ! لذلك ، قال : ولم هذا ؟ قالوا : لأنَّ البلد حرم الله والبيت بيت الله وسكانه ذرية إبراهيم خليل الرحمن ، فقال : صدقتم فما مخرجي مما وقعت فيه ؟ قالوا : تحدثت نفسك بغير ذلك فعسى الله أن يردَّ عليك ، قال : فحدثت نفسه بخير فرجعت حدقته حتى نبتت مكانهما قال : فدعى بالقوم الذين أشاروا عليه بهدمها فقتلهم ثم أتى البيت وكساه و أطعم الطعام ثلاثين يوماً كلَّ يوم مائة جزور حتى سملت الجفان إلى السباع في رؤوس الجبال ونشرت الأعلاف في الأودية للوحوش ثم أنصرف من مكة إلى المدينة فأنزل بها قوماً من أهل اليمن من غسان وهم الأنصار .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن جرير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما أقبل صاحب الحبشة بالفيل يريد هدم الكعبة مرَّوا بإبل لعبد المطلب فاستاقوها فتوجَّه عبد المطلب إلى صاحبهم يسأله ردَّ إبله عليه فاستأذن عليه فأذن له وقيل له : إنَّ هذا شريف قريش أو عظيم قريش وهو رجل له عقلٌ و مروءة ، فأكرمه وأدناه ثم قال لترجمانه : سله ما حاجتك ، فقال له : إنَّ أصحابك مرَّوا بإبل لي فاستاقوها فأحببت أن تردَّها عليَّ ، قال : ففتح جيب من سرواله إياه ردَّ الإبل وقال : هذا الذي زعمت أنَّه عظيم قريش و ذكرتم عقله يدع أن يسألني أن أنصرف عن بيته الذي يعبدُه أما لو سألتني أن أنصرف عن هذه لا أنصرف له عنه ، فأخبره التبرجمان بمقالة الملك فقال له عبد المطلب : إنَّ لذلك البيت رباً يمنعه وإنَّما سألتك ردَّ إبل لي لحاجتي إليها ، فأمر بردَّها عليه ومضى عبد المطلب حتى لقي الفيل على طرف الحرم ، فقال له : محمود ! فحرَّك رأسه فقال له : أنتدري لما جئني بك ؟ فقال برأسه : لا^(١) ، فقال : جازوا بك لتهدم بيت ربك أفنتعمل ؟ فقال برأسه : لا ، قال : فأنصرف عنه عبد المطلب و جازوا بالفيل ليدخل الحرم ، فلما انتهى إلى طرف الحرم امتنع من الدخول فضربوه فامتنع فأداروا به نواحي الحرم كلها ، كلُّ ذلك يمتنع عليهم فلم يدخل و بعث

الله عليهم الطير كالخطاطيف في مناقيرها حجر كالعدسة أو نحوها فكانت تحاذي برأس الرجل ثم ترسلها على رأسه فتخرج من دبره حتى لم يبق منهم أحدٌ إلا رجل هرب فجعل يحدث الناس بما رأى إذا طلع عليه طائر منها فرفع رأسه فقال : هذا الطير منها وجاء الطير حتى حاذى برأسه ثم ألقاها عليه فخرجت من دبره فمات

٣ - عهد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد بن عبد الله الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن قريشاً في الجاهلية هدموا البيت فلمّا أرادوا بناءه حيل بينهم وبينه وألقي في روعهم الرعب حتى قال قائل منهم : ليأتي كل رجل منكم بأطيب ماله ولاتأتوا بمال اكتسبتموه من قطعة رحم أو جرام ففعلوا فحلى بينهم وبين بنائه فبنوه حتى انتهوا إلى موضع الحجر الأسود فشا جروا فيه أيهم يضع الحجر الأسود في موضعه حتى كاد أن يكون بينهم شرٌّ فحكموا أوّل من يدخل من باب المسجد فدخل رسول الله ﷺ فلمّا أتاهم أمر بشوب فبسط ثم وضع الحجر في وسطه ثم أخذت القبائل بجوانب الشوب فرفعوه ثم تناوله عليه السلام فوضعه في موضعه فخصه الله به .

٤ - علي بن إبراهيم ؛ وغيره بأسانيد مختلفة رفعوه قالوا : إنّما هدمت قريش الكعبة لأنّ السبل كان يأتيهم من أعلا مكة فيدخلها فانصدت و سرق من الكعبة غزال من ذهب رجلاه من جوهر وكان حائطها قصيراً وكان ذلك قبل مبعث النبي ﷺ بثلاثين سنة فأرادت قريش أن يهدموا الكعبة ويبنوها يزيدوا في عرصتها ثم أشفقوا من ذلك وخافوا أن يضعوا فيها المماول أن تنزل عليهم عقوبة ، فقال الوليد بن المغيرة دعوني أبده فإن كان لله رضى لم يصبني شيء وإن كان غير ذلك كففتنا ، فصعد على الكعبة وحرّك منه حجراً فخرجت عليه حبة وانكسفت الشمس فلمّا رأوا ذلك بكوا وتضرّعوا وقالوا : اللهم إنّنا لا نريد إلا الإصلاح ففانبت عنهم الحية فهدموا ونحووا حجراته حوله حتى بلغوا القواعد التي وضعها إبراهيم عليه السلام فلمّا أرادوا أن يزيدوا في عرصته وحرّكوا القواعد التي وضعها إبراهيم عليه السلام أصابتهم زلزلة شديدة وظلمة فكفّوا عنه وكان بنيان إبراهيم الطول ثلاثون ذراعاً والعرض اثنان وعشرون ذراعاً

والسَّمَك تسعة أذرع ، فقالت قريش : نزيد في سمكها فبنوها فلمّا بلغ البناء إلى موضع الحجر الأسود تشاجرت قريش في وضعه فقال كل قبيلة : نحن أولى به نحن نضعه فلمّا كثر بينهم تراصوا بقضاء من يدخل من باب بني شيبه فطلع رسول الله ﷺ فقالوا : هذا الأمين قد جاء ، فحكموه فبسط رداءه وقال بعضهم : كساء طاردوني كان له ووضع الحجر فيه ثم قال : يأتي من كل ربع من قريش رجل فكانوا عتبة بن ربيعة بن عبد شمس والأوس بن المطلب من بني أسد بن عبدالمزّي . وأبو حذيفة بن المغيرة من بني مخزوم . وقيس بن عدي من بني سهم فرفعوه ووضعوه للنبي ﷺ في موضعه وقد كان بعث ملك الروم بسفينة فيها سقف وآلات وخشب وقوم من الفعلة إلى الحبشة ليبنى له هناك بيعة فطرحتها الريح إلى ساحل الشريعة فطاحت فبلغ قريشاً خبرها فخرجوا إلى الساحل فوجدوا ما يصلح للكعبة من خشب وزينة وغير ذلك فابتاعوه وصادروا به إلى مكة فوافق ذراع ذلك الخشب البناء ما خلا الحجر فلمّا بنوها كسوها الوصائد وهي الأردية .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن داود بن سرحان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن رسول الله ﷺ ساهم قريشاً في بناء البيت فصار لرسول الله ﷺ من باب الكعبة إلى النصف مابين الركن اليماني إلى الحجر الأسود .

٦ - علي بن إبراهيم ؛ وغيره رفعوه قال : كان في الكعبة غزالان من ذهب وخمسة أسياف فلمّا غلبت خزاعة جرهم على الحرم ألقت جرهم الأسياف والغزالين في بئر زمزم وألقوا فيها الحجارة وطمّوها وعمّوا أنفها ، فلمّا غلب قصي على خزاعة لم يعرفوا موضع زمزم وعمي عليهم موضعها ، فلمّا غلب عبد المطلب وكان يفرش له في فناء الكعبة ولم يكن يفرش لأحد هناك غيره فبينما هو نائم في ظل الكعبة فرأى في منامه أناه آت فقال له : احفر برة ، قال : وما برة ؟ ثم أناه في اليوم الثاني فقال : احفر طيبة ، ثم أناه في اليوم الثالث فقال : احفر المصونة ، قال : وما المصونة ؟ ثم أناه في اليوم الرابع فقال : احفر زمزم لانشرج ولا تدم تسمى الحجيج الأعظم عند

الغراب الأعصم عند قرية النمل وكان عند زمزم حجر يخرج منه النمل فيقع عليه الغراب الأعصم في كل يوم يلتقط النمل فلما رأى عبد المطلب هذا عرف موضع زمزم فقال لقريش: إنني أمرت في أربع ليال في حفر زمزم وهي مأثرتنا وعزنا فاهلموا نحفرها فلم يجيبوه إلى ذلك فأقبل يحفرها هو بنفسه وكان له ابن واحد وهو الحارث وكان بعينه على الحفر، فلما صعب ذلك عليه تقدم إلى باب الكعبة ثم رفع يديه و دعا الله عز وجل و نذر له إن رزقه عشر بنين أن ينحروا أحبهم إليه تقرباً إلى الله عز وجل فلما حفر وبلغ الطوى طوى إسماعيل وعلم أنه قد وقع على الماء كبر و كبرت قريش وقالوا: يا أبا الحارث هذه مأثرتنا ولنا فيها نصيب، قال لهم: لم تعينوني على حفرها هي لي ولولدي إلى آخر الأبد.

٧- عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن القاسم بن يحيى، عن جده الحسن بن راشد قال: سمعت أبا إبراهيم عليه السلام يقول: لما احتفر عبد المطلب زمزم وانتهى إلى قعرها خرجت عليه من إحدى جوانب البئر رائحة ممتنة أفطعته فأبى أن ينشئ وخرج ابنه الحارث عنه ثم حفر حتى أمعن، ثم د في قعرها شيئاً تخرج عليه برائحة المسك ثم احتفر فلم يحفر إلا ذراعاً حتى تجاره الذوم فرأى رجلاً طويل الباع حسن الشعر جميل الوجه جيد الثوب طيب الرائحة وهو يقول: أحتفر نفسم وجد نسلم ولا تدخرها للمقسم، الأسياف لغيرك والبئر لك أنت أعظم العرب قدراً ومنك يخرج نبيها ووليها والأسباط النجباء الحكماء العلماء البصراء والسيوف لهم وليسوا اليوم منك ولا لك ولكن في القرن الثاني منك بهم بنى الله الأرض ويخرج الشياطين من أقطارها ويذلها في عزها ويهلكها بعد قوتها ويذل الأوثان ويقتل عبداً حيث كانوا ثم يبقى بعده نسل من نسلك هو أخوه ووزيره ودونه في السن وقد كان القادر على الأوثان لا يعصيه حرفاً ولا يكتمه شيئاً ويشارده في كل أمر هجم عليه واستمعي عنها عبد المطلب فوجد ثلاثة عشر سيفاً مستدة إلى جنبه فأخذها وأراد أن يبت، فقال: وكيف ولم أبلغ الماء ثم حفر فلم يحفر شيئاً حتى بداله قرن الغزال ورأسه فاستخرجه وفيه طبع لا إله إلا الله محمد رسول الله علي ولي الله فلان خليفة الله فسأله فقلت: فلان متى كان قبله أو بعده؟ قال: لم يبعى، بعدد لاجاه

شيء من أشرافه فخرج عبد المطلب وقد استخرج الماء وأدرك وهو يصعد فإذا
أسود له ذنب طويل يسبقه بداراً إلى فوق فضر به فقطع أكثر ذنبه ثم طلبه ففاته وفلان
قاتله إن شاء الله ومن رأى عبد المطلب أن يبطل الرؤيا التي رآها في البحر ويضرب
السيوف صفائح البيت فأتاه الله بالتسوم ففشيء وهو في حجر الكعبة فرأى ذلك الرجل
بعينه وهو يقول : يا شيبه الحمد احمد ربك فإنه سيجعلك لسان الأرض ويتبعك
قريش خوفاً ورهبة وطمعاً ، ضع السيوف في مواضعها واستيقظ عبد المطلب فأجابه
أنه يأتيني في التسوم فإن يكن من ربي فهو أحب إلي وإن يكن من شيطان فأظنه
مقطوع الذنب ، فلم ير شيئاً ولم يسمع كلاماً فلما أن كان الليل أتاه في منامه بعدة
من رجال وصبيان فقالوا له : نحن أتباع ولدك ونحن من سكان السماء السادسة
السيوف ليست لك تزوج في مخزوم تقو [أي] واضرب بعدي بطون العرب ، فإن لم
يكن معك مال فلك حسب فادفع هذه الثلاثة عشر سيفاً إلى ولد المخزومية ولا ييان
لك أكثر من هذا وسيف لك منها واحد سيقع منك فلا تجعله أثر إلا أن يستجنه جبل كذا
وكذا فيكون من أشراف قائم آل محمد صلى الله عليه وعليهم فانتبه عبد المطلب وانطلق
والسيوف على رقبته فأتى ناحية من نواحي مكة ففقد منها سيفاً كان أرقها عنده فيظهر
من ثم ، ثم دخل معتمراً وطاف بها على رقبته والغزاة أحد عشر بن طوافاً وقريش
تنظر إليه وهو يقول : اللهم صدق وعدك فأثبت لي قولي وانشر ذكرى وشدة عضدي
وكان هذا تردد كلامه وما طاف حول البيت بعد رؤياه في البحر ببيت شعر حتى مات ولكن
قد ارتجز علي بن أبيه يوم أراد نحر عبد الله فدفع الأسياف جميعاً إلى بني المخزومية إلى الزبير
وإلى أبي طالب وإلى عبد الله فصار لأبي طالب من ذلك أربعة أسياف سيف لأبي طالب وسيف
لعلي وسيف لجعفر وسيف لطالب وكان للزبير سيفان وكان لعبد الله سيفان ثم عاد [ت]
فصار لعلي الأربعة الباقية اثنين من فاطمة واثنين من أولادها فطاح سيف جعفر
يوم أصيب فلم يدر في يد من وقع حتى الساعة ؛ ونحن نقول : لا يقع سيف من أسيافنا
في يد غيرنا إلا لرجل يعين به معناً إلا صار فحماً قال : وإن منها لواحد [أ] في ناحية
يخرج كما تخرج الحية فيبين منه ذراع وما يشبهه فتبرق له الأرض مراراً ثم يغيب فإذا

كان اللیل فعل مثل ذلك فهذا دأبه حتى يجيء صاحبه ولو شئت أن أسمي مكانه لسميته ولكن أخاف عليكم من أن أسميه فتسموه فينسب إلى غير ما هو عليه .

۸ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي علي صاحب الأنماط ، عن أبان بن تغلب قال : لما هدم الحجاج الكعبة فرّق الناس ترابها فلمّا صاروا إلى بنائها فأرادوا أن يبنوها خرجت عليهم حية فمعت الناس البناء حتى هربوا فاتوا الحجاج فأخبروه فخاف أن يكون قد منع بناءها فصعد المنبر ثمّ نشد الناس وقال : أنشد الله عبداً عنده تما ابتلينا به علم لما أخبرنا به ، قال : فقام إليه شيخ فقال : إن يكن عند أحد علم فعند رجل رأيته جاء إلى الكعبة فأخذ مقدارها ثمّ مضى فقال الحجاج : من هو ؟ قال : علي بن الحسين عليه السلام فقال : معي ذلك فبعث إلى علي بن الحسين صلوات الله عليهما فاتاه فأخبره ما كان من منع الله إتياء البناء ، فقال له علي بن الحسين عليه السلام : يا حجاج عمدت إلى بناء إبراهيم وإسماعيل فألقيت في الطريق و انتهت كائنك ترى أنه تراث لك اصعد المنبر وأنشد الناس أن لا يبقى أحد منهم أخذ منه شيئاً إلا ردّه ، قال : ففعل فأنشد الناس أن لا يبقى منهم أحد عنده شيء إلا ردّه قال : فردّوه فلمّا رأى جمع التراب أتى علي بن الحسين صلوات الله عليهما فوضع الأساس وأمرهم أن يحفروا قال : فتفسيبت عنهم الحبة وحفروا حتى انتهوا إلى موضع القواعد ، قال لهم علي بن الحسين عليه السلام : تنحّوا فتنحّوا فدنا منها فغطّها بثوبه ثمّ بكى ثمّ غطّاها بالتراب بيد نفسه ثمّ دعا الفعلة فقال : ضعوا بناءكم ، فوضعوا البناء فلمّا ارتفعت حيطاتها أمر بالتراب فقلّب فألقى في جوفه فلذلك صار البيت مرتفعاً يصعد إليه بالدرج .

باب

اصحاب قبيل الكعبة حمله بعد المطلب كإياه زمزم كهودنا وغيره

۱ - رادی کہتا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے میں اور میرا ایک دوست ، ہم نے انصار کے متعلق تذکرہ کیا۔ ہم میں

سے ایک نے کہا وہ قبائلیوں میں سے نکلے ہیں ایک نے کہا وہ اہل یمن سے ہیں ہم حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آئے آپ درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ سوال کئے بات کی ابتداء رک۔ فرمایا تب جب عراق سے آیا اور اس کے ساتھ علما و اولاد انبیا تھے جب وادی ہذیل میں پہنچا تو اس کے پاس بعض قبیلوں کے لوگ آئے اور اس سے کہنے لگے تم ایسے لوگوں کے پاس آئے ہو جو مدت دراز سے لوگوں کے ساتھ کھیلے ہیں اب انھوں نے اپنے شہروں کو حرم بنالیا ہے اور اپنے گھروں رب درہ (خدا اور رست) کی جگہ بنالیا ہے اس نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو میں ان سے ضرور لڑوں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا اور ان کے گھروں کو ڈھسا دوں گا حضرت نے فرمایا یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نکلا اس کے رخسار پر آگئیں۔ فرمایا تب نے علما اور انبیاء کو بلا کر کہا یہ صورت ہے مجھے کیا کرنا چاہیے انھوں نے دے دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا تب انھوں نے کہا جو آپ کے دل میں ہو وہ کیجئے اس نے کہا میرے دل میں ہے کہ لڑوں اور ان کی اولاد کو قید کر دوں اور گھروں کو گرا دوں انھوں نے کہا ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ امام نے فرمایا اس لئے گرایا نہیں انھوں نے کہا یہ حرم خدا ہے اللہ کا گھر ہے اور یہاں کے ساکن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ لیکن جو ارادہ میرا ہے وہ بدلنے والا نہیں۔ انھوں نے کہا آپ اپنے نفس سے پھر اس بارہ میں بات کریں شاید اللہ خیال بدل دے اس کے نفس نے یک راتے دی اور وہ باز رہا اور اس کی دونوں آنکھیں اپنی جگہ پر آگئیں پھر وہ جیسی تھیں ویسی ہی ہو گئیں۔

پھر اس نے ان کو ملایا جنھوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کا مشورہ دیا تھا پس ان سب کو قتل کیا پھر خانہ کعبہ میں آیا اور اسے لباس پہنایا اور ایک ماہ تک ہر روز اہل مکہ کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ بڑے غزفوں میں ان درندوں کے لئے کھانا بھیجا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر تھے اور مویشیوں کے لئے چارہ فراہم کیا، دواں سے مدینہ آیا یمن والے غنائیوں کو دواں (تارایہ النصر کہلائے۔ حسن)

۲۔ فرمایا حضرت جب بادشاہ حبش کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے ہاتھی کے کرک یا تو عبد المطلب کے اونٹوں کی طرف سے گزرا اور ان کو منہمکا کر لے گیا۔ عبد المطلب بادشاہ کے پاس گئے تاکہ واپسی کا مطالبہ کریں اس سے ملنے کی اجازت چاہی، جب گئے تو ان کے متعلق بتایا گیا کہ یہ مشرف قریش ہیں اور ان کے سردار ہیں اور صاحب عقل ہیں سنی ہیں اس نے عزت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا پھر اپنے ترجمان سے کہا پوچھو کیا حاجت ہے انھوں نے کہا تیرے سپاہی میرے اونٹ ہٹکا لائے ہیں ان کی واپسی کے لئے کیا ہوں اس نے اس سوال پر تعجب کیا اور کہنے لگا یہی وہ ہیں جن کو قریش کا سردار اور صاحب عقل و فہم کہا گیا ہے انھوں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ ان کی عبارت کا وہ کا اہتمام نہ کروں اگر یہ درخواست کرتے تو میں پلٹ جاتا۔ ترجمان نے بادشاہ کا قول بیان کیا۔ عبد المطلب نے اس سے کہہ اس گھر کا ایک مالک ہے وہ تیرے حملے کو روکے گا میں اونٹوں کا مالک ہوں ان کی داگرداشت چاہتا ہوں اس نے واپسی کا حکم دے دیا۔

عبد المطلب وہاں سے چلے اور اس ہاتھی کے پاس آئے جو حرم کے پاس کھڑا تھا اس سے کہا اے محمود اس نے سر ہلایا فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے سر ہلایا کہ کہا نہیں۔ فرمایا تیرے رب کا گھر گرانے کے لئے کیا تو ایسا کرے گا اس نے سر ہلایا کہ نہیں، یہ کہہ کر عبد المطلب چلے آئے اور وہ ہاتھی لے کر حرم میں داخلہ کے لئے بڑھے لیکن ہاتھی نے قدم آگے نہ بڑھایا انھوں نے اسے مارا اور آگے بڑھانا چاہا وہ نہ بڑھا تو پھر مارا مگر وہ نہ بڑھا تب انھوں نے چاروں طرف سے حرم کو گھیر لیا۔ پس خدا نے ابابیل جیسے پرندے جیسے جن کی متقاروں میں مسور کے دانے کے برابر کنکری تھیں، وہ ہر ایک کے سر کے اوپر آئے اور کنکری اس پر ڈالی جو بدن پھوڑ کر اس کے مقعد سے نکل گئی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہا سو آئے ایک کے جو لوگوں سے یہ حال بیان کرنے کے لئے باقی رہا ایک پرندہ اس کے سر پر بھی منڈلاتا رہا یہاں تک کہ اس نے کنکری اس کے سر پر بھی گرا دی جو مقعد سے جانسکی اور وہ بھی مر گیا۔ (۲)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش نے خانہ کعبہ کو گرا دیا جب بنانے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان اختلاف ہوا اور ان کے دلوں میں رعب سسا گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ ہر ایک تم میں سے اپنا اپنا پاک و طیب مال لائے ایسا مال نہ ہو جو قطع رحم یا بطریق حرام حاصل کیا گیا ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پس انھوں نے تعمیر کا کام شروع کر دیا جب جسرا سوڑ تک پہنچے تو اس امر میں جھگڑا شروع ہوا کہ جس کو اس کی جگہ پر رکھے کون، اقرب تھا کہ قننہ ہر پاس ہو جائے آخر طے پایا کہ جو شخص سب سے پہلے دروازہ سے داخل ہو وہ رکھے چنانچہ حضرت رسول خدا داخل ہوئے آپ نے کہا ایک چادر لاؤ اسے پکھا کر آپ نے جس کو اس میں رکھا اور قبائلیوں سے کہا ہر ایک اس کا ایک ایک گوشہ پکڑے اس کے بعد آپ نے حجر کو اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا اور اللہ نے یہ کام آپ سے مخصوص کیا۔ (۳)

۴۔ فرمایا قریش نے اس لئے کعبہ کو گرایا کہ مکہ کے بالائی حصہ سے جو سیلاب آیا تھا اس سے دیوار شق ہو گئی تھی اور کعبہ کے اندر سے جو برتن چوری ہو گیا جو سونے یا جو ابرات کا تھا اور اس کی دیواریں بھی تھیں یہ واقعہ بعثت نبی سے چھ بیس برس پہلے کا ہے۔ قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے اور عمارت کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات سے ڈرے کہ اس پر پھانسی چلائیں اور عذاب الہی نازل ہو جائے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا اس کام کے لئے مجھے چھوڑ دو اگر اس کام میں اللہ کی مرضی ہو تو مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور اس کے سوا کچھ ہوا تو میں کافی ہوں پس وہ کعبہ پر چڑھ گیا اور ایک پتھر کو حرکت دی وہاں سے ایک سانپ نکلا اور سورج گرہن میں آیا یہ دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ ہم نے اس عمل سے عمارت میں اصلاح چاہی ہے پس سانپ غائب ہو گیا۔ انھوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے پتھر اس کے آس پاس رکھ دیئے جب ان بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھیں تو انھوں نے انہیں بڑھاتا چاہا۔ عرض میں جوں ہی بنیادوں کو ہلایا سخت زلزلہ آگیا اور تاریکی چھا گئی پس وہ رک گئے۔ حضرت ابراہیم

کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ تھا اور چوڑائی ۲۲ ہاتھ اور بلندی ۹ ہاتھ، قریش نے کہا بلندی برصغائی جائے۔ پہلے انھوں نے تعمیر کی، جب تعمیر اس وقت تک پہنچی تو حجر اسود کے رکھنے وقت قریش بھگڑا، ہر ایک ہر قبیلہ کا کہنا تھا کہ میں اس کے رکھنے کا زیادہ مستحق ہوں آخر جب نزع نے طول پکڑا تو اس بات پر فیصلہ ہوا کہ کل جو سب سے باب بنی شیبہ میں داخل ہو وہ رکھے۔ پس حضرت رسول خدا داخل ہوئے۔ لوگوں نے کہا یا امین میں انہی کو حکم بنایا جائے حضرت اپنی چادر بچھا دی بعض نے کہا وہ طارونی تھی حضرت نے اس میں جر کو رکھا اس کے بعد فرمایا قریش کے ہر قبیلے کا سردار آئے پس بنی عتبہ بن ربیعہ ابن عبد الشمس اور اسود بن مطلب اور بنی اسد سے ابن عبد العزی اور ابو حذیفہ بن الیقظہ بنی مخزوم سے قیس بن عزی بنی سہم سے، ان سب نے چادر کو پکڑ کر اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حجر کو اس کے مقام پر رکھا۔

اور بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور لکڑی کے متعلق اوزار اور کار ریگردوں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر شہر وخت کریں ہوائے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچا دیا اور وہ وہاں ٹھہر گئی جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور وہاں کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان نہایت آتش وغیرہ پایا پس اسے خرید کر مکہ لے آئے وہ پوری ثابت ہوئی انھوں نے سوائے حجر کے اور سب تعمیر کمال کر لی اس کے بعد انھوں نے سرخ رنگ کے پکڑے سے اس کا لباس تیار کیا اور وہ چادر دن کی صورت میں مقام (مرفوعہ)

۵۔ فرمایا حضرت نے تعمیر کعبہ میں حضرت رسول خدا قریش کے ساتھ شریک رہے یہ شرکت باب کعبہ سے لے کر نصف حصہ تک اس رقبہ کے تھی جو باب کعبہ کے رکن یمانی سے جستہ تک ہے۔ (حسن)

۶۔ کعبہ میں سونے کے دوہرن تھے اور پانچ تلواریں جب خزاعہ نے جہم پر غلبہ حاصل کیا تو جہم نے وہ تلواریں اور ہرن کنوئیں میں ڈال دیے یعنی زمزم اور اس میں پتھر بھر کر اس کا نشان باقی نہ رکھا جب قحطی خزاعہ پر غالب آئے تو انھوں نے زمزم کا کوئی نشان باقی نہ پایا اس کا مقام ان سے پوشیدہ رہا۔ جب عبد المطلب نے غلبہ حاصل کیا تو ان کے لئے صمن کعبہ میں فرش بچھایا جاتا تھا ان سے پہلے اور کسی کے لئے ایسا نہیں کیا جاتا تھا۔

جب وہ کعبہ کے سایہ میں سوسپے تھے تو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا کہہ رہا ہے کہ میرے کو کھودو دوسرے روز اس نے خواب میں کہا طیبہ کو کھودو، تیسرے روز اس نے کہا معصومہ کو کھودو، چوتھے روز کہا زمزم کو کھودو اور سستی نہ کرو اور کسی کی مذمت کا خوف نہ کرو یہ کنواں حاجیوں کے تمام مجمع کو سیراب کرے گا وہاں کھودو جہاں سفید پروں والا کو آپے اور جہاں چوہ نیوں کا دل ہے۔

جب عبد المطلب نے خواب میں یہ دیکھا اور زمزم کی جگہ معلوم ہو گئی تو قریش سے چار راتوں سے میں زمزم کا کھودنا دیکھ رہا ہوں یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے ہماری عزت کا سرمایہ ہے آؤ تاکہ ہم اسے کھودیں کسی نے ہامی نہ

بھری اس کے بعد خود کھودنے پر آمادہ ہوئے ان کے اس وقت صرف ایک بیٹا حارث نامے تھا وہی کھودنے میں مدد کرتا تھا۔

جب یہ کام دستور معلوم ہوا تو باب کعبہ پر آکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نذر کی کہ اگر خدا انھیں دس بیٹے دے تو ان میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہوگا اسے راہِ خدا میں ذبح کریں گے۔ غرضیکہ بعد میں پھر کھودا جب اس پتھر ملی جبکہ پہنچے جو طوی اسمعیل کہلاتی ہے اور پانی کے آثار ظاہر ہوئے تو عبدالمطلب نے تکبیر کہی اور کہنے لگے یہ تمہارے بزرگوں کی یادگار ہے لہذا اس میں ہمارا بھی حصہ ہے مگر مایا تم نے میری مدد نہیں کی کھودنے میں لہذا یہ میرا اور میرے بیٹے کا ہے قیامت تک۔ (مرفوع)

۷۔ جب زمزم کو کھودتے کھودتے آخر پہنچے تو ایک طرف سے بڑی بدبودار ہوا نکلی جس سے کھودنے کا کام رکا لیکن انھوں نے روگردانی نہ کی لیکن ان کے متذکرہ حارث باہر نکلی گئے کھودنے کا کام جاری رہا اس کے بعد تہہ میں ایک چشمہ پایا جس سے مشک کی سی خوشبو آئی، آگے ایک ہاتھ اور کھودا ہوگا کہ تیسرا غالب آئی کہ ایک قد آور شخص کو دیکھا، خوبصورت ہال، خوبصورت چہرہ، عمدہ لباس، خوشبو سے معطر وہ کچھ رہا ہے کھود ختم کرو اور کوشش کرو، تم سلامت رہو گے اور ان تلواروں کو اپنے غیر تقسیم کرنے کے لئے ذخیرہ مت بناؤ، سونا خاص تمہارے ہی لئے ہے تم بلحاظ قدر و منزلت سردار عرب ہو تمہاری نسلیں نبی اور ولی ہوگا، اسباط ہوں گے علماء ہوں گے حکما رہوں گے صاحب بصیرت ہوں گے اور یہ تلواریں ان کے لئے ہیں۔

لیکن یہ چیزیں تمہارے لئے اب نہیں بلکہ دوسری صدی میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جن کے نور سے زمین روشن ہوگی اور اطرافِ ارض سے شیاطین نکلے جائیں گے وہ ذلیل ہوں گے اور بعد قوت کے ہلاک ہوں گے ان کے بہت ذلیل ہوں گے ان کے بیماری قتل کئے جائیں گے جہاں کہیں ہوں گے کفر سے ان کے بعد تمہاری نسل سے اس نبی کا بھائی اور وزیر ہوگا جو حسن میں اس سے کم ہوگا اور وہ قادر ہوگا بت شکنی پر اور نبی کی کسی بات پر نافرمانی نہ کرے گا اور نہ نبی اس سے کسی بات کو چھپائے گا اور ہر امر میں اس سے مشورہ کرے گا۔ عبدالمطلب پر اس خواب سے فکر کا بھرم ہوا اور وہ اس کے سمجھنے میں حیران رہ گئے انھوں نے اپنے پہلو کے برابر ۱۳ تلواروں کو رکھا ہوا پایا انھوں نے اس کو اٹھایا۔

اور اوپر جانا چاہا پھر دل میں کہا کہ ابھی تو میں پانی تک نہیں پہنچا پس پھر کھودنے لگے ابھی ایک ہفتہ ہی کھودا ہوگا کہ ہرن کا سینک اور اس کا سر برآمد ہوا اس پر چھپا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٰ ولی اللہ فلاں غلیقۃ اللہ میں نے کہا فلاں اس نبی کے قبل ہوگا یا بعد؟ کہا ابھی اس کے مشرانہ کے متعلق کچھ نہیں آیا۔ پس عبدالمطلب پانی نکالنے کے بعد کنویں سے باہر نکلے لگے تو ایک کالا سانپ جس کی لمبی دم مٹی جلدی سے اوپر کی طرف چڑھا انھوں نے اس پر ضرب لگائی اس کی دم کا زیادہ حصہ کٹ گیا بھر وہ ایسا چھپکا کہ باوجود تلاش کے نہ ملا۔ فلاں (مرا حضرت جنت، انشاء اللہ)

اس کو قتل کریں گے۔ عبدالمطلب کی خواہش ہوئی کہ اس خواب کو باطل قرار دیں جو کنوئیں کے اندر دیکھا تھا اور تلواریں خانہ کعبہ کے گوشوں میں کھدی ہیں ان کو نیند آگئی وہ جسے کعبہ کے پاس تھے پھر اسی شخص کو کہتے سنا، اے شعیبہ الحمد اپنے رب کی حمد کر، وہ تم کو عقیقہ سان الارض بنائے گا قریش تمہاری پیروی کریں گے کچھ خوف کچھ طمع سے، تلواروں کو ان کی جگہ پر رکھو، عبدالمطلب جاگے اور جواب دیا۔ جو میرے خواب میں آیا اگر وہ میرے رب کی طرف سے ہے تو وہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر شیطان سے ہے تو میرے گمان میں وہی دم کشا ہے پس انھوں نے کسی کو دیکھا اور کوئی بات سنی۔ اس کے بعد ہرات کو خواب میں کچھ مردوں اور لڑکوں کو یہ کہنے سنے کہ ہم آپ کے فرزند کے تابعین میں سے ہیں۔ ہم جیسے آسمان کے ساکنوں میں سے ہیں یہ تلواریں آپ کے لئے نہیں ہیں تم بنی مخزوم میں شادی کرو ان سے تم کو قوت حاصل ہوگی پھر دیگر بیٹوں عرب سے تعلق پیدا کرنا اگر تمہارے پاس مال نہ بھی ہوگا تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا۔ پس یہ تیرہ تلواریں اولاد مخزومیہ کو ملے دو، پس اس سے زیادہ تمہارے لئے بیان نہیں، ان میں سے ایک تلوار تمہارے لئے ہے جو تمہارے ہاتھ سے گرے گی اے اس اس طرح رسی سے باندھ کر رکھنا ورنہ اس کا پتہ نہ چلے گا یہی تلوار قائم آل محمد کے ظہور کی شرطوں میں سے ہوگی۔

عبدالمطلب جب خواب سے جاگے تو تلواروں کو اپنی گردن پر رکھا اور مکہ کی سمت آئے ان میں سے ایک تلوار نکالی جو سب سے زیادہ تیز اور چمکدار تھی پھر وہاں سے نظر کی اور عمرہ کی نیت سے داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ درآنحالیکہ ان کی گردن پر درون ہرن تھے ۲۱ بار طواف کیا اور قریش دیکھ رہے تھے وہ کہتے جاتے تھے اے خدا تیرہ وعدہ سچا ہے میری بات کو ثابت رکھ، میرے دو کو نشر کر اور میرے بازو کو قوی کر، اور اس کلام کا تکرار کرتے جلتے تھے اور اس کے بعد کہ بیت اللہ میں خواب دیکھا تھا انھوں نے طواف نہیں کیا اور مر گئے اور جب وہ وقت آیا کہ حضرت عبد اللہ کو بخبر کریں تو وہ سب تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو دیں، زبیر اور ابوطالب کو چار اور ایک علی کو ایک جعفر کو، ایک طالب کو اور زبیر کے پاس دو رہیں اور دو عبد اللہ کو ملیں پھر دوبارہ تقسیم ہوئی تو علی کو چار دیں دو فاطمہ کو دو ان کی اولاد کو، جعفر کی تلوار کم ہو گئی اور پھر پتہ نہ چلا کس ہاتھ لگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی تلوار ہماری تلواروں میں سے غیر کے پاس نہیں جاسکتی مگر وہ شخص جو اس سے ہماری اجانت کرے گا ورنہ وہ کھٹکی ہو جائے اور ان تلواروں میں سے ایک تلوار ناحیہ مقدسہ سے اسی طرح نکلے گی جیسے ساپ بل کھاتا نکلتا ہے پس ظاہر ہوئی اس سے پانچ مہینے چھ ظاہر ہو گئی جس سے بار بار زمین روشن ہو گئی پھر غائب ہو گئی رات آئی تو پھر اب یہی ہوا یہی ہے (راہ)، جب ملک اس کا مالک آئے اگر تو چاہے تو اس کا مقام بناؤ تو بنا دوں گا لیکن مجھے تم لوگوں سے یہ خوف ہے کہ اگر میں اس کا نام بنا دوں تو تم اس

کا نام بیان کر دے اور جو قوت اس کو ہے ایسے عاجزی کی طرف نسبت دے دے (روحم)

۸۔ لیان بن ثعلبہ کا جب حجاج نے کعبہ کو گرا دیا تو لوگ اکی میٹھا اٹھا کر لے گئے جب سکو بتانا چاہا تو ایک سانپ نکلا اور اس نے تعمیر سے روک دیا لوگ بھاگ کر حجاج کے پاس آئے اور اس کو واقعہ کی خبر دی وہ ڈر گیا کہ تعمیر سے روک دیا گیا ہے وہ منبر پر گیا اور لوگوں کو قسم دے کر کہا اگر کسی کو اس میں صدمہ کا سبب معلوم ہو تو ہمیں بتائے ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا صرف ایک ہی شخص ہیں جو اس کی بابت بتلا سکتے ہیں۔ اس نے کہا وہ کون ہیں کہا علی بن الحسین، اس نے حضرت کو بلا بھیجا اور اس رکاز کی وجہ پوچھی۔ فرمایا اے حجاج تو نے ابراہیم واسمعیل کی بنائی ہوئی عمارت کو گرا دیا اور اس کا متبرک ملبہ سڑک پر ڈلوا دیا تب یہ ہوا کہ لوگ اسے اٹھا اٹھا کر لے گئے تو نے ایسا عمل کیا گویا وہ حیرت انگیز شے تھی منبر پر جا اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کرے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہے غرض کہ سب نے ٹوٹا دیا سب مٹی جٹ ہو گئی تو حضرت علی بن الحسین علیہ السلام آئے۔ آپ نے داغ بیل ڈالی اور مزدوروں کو کھونٹے کا حکم دیا اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا اور لوگوں نے کھودنا شروع کیا جب وہ تو اُتر تک پہنچے تو حضرت نے فرمایا اب تم ہٹ جاؤ، وہ ہٹ گئے آپ بتیاد کے پاس گئے اور اسے لباس سے ڈھانپ دیا۔ پھر مزدوروں کو بلایا اور فرمایا یہاں بنیاد رکھو۔ جب اس کی دیواریں کچھ بلند ہو گئیں تو قضا طلبہ تھا اسے ان کے اندر بھر دیا جس سے خانہ کعبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ سیڑھیوں سے چڑھا جائے۔

باب ۱۰

﴿فی قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن الحسن بن محبوب، عن ابن مسنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: "إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ" فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ " ما هذه الآيات البينات؟ قال: مقام إبراهيم حيث قام على الحجر فأنزلت فيه قدماه والحجر الأسود ومنزل إسماعيل عليه السلام.
- ۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن زرارة قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: قد أدركت الحسين عليه السلام قال: نعم أذكر وأنا معه في المسجد الحرام وقد دخل فيه السيل والناس يقومون على المقام يخرج الخارج يقول: قد ذهب به السيل ويخرج منه الخارج فيقول: هو مكانه قال: فقال لي: يا فلان ما صنع هؤلاء؟ فقلت: أصلحك

اللہ یخافون أن يكون السيل قد ذهب بالمقام ، فقال : ناد أن الله تعالى قد جعله علماً لم يكن ليذهب به فاستقرّوا و كان موضع المقام الذي وضعه إبراهيم عليه السلام عند جدار البيت فلم يزل هناك حتى حوّل له أهل الجاهلية إلى المكان الذي هو فيه اليوم فلمّا فتح النبي ﷺ مكة ردّه إلى الموضع الذي وضعه إبراهيم عليه السلام فلم يزل هناك إلى أن ولي عمر بن الخطاب فسأل الناس من منكم يعرف المكان الذي كان فيه المقام ، فقال رجل : أنا قد كنت أخذت مقداره بنسج فهو عندي فقال : اثنتي به فأتاه به فقاسه ثم ردّه إلى ذلك المكان .

باب آیات بیّنات

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آیہ انّ اول بیت الخ میں آیات بیّنات سے کیا مراد ہے فرمایا مقام ابراہیم یعنی وہ پہر جس پر نشان قدم ابراہیم ہے اور حجر اسود اور منزل اسمعیل۔
- ۲۔ زرارہ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا ہے فرمایا ہاں میں بتاتا ہوں میں مسجد الحرام میں حضرت کے ساتھ تھا کہ سیلاب اس میں داخل ہوا لوگ مقام ابراہیم پر کھڑے تھے کوئی باہر نکلنے والا کہتا تھا مقام ابراہیم پہر گیا کوئی کہتا تھا اپنی جگہ پر ہے حضرت نے پوچھا لوگ کیا کہتے ہیں ، میں نے کہا لوگ خائف ہیں اس سے کہ سیلاب مقام ابراہیم کو بہائے جائے گا فرمایا پکار کر کہو اللہ نے اسے نشان قرار دیا ہے۔ سیلاب اسے بہا نہیں سکتا اپنے مقام پر کھڑے رہیں اور مقام کی وہ جگہ جہاں ابراہیم علیہ السلام نے رکھا تھا خانہ کعبہ کی دیوار کے پاس تھا وہیں رہا یہاں تک اہل جاہلیت نے اس جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو پھر اسی جگہ پر رکھا گیا جہاں ابراہیم نے رکھا تھا۔ وہ عمر کے وقت تک وہیں رہا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کوئی تم میں ہے جو مقام ابراہیم کی اصلی جگہ جانتا ہو۔ ایک شخص نے کہا اس کی بیت سے دوری کا ایک ناپ میرے پاس ہے انھوں نے کہا لے آؤ۔ پس جسے کو اکھاڑ کر اس کے لحاظ سے لگا دیا گیا۔ (موثق)

باب نادر

۱۔ محمد بن عقیل، عن الحسن بن الحسين، عن علی بن عیسیٰ، عن علی بن الحسن، عن محمد بن یزید الرفاعی رفعہ أن أمير المؤمنين عليه السلام سئل عن الوقوف بالجبل لم لم يكن في الحرم؟ فقال: لأن الكعبة بيته والحرم بابہ فلما قصدوه دافدين وقفهم بالباب بتضرعون، قيل له: فالمشعر الحرام لم صار في الحرم؟ قال: لأنه لما أذن لهم بالدخول وقفهم بالحجاب الثاني فلما طال تضرعهم بها أذن لهم لتقريب قربانهم فلما قضوا أنفسهم تطهروا بها من الذنوب التي كانت حجاباً بينهم وبينه أذن لهم بالزيارة على الطهارة قيل له: فلم حرم الصيام أيام التشريق؟ قال: لأن القوم ذرأ الله وهم في ضيافته ولا يجمل بمضيف أن يصوم أضيافه، قيل له: فالتعلق بأستار الكعبة لأي معنى هو؟ قال: مثل رجل له عند آخر جناية وذنوب فهو يتعلق بشوبه بتضرع إليه ويخضع له أن يتجافى عن ذنبه.

۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن صفوان - أوردجل - عن صفوان، عن ابن بكير، عن أبيه، عن أبي جعفر عليه السلام قال، إن المزدلفة أكثر بلاد الله هواماً فإذا كانت ليلة التروية نادى مناد من عند الله يا معشر الهوام ارحلن عن وفد الله، قال: فتمخرج في الجبال فتسمعها حيث لا ترى فإذا انصرف الحاج عادت.

باب

نادر

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا جبل پر ٹھہرنے کے متعلق کہ جب وہ داخل حرم نہیں تو کیوں مشعر مایا کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اس کا دروازہ ہے جب تک دالے آئے گا ارادہ کریں تو ان کو دروازہ پر تضرع و نزاری کرنی چاہیے پوچھا گیا اور مشعر الحرام کو داخل حرم کیوں کیا گیا۔ سرایا اذن دخول کے حجاب ثانی کے پاس ٹھہرنا چاہیے۔ جب ان کی تضرع و نزاری زیادہ ہو تو ان کو اجازت دی جائے قربانی کی جب وہ اس طرح

اپنے نفس کی کثافت دور کر لیں اور ان گناہوں سے پاک ہو جائیں جو حجاب بنے ہوئے تھے ان کے اور خدا کے درمیان، تو اذن دیا جائے زیارت کعبہ کا، کہا گیا روزہ کیوں حرام کیا گیا ایام تشریق میں؟ اس لئے کہ لوگ زائرین خدا ہو کر اس کے ہمان ہوتے ہیں اور میزبان کے لئے یہ اچھا نہیں کہ اس کا ہمان روزے سے ہو۔ پوچھا گیا کہ کعبہ کے پردوں سے تعلق رکھنے کا کیا مطلب، جب کسی کا آخری گناہ بھی رہ جئے تو اس کو چاہیے کہ غلاف کعبہ پر گریہ و زاری کرے تاکہ ہر گناہ سے دور ہو جائے۔ (مجمول)

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفرؑ: "مزدلفہ اکثر بلاد اللہ ہے جب شب ترویہ آتی ہے تو اللہ کی طرف سے ایک سناویٰ نذر کرتا ہے کہ اے کیڑے مکوڑے خدا کی بارگاہ میں آنے والوں سے دور ہو جاؤ پس وہ پہاڑوں سے نکل کر غیر معلوم جگہ میں چلے جاتے ہیں اور ان کے جانے کے بعد آ جاتے ہیں۔ (رض)

﴿باب﴾

۵ (۱) ان الله عز وجل حرم مكة حين خلق السماوات والارض

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عن سعيد الأعرج عن أبي عبد اللهؑ قال: "إن قريشاً لما هدموا الكعبة وجدوا في قواعد حجر أ فيه كتاب لم يحسنوا قرائته حتى دعوا رجلاً قراءاً فاباذا فيه: أنا الله ذوبكة حرمتها يوم خلقت السماوات والأرض ووضعتها بين هذين الجبلين وحففتها بسبعة أملاك حقاً (۱)"

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارۃ قال: سمعت أبا جعفرؑ يقول: حرم الله حرمة أن يختلي خلاه أو يعصد شجرة إلا الإذخر أو بصاد طيره .

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن اُبی عبد اللہؑ قال: لما قدم رسول الله ﷺ مكة يوم افتتحها فتح باب الكعبة فأمر بصور في الكعبة فطمست فأخذ بعضا مني الباب فقال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ماذا تقولون وماذا تظنون؟ قالوا: نظنُّ خيراً أو نقول خيراً أخ كريم وابن أخ كريم وقد قدرت، قال: فإني أقول كما قال أخي يوسف: لا

قرب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین ، اَلاَ اِنَّ اللہَ قد حَرَّمَ مَکَّةَ یومِ
خَلقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ فَہی حَرَامٌ بِحَرَامِ اللہِ اِلَی یومِ الْقِیَامَةِ لَا یُفْرِصِیْدُہَا وَلَا یُعْضِدُ
شَجَرِہَا وَلَا یُخْتَلِی خِلَالَہَا وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعِہَا اِلَّا لِمَنْشَدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : یَا رَسُولَ اللہِ اِلَّا
الْاِذْخَرُ فَإِنَّہُ لِلْقَبْرِ وَالْبُیُوتِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِلَّا الْاِذْخَرُ .

۴۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، وعجل بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جَمِیعاً ،
عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویۃ بن عمار قال : قال رسول اللہ ﷺ یوم فتح مکة : اِنَّ
اللہَ حَرَّمَ مَکَّةَ یومِ خَلقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَہی حَرَامٌ اِلَی اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ لَمْ تَحِلْ
لَا اِحْدَ قَبْلَی وَلَا تَحِلُّ لَا اِحْدَ بَعْدَی وَلَمْ تَحِلْ لَی اِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَہَارٍ .

باب ۱۲

اللہ نے مکہ کو صاحبِ حرمت بنایا ہے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قریش نے کعبہ کو گرایا تو اس کی بنیادوں میں ایک پتھر پایا جس پر کچھ لکھا تھا جس
لوگ پڑھ رہے تھے ایک شخص کو تلاش کیا ، اس نے پڑھا ، میں مکہ کا مالک ہوں میں نے اسے صاحبِ حرمت بنایا ہے
جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کو ان دو پہاڑوں کے درمیان رکھا ہے اور اس کا
طواف کرتے ہیں سات فرشتے (۲)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو کہ حرم کے اندر گھاس پالان کی جائے سوائے سوکھی گھاس کے اور
درخت نہ کاٹا جائے اور پردہ کا شکار نہ کیا جائے۔ (موتقی)
- ۳۔ فرمایا جیب رسول اللہ فتح مکہ کے بعد مکہ آئے تو آپ نے کعبہ کو کھولا اور حکم دیا کہ جو تصویریں بنی ہوئی ہیں
وہ مٹا دی جائیں اور دروازہ کا بازو پکڑ کر فرمایا لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ ، اس نے اپنے وعدہ کو
پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور مخالف گروہوں کو شکست دی ، اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو ، اور میرے متعلق
کیا گمان رکھتے ہو انھوں نے کہا نیکی کرنے کا ، آپ ہم سے آخِ کریم ہیں اور آخِ کریم کے فرزند ہیں آپ کو ہم پر ہر

طرح کی قدرت ہے فرمایا میں تمہارے حق میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا کہ اب تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ رحم کرنے والا ہے آگاہ ہو کہ اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے مکہ کو صاحبِ حرمت بنایا ہے پس وہ قیامت تک بحرمت ایزدی محترم ہے اس میں شکار نہ کیا جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا سبزہ نہ کچلا جائے اور اس میں گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے، عباس نے کہا یا رسول اللہ کیا اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس جسے قبروں میں رکھتے ہیں اور جلانے کے لئے گھروں میں رکھتے ہیں) جو قبروں میں اور گھروں میں کام آتی ہے فرمایا سوائے اذخر کے۔ (موثق)

روزِ فتح مکہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے خانہ کعبہ کو محترم بتایا ہے اور وہ محترم رہے گا روزِ قیامت تک، مجھ سے پہلے اور نہ میرے بغیر احرام داخل ہونا حلال نہیں، سوائے دن میں ایک ساعت کے لئے۔ (حسن)

﴿باب ۱۳﴾

﴿فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا»﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایبہ، عن ابن محبوب، عن عبد اللہ بن مسنن، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: سألت عن قول الله عز وجل: «وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا» البيت عنى أم الحرم؟ قال: من دخل الحرم من الناس مستنجراً به فهو آمن من سخط الله ومن دخله من الوحش والطير كان آمناً من أن يهاج أو يؤذى حتى يخرج من الحرم.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن ایبہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: سألت عن قول الله عز وجل: «وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا» قال: إذا أحدث العبد في غير الحرم جنابة ثم فرأى إلى الحرم لم يسع لأحد أن يأخذه في الحرم ولكن يمنع من السوق ولا يبايع ولا يطعم ولا يسقي ولا يكلم، فإنه إذا فعل ذلك به يوشك أن يخرج فيؤخذ وإذا جنى في الحرم جنابة أقيم عليه الحد في الحرم لأنه لم يدع للحرم حرمة.

محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن

علی بن ابی حمزہ ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : سألته عن قول الله عز و جل : « ومن دخله كان آمناً » قال : إن سرق سارق بغير مكة أو جنى جناية على نفسه ففر إلى مكة لم يؤخذ مادام في الحرم حتى يخرج منه ولكن يمنع من السوق ولا يبيع ولا يجالس حتى يخرج منه فيؤخذ وإن أحدث في الحرم ذلك الحدث أخذ فيه .

باب

حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے

- ۱۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اور کہا یہاں خانہ کعبہ مراد ہے یا حرم ، فرمایا جو حرم میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوا وہ غضب الہی سے امن میں رہا اور جو وحشی جانور و پرندہ اس میں داخل ہو گا نہ اسے ہٹایا جائے گا نہ ایذا پہنچائی جائے گی جب تک وہ اس سے نہ نکلے (حسن)
- ۲۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا جب کوئی بندہ حرم کے علاوہ کسی جگہ کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر حرم میں آجائے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے حرم کے اندر گرفتار کر لے۔ لیکن اسے خرید و فروخت اور کھانے پینے سے اور بات کرنے سے منع کریں اور اس کے بعد جب وہ نکلے تو پکڑ لیں اور اگر حرم کے اندر جرم کرے تو وہی اس پر حد جاری کریں کیونکہ اس نے حرم کعبہ کی حرمت کو ضائع کیا ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس آیت کا مطلب ، فرمایا اگر کوئی مکہ کے علاوہ کہیں اور چوری کرے یا اپنے نفس کے متعلق کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر مکہ آجائے تو جب تک حرم کے اندر رہے گا پکڑا نہ جائے گا جب تک خود نہ نکلے۔ لیکن نہ تو اس کے ساتھ خرید و فروخت کی جائے گی اور نہ ہم نشینی ، جب وہ باہر نکلے پکڑ لیا جائے اور اگر حرم کے اندر ارتکاب جرم کرے تو وہی پکڑ لیا جائے۔ (حسن)

﴿باب﴾

﴿(الاحاد بمكة والجنایات)﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ؛ و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار قال : أتى أبو عبد الله علیہ السلام في المسجد فقيل له إن سباعاً من سباع الطير على الكعبة ليس يمر به شيء من حمام الحرم إلا ضرب به فقال :

انصبوا له واقتلوه فإنه قد أُلْحِدَ .

۲۔ ابن ابی عمیر ، عن معاویہ قال : سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام ، عن قول اللہ عز و جل : « ومن یرد فیہ بالحد بظلم » قال : کل ظلم الحد و ضرب الخادم فی غیر ذنب من ذلك الحد .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعیل ، عن محمد بن الفضیل ، عن أبی الصباح الكنانی قال : سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز و جل : « ومن یرد فیہ بالحد بظلم نذقه من عذاب الیم » فقال : کل ظلم یظلمه الرجل نفسه بمكة من سرقة أو ظلم أحد أرضی من الظلم فإنی أراه الحداً ولذلك كان یتقی أن یسکن الحرم .

۴۔ علی بن إبراهیم ، عن أبیه ؛ و محمد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار قال : سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل قتل رجلاً فی الحل ثم دخل الحرم فقال : لا یقتل ولا یطعم ولا یسقى ولا یباع ولا یؤدی حتی یموت من الداء . فتأم عليه الحد ، قلت : فما تقول فی رجل قتل فی الحرم أو سرق ؟ قال : الحد صاغراً إنه لم یر للحرم حرمة وقد قال اللہ تعالی : « فمن اعتدى علیکم فاستدوا علیه بمثل ما اعتدى علیکم » فقال : هذا هو فی الحرم فقال : « لا عدوان إلا علی الظالمین » .

باب

مکہ میں الحد و ارتکاب حرم

- ۱۔ امام علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا ایک شکاری پرندہ کعبہ کے اوپر بیٹھا ہے جو چیز حرم پر ہے گزرتی وہ اسے مارنا ہے فرمایا اسے پکڑو اور قتل کر دو کیونکہ اس نے جنگ کر ہے (حسن)
- ۲۔ میں نے اس آیت کے متعلق حضرت سے پوچھا ، فرمایا ہر ظالم الحد ہے اور بے گناہ اپنے خادم کو مارنا یہ بھی الحد ہے (حسن)

- ۳۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا فسّر یا برہ ظلم جو کوئی اپنے نفس پر کرتا ہے مکہ کے اندر چوری ہو یا کسی قسم کا ظلم کسی پر کرے تو میں اسے الحاد سمجھتا ہوں ایسے شخص کو مکہ سے نکال باہر کیا جائے (مجبوراً)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے ایک شخص کو مقام حل میں قتل کیا اور اس کے بعد وہ حرم میں داخل ہو گیا۔ فرمایا وہاں اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ اس کو کھانے کو نہ دیا جائے نہ پینے کو نہ اس سے خرید و فروش و خت کی جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر آئے اس وقت اس پر حد جاری کی جائے۔ میں نے کہا اور اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرم کے اندر قتل کرے یا چوری کرے فرمایا حرم ہی میں اس پر حد جاری کی جائے۔ خدا فرماتا ہے جو تم پر ظلم کرے تم بھی اس پر کرو۔ مگر اتنا ہی جتنا اس نے کیا ہے اور جبکہ امام علیہ السلام حرم میں تھے آپ نے فرمایا نہیں ہے سزا مگر ظالموں کے لئے۔ (حسن)

﴿باب ۱۵﴾

﴿اظهار السلاح بمكة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن حریر، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: لا یبغی أن یدخل الحرم بسلاح، إلا أن یدخله فی جوالق أو یغیبہ۔ یعنی یلف علی الحدید شیئاً۔
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن صفوان، عن شعیب العقر قوفی، عن اُبی بصیر، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: سألتہ عن الرجل یرید مکه أو المدینة یمکرہ أن یمخر معہ بالسلاح، فقال: لا بأس بأن یمخر بالسلاح من بلدہ ولكن إذا دخل مکه لم یظہرہ۔

باب ۱۶

مکہ میں ہتھیار لے جانا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہ ہونا چاہیے ہاں اگر وہ نیاموں میں ہوں یا کسی چیز میں لپٹے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ یا مدینہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا وہ مکروہ ہے کہ وہ ہتھیار لے کر نکلا۔ فرمایا اپنے شہر سے لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب داخل مکہ ہو تو اسے چھپالے (۴)

﴿باب ۱۶﴾

﴿لبس ثياب الكعبة﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن محمد بن علي، عن عبد الله ابن جبلة، عن عبد الملك بن عتبة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عما يصل إلينا من ثياب الكعبة هل يصلح لنا أن نلبس شيئاً منها؟ قال: يصلح للصبيان والمصاحف والمخدّة تبغى بذلك البركة إن شاء الله.

باب ۱۷

لباس کعبہ کا پہننا

۱۔ میر نے پوچھا لباس کعبہ سے اگر کچھ مل جائے تو کیا ہم اس سے کوئی چیز از قلم لباس بنا کر پہن سکتے ہیں فرمایا چھوٹے بچوں کے لئے حصول برکت کے واسطے یا سفر آن کا جزو ان یا جلد پر چڑھانا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا استعمال کرنا اور ضرورت خفت کرنا جائز ہے۔ (۴)

﴿باب ۱۸﴾

﴿كراهة أن يؤخذ من تراب البيت وحصاء﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن داود بن النعمان، عن أبي أيوب الخزّاز، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لا ينبغي لأحد أن يأخذ من تربة ماحول الكعبة وإن أخذ من ذلك شيئاً ردّه.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن المفصل بن صالح، عن معاوية بن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أخذت سكا من سك^(۲) المقام وتراباً من تراب البيت وسبع حصيات، فقال: بس ما صنعت أمّا التراب

و الحصار فردہ .

۳۔ أحمد بن مهران ، عن حماد بن عمار ، عن محمد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن عمي كنس الكعبة وأخذ من ترابها فنحن نتداوي به ؟ فقال : ردّه إليها .

۴۔ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زيد الشحام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أخرج من المسجد وفي ثوبي حصاة قال : فردّها أو اطرحها في مسجد .

باب

کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لے جانا مکرمہ ہے

- ۱۔ حضرت نے فرمایا کسی کے لئے سزاوار نہیں کہ کعبہ کے ارد گرد کی مٹی اٹھائے اور اگر اٹھا لے تو اسے لوٹا دے۔ (۲)
- ۲۔ میں نے حضرت سے کہا میں مقام ابراہیم سے کچھ خوشبو اور بیت اللہ کی مٹی اور سات کنسکریاں لے لی ہیں فرمایا بڑا کیا مٹی اور کنسکریاں واپس کر دو (۳)
- ۳۔ میں نے کہا میرا چچا بیت اللہ میں جھاڑو دیتا ہے اور اس کی خاک رکھ لیتا ہے تو کیا ہم اس سے علاج امراض کر سکتے ہیں فرمایا اسے لوٹا دو (۴)
- ۴۔ میں نے کہا میں مسجد نبوی سے نکلنا ہوں تو میرے لباس میں کچھ کنسکریاں ہوتی ہیں فرمایا انہیں لوٹا دو یا کسی مسجد میں رکھ دو۔ (مرسل)

﴿باب﴾

﴿کراهية المقام بمكة﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن علی بن الحکم ؛ و صفوان ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل أن يقيم بمكة سنة قلت : كيف يصنع ؟ قال : يتحول عنها ولا ينبغي لأحد أن يرفع بناء فوق الكعبة .

وروي أن المقام بمكة يقسمي القلوب .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عثمان ذكره ، عن ذريح ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام [قال :] إذا فرغت من نسكك فأرجع فإتة أشوق لك إلى الرجوع .

باب

مکہ میں کراہتِ قیام

- ۱ - فرمایا کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ ایک سال مکہ میں قیام کرے اور نہ یہ کہ کعبہ کے اوپر کوئی عمارت بنائے ۱۴
- ۲ - ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں قیام دنوں کو سوت بنا دیتا ہے فرمایا جب تم اعمالِ حج سے فارغ ہو جاؤ تو واپس جاؤ تاکہ پھر آنے کا شوق باقی رہے۔ (مرسل)

باب

﴿ شجر الحرم ﴾

- ۱ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن عثمان ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تنزع من شجر مكة إلا النخل وشجر الفاكه۱
- ۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كل شيء ينبت في الحرم فهو حرام على الناس أجمعين .
- ۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن إسحاق بن يزيد قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرجل يدخل مكة فيقطع من شجرها قال : أقطع ما كان داخلا عليك ولا تقطع ما لم يدخل منزلك عليك .
- ۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعن ابن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام: شجرة أصلها في الحلّ وفرعها في الحرم، فقال: حرّم أصلها لمكان فرعها، قلت: فإن أصلها في الحرم وفرعها في الحلّ فقال: حرّم فرعها لمكان أصلها.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن أبیہ، عن حماد، عن حریز، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: یغلی عن البعیر فی الحرم یا کل ماشاء.

۶۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علی الوشاء، عن حماد ابن عثمان، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام فی الشجرة یقلعها الرجل من منزله فی الحرم، قال: إن بنی المنزل و الشجرة فیہ فلیس له أن یقلعها وإن كانت نبت فی منزله و هو له فلیقلعها.

باب

شجر حرم

- ۱۔ فرمایا حضرت نے مکہ کے درخت سے کوئی چیز نہ توڑی جائے سوائے خرم یا پہل والے درختوں کے پہل کے۔
- ۲۔ فرمایا ہر وہ شے جو حرم میں آگے تمام لوگوں پر حرام ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مکہ میں داخل ہوا اور اس کا درخت کاٹے۔ فرمایا جو حصہ تمہارے گھر میں ہے اسے کاٹو اور جو تمہارے گھر سے خارج ہے اسے قطع نہ کرو۔ (رض)
- ۴۔ میں نے کہا ایک درخت کی جڑ مقام حل میں ہے اور شاخ حرم میں، فرمایا جڑ کا احترام کیا جائے گا شاخ کی وجہ سے۔ میں نے کہا اگر حرم میں ہو اور شاخ حل میں، فرمایا شاخ کا احترام کیا جائے گا اصل کی وجہ سے۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا اونٹنے کو حرم میں چھوڑ دو جو چاہے کھائے (حسن)
- ۶۔ میں نے پوچھا اس درخت کے بائے میں جسے ایک شخص جس کا گھر حرم میں ہے اکھاڑتا ہے فرمایا اگر اس نے گھر بنایا اور وہ درخت پہلے سے وہاں تھا تو اسے نہیں اکھاڑے گا اور اگر گھر بنانے کے بعد پہنچا ہے تو اسے اکھاڑ سکتا ہے (رض)

باب ۲

﴿ما یذبح فی الحرم وما یشترک به منه﴾

- ۱۔ غدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عبد الکریم، عن أبي بصیر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا یذبح بمكة إلا الإبل والبقر والغنم والدجاج.
- ۲۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمیر، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما كان یصف من الطیر فلیس لك أن تخرجه وما كان لا یصف فلك أن تخرجه؛ قال: وسألته عن دجاج الحبش، قال: لیس من الصيد إنما الصيد ما طازین السماء والأرض.
- ۳۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمیر، عن جميل بن دراج، عن محمد بن مسلم قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام وأنا حاضر عن الدجاج الحبشی یشترک به من الحرم فقال: إنها لا تستقل بالطیران.

باب

حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے

- ۱۔ فرمایا نہ ذبح کیا جائے مکہ میں مگر اونٹ گائے، بکری، مرغی (۴)
- ۲۔ فرمایا جو پرندے صفت باندھ کر اڑتے ہیں تو ان کو حرم سے باہر نہیں نکالا جائے گا اور جو پرواز نہیں کرتے ان کو نکال دیا جائے۔ میں نے کہا اور حبشی مرغی، فرمایا وہ شکاریں داخل نہیں، شکاریں داخل وہ پرندے ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتے ہیں (حسن)
- ۳۔ ایک شخص نے حبشی مرغی کے متعلق پوچھا جو حرم سے نکالی جائے فرمایا کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ مستقل پرواز کرنے والی ہیں۔ (حسن)

﴿باب ٢﴾

﴿صيد الحرم وما يجب فيه الكفارة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كنت حلالاً قتل الصيّد في الحل ما بين البريد إلى الحرم ففليك جزاؤه فإن فقأت عينه أو كسرت قرنه أو جرحته تصدقت بصدقة .

٢ - علي ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل أهدي له حمام أهلي وهو في الحرم فقال : إن هو أصاب منه شيئاً فليصدق بشئ من نحواً مما كان يسوي في القيمة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مثنى بن عبد السلام ، عن محمد بن أبي الحكم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل لنا غداء فأخذ طياراً من الحرم فذبها وطبخها فأخبرت أبا عبد الله عليه السلام فقال : ادفنها وأفد كل طائر منها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الصيد يصاد في الحل ثم يجاء به إلى الحرم وهو حي ، فقال : إذا أدخله إلى الحرم حرم عليه أكله وإمساكه فلا تشتري في الحرم إلا مذبوحاً ذبح في الحل ثم جئ به إلى الحرم مذبوحاً فلا بأس للحلال .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرب ، عن زرارة أن الحكم سأل أبا جعفر عليه السلام عن رجل أهدي له حمامة في الحرم مقصورة ، فقال أبو جعفر عليه السلام : انتفها وأحسن إليها . وأعلقها حتى إذا استوى ريشها فخلّى سبيلها .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن مثنى بن عبد السلام ، عن كرب الصيرفي قال : كنت جماعة فاشترينا

طيراً فقصصناه ودخلناه مكة فغاب ذلك علينا أهل مكة فأرسل كرب إلى أبي عبد الله عليه السلام فسأله فقال : استودعوه رجلاً من أهل مكة مسلماً أو امرأة مسلمة فأذاستوى خلوا سبيله .

٧- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : من أصاب طيراً في الحرم وهو محل فعليه القيمة و القيمة درهم يشتري به علفاً لحمام الحرم .

٨- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في رجل ذبح حمامة من حمام الحرم ، قال : عليه الفداء ، قلت : فياكله ، قال : لا ، قلت : فيطره قال : إذا يكون عليه فداء آخر ، قلت : فما يصنع به ، قال : يدفنه .
٩- عدة عن أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن مثنى الحنظاط عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل خرج بطير من مكة إلى الكوفة قال : يردّه إلى مكة .

١٠- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في الحمامة درهم وفي الفرخ نصف درهم وفي البيضة ربع درهم .

١١- عدة عن أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن ابن بكير قال : سألت أحدهما عليه السلام عن رجل أصاب طيراً في الحل فاشتراه فأدخله الحرم فمات ، فقال : إن كان حين أدخله الحرم خلّى سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتى مات عنده في الحرم فعليه الفداء .

١٢- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل رمى صيداً في الحل فمضى برميته حتى دخل الحرم فمات أعليه جزاؤه ، قال : لا ، ليس عليه جزاؤه لأنه رمى حيث رمى وهو له حلال إنما مثله ذلك مثل رجل نصب شركاً في الحل إلى جانب الحرم فوقع فيه صيد فاضطرب الصيد حتى دخل الحرم فليس عليه جزاؤه لأنه

كان بعد ذلك شيء ، فقلت : هذا القياس عند الناس ، فقال : إنما شبهت لك شيئاً بشيء .

١٣ - صفوان بن يحيى ، عن زياد أبي الحسن الواسطي ، عن أبي إبراهيم عليه السلام :

قال : سألته ، عن قوم قفلوا على طائر من حمام الحرم الباب فمات ؛ قال : عليهم بقية كل طير درهم [نصف] يعلف به حمام الحرم .

١٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً

عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل حل في الحرم رمى صيداً خارجاً من الحرم فقتله قال : عليه الجزاء لأن الآفة جاءت من قبل الحرم ؛ قال : وسألته عن رجل رمى صيداً خارجاً من الحرم في الحل فتحامل الصيد حتى دخل الحرم ، فقال : لحمه حرام مثل الميتة .

١٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن عبد الله بن سنان

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : في حمام مكة الطير الأهلي غير حمام الحرم من ذبح طيراً منه وهو غير محرم فعليه أن يتصدق بصدقة أفضل من ثمنه فإن كان محرماً فشاة عن كل طير .

١٦ - أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : أرسلت إلى أبي

الحسن عليه السلام أن أخاً لي اشترى حماماً من المدينة فذهبنا بها إلى مكة فاعتمرنا وأقمنا إلى الحج ثم أخرجنا الحمام معناتنا مكة إلى الكوفة فعلمنا في ذلك شيء ؛ قال للرسول : إنني أظنهن كن فرهة قال له : يذبح مكان كل طير شاة .

١٧ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان

عن إبراهيم بن ميمون قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل تنف حمامة من حمام الحرم قال : يتصدق بصدقة على مسكين ويعطي باليد التي تنف بها فإنه قد أوجمه .

١٨ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور

ابن حازم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أهدي لنا طائر مذبوح بمكة فأكله أهنا فقال : لا يرى به أهل مكة بأساً ، قلت : فأى شيء تقول أنت ؟ قال : عليهم ثمنه .

١٩ - بعض أصحابنا ، عن أبي جرير القمي قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : نشترى

الصَّغُورَ فَنَدَخَلُهَا الْحَرَمَ فَلَمَّا ذَكَرْنَا ذَلِكَ فَقَالَ كُلُّ مَا أَدْخَلَ الْحَرَمَ مِنَ الطَّيْرِ مِمَّا يَصِفُ جَنَاحَهُ
فَقَدْ دَخَلَ مَا مِنْهُ فَخَلَّ سَبِيلَهُ .

٢٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن
يزيد بن خليفة قال : كان في جانب بيتي مكمل فيه بيضتان من حمام الحرم فذهب
الغلام يكب المكمل وهو لا يعلم أنَّ فيه بيضتين فكسرها فخرجت ، فلقيت عبد الله بن
الحسن فذكرت ذلك له فقال : تصدَّق بكفَّين من دقيق ، قال : ثمَّ لقيت أبا عبد الله
عليه السلام بعد فأخبرته فقال : تمن طيرين تعلق به حمام الحرم ، فلقيت عبد الله بن الحسن
فأخبرته ، فقال : صدقك حدث به فإنَّما أخذ من آباءه .

٢١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وأبو علي الأشعري ، عن محمد بن
عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام
عن فرخين مسرولين ذبعتهما وأنا بمكة فقال لي : لم ذبعتهما ؟ قلت : جاءني بهما
جارية من أهل مكة فسألتني أن أذبعتهما فظننت أنني بالكوفة ولم أذكر الحرم ، فقال :
عليك قيمتهما ، قلت : كم قيمتهما ؟ قال : درهم وهو خير منهما .

٢٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ،
عن داود بن فرقد قال : كنَّا عند أبي عبد الله عليه السلام بمكة وداود بن علي بها فقال لي
أبو عبد الله عليه السلام : قال لي داود بن علي ما تقول يا أبا عبد الله في قماري اصطدناها و
قصيناها ؟ قلت : تنف وتلف فإذا استوت خلِّي سبيلها .

٢٣ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن مثنى قال : خرجنا
إلى مكة فاصطادت النساء قمرية من قماري أمج حيث بلغنا البريد فتنفت النساء جناحيه
ثمَّ دخلوا بها مكة فدخل أبو بصير علي أبي عبد الله عليه السلام فأخبره فقال : تنظرون امرأة
لأبأس بها فتعطونها الطير تعلقه وتمسكه حتَّى إذا استوى جناحاه خلته .

٢٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عيسى ، عن
عمران الحلبي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما يكره من الطير ؟ فقال : ما صفَّ على
رأسك .

۲۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن البرقی، عن داود بن أبي یزید العطار عن أبي سعید المکاری قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل قتل أسداً في الحرم، قال: عليه كبش يذبحه.

۲۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن بکیر ابن أعین، عن أحدهما عليهما السلام في رجل أصاب ظيلاً في الحل فاشتره فأدخله الحرم فمات الظبي في الحرم، فقال: إن كان حين أدخله الحرم خلی سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتى مات عنده في الحرم فعليه الفداء.

۲۵۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن ابن أبي نصر قال: أخبرني حمزة بن اليسع قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفهد يشتري بمضى ويخرج به من الحرم فقال: كل ما دخل الحرم من السبع مأسوراً فملكك إخراجاً.

۲۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام أنه سئل عن شجرة أصلها في الحرم وأغصانها في الحل على غصن منها طائر رماه رجل فصرعه، قال: عليه جزاؤه إذا كان أصلها في الحرم.

۲۹۔ علي، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن مالك بن عطية، عن عبد الأعلى بن أعين قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أصاب صيداً في الحل فربطه إلى جانب الحرم فمشى الصيد برباطه حتى دخل الحرم والرباط في عنقه فأجره الرجل بحبله حتى أخرجه من الحرم والرجل في الحل، فقال: ثمنه ولحمه حرام مثل الميتة.

باب

حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ

- ۱۔ فرمایا حضرت نے اگر تم عمل ہوا اور مقام حل میں پریدا اور حرم کے درمیان تم نے شکار کیا تو اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر ایک آنکھ پھوڑ دی ہے یا سینک تو زریا ہے تو صدقہ دینا ہوگا۔
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے ہاے میں جسے حرم کے اندر کسی نے پالتو کبوتر کا ہدیہ دیا ہو فرمایا اگر اس نے جانور کو

ہلاک کیا ہو تو اس کی قیمت کی رقم تصدق کرے (حسن)

- ۳۔ میں نے کہا، میں نے اپنے غلام سے کہا کھانا تیار کر اس نے حرم کا ایک پرندہ پکڑ کر ذبح کیا اور پکایا حضرت نے فرمایا اس کھانے کو ذبح کر دو اور اسی جنس کا ایک پرندہ بدلہ میں دو۔ (۴)
- ۴۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شکار کے متعلق جو حل میں کیا جائے پھر حرم میں لایا جائے فرمایا جب حرم میں لایا جائے تو اس پر کھانا حرام ہے اور اس کا روکے رہنا نہیں، حرم میں خرید کر لے جائے مگر اس کا گوشت جو مقام حل میں ذبح کیا گیا ہو پھر حرم میں لایا جائے تو اس شخص کے لئے جائز ہے جو احرام باندھے ہوئے نہ ہو۔ (۴)
- ۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حرم میں ایک آدمی کبوتر کا ہدیہ لایا جس کے پر کٹے ہوئے تھے آپ نے نہ فرمایا اس کے کٹے پر نزع دے اور اسے دانہ پانی دے اور جب تک اس کے نئے پر پھوٹیں اس سے اچھا بڑا ذکر، جب نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے چھوڑ دینا۔ (۴)
- ۶۔ ہماری جماعت نے ایک پرندہ خرید اہم نے اس کو قبیض کر دیا اور اسے لے کر مکہ آئے اہل مکہ نے ہم پر اعتراض کیا کہ رب نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ طائر دہان کی مسلمان عرویا عورت کے سپرد کر دو اور جب اس کے نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے آزاد کر دو۔ (مجموع)
- ۷۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو محل حرم کے اندر کسی پرندے کو اذیت دے تو اس پرندے کی قیمت اسے درہم کی صورت میں دینی ہوگی اور اس قیمت سے طیور حرم کے لئے نذر خرید جائے گا۔ (۴)
- ۸۔ راوی نے پوچھا اس شخص کے ہائے میں جو حرم کے کبوتر کو ذبح کرے، فرمایا اسے فدیہ دینا ہوگا۔ میں نے کہا پھر کھائے فرمایا نہیں، اس صورت میں اسے دوسرا فدیہ دینا پڑ جائے گا۔ میں نے کہا پھر کیا کرے۔ فرمایا ذبح کر دے۔ (مجموع)
- ۹۔ میں نے پوچھا ایک شخص مکہ سے پرندہ لے کر کوہ کیا فرمایا اسے لوٹا دینا چاہیے (حسن)
- ۱۰۔ فرمایا کبوتر کا کفارہ ایک درہم ہے چوزہ کا نصف درہم اور اڈے کا ۱۰ درہم۔ (حسن)
- ۱۱۔ اگر کسی مقام حل میں پرندہ پکڑا اور ایک شخص اسے خرید کر داخل حرم ہو اور وہ مر جائے۔ فرمایا اگر حرم میں آکر اسے آزاد کر دیا ستھا اور پھر وہ مر گیا تو کوئی کفارہ نہیں، اور اگر روکے رہا اور مر گیا تو کفارہ دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۱۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص شکار کے قریب اور مقام حل میں وہ تڑپ کر حرم میں داخل ہو گیا اور وہاں مر گیا۔ فرمایا کیا اس پر فدیہ ہے فرمایا نہیں اس لئے کہ جب اس نے تیرا مارا تو وہ اس کے لئے حلال تھا اس کی مثال اس شخص کے ہے جو حال مقام حل میں کھائے حرم کی سمت اور اس میں شکار آ پھنسنے اور وہ تڑپ کر نکل جائے اور حرم میں داخل ہو تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ یہ امر بعد میں واقع ہوا۔ میں نے کہا لوگوں کا قیاس یہی ہے فرمایا نہیں تھیں ایک شے کا شبہ دوسری پر ہوا۔ (۴)

- ۱۳- میں نے کہا کچھ لوگوں نے حرم کے ایک کبوتر پر دروازہ بند کر لیا اور وہ مر گیا۔ فرمایا ان پر پورے کبوتر کی قیمت نصف درہم کفارہ ہوگا جس سے حرم کے کبوتروں کو دان دیا جائے گا۔ (۴)
- ۱۴- میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حرم میں چل ہوا اور حرم کے باہر دے شکار کو تیراے اور وہ مرجائے فرمایا اس پر کفارہ ہے کیونکہ طائر پر جو آفت آئی وہ حرم کی طرف سے آئی، میں نے پوچھا ایک شخص نے حرم کے باہر سے تیر مارا، مقام حل سے شکار بھاگ کر حرم میں داخل ہو گیا۔ مندرمایا اس کا گوشت مردار کی طرح حرام ہے۔ (۵)
- ۱۵- فرمایا مکہ کے پالتو کبوتر کے متعلق جو حرم کے کبوتروں میں سے نہ ہو کہ جو بغیر احرام کی حالت کے اسے ذبح کرے گا تو اس کو صدقہ دینا ہوگا۔ جو اس کی قیمت سے زیادہ ہو۔ اگر سمات احرام ایسا کیا ہے تو ایک بکری ہر طائر کے بدلے دینا ہوگی۔ (دو مثنیٰ)
- ۱۶- میں نے کہا میرا ایک بھائی ہے اس نے کچھ کبوتر مدینہ سے خریدے، ہم ان کو لے کر مکہ گئے عمرو بجالائے اور حج کے لئے وہاں ٹھہرے، پھر ہم ان کبوتروں کو لے کر کوفہ گئے تو کیا ہمیں اس کے متعلق کچھ کفارہ دینا ہوگا۔ آپ نے تا صدقہ سے فرمایا یہ ان کے متعلق سستی کی گئی لہذا ہر کبوتر کے مقابل ایک بکری ذبح کی جائے۔ (دو مثنیٰ)
- ۱۷- میں نے کہا ایک شخص نے حرم کے ایک کبوتر کے پر نوح ڈالے فرمایا ایک مسکین کو صدقہ دے اور اسی ہاتھ سے دے جس سے پر اکھاڑے ہیں کیونکہ اسی سے اذیت دی ہے۔ (۶)
- ۱۸- میں نے کہا ہمارے لئے ایک ذبح کیا ہوا پرندہ تحفۃ بھیجا گیا ہمارے اہل و عیال نے اسے کھا لیا اہل مکہ نے اعتراض تو نہیں کیا آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کی قیمت اس کو دینی ہوگی۔
- ۱۹- میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ہم نے شکرے خریدے ہم نے حرم میں انھیں چھوڑ دیا فرمایا ہر وہ پرندہ جو پر مار کر اڑتا ہے جب وہ جائے امن میں داخل ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔ (مجبور)
- ۲۰- میرے گھر میں ایک کونہ میں زنبیل مشک تھی جس میں حرم کے کبوتر کے دو اندے رکھے تھے لڑکے نے زنبیل کو الٹ دیا آ پتہ نہ تھا کہ اس میں اندے ہیں وہ اس نے توڑ دیئے۔ میں نے عبد اللہ بن الحسن سے اس کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا دو مسکین آٹا دے دو، پھر میں عبد اللہ سے ملاحظہ فرمایا دو پرندوں کی قیمت دو تاکہ اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ دیا جائے۔ میں نے عبد اللہ بن حسن سے کہا۔ انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے اپنے آبا سے افذکر کے فرمایا ہے۔
- ۲۱- میں نے کہا مکہ میں میں نے دو چوڑے ذبح کئے۔ حضرت نے پوچھا کیوں، میں نے کہا مکہ کی ایک گیز نے مجھ سے ان کے ذبح کرنے کی درخواست کی تھی، میں اس خیال میں رہا کہ میں ہوں حرم کا خیال دل سے نکل گیا۔ فرمایا ان دونوں کی قیمت تم کو دینی ہوگی۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا ایک درہم، یہ ان دونوں سے بہتر ہے۔ (۷)
- ۲۲- میں نے کہا ہم نے کچھ قمریاں بکریں اور ان کو قینچ کر دیا۔ فرمایا ان کے پر نوح ڈالو، ان کو پرورش کرو جب نئے پر

بھوٹ آئیں تو ان کو آزاد کر دو۔ (۴۰)

۲۳۔ ہم مکہ کی طرف چلے عورتوں نے ایچ (نام مقام) کی ایک قمری پکڑ لی جب مقام برید پر پہنچے تو عورتوں نے اس قمری پر بندے کے پر فوج لے کر پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ ابو بصیر حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کی اطلاع دی فرمایا عورتوں کو مہلت دو کہ وہ اس قمری کو دانہ پانی دیں اور اس کی نگرانی کریں جب اس کے بازو ٹھیک ہو جائیں تو چھوڑ دیں۔ (موفقی)

۲۴۔ میں نے پوچھا طہور میں کس کی حرمت ہے، فرمایا جو مستقلاً اڑنے والے ہیں۔ (ض)

۲۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے شیر کو حرم میں قتل کیا فرمایا ایک بھیڑ کو وہ ذبح کرے۔

۲۶۔ ایک آدمی نے ایک بہرن کو پکڑا دوسرے نے اسے خریدا اور حرم میں داخل کر دیا، بہرن وہاں مر گیا۔ فرمایا اگر حرم میں داخل کرتے وقت بہرن کو آزاد کر دیا تھا تو اس کا کوئی کفارہ نہیں اور اگر اسے روکے رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مر گیا تو اسے فدیہ دینا ہو گا۔

۲۷۔ میں نے حضرت سے سنا دوسے ایک درندہ اسے متعلق پوچھا کہ اگر کوئی درندہ چیتا یا تیندوہ داخل حرم ہو جائے فرمایا اس کا نکال دینا تم پر واجب ہے

۲۸۔ اگر ایک درخت کی جڑ حرم میں ہو اور شاخیں حل میں اور وہاں کسی شاخ پر بیٹھے طائر کو کوئی مار گرائے فرمایا اس پر بدلہ دینا لازم ہو گا۔ (مجموع)

۲۹۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے حل میں جا توڑ پکڑا ہو اور اسے حرم کے قریب باندھ دیا ہو وہ جا توڑ مع رستی کے حرم میں چلا جائے رستی اس کی گردن میں ہو اور شخص مقام حل میں رہ کر اس رستی کو کھینچے اور حرم سے نکالے فرمایا اس کی قیمت یا اس کا گوشت مردار کی طرح اس پر حرام ہو گا۔ (ض)

باب ۲۲

﴿لُقْطَةُ الْحَرَمِ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن ابراہیم بن عمر قال :

قال أبو عبد الله عليه السلام : اللُقْطَةُ لِقَطَانِ لُقْطَةِ الْحَرَمِ تَعْرِفُ سَنَةَ فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا وَإِلَّا

تَصَدَّقْتَ بِهَا ، وَلِقْطَةُ غَيْرِهَا نَعْرِفُ سَنَةَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبَهَا وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن إسماعیل بن مراد، عن یونس، عن فضیل

ابن یسار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجد اللقطة في الحرم ، قال : لا يمستها وأما أنت فلا بأس لأنك تعرفها .

۳ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن ابی عمیر ، عن فضیل بن غزوان قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فقال له الطيار : إني وجدت ديناراً في الطواف قد انسحق كتابته فقال : هوله .

۴ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عیسیٰ ، عن محمد بن رجاء الارجاني قال : كتبت إلى الطيب عليه السلام أني كنت في المسجد الحرام فرأيت ديناراً فأهويت إليه لآخذه فإذا أنا بآخر ثم بحثت الحصى فإذا أنا بثالث فأخذتها فعرفتها فلم يعرفها أحد فما ترى في ذلك ؟ فكتب : فهمت ما ذكرت من أمر الدنانير فان كنت محتاجاً فتصدق بثلاثها وإن كنت غنياً فتصدق بالكل .

باب

لقط حرم

- ۱۔ گری پڑی چیز دو قسم کی ہے اول جو حرم میں ملے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے اور نہ ملے تو اسے تصدق کر دے ، دوسرے جو حرم کے علاوہ اگر کہیں اور ملے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے اور نہ ملے تو اپنے پاس رکھے (صبر)
- ۲۔ فضل بن یسار کہتے ہیں میں نے حضرت سے پوچھا اس نقطہ کے متعلق جو حرم میں ملے فرمایا اس کو نہ چھوئے پسکں تمہارے لئے حرج نہیں کیونکہ تم تعارف کراؤ گے (مجبور)
- ۳۔ ایک شخص نے پوچھا میں نے طواف کرتے ہوئے ایک دینار پایا جس کی تحریر لکھی تھی ، سنہ دمایا وہ تمہارے پاس رکھو
- ۴۔ میں نے حضرت کو لکھا میں مسجد الحرام میں تھا میں نے ایک دینار پڑا ہوا دیکھا میں اسے لینے کے لئے جھکا تو دوسرا نظر آیا میں نے سنگریزوں کو ٹولا تو تیسرا ملا میں نے ان کو لے لیا آپ ان سے بارسے میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے لکھا تم نے دیناروں کے متعلق جو لکھا ہے اگر تم محتاج ہو تو تیسرا حصہ تصدق کر کے اپنے ضرورت میں لاؤ اور اگر غنی ہو تو کل تصدق کر دو

باب ٢٣

﴿ فضل النظر إلى الكعبة ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة قال : كنت قاعداً إلى جنب أبي جعفر عليه السلام وهو عتّب مستقبل الكعبة ، فقال : أما إن النظر إليها عبادة فجاءه رجل من بجيلة يقال له : عاصم بن عمر فقال لأبي جعفر عليه السلام : إن كعب الأخبار كل يقول : إن الكعبة تسجد لبيت المقدس في كل غداة ، فقال أبو جعفر عليه السلام : فما تقول فيما قال كعب ؟ فقال : صدق ، القول ما قال كعب فقال أبو جعفر عليه السلام : كذبت وكذب كعب الأخبار معك وغضب ؛ قال زرارة ما رأيته استقبل أحداً يقول كذبت غيره ثم قال : ما خلق الله عز وجل بقعة في الأرض أحب إليه منها - ثم أومأ بيده نحو الكعبة - ولا أكرم على الله عز وجل منها لها حرم الله الأشهر الحرم في كتابه يوم خلق السموات والأرض ثلاثة متواليه للحج : شوال وذو القعدة وذو الحجة وشهر مفرد للعمرة [وهو] رجب .

٢ - وبهذا الإسناد ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى حول الكعبة عشرين ومائة رحمة منها ستون للطائفين وأربعون للمصلين وعشرون للناظرين .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عبد الله الخزّاز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن للكعبة للحظة في كل يوم يفرح لمن طاف بها أو حن قلبه إليها أو حبسه عنها عذر .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن علي عن ابن رباط ، عن سيف التمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من نظر إلى الكعبة لم يزل تكتب له حسنة وتمحى عنه سيئة حتى ينصرف يبصره عنها .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : النظر إلى الكعبة عبادة والنظر إلى الوالدین عبادة والنظر إلى الإمام عبادة ؛ وقال

من نظر إلى الكعبة كتبت له حسنة وحيت عنه عشر سيئات

۶۔ محمد بن یحییٰ عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن عبد العزيز ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : من نظر إلى الكعبة بمعرفة فعرف من حقنا وحرمتنا مثل الذي عرف من حقها وحرمتها غفر الله له ذنوبه وكفاه هم الدنيا والآخرة .

باب ۳

کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے

- ۱۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا تھا حضرت درزا زرقندہ رض بیٹھے سے فرمایا اس کی طرف نظر کرنا عبادت ہے تاکہ ایک شخص نامم بن عمرائے آیا اور کہنے لگا کعبہ لا حبار کہتا ہے کہ غارت کعبہ ہر صبح کو سجدہ کرتا ہے بیت المقدس کو، حضرت نے فرمایا تم اس ہائے میں کیا کہتے ہو اس نے کہا کعبہ نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا ہے فرمایا تم بھی جھوٹے کعبہ بھی جھوٹا اور آپ نے انہار غضب کیا۔ درزارہ نے کہا میں نے حضرت کے سوا کسی کو یوں جھوٹا کہتے نہیں دیکھا کعبہ فرمایا اللہ نے کسی خطر زمین کو اپنے لئے اس سے زیادہ محبوب قرار نہیں دیا پھر کعبہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ کرم اور کوئی جگہ نہیں وہ حرم خدا ہے اس نے اپنی کتاب میں بسلسلہ حج تین مسلسل ماہ کو محترم قرار دیا ہے یعنی مشوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور رجب کا ایک ہندسہ عمرہ کہے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا اللہ نے نہیں پیدا کیا کعبہ کے گرد ایک سو سیس رحمتیں رکھی ہیں ان میں ساتھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز گزاروں کے لئے اور بیس دیکھنے والوں کے لئے۔
- ۳۔ فرمایا کعبہ باعث نظر رحمت الہی ہے ہر روز گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا طواف کرنے والوں کے اور اس کے جس دل اس کی طرف مائل ہو یا جس کو کوئی عذر اس کے لئے درکے۔ (مجبول)
- ۴۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف نگاہ کرے اس کے نام پر ہمیشہ نیکی لکھی جائے گی اور اس کا گناہ محو ہوگا جب تک کہ وہ کعبہ کی طرف سے نظر نہائے۔ (ض)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے امام کی طرف نظر کرنا عبادت ہے فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے گا تو اس کے لئے ایک حسہ لکھا جائے گا اور دس گناہ محو کیا جائے گا۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت ہمارے حق و حرمت کی رکھتا ہو وہ مثل اس کے ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور امور دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔ (مجبول)

﴿باب ۱﴾

﴿فیمن رأى غریبه فی الحرم﴾

۱۔ عددہ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخلیل أبي الفضل ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبد الله علیه السلام قال : سألتہ عن رجل لی علیہ مال فغلب عني زماناً فرأيتہ يطوف حول الكعبة أفأ تقاضاه مالي ؟ قال : لا ، لا تسلم علیہ ولا تروعه حتی یخرج من الحرم

باب

جو اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص میسر مقروض ہے اور وہ غائب ہو گیا ہے ایک مدت کے بعد میں نے اسے کعبہ میں طواف کرتے ہوئے پایا تو کیا میں اس پر تقاضا کروں فرمایا نہیں اسے سلام بھی نہ کرو اور نہ اسے توسل کرو جب تک وہ حرم میں ہے۔ (درمحول)

﴿باب ۲﴾

﴿ما یهدی الی الکعبة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر قال : أخبرني یاسین قال : سمعت أبا جعفر علیه السلام يقول : إن قوماً أقبلوا من مضر فمات منهم رجل فأوصی بألف درهم للکعبة فلمّا قدم الوصي مکه سأل فدلّوه علی بني شیبۃ فأتاهم فأخبرهم الخبر فقالوا : قد برئت ذمتک ادفعها إلینا فقام الرجل فسأل الناس فدلّوه علی أبي جعفر محمد بن علی علیه السلام قال أبو جعفر علیه السلام : فأتانی فسألنی فقلت له : إن الکعبة غنیة عن هذا انظر إلی من أمّ هذا البيت فقطع به أو ذهبت نفقته أو ضلّت راحلته أو عجز أن یرجع إلی أهله فادفعها إلی هؤلاء الذین سمیت لك فأتی الرجل بني شیبۃ فأخبرهم

بقول أبي جعفر عليه السلام فقالوا : هذا ضال مبتدع ليس يؤخذ عنه ولا علم له ونحن نسألك بحق هذا وبحق كذا وكذا لما أبلغته عنا هذا الكلام قال : فأتيت أبا جعفر عليه السلام فقلت له : لتيت بني شيبه فأخبرتهم فزعموا أنك كذا وكذا وأنتك لا علم لك ثم سألوني بالمعظيم ألا بلغتك ما قالوا قال : وأنا أسألك بما سألك لما أتيتهم فقلت لهم : إن من علمي أن لو وليت شيئاً من أمر المسلمين لقطعت أيديهم ثم علقتها في أستار الكعبة ثم أقمتهم على المصطبة ثم أمرت منادياً ينادي ألا إن هؤلاء سرّاق الله فاعرفوهم .

٢ - محمد بن يحيى ، عن بنان بن محمد ، عن موسى بن القاسم ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل جعل جاريته هدياً للكعبة كيف يصنع قال : إن أبي أناه رجل قد جعل جاريته هدياً للكعبة فقال له : قوم الجارية أو بها ثم سر منادياً يقوم على الحجر فينادي : ألا من قصرت به نفقته أو قطع به طريقه أو نفذ به طعامه فليأت فلان بن فلان ومره أن يعطي أو لا فأولاً حتى ينفذ ثمن الجارية .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان ، عن أبي الحر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال : إني أهديت جارية إلى الكعبة فأعطيت بها خمسمائة دينار فماتت ؟ قال : بها ثم خذ منها ثم قم على حائط الحجر ثم ناد وأعط كل منقطع به وكل محتاج من الحاج .

٤ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسن الميثمي ، عن أخويه محمد وأحمد ، عن علي بن يعقوب الهاشمي ، عن مروان بن مسلم ، عن سعيد بن عمرو الجعفي ، عن رجل من أهل مصر قال : أوصى إلي أخي بجارية كانت له مفتية فارقة وجعلها هدياً لبيت الله الحرام فقدمت مكة فمألت فقيل : ادفعها إلى بني شيبه وقيل لي غير ذلك من القول فاختلف علي فيه ، فقال لي رجل من أهل المسجد : ألا أرشدك إلى من يرشدك في هذا إلى الحق ؟ قلت : بلى ، قال : فأشار إلي شيخ جالس في المسجد فقال : هذا جعفر بن محمد عليه السلام فسأله قال : فأتيتني عليه السلام فسألتني وقصصت عليه القصة فقال : إن الكعبة لا تأكل ولا تشرب وما أهدى لها فهو لز وأرها بيع الجارية وقم على الحجر فتأهل من منقطع به وهل من محتاج من زوارها فإذا أتوك فسل عنهم وأعظم وأقسم فيهم منها ، قال : فقلت له : إن بعض من سألتني أمرني بدفعها إلى بني شيبه ؟ فقال : أما إن

قامنا لو قد قام لقد أخذهم و قطع أيديهم و طاف بهم و قال : هؤلاء سرّ أن الله .

۵ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي عبد الله البرقي ، عن بعض أصحابنا قال : دفعت إلي امرأة غزلاً فقالت : أدفعه بمكة ليغاط به كسوة الكعبة فكرهت أن أدفعه إلى الحجة وأنا أعرفهم ، فلما صرت بالمدينة دخلت على أبي جعفر عليه السلام فقلت له : جعلت فداك إن امرأة أعطتني غزلاً وأمرتني أن أدفعه بمكة ليغاط به كسوة الكعبة فكرهت أن أدفعه إلى الحجة ، فقال : اشتر به عسلاً و زعفراناً و خذ طين قبر أبي عبد الله عليه السلام و أعجنه بماء السماء و اجعل فيه شيئاً من العسل و الزعفران و فرقّه على الشيعة ليدادوا به مرضاهم .

باب ۲۵

کعبہ کو کیا ہدیہ لے جائے

۱- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کچھ لوگ مصر سے آئے ان میں سے ایک مرگیا اور یہ وصیت کر گیا کہ ہزار درہم کعبہ کو دینے جائیں ، دسی جب مکہ میں آیا تو لوگوں سے پوچھا کہ دے جائیں انھوں نے بنی شیبہ کو بتایا وہ ان کے پاس گیا اور اطلاع دی انھوں نے کہا تم اپنی ذمہ داری سے بری ہو جاؤ گے وہ رقم ہمیں دے دو ، وہاں سے اٹھا اور لوگوں سے پوچھا ، انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو بتایا ، امام فرماتے ہیں وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا میں نے کہا کعبہ مال سے بے پروا ہے تم تلاش کرو ایسے لوگوں کو جو اس گھر کی طرف آنے والے ہوں اور راہ میں ٹٹ گئے ہوں یا ز اور راہ ختم ہو گیا ہو یا اس کی سواری کم ہو گئی ہو ان لوگوں پر وہ رقم صرف کر و جن کا میں نے ذکر کیا وہ وہ شخص پھر بنی شیبہ سے پاس گیا اور حضرت کا قول بیان کیا۔ انھوں نے کہا (معاذ اللہ) وہ گمراہ ہیں بدعتی ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا ، وہ جاہل ہیں ہم اس کو اپنے حق کی بنا پر تجھ سے بانٹنے میں تم ہماری بات وہاں لے کیوں گے۔ وہ شخص کہتا ہے میں پھر ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ وہ لوگ تو ایسا کہتے ہیں آپ کو جاہل بتایا اور مال مانگا اور جو انھوں نے کہا وہ میں نے آپ تک پہنچایا۔ حضرت نے فرمایا پھر تم نے کیا کہا میں نے کہا یہ بات میرے علم میں ہے کہ اگر میں نے کسی چیز کا مال مسلمین میں سے ان کو مالک بنا دیا تو ان کے ہاتھ کاٹے جائیں گے پھر اس شخص سے آپ نے فرمایا اس مال کو کعبہ کے پر سوں سے پاس رکھو اور ان کو صحن کے پاس کھرا کر کے ندا کر کہ یہ اللہ کے جو در ہیں انھیں پہچان لو۔ (مجمول)

- ۲- میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی کینز کو تحفہ کعبہ کو دیا ہو تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد کے پاس بھی ایک ایسا ہی شخص آیا تھا آپ نے اس سے فرمایا اس کینز کی قیمت کا معاملہ کینز سے کر یا اسے فروخت کرے اور حجر اسود کے پاس کسی سے نہ کر اگر جس کا زادراہ کم ہو گیا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا اس کا کھانا کم ہو گیا ہو تو وہ فلاں بن فلاں سے ملے پس جو لوگ پہلے آئیں انھیں دیتا جائے جب تک وہ ختم نہ ہو۔ (مجمول)
- ۳- ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک کینز جسے میں نے پانچ سو دینار میں خرید لیا تھا کعبہ کے لئے ہدیہ دی، تو میں کیا کروں، فرمایا اسے فروخت کر اور دیوار حجر پر کھڑے ہو کر ندا کر اور جس کا زادراہ ختم ہو گیا یا جو حاجی محتاج ہو اسے دے۔ (مجمول)
- ۴- ایک شخص نے اپنے بھائی کو وصیت کی ایک کینز کے متعلق جو گانے والی طرب افزا تھی کہ یہ ہدیہ ہے خانہ کعبہ کے لئے وہ مکہ آئی اس کے متعلق پوچھا گیا لوگوں نے کہا بنی شیبہ کے حوالے کر دیجئے۔ اس کے علاوہ بھی لوگوں نے بتایا۔ میرے بارے میں اختلاف ہوا، اہل مسجد میں سے ایک شخص نے کہا۔ میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو تجھے صحیح امر کی طرف ہدایت کرے گا مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جعفر بن محمد ہیں ان سے پوچھ، راوی کہتا ہے کہ میں ان کے پاس گیا اور سوال کیا اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کعبہ تو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے جو ہدیہ اس کے پاس بھیجا جائے وہ اس کے زائرین کے لئے ہے، غریب محتاجوں کے لئے جب وہ تیرے پاس آئیں تو ان سے سوال کر اور ان کو دے دے اور اس کی قیمت ان میں تقسیم کر دے میں نے کہا بعض لوگوں سے میں نے سوال کیا تو انھوں نے تجھے دینے کو کہا بنی شیبہ کو فرمایا جب ہمکے قائم کا ظہور ہوگا تو ان سب کو دھر کر دے گا اور ان کے ہاتھ قسم کرے گا اور ان کے گرد گھوم کر کہے گا یہ صلیں اللہ کے چور۔ (مجمول)
- ۵- مجھے ایک عورت نے سوت دیا کہ اسے مکہ لے جاتا کہ اس سے لباس کعبہ سیا جائے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ دربانوں کے سپرد کر دوں۔ حضرت نے فرمایا اس کو فروخت کر کے شہید و زعفران خرید کر اور اسے شیعوں میں تقسیم کرنا کہ وہ اپنے مریضوں کا علاج کریں۔ (مرسل)

﴿ باب ۱ ﴾

﴿ فی قولہ عز وجل «سواء العاکف فیہ والباد» ﴾

۱- عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن الحسين بن أمی العلاء قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: «إن معاوية أذل من علق علی بابہ مصرعین بمكة

فمنع حاج بیت اللہ ما قال اللہ عز و جل: «سواء العاکف فیہ والباد» وکان الناس إذا قدموا مکة نزل البادي علی الحاضر حتی یقضي حجته وکان معاویة صاحب السلسلة التی قال اللہ تعالیٰ: «فی سلسلة ذرعیها سبعون ذراعاً فاسلکوه» إنه کان لا یؤمن بالله العظیم «وکان فرعون هذه الأمة»

باب ۳

آیہ سوار العاکف فیہ الباد کا مطلب

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ میں اپنے گھر کے دروازے میں دو کواڑ لگوائے اور بیت اللہ کے حابیوں کو داخلے سے روکا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس شہر والا اور باہر والا باویہ نشین برابر ہے جب تک کہ وہ حج کو پورا کرے اور معاویہ ہی وہ زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخی ایسی ہی زنجیر میں جکڑے ہوں گے جس کا طول ستر ہاتھ کا ہو گا جو تکہ خدا پر ایمان نہیں لائے لہذا انھیں جکڑو اور معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔ (فر)

باب ۴

﴿حج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحیی، عن غیاث بن ابراہیم عن جعفر علیہ السلام قال: لم یحج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد قدومه المدينة إلا واحدة و قد حج بمكة مع قومه حجۃ.

۲۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن عیسیٰ الفرّاء، عن عبد اللہ بن أبی یعفر، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر حجۃ مستسراً فی کلھا یمر بالأزمین فینزل ویبول.

۳۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن یونس بن یعقوب، عن عمر بن یزید، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشرین حجۃ.

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ؛ ونجد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن اُبی عمیر ، عن معاوية بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أقام بالمدينة عشرين ليحج ثم أنزل الله عز وجل عليه : «وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ» ، فأمر المؤذنين أن يؤذوا بأعلى أصواتهم بأن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يحج في عامه هذا ، فعلم به من حضر المدينة وأهل العوالي والأعراب واجتمعوا لحج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وإنما كانوا تابعين ينظرون ما يؤمرون ويتبعونه أو يصنع شيئاً فيضنونه فخرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في أربع بقين من ذي القعدة فلما انتهى إلى ذي الحليفة زالت الشمس فاغتسل ثم خرج حتى أتى المسجد الذي عند الشجرة فصلى فيه الظهر وعزم بالحج مفرداً وخرج حتى انتهى إلى البيداء عند الميل الأول فصلى له سباطان فلبى بالحج مفرداً وساق الهدي ستاً وستين أو أرباً وستين حتى انتهى إلى مكة في سابع أربع من ذي الحجة فطاف بالبيت سبعة أشواط ثم صلى ركعتين خلف مقام إبراهيم رضی اللہ عنہ ثم عاد إلى الحجر فاستلمه وقد كان استلمه في أول طوافه ثم قال : إن الصفا والمروة من شعائر الله فأبده بما بداه الله تعالى به وإن المسلمين كانوا يظنون أن السعي بين الصفا والمروة شيء صنعه المشركون فأنازل الله عز وجل : «إِنَّ الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما» ثم أتى الصفا فصعد عليه واستقبل الركن اليماني فحمد الله وأثنى عليه ودعا مقدار ما يقرء سورة البقرة مترسلاً ثم انحدر إلى المروة فوقف عليها كما وقف على الصفا ثم انحدر وعاد إلى الصفا فوقف عليها ثم انحدر إلى المروة حتى فرغ من سعيه ، فلما فرغ من سعيه وهو على المروة أقبل على الناس بوجهه فحمد الله وأثنى عليه ثم قال : إن هذا جبرئيل - وأما أيده إلى خلفه - يأمرني أن آمر من لم يسق هدياً أن يحل ولو استقبلت من أمري ما استدبرت لصنعت مثل ما أمرتكم ولكنني سقت الهدي ولا ينبغي لسائق الهدي أن يحل حتى يبلغ الهدي محله ؛ قال : فقال له رجل من القوم : لنخرجن حججاً وروؤسنا وشعورنا تقرر فقال له رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : أما إنك لن تؤمن بهذا أبداً ؛ فقال له سراقه بن مالك بن جشم الكناني : يا رسول الله علمنا ديننا كنا خلقنا اليوم فهذا الذي أمرتنا به لعامنا هذا أم لا يستقبل

فقال له رسول الله ﷺ : بل هو للأبد إلى يوم القيامة ، ثم شبك أصابعه وقال : دخلت
 العمرة في الحج إلى يوم القيامة ، قال : وقدم علي ﷺ من اليمن على رسول الله ﷺ
 وهو بمكة فدخل على فاطمة سلام الله عليها وهي قد أحلكت فوجد ربحاً طيبةً ووجد
 عليها ثياباً مصبوغة فقال : ما هذا يا فاطمة ؟ فقالت أمرنا بهذا رسول الله ﷺ فخرج
 علي ﷺ إلى رسول الله ﷺ مستفتياً ، فقال : يا رسول الله إنني رأيت فاطمة قد
 أحلكت وعليها ثياب مصبوغة ؟ فقال رسول الله ﷺ : أنا أمرت الناس بذلك فأت يا
 علي بماء أهلك ؟ قال : يا رسول الله إهلاًلاً كما هلال النبي ، فقال له رسول الله ﷺ :
 قر على إحرامك مني وأنت شريك في هديي ، قال : ونزل رسول الله ﷺ بمكة بالبطحاء
 هو وأصحابه ولم ينزل الدور فلما كان يوم التروية عند زوال الشمس أمر الناس
 أن ينسلوا ويهلوا بالحج وهو قول الله عز وجل الذي أنزل على نبيه ﷺ : « فاتبعوا
 ملة (أيكم) إبراهيم » فخرج النبي ﷺ وأصحابه مهلين بالحج حتى أتى منى فصلى
 الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر ثم غدا والناس معه وكانت قريش
 تقيض من المزدلفة وهي جمع ويمنعون الناس أن يفيضوا منها ، فأقبل رسول الله ﷺ
 وقريش ترجون أن تكون إفاضة من حيث كانوا يفيضون فأنزل الله تعالى عليه « ثم أفيضوا
 من حيث أفاض الناس واستغفروا الله » يعني إبراهيم وإسماعيل وإسحاق في إفاضة منى
 ومن كان بعدهم ، فلما رأيت قريش أن قبة رسول الله ﷺ قد مضت كأنه دخل في
 أنفسهم شيء ، لكنني كانوا يرجون من الإفاضة من مكانهم حتى انتهى إلى ثمره وهي
 بطن عرنة بحيال الأراك فضربت قبته وضرب الناس أخبيتهم عندها فلما زالت الشمس
 خرج رسول الله ﷺ ومعه قريش وقد اغتسل وقطع التلبية حتى وقف بالمسجد فوعظ
 الناس وأمرهم ونهاهم ، ثم صلى الظهر والعصر بأذان وإقامتين ، ثم مضى إلى الموقف
 فوقف به فيجعل الناس يتندرون أخفاف ناقته ينفقون إلى جانبيه فنحاهما ، ففعلوا مثل
 ذلك ، فقال : أيها الناس ليس موضع أخفاف ناقتي بالموقف ولكن هذا كله - وأوماً
 بيده إلى الموقف - ففرق الناس وفعل مثل ذلك بالمزدلفة فوقف الناس حتى وقع القرص
 من الشمس - ثم أفاض وأمر الناس بالدعة حتى انتهى إلى المزدلفة وهو المشعر.

الحرام فصلى المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد وإقامتين ثم أقام حتى صلى فيها الفجر وعجل ضغفا، بني هاشم بليل وأمرهم أن لا يرموا الجمرة - جرة العقبة - حتى تطلع الشمس فلما أضاء له النهار أفاض حتى انتهى إلى منى فرمى جرة العقبة وكان الهدى الذي جاء به رسول الله ﷺ أربعة وستين وستين وجاء علي عليه السلام بأربعة وثلاثين وستة وثلاثين، فنهض رسول الله ﷺ ستة وستين ونهر علي عليه السلام بأربعة وثلاثين بدنة وأمر رسول الله ﷺ أن يؤخذ من كل بدنة منها جذوة من لحم، ثم تطرح في برمة، ثم تأكل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلي وحسبا من مرقها ولم يعطيا الجزأين جلودها ولا جلالها ولا قلايدها و تصدق به وحلق وذار البيت ورجع إلى منى وأقام بها حتى كان اليوم الثالث من آخر أيام التشريق، ثم رمى الجمار ونفر حتى انتهى إلى الأبطح فقالت له عائشة: يا رسول الله ترجع نسائك بحجة وعمره معا وأرجع بحجة، فأقام بالأبطح وبث معها عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التثمين فأهلك بعمره ثم جاءت وطافت بالبيت وصكت ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعت بين الصفا والمروة، ثم أتت النسيء ﷺ فارتحل من يومه ولم يدخل المسجد الحرام ولم يطف بالبيت ودخل من أعلى مكة من عقبة المدينيين وخرج من أسفل مكة من ذي طوى .

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن إسماعيل بن همام، عن أبي الحسن عليه السلام قال: أخذ رسول الله ﷺ حين غدا من منى في طريق ضب ورجع ما بين المأزمين وكان إذا سلك طريقاً لم يرجع فيه .

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن رسول الله ﷺ حين حج حجة الإسلام خرج في أربع بقين من ذي القعدة حتى أتى الشجرة فصلى بها ثم قاد راحلته حتى أتى اليبداء فأحرم منها وأهل بالحج وساق مائة بدنة وأحرم الناس كلهم بالحج لا ينوون عمرة ولا يدرون ما المنعة حتى إذا قدم رسول الله ﷺ مكة طاف بالبيت وطاف الناس معه ثم صلى ركعتين عند المقام واستلم الحجر،

ثم قال : أبده بمأبده الله عز وجل به فأتى الصفا فبده بها ثم طاف بين الصفا والمروة سبعا فلما قضى طوافه عند المروة قام خطيباً فأمرهم أن يحلوا ويجعلوها عمرة وهو شيء أمر الله عز وجل به فأحل الناس وقال رسول الله ﷺ : لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت لفعلت كما أمرتكم ولم يكن يستطيع أن يحل من أجل الهدي الذي كان معه إن الله عز وجل يقول : «ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله» فقال سراق بن مالك بن جعشم الكناني : يا رسول الله علمنا كنا نأخذنا اليوم أذيت هذا الذي أمرتنا به لعامنا هذا أول كل عام ، فقال رسول الله ﷺ : لا بل للأبد . وإن رجلاً قام فقال : يا رسول الله نخرج حجاً أجاً و رؤوسنا تقطر ، فقال رسول الله ﷺ : إنك لن تؤمن بهذا أبداً قال : وأقبل عليّ ﷺ من اليمن حتى وافى الحج فوجد فاطمة سلام الله عليها قد أحلت ووجد ريح الطيب ، فانطلق إلى رسول الله ﷺ مستفتياً فقال رسول الله ﷺ : يا علي بأي شيء أهلت ؟ فقال : أهلت بما أهل به النبي ﷺ فقال : لا تحل أنت فأشركه في الهدي وجعل له سبعا وثلاثين ونحر رسول الله ﷺ ثلاثاً وستين فتحرها بيده ثم أخذ من كل بدنة بضعة فجعلها في قدر واحد ثم أمر به فطبخ فأكل منه وحسام المرق وقال : قد أكلنا منها الآن جميعاً ؛ والمتعة خير من القادر السابق وخير من الحاج المفرد . قال : وسألته أليلاً أحرم رسول الله ﷺ أم نهاراً ؟ فقال : نهاراً قلت : آية ساعة ؟ قال : صلاة الظهر .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن عبد الله بن سنان قال : قال أبو عبد الله ﷺ : ذكر رسول الله ﷺ الحج فكتب إلي من بلغه كتابه ممن دخل في الإسلام : أن رسول الله ﷺ يريد الحج يؤذنه بذلك ليحج من أطاق الحج فأقبل الناس فلما نزل الشجرة أمر الناس بئف الإبط وحلق العانة والغسل والتجرد في إزار ورداء أو إزار وعمامة يضعها على عاتقه لمن لم يكن له رداء وذكر أنه حيث لبى قال : «لبيك اللهم لبيك لبيك ، لا شريك لك لبك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك» وكان رسول الله ﷺ يكثر من ذي المعارج وكان يلبي كلما لقي راكباً أو علا أكمة أو هبط وادياً ومن آخر الليل وفي إدبار الصلوات ، فلما دخل مكة دخل من أعلاها من العقبة وخرج حين خرج من ذي طوى

فلما انتهى إلى باب المسجد استقبل الكعبة - وذكر ابن سنان أنه باب بني شيبه - فحمد الله وأثنى عليه وصلى على أبيه إبراهيم ، ثم أتى الحجر فاستلمه فلما طاف بالبيت صلى ركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام ودخل زمزم فشرب منها ، ثم قال : « اللهم إني أسألك علماً نافعا ورزقا واسعا وشفاء من كل داء وستقم » فجعل يقول ذلك وهو مستقبل الكعبة ، ثم قال لأصحابه : ليكن آخر عهدكم بالكعبة استلام الحجر ، فاستلمه ثم خرج إلى الصفا ، ثم قال : أبده بما بدء الله به ، ثم صعد على الصفا فقام عليه مقدار ما يقرأ الإنسان سورة البقرة .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : نحر رسول الله صلى الله عليه وآله بيده ثلاثاً وستين ونحر علي عليه السلام ماغير ، قلت : سبعة وثلاثين ؟ قال : نعم .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الذي كان علي بدن رسول الله صلى الله عليه وآله ناجية بن جندب الخزاعي الأسلمي والذي خلق رأس النبي صلى الله عليه وآله في حجته معمر بن عبد الله بن حرانة بن نصر بن عوف بن عويج بن عدى بن كعب ؛ قال : ولما كان في حجة رسول الله صلى الله عليه وآله وهو يحلقه ، قالت قريش أي معمر ؛ أذن رسول الله صلى الله عليه وآله في يدك وفي يدك الموصى ، فقال معمر : والله إني لأعده من الله فضلاً عظيماً علي ، قال : وكان معمر هو الذي يرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله فقال رسول الله : يا معمر إن الرُّحْلَ اللبيلة لمسترخي ، فقال معمر : بأبي أنت وأُمِّي لقد شدته كما كنت أشده ولكن بعض من حسدني مكاني منك يا رسول الله أراد أن تستبدل بي ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما كنت لأفعل .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جيماً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاث عمر مفترقات : عمرة في ذي القعدة أهل من عسنان وهي عمرة الحديبية وعمرة أهل من الجحفة وهي عمرة القضاء وعمرة أهل من الجمرانة بعدما رجع من الطائف

من غزوة حنین .

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ الْعَلَاءِ ،
ابْنِ رَزِينَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَحَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ
حِجَّةِ الْوُدَّاعِ ؟ قَالَ : نَعَمْ عَشْرِينَ حِجَّةً .

۱۲ - سَهْلٌ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرِينَ حِجَّةً مُسْتَمِرَّةً كُلَّهَا يَمْرُؤًا بِالْمَازِمِينَ
بِالْحَجِّ فَيَبُولُ .

۱۳ - حَبِيبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ وَعَنْ
ابْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عليه السلام قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمْرَةَ الْحَدِيثِ وَقَضَى الْحَدِيثَ مِنْ قَابِلٍ وَمِنْ الْجَمْرَةِ
حِينَ أَقْبَلَ مِنَ الطَّائِفِ ثَلَاثَ عُمَرٍ كُلُّهُمْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ .

۱۴ - عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ذَلِكَ يُوَافِقُ عَمْرَتَهُ ذَا الْقَعْدَةِ .

بالحج

حج بنی

- ۱- فرمایا رسول خداے ہمیں حج کیا مدینہ میں آنے کے بعد مگر ایک اور اپنی قوم کے ساتھ مکہ میں گئے حج کے۔ (موتقی)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے دس حج کئے، سب کے سب چھپ کر، آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے مسندوں پر اترتے تھے اور پیشاب کرتے تھے (مجموع)
- ۳- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے بیس حج کئے (موتقی)
- ۴- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے قیام کیا مدینہ میں دس سال اور اس مدت میں حج نہ کر کے پھر یہ آیت نازل ہوئی حج کے لئے لوگوں کو بلاؤ، مرد تمہارے پاس آئیں گے اور ہر گہرے درہ سے دہلی پل اونٹنیوں پر سوار ہو کر چلے آئیں

کے حضور نے موزنوں کو حکم دیا کہ بلند آواز سے اعلان کریں کہ رسول اللہ اس سال حج کریں گے پس جو لوگ مدینہ میں تھے وہ آگاہ ہو گئے اور اس پاس کے عربوں کو بھی مطلع کر دیا گیا سب لوگ جمع ہو گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے کہ حضور کیا حکم دیتے ہیں تاکہ اس کو بجالاتیں اور جیسا حضرت کریں ویسا ہی وہ بھی کریں ماہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے کہ حضور مدینہ سے چلے جب مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو زوال آفتاب ہو گیا تھا۔ آپ نے غسل کیا پھر وہاں سے چل کر اس مسجد میں آئے جو مسجد شجرہ کہلاتی ہے آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حج مفردہ کا ارادہ کیا اور پہلی رات کے قریب مقام بیداء میں پہنچے وہاں دو ادنیٰ کپڑے پکھانے لگے آپ نے حج مفردہ کا تلبیہ کیا اور ہدی کو لے چلے جن کی تعداد ۶۶ یا ۶۴ تھی اس کے بعد ۴ ذی الحجہ کو آپ مکہ پہنچے اور آپ نے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پچھلے پڑھی پھر آپ حجر کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور پہلے طواف میں بھی بوسہ دیا تھا پھر فرمایا صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں پس میں حکم خدا کے مطابق کرتا ہوں مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا مشرکوں کا عمل ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس حج کرے اور عمرہ بجالائے اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔ پھر آپ صفا پر آئے اور درکن یمنی کی طرف رخ کیا اور خدا کی حمد و ثناء کی اتنی دیر دعا کی جتنی دیر مسلسل کوئی سورہ بقرہ پڑھے، پھر مروہ پر تشریف لے گئے اور وقتی دیر صفا پر بٹھڑے تھے وہاں بھی بٹھڑے پھر وہاں سے کوہ صفا پر گئے اور بٹھڑے۔ پھر مروہ پر گئے یہاں تک کہ ان کی سعی سے فارغ ہوئے در آنحیا لیکہ آپ مروہ پر تھے اور آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا یہ جبل ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف اور فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جو ہدی کو نہیں لے جائے گا عمل نہیں ہوگا اگر میں اپنے امر میں آگے بڑھوں گا تو پچھن ہٹوں گا۔ میں وہی کروں گا جیسا میں نے تم کو حکم دیا ہے میں ہدی لے جاؤں گا اور ہدی لے جانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ ہدی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے محل ہو جائے۔ ایک شخص نے کہا ہم حاجی بن کر ایسی صورت میں نہیں نکلیں گے کہ ہمارے سروں اور بالوں سے غسل جنابت کا پانی ٹپکنا ہو (یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے جنہوں نے حج تمتع کو حرام کیا) حضرت نے فرمایا تم اس پر کبھی ایمان نہ لاؤ گے حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں حج تمتع کو حرام کیا۔) سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اپنے دین کو اس طرح جان لیا گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں جو آپ نے ہمیں حکم دیا ہے اے جان لیا۔

کیا یہ حکم ہمارے ہی لئے ہے فرمایا قیامت تک کے لئے ہے پھر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور فرمایا اس طرح میں نے عمرہ کو حج میں داخل کیا قیامت تک کے لئے۔ حضرت علیؓ اسی موقع پر یمن سے آئے جب کہ

رسول اللہ مکہ میں تھے پس حضرت علیؓ فاطمہ علیہا السلام کے پاس آئے در آنجا لیکہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور خوشبو لگائے ہوئے تھیں اور رنگیں کپڑے پہنے ہوئے۔ فرمایا اے فاطمہ! اب کیوں ہے فرمایا رسول اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے پس حضرت علیؓ رسول خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ فاطمہؓ کل پہو گئیں اور انھوں نے رنگین کپڑے پہنے لئے فرمایا میں نے لوگوں کو یہی حکم دیا ہے یا علیؓ تم نے ہلہل کیے فرمایا اسی نیت سے جو نبی کا ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا میری طرح تم احرام باندھ رہو بدی میں میرے شریک ہو پھر حضرت مع اصحاب مکہ کے مقام بطحا پر آئے لیکن گھروں میں نہیں اترے جب یوم ترویہ آیا تو زوال آفتاب کے وقت لوگوں کو غسل کا حکم دیا کہ ہلہل حج کریں جیسا کہ خدا نے اپنے نبی پر نازل کیا ہے۔

اتباع کرو ملت ابراہیم کا خلوص سے پھر حضرت مع اصحاب ہلہل حج کرتے ہوئے نکلے اور مٹی میں آئے اور ظہر کی نماز پڑھی، عصر اور مغرب، عشاء اور صبح کی نماز پڑھی پھر صبح کو لوگ آپ کے ساتھ تھے اور قریش مزدلفہ سے چل کھڑے ہوتے تھے اور لوگوں کو وہاں سے چلنے کے لئے رہنمائی کرتے تھے رسول اللہ تشریف لائے اور قریش کو یہ امید تھی کہ ان کا یہ چل پڑنا اسی طرح کا ہو گا جیسے دوسرے لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں۔ خدا نے رسول پر یہ آیت نازل کی، تم بھی اسی طرح چل کھڑے ہو جیسے اور لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ سے استغفار کرو یعنی ابراہیم واسمعیل واسحاق، جس وقت وہاں سے چلتے تھے تم بھی چلو، اور جس وقت ان کے بعد والے چلتے تھے جب قریش نے دیکھا کہ حضرت کا خیمہ کھڑا کیا تو ان کے دلوں میں یہ بات پیدا ہوئی جس کی چل کھڑے ہونے کے بارے میں وہ امید کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ مقام تہہ نمک پہنچے اور وہاں آپ کا خیمہ نصب ہوا اس کے پاس اوروں نے بھی اپنے خیمے نصب کیے جب زوال آفتاب پہو گیا تو رسول اللہ خیمہ سے نکلے اور آپ کے ساتھ قریش تھے حضرت نے غسل کیا اور زلبہ قطع کیا پھر آپ نے مسجد میں ٹھہر کر لوگوں کو وعظ کیا اور کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے روکا پھر نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کی پھر موقف کی طرف گئے اور قیام کیا لوگ بڑھے کہ آپ کے ناقہ کے موزے درست کریں وہ ناقہ کے چاروں طرف جمع تھے آپ نے ان کو ہٹایا اور فرمایا لوگو یہ جگہ اس کام کے لئے نہیں ہے یہ سن کر لوگ معترض ہو گئے اور انھوں نے یہ کام مزدلفہ میں کیا لوگ وہاں ٹھہرے رہے جب سورج غروب ہوا تو چلے حضرت نے دعا کا حکم دیا جب مزدلفہ آیا جو شعرا الحرام ہے تو مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں پڑھی پھر قیام کیا اور وہیں ہی کی نماز پڑھی ایشم کے نزدیک لوگوں کو رات ہی میں چٹا کیا اور حکم دیا کہ وہ طلوع آفتاب سے جسہ عقبہ پر پردہ کر دیں اور دن نکلنے ہی وہاں سے چل دیں اور منی پہنچیں، پھر حضرت نے حجرہ عقبہ پردہ کی اور جو ہری رسول اللہ اپنے ساتھ لائے تھے ان کی تعداد ۶۴ یا ۶۵ تھی اور حضرت علیؓ نے حجر کے ۳۴ اونٹ، اور رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے تھوڑا سا گوشت لیا جائے اور اسے باندی میں پکایا جائے۔

پس رسول اللہ نے اور حضرت علی علیہ السلام نے اس میں سے تھوڑا سا شوربہ کھایا اور قصائیوں کو نہ توان کی کھال دی اور نہ جسم کا کوئی حصہ اور نہ اونٹوں کے قلائیے اور باقی تصدق کر دیا پھر بیت اللہ کی زیارت کی اور سخی کی طرت لوٹ آئے اور وہاں قیام کیا۔ تیسرے دن جو آخر ایام تشریق تھا پھر حرم پر رمی کی اور نفیرین کی پھر ابلح آئے، حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اپنی ازواج کو حج و عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لئے کہیے (چونکہ وہ حاملین ہونے والی تھیں) اور آپ حج کیجیے۔ حضرت مقام ابلح پر ٹھہرے اور عائشہؓ کو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنہا میں بھیج دیا جہاں انھوں نے عمرہ کا پہلہ کیا اور بحیث اللہ اگر طواف کیا اور رسول اللہ داخل ہوئے بالائی حصہ مکہ سے عقبہ مدینہ میں ہو کر اور خارج ہوئے اسفل مکہ کے مقام طوی سے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ منیٰ سے آنحضرتؐ صلب کی راہ سے چلے اور پھر پیلے راستوں سے گزرے آپ جس راستہ سے جاتے تھے اس سے لوٹتے نہ تھے۔ (م)

۶۔ فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ جب رسول اللہ نے حج کا ارادہ کیا تو آپ مدینہ سے چلے جبکہ ذی قعد کے چار دن باقی تھے اور شجرہ تک آئے وہاں نماز پڑھی پھر سواری کو چلایا اور بیدار میں آئے یہاں احرام باندھا اور پہلہ کیا تو قربانی کے اونٹ آپ کے ہاتھ تھے تمام لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ نیت عمرہ کی نہیں کی اور وہ حج تمتع کو جانتے بھی نہ تھے جب رسول اللہ مکہ آئے تو حضرت نے طواف کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ طواف کئے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر فرمایا جو حکم خدا ہے اب وہ بہا لاتا ہوں اس کے بعد آپ کو وہ صفا پر آئے اور صفا حروہ کے درمیان سات طواف کئے جب حروہ پر پہنچ کر وہ ختم ہوئے تو آپ نے خبیثہ پڑھا اور لوگوں سے فرمایا محل جو چاہیں اور اس کو عمرہ قرار دیں۔

اور وہ ایک ایسا حکم ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور مندرمایا جب میں اپنے معاملہ میں کوئی قدم آگے بڑھاتا ہوں تو نیچے نہیں ہٹانا۔ جو میں نے تم کو حکم دیا ہے وہ خود بھی کرتا ہوں اور نہیں سزاوار ہے اس کے لئے جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہے کہ محل ہو جائے اس سے پہلے ہدی اپنے مقام پر پہنچے، سراقہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے جان لیا اس طرح کہ یا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں یہ تو فرمائیے کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہر سال کے لئے یہ مندرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ اچھا ہے کہ حج کے زمانہ میں (عمرہ کے بعد محل ہو کر عورت کے پاس جاسکیں اور پھر در باندہ احرام باندھیں حج کے لئے) غسل جنابت کا پانی بھائے سر دوس سے ہٹکے ہو۔

حضرت نے منہ دیا تو کبھی ایمان نہ لائے گا۔ حضرت علیؓ میں سے حج کرنے کے لئے آگئے آپ نے جناب فاطمہ کو محل مالت میں پایا اور خوشبو کیں پائی رسول اللہ کے پاس آئے اور فتویٰ پوچھا۔ حضرت نے پوچھا یا علی تم نے کیا نیت کی ہے فرمایا وہی جو آپ کی نیت ہے منہ دیا احرام نہ کھولو، اور ان کو اپنی منہ بانی میں منہ کیا اور ۳۰ قربانیاں

ان کے حصہ میں دیں اور ۱۶۳ اپنے حصہ میں رکھیں۔

اور حضرت نے ان کو اپنے ہاتھ سے ٹھکرایا اور ہر ترانے سے تھوڑا سا گوشت لے کر اسے ایک ہانڈی یا دیگ میں ڈالا اور پکوا دیا پھر تھوڑا سا شوربہ کھایا اور سنا یا اب ہم نے سب میں سے کھایا اور سنا یا حج تمتع بہتر ہے حج تشران سے اور وہ بہتر ہے حج اسناد سے، میں نے پوچھا حضور نے احرام رات کو باندھا تھا یا دن میں، سنا دیا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا تمہارے وقت، فرمایا رسول اللہ نے ذکر کیا حج کا اور کھانا لوگوں کو جن کا خطا آیا تھا جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اس کو اطلاع دی جائے کہ جو حج کرنے کی طاقت رکھتا ہے لوگ آگئے جب منزل شجرہ پر اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بغلوں کے بال تو پیں اور سونے زہار صاف کریں اور غسل کریں اور صرف ازار دردا لباس میں رکھیں یا ازار و عمامہ اپنے کندھے پر رکھیں جن کے پاس ردائہ ہو اور پھر اس طرح تبلیہ کیا۔ بیک اللہم بیک بیک الخ اور حضرت رسول خدا تعالیٰ عجلتہ فرماتے کہ جب کوئی سوار ملتا یا کسی نیل پر چڑھنے یا آخرات کو کسی وادی میں اترنے اور نمازوں کے بعد اور جب عقبہ کے بالان حصہ سے مکہ میں داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلنے والے طوی کی طرف سے ہو کر جب باب مسجد پر پہنچے تو کعبہ کا رخ کرتے، امین سنان نے کہا کہ وہ باب بنی شیبہ ہے پس اللہ کی حمد و ثناء کرتے اور درود بھیجتے اپنے جدا ابراہیم پر اور پھر کعبہ کے پاس آتے اسے بوسہ دیتے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر درود رکعت نماز پڑھتے پھر زم زم پر آتے اور اس کا پانی پیتے پھر فرمایا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں علم نافع اور رزق واسع کا اور ہر درد کی شفا کا، اور یہ کعبہ کی طرف رخ کر کے فرماتے پھر آپ نے اصحاب سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ میرا کعبہ ہے آخری عہد ہے حجر کو بوسہ دینے کا اس کے بعد حضرت نے بوسہ دیا پھر کہہ مضارب گئے اور فرمایا میں ظاہر کرتا ہوں اس امر کو جو اللہ نے ظاہر کیا پھر صفایہ پر اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر کوئی سورۃ بقرہ پڑھے۔ (۴)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حجر کے اپنے ہاتھ سے ۶۳ اونٹ اور علی علیہ السلام نے اس کے علاوہ میں نے کہا ۳۳ فرمایا ان۔ (۵)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے اونٹوں کی نگہبانی کرنے والا ناجیہ بن جندب تھا اور حضرت کاسر مؤذنہ والا حج میں معمر بن عبد اللہ تھا۔

جب وہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ کا سر مؤذن رہا تھا تو قریش نے اس سے کہا کیا رسول اللہ نے اجازت دی تھی کہ تیرے ہاتھ میں استرا ہو، اس نے کہا واللہ میں اپنے لئے خدا کا فضل سمجھتا ہوں یہ معروہ شخص ہے جو رسول اللہ کے لئے سواری کا اہتمام کرتا تھا۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ اے معمر رات کی سواری ڈھیلی کسی گت ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

میں نے تو اسی طرح مضبوط باندھا تھا جیسے باندھا کرتا ہوں لیکن آپ کی جو نظر کم میرے اور پر ہے لوگوں کو اس پر حسد ہے اور وہ میری جگہ لینا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا میں ایسا نہیں کروں گا۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے تین عمرے متفرق کئے ایک ذی قعدہ میں احرام باندھا عسقلان سے جو عمرہ مدینہ پہنچتا ہے دوسرے کا احرام باندھا جحفہ سے جو عمرہ قضا تھا اور ایک کا احرام باندھا جعرانہ سے جبکہ آپ طائف غزوہ حنین کے بعد لوٹے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے علاوہ کوئی اور بھی حج کیا تھا فرمایا بیس حج اور کئے تھے۔ (رض)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے چھپ کر بیس حج کئے آپ پتھر پر مقاموں سے گزرتے تھے اور صرحت بول کے لئے اترتے تھے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا رسول اللہ نے عمرہ مدینہ کیا اور مدینہ سے اگلے سال کیا اور جعرانہ سے طائف آتے ہوئے تین عمرے کئے اور تینوں ماہ ذی قعدہ میں کئے۔ (مسئق)

۱۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسول خدا نے تین عمرے کئے ہر عمرہ ماہ ذی قعدہ میں۔ (مسئق)

﴿باب ۲﴾

﴿فضل الحج والعمرة وثوابهما﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن عمرو بن عثمان الغزازی ، عن علی بن عبد اللہ البجلي ، عن خالد القلانسی ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : قال علي بن الحسين رضي الله عنهما : حججوا واعمرُوا تصحُّ أبدانكم وتنسحُّ أرزاقكم وتكفون مؤونات عيالكم ؛ وقال : الحاجُّ مغفورٌ له وموجبٌ له الجنة ومستأنفٌ له العمل ومحموظٌ في أهله وماله .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبد الأعلى قال : قال أبو عبد اللہ علیہ السلام : كان أبي يقول : من أمَّ هذا البيت حاجباً أو معتمراً مبرراً من الكبر رجوع من ذنوبه كبشة يوم ولدته أمه ثم قرأ : «فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه» قلنا : ما الكبر ؟ قال : قال رسول اللہ ﷺ : «إن أعظم الكبر غص الخلق وسفه الحق» قلنا : ما غص الخلق وسفه الحق ؟ قال : «يجهل الحق ويبطن على أهله ومن فعل ذلك نازع الله دمه» .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ضمان الحاج والمُعتمر على الله إن أبقاه بلفه أهله وإن أماته أدخله الجنة .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عن آبائه قال : قال رسول الله ﷺ : الحجة نوابها الجنة والعمره كفارة لكل ذنب .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن يحيى بن عمرو بن كليح ، عن إسماعيل بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني قد وُطئت نفسي على لزوم الحج كل عام بنفسي أو برجل من أهل بيتي بمالي ؟ فقال : وقد عزم على ذلك ؟ قال : قلت : نعم ، قال : إن فعلت فأبشر بكثرة المال .

٦ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الحاج يصدرون على ثلاثة أصناف : صنف يعتق من النار وصنف يخرج من ذنوبه كهينة يوم ولدته أمه وصنف يحفظ في أهله وماله ، فذاك أدنى ما يرجع به الحاج .

٧ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله بن يحيى الكاهلي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول ويذكر الحج فقال : قال رسول الله ﷺ : هو أحد الجهادين هو جهاد الضعفاء ونحن الضعفاء أما إنه ليس شيء أفضل من الحج إلا الصلاة وفي الحج لها صلاة وليس في الصلاة قبلكم حج ، لا تدع الحج وأنت تقدر عليه أما ترى أنه يشعث رأسك ويقشف فيه جلدك ويمتنع فيه من النظر إلى النساء وإننا نحن لهنا ونحن قريب ولنا مياه متصلة ما تبلغ الحج حتى يشق علينا فكيف أنتم في بعد البلاد وما من ملك ولا سوقة يصل إلى الحج إلا بمشقة في تغيير مطعم أو مشرب أو ريح أو شمس لا يستطيع ردّها وذلك قوله عز وجل : " و تحمل أھالكم إلى بلد لم تكونوا بالغيه إلا بشق الأنفس إن ربكم لرؤف رحيم " .

۸- محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربي
ابن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله :
لا يحالف الفقر والحسنى مدمن الحج والعمرة .

۹- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي أيوب ،
عن سعد الأسكاف قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن الحاج إذا أخذ في جهازه
لم يحظ خطوة في شيء من جهازه إلا كتب الله عز وجل له عشر حسنات وحي عنه
عشر سيئات ورفع له عشر درجات حتى يفرغ من جهازه متى ما فرغ فإذا استقبلت
به راحلته لم تضع خفاً ولم ترفعه إلا كتب الله عز وجل له مثل ذلك حتى يقضي نسكه
فإذا قضى نسكه غفر الله له ذنوبه ، وكان ذا الحجّة والمحرّم وصفر وشهر ربيع الأول
أربعة أشهر تكتب له الحسنات ولا تكتب عليه السيئات إلا أن يأتي بموجة فإذا
مضت الأربعة الأشهر خلط بالناس .

۱۰- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن
حسين بن خالد قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : لأي شيء صار الحاج لا يكتب عليه
الذّنوب أربعة أشهر ؟ قال : إن الله عز وجل أباح المشركين الحرم في أربعة أشهر إذ يقول :
« فسيحوا في الأرض أربعة أشهر » ثم ذهب لمن يصح من المؤمنين البيت الذّنوب
أربعة أشهر .

۱۱- أحمد ، عن أبي محمد الحجّال ، عن داود بن أبي يزيد ، عن ذكره ، عن
أبي عبدالله عليه السلام قال : الحاج لا يزال عليه نور الحج ما لم يلم بذنوب .
۱۲- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي محمد الفراء قال :
سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما
ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد .

۱۳- محمد بن يحيى ، عن علي بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن جعفر
ابن عمران ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحج والعمرة سوقان من أسواق
الآخرة ، اللّازم لهما في ضمان الله إن أبقاء أدّاه إلى عياله وإن أماته أدخله الجنة .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن زكريا المؤمن ، عن إبراهيم بن صالح ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحاج والمُعتمر وفد الله إن سألوه أعطاهم وإن دعوه أجابهم وإن شفعوا شفّعهم وإن سكتوا ابتدّهم ويموتون بالذّرهم ألف [ألف] درهم .

١٥ - وعنه ، عن عبدالمؤمن ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : درهم تنفقه في الحج أفضل من عشرين ألف درهم تنفقها في حق .

١٦ - وعنه ، عن عبدالمؤمن ، عن داود بن أبي سليمان البصاص ، عن عذافر قال قال أبو عبد الله عليه السلام : ما يمنك من الحج في كل سنة ؟ قلت : جعلت فداك العيال قال : فقال : إذا مت فمّن لعيلالك ؟ أطعم عيالك الخل والزيت وحج بهم كل سنة .

١٧ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن علي بن أسباط ، عن سليمان الجعفري عن روه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان علي بن الحسين عليه السلام يقول : بادروا بالناسم على الحاج والمعتمر ومصافحتهم من قبل أن تغالطهم الذنوب .

١٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن عيسى ، عن زكريا المؤمن ، عن شعيب المقر قوفي ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحاج والمعتمر في ضمان الله ، فإن مات متوجّهاً غفر الله له ذنوبه وإن مات محرماً بمئة الله مليئاً وإن مات بأحد الحرمين بمئة الله من الآمنين وإن مات منصرفاً غفر الله له جميع ذنوبه .

١٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن الرضا عليه السلام قال : سمعته يقول : ما وقف أحد في تلك الجبال إلا استجيب له فأما المؤمنون فيستجاب لهم في آخرتهم وأما الكفار فيستجاب لهم في دنياهم .

٢٠ - وعنه ، عن أبيه ، عن علي بن أسباط ، عن بعض أصحابنا قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا أخذ الناس منازلهم بمضى نادى مناد : يا منى قد جاء أهلك فاتممي في فجاجك واترعي في منابك . و مناد ينادي : لو تدرون بمن حللتم لا يقتنم بالخلف بعد المغفرة .

٢١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن أبي الجارود ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال : « ففرّوا إلى الله إنني لكم منه نذيرٌ مبين » قال : حجّوا إلى الله عزّ وجلّ .

٢٢ - عليّ ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أخذ الناس منازلهم بمعنى نادى مناد : لو تعلمون بفناء من حلّتم لا يقنتم بالخلف بعد المغفرة .

٢٣ - عبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب ، عن خاله عبد الله بن عبد الرحمن ، عن سعيد السمان قال : كنت أحجّ في كل سنة فلما كان في سنة شديدة أصاب الناس فيها جهد . فقال لي أصحابي : لو نظرت إلى ما تريد أن تحجّ العام به فتصدّقت به كان أفضل قال : قلت لهم : وترون ذلك ؟ قالوا : نعم ، قال : فتصدّقت تلك السنة بما أريد أن أحجّ به وأقمت قال : فرأيت رؤيا ليلة عرفة وقلت : والله لأعود ولا أدع الحجّ قال : فلما كان من قابل حجبت فلما أتيت مني رأيت أبا عبد الله عليه السلام وعنده الناس مجتمعون فأتيته فقلت له : أخبرني عن الرجل وقصص عليه قصتي وقلت : أيهما أفضل الحجّ أو الصدقة ؟ فقال : ما أحسن الصدقة - ثلاث مرّات - قال : قلت : أجل فأيهما أفضل ؟ قال : ما يمنع أحدكم من أن يحجّ ويتصدّق قال : قلت : ما يبلغ ماله ذلك ولا يتسع قال : إذا أراد أن يتفق عشرة دراهم في شيء من سبب الحجّ أنفق خمسة وتصدّق بخمسة أو قصر في شيء من نفقته في الحجّ فيجعل ما يحبس في الصدقة فإن له في ذلك أجراً قال : قلت : هذا لو فعلناه استقام قال : ثم قال : وأنتي له مثل الحجّ - فقال لها تلك مرّات - إن العبد ليخرج من بيته فيعطى قميصاً حتى إذا أتى المسجد الحرام طاف طواف الفريضة ثم عدل إلى مقام إبراهيم فضلى ركعتين فبات به ملك فيقوم عن يساره فإذا انصرف ضرب يده على كتفيه فيقول : يا هذا أمّا ما مضى فقد غفر لك وأمّا ما يستقبل فجدّ

٢٤ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن أبي حمزة الثمالي قال : قال رجل لعلني بن الحسين عليه السلام : تركت الجهاد وخشوتته ولزمت الحجّ ولينه قال : وكان متكئاً فجلس وقال : ويحك أما بلغك ما قال رسول الله ﷺ في حجة الوداع إنه لما وقف بعرفة وهمت الشمس أن تغيب قال رسول الله ﷺ : يا بلال قل للناس

فلينصتوا فلما نصتوا قال رسول الله ﷺ : إن ربكم تطول عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفورا لكم ؛ قال : - و زاد غير الثمالي أنه قال : إلا أهل التبعات - فإن الله عدل يأخذ للضعيف من القوي فلما كانت ليلة جمع لم يزل يناجي ربه ويسأله لأهل التبعات فلما وقف بجمع قال لبلال : قل للناس فلينصتوا فلما نصتوا قال : إن ربكم تطول عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفورا لكم وضمن لأهل التبعات من عنده الرضا .

٢٥ - علي ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : لما أفاض رسول الله ﷺ تلقاه أعرابي بالبطح فقال : يا رسول الله إنني خرجت أريد الحج فعاقتني وأنا رجل ميل - يعني كثير المال - فمرني أصنع في مالي ما أبلغ به ما يبلغ به الحاج ؟ قال : فالتفت رسول الله ﷺ إلى أبي قيس فقال : لو أن أبا قيس لك زنته ذهبة حراء أنفقته في سبيل الله ما بلغت ما بلغ الحاج .

٢٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل السراج ، عن هارون بن خازجة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من دفن في الحرم أمن من الفزع الأكبر ، فقلت له : من بر الناس وفاجرهم ؛ قال : من بر الناس وفاجرهم .

٢٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن العلاء ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أدنى ما يرجع به الحاج الذي لا يقبل منه أن يحفظ في أهله وماله ؛ قال : فقلت : بأي شيء يحفظ فيهم ؛ قال : لا يحدث فيهم إلا ما كان يحدث فيهم وهو مقيم معهم .

٢٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جندب ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الحج جهاد الضعيف ثم وضع أبو عبد الله عليه السلام يده في صدر نفسه وقال : نحن الضعفاء ونحن [ال] ضعفاء .

٢٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن إبراهيم بن ميمون قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنني أحج سنة و شريكتي سنة ، قال : ما يمنعك من الحج يا إبراهيم ؟ قلت : لا أتفرغ لذلك جعلت فداك أتصدق بخمس مائة مكان ذلك ؟ قال : الحج أفضل ، قلت : ألف ؟ قال : الحج أفضل ، قلت : فألف وخمس مائة ؟ قال : الحج أفضل ، قلت : ألفين ؟ قال : أفني ألفيك طواف البيت ، قلت : لا ، قال : أفني ألفيك سعي بين الصفا والمروة ، قلت : لا ، قال : أفني ألفيك وقوف بعرفة ، قلت : لا ، قال : أفني ألفيك رمي الجمار ، قلت : لا ، قال : أفني ألفيك المناسك ، قلت : لا ، قال : الحج أفضل .

٣٠ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن مسكان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال لي أبو عبد الله : قال لي إبراهيم ابن ميمون كنت جالسا عند أبي حنيفة فجاءه رجل فسأله فقال : ما ترى في رجل قد حج حجة الإسلام ، الحج أفضل أم يعتق رقبة ؟ فقال : لا بل عتق رقبة ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : كذب والله وأنتم لمحجة أفضل من عتق رقبة ورقبة ورقبة حتى عد عشرأ ثم قال : ويحه في أي رقبة طواف بالبيت وسعي بين الصفا والمروة والوقوف بعرفة وحلق الرأس ورمي الجمار لو كان كما قال لعطل الناس الحج ولو فعلوا كان ينبغي للإمام أن يجبرهم على الحج إن شأوا وإن أبوا فإن هذا البيت إنما وضع للحج .

٣١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن عمر ابن يزيد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : حجة أفضل من [عتق] سبعين رقبة ، فقلت : ما يعدل الحج شيئا ، قال : ما يعدله شيء ولدرهم واحد في الحج أفضل من ألف درهم فيما سواه من سبيل الله ثم قال له : خرجت على نيف وسبعين بعيرا وبضع عشرة دابة ولقد اشتريت سودا أكثر بها العدد ولقد آذاني أكل الخل والزيت حتى أن حميدة أشرت بدجاجة فشويت فرجعت إلي نفسي .

٣٢ - علي بن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين الأحمسي ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : حجة خير من بيت مملوء ذهباً يتصدق به حتى يفتنى .

٣٣ - عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ربعي بن عبدالله، عن الفضيل قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: لا ورب هذه البنية لا يخالف مد من الحج بهذا البيت حتى ولا قرأبداً .

٣٤ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن محمد بن عبدالله قال: قلت للرّضا عليه السلام: جعلت فداك إن أبي حدثني عن آبائك عليه السلام أنه قيل لبعضهم: إن في بلادنا موضع رباط يقال له: قزوين وعدوا يقال له: الدّيلم فهل من جهاد أهل من رباط؟ فقال: عليكم بهذا البيت فحجّوه، ثم قال: فأعاد عليه الحديث ثلاث مرّات كل ذلك يقول: عليكم بهذا البيت فحجّوه ثم قال في الثالثة: أما يرضى أحدكم أن يكون في بيته ينفق على عياله ينتظر أمرنا فإن أدركه كان كمن شهد مع رسول الله ﷺ بدرأ وإن لم يدركه كان كمن كان مع قائمنا في فسطاطه هكذا وهكذا - وجمع بين مناسباته - فقال أبو الحسن عليه السلام: صدق هو عليّ ما ذكر .

٣٥ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن عليّ، عن غالب، عن عثمان ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الحج والعمرة سوقان من أسواق الآخرة والعامل بهما في جوار الله إن أدرك ما يأمل غفر الله له وإن قصر به أجله وقع أجره على الله .

٣٦ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسن زعلان، عن عبدالله ابن المغيرة، عن ابن الطيّار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: حجج تترى وعمر تسمى يدفعن عيلة الفقر وميتة السوء .

٣٧ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: أتى النبي ﷺ رجلان رجل من الأنصار ورجل من ثقيف فقال الثقيفي: يا رسول الله حاجتي، فقال: سبقك أخوك الأنصاري فقال: يا رسول الله إنني على ظهر سفري وإني عجلان وقال الأنصاري: إنني قد أذنت له فقال: إن شئت سألتني وإن شئت نبأتك فقال: نبئتني يا رسول الله، فقال: جئت تسألني عن الصلاة وعن الوضوء وعن السجود فقال الرجل: إي والذي بعثك بالحق، فقال: أسبغ الوضوء واملاً يديك من ركبتك وعقر جينك في التراب

وصل صلاة مودع ، وقال الأنصاري : يارسول الله حاجتي ، فقال : إن شئت سألتني و إن شئت نبأتك ، فقال : يارسول الله نبئتني ، قال جئت تسألني عن الحج وعن الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار وحلق الرأس ويوم عرفة فقال الرجل : إي والذي بعثك بالحق ، قال : لا ترفع ناقتك خفاً إلا كتب الله به لك حسنة ، ولا تضع خفاً إلا حط به عنك سيئة و طواف بالبيت وسعي بين الصفا والمروة تنفثل كما ولدتك أمك من الذنوب ورمي الجمار ذخر يوم القيامة وحلق الرأس لك بكل شعرة نور يوم القيامة ويوم عرفة يوم يباهي الله عز وجل به الملائكة فلو حضرت ذلك اليوم يرمل عالج وقطر السماء وأيام العالم ذنوباً فإنه تبت ذلك اليوم . وفي حديث آخر له بكل خطوة يخطوها إليها يكتب له حسنة ويمحى عنه سيئة ويرفع له بها درجة .

٣٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن الحسن بن الجهم عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال أبو جعفر عليه السلام : ما يقف أحد على تلك الجبال بر ولا فاجر إلا استجاب الله له فأما البر فيستجاب له في آخرته ودنياه وأما الفاجر فيستجاب له في دنياه .

٣٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن الفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحاج ثلاثة فأفضلهم نصيباً رجل غفر له ذنبه ما تقدم منه وما تأخر ووقاه الله عذاب القبر وأما الذي يليه فرجل غفر له ذنبه ما تقدم منه ويستأنف العمل فيما بقي من عمره وأما الذي يليه فرجل حفظ في أهله وماله .

٤١ - ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما من سفر أبلغ في لحم ولادم ولا جلد ولا شعر من سفر مكة ، وما أحد يبلغه حتى تناله المشقة .
٤٠ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحاج على ثلاثة أصناف : صنف يعتق من النار وصنف يخرج من ذنوبه كهيئة يوم ولدته أمه وصنف يحفظ في أهله وماله وهو أدنى ما يرجع به الحاج .

٤٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن داود بن أبي يزيد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أخذ الناس مواطنهم بمنى نادى مناد من قبل الله عز وجل : إن أردتم أن أرضى فقد رضيت .

٤٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عمر بن حفص ، عن سعيد بن يسار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام - عشية من العشيات ونحن بمنى وهو يحسنني على الحج ويرغبني فيه - : يا سعيد أئتما عبد رزقه الله رزقاً من رزقه فأخذ ذلك الرزق فأنفقته على نفسه وعلى عياله ثم أخرجهم قد ضحاهم بالشمس حتى يقدم بهم عشية عرفة إلى الموقف فيقبل ، ألم تر فرجاً تكون هناك فيها خلل وليس فيها أحد ؟ قلت : بلى جعلت فداك ؟ فقال : يجيئ بهم قد ضحاهم حتى يشعب بهم تلك الفرج فيقول الله تبارك وتعالى لا شريك له : عبيد رزقته من رزقي فأخذ ذلك الرزق فأنفقته فضحى به نفسه وعياله ثم جاء بهم حتى شعب بهم هذه الفرجة التماس مغفرتي أغفر له ذنبه وأكفيه ما أهمله وأرزقه . قال : سعيد مع أشياء ، قالها نحواً من عشرة .

٤٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : إذا أخذ الناس منازلهم بمنى نادى مناد : لو تعلمون بفناء من حلتهم لا يقنتم بالخلف بعد المغفرة .

٤٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من مات في طريق مكة ذاهباً أو جائياً أمن من الفزع الأكبر يوم القيامة .

٤٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن أبي المغراء ، عن سلمة بن محرز قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام إذ جاءه رجل يقال له : أبو الورد فقال لأبي عبد الله عليه السلام : رحمك الله إنك لو كنت أرحمت بدئك من المحمل ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : يا أبا الورد ، إنني أحب أن أشهد المنافع التي قال الله تبارك وتعالى : « ليس شهدوا منافع لهم » ، إنه لا يشهدا أحد إلا نفعه الله أمّا أنتم فترجعون مغفوراً

لکم وأما غیرکم فیحفظون فی أہالیہم وأموالہم .

۴۷ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن محمد بن عبد الحمید ، عن عبد اللہ بن جندب ، عن بعض رجالہ ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا کان الرجل من شأنہ الحج کل سنة ثم تخلف سنة فلم یخرج قالت الملائکۃ الذین علی الأرض للذین علی الجبال : لقد قدنا صوت فلان ، فیقولون : اطلبوہ فیطلبوہ فلا یشیبوہ فیقولون : اللهم ان کان حبسہ دین فأدّ عنہ أو مرض فاشفہ أو فقر فأغنہ أو حبس ففرج عنہ أو فعل فافعل بہ والناس یدعون لأنفسہم وہم یدعون لمن تخلف .

۴۸ - أحمد ، عن عمرو بن عثمان ، عن علی بن عبد اللہ ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یقول : یامعشر من لم یحج استبشروا بالحاج وصافحوہم وعظموہم فانّ ذلك یجب علیکم ، تشارکوہم فی الأجر .

باب

حج و عمرہ کی فضیلت اور انکا ثواب

- ۱- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ حج و عمرہ کہ وہ ان سے تمہارے بدن تندرست رہیں گے اور رزق وسیع ہوں گے اور تمہارے اہل و عیال کے خرچ میں کفایت ہوگی اور فرمایا حاجی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جنت اس پر واجب ہوگی اور عمل کا نئے سہ سے آغاز ہوگا اور اس کے اہل و مال حفاظت میں رہیں گے۔ (مجمول)
- ۷- فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جو خانہ کعبہ کے حج کا یا عمرہ کا ارادہ کرے در آنحالیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ اب گناہ سے پاک ہو جائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ میں نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو عیب لگائے اور حق بات کو جہالت کچھے اور حق سے جاہل ہو اور حق پرستوں کو طعن دے جو اب کرے گا اللہ سے جھگڑا کرے گا اس کی ردائیں۔ (خدا نے فرمایا ہے اکبر یا ردائی)
- ۱۳- فرمایا حضرت نے اللہ کی قسم انت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر آ موت سے تو جنت میں داخل کرے۔ (ض)
- ۱۴- فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ اس کا کفارہ ہے۔ (ض)

- ۵- میں نے کہا میں نے یہ فسترا دیا ہے کہ ہر سال یا تو خود حج کروں یا اپنے خاندان والوں میں سے کسی سے اپنا مال دے کر نیابتہ حج کروں مندرمایا کیا تو نے ایسا ارادہ کیا ہے۔ میں نے کہا ہاں، مندرمایا تو یقین کر تیرے مال میں زیادتی ہوگی۔ (مجمول)
- ۶- مندرمایا حضرت نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو تار و زرخ سے آزاد ہوں گے دوسرے وہ جو اپنے گناہوں کے بوجھ سے جانے کے بعد ایسے ہوں گے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ حاجی کے لئے یہ کم سے کم ثواب ہے (حسن)
- ۷- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج کا ذکر کرتے ہوئے کہ رسول اللہ نے مندرمایا ہے کہ حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے یہ جہاد کمزوروں کا اور ہم کمزور ہیں سوائے نماز کوئی عبادت حج سے افضل نہیں اور حج میں نماز ہے اور نماز میں حج نہیں حج کو ترک نہ کرو در آنحالیکہ تم قادر ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس میں تمہارے سر کے بالوں کی پراگندگی ہوتی ہے تمہاری جلد بدن کو سختی برداشت کرنا ہوتی ہے، عورتوں پر نظر کرنا ممنوع ہوتا ہے۔ ہم تو یہاں ہیں ہم تو قریب رہنے والے ہیں ہمیں برابر پانی ملتا رہتا ہے اور پھر بھی حج میں نفس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تمہارا تو ذکر ہی کیا۔ جو دور دراز شہروں میں رہتے ہیں پردیس، پھر دراہوں کی تکلیف اٹھانے کے لئے آتے ہیں، مہر میرا رکھنا مناسب ہے نہ پانی پھر سرد و گرم ہوا آئیں اور سخت دھوپ، ان کے رد پر تمہیں قدرت نہیں جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ موشی تمہارا بوجھ اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے ہیں اگر تم خود لے جاتے تو بڑی تکلیف اٹھانے کے بعد۔ (حسن)
- ۸- مندرمایا رسول خدا نے فقر اور گری حج و عمرہ سے نہ دے، یعنی ان چیزوں کے خوف سے ترک نہ کرو (مجمول)
- ۹- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حج کا ارادہ کرنے والا اپنا سامان سفر درست کرنے لگتا ہے تو اس مدت میں اس کے ہر قدم پر دس حسنات لکھے جاتے ہیں اور دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور سامان سفر کی درستی تک دس درجہ اس کے بلند ہوتے ہیں اور جب سواری تیار ہو تو بے تواسوار ہونے سے پہلے تک اسی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مناسک حج پورے کر لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول یہ چار ماہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور گناہ نہیں لکھے جاتے مگر ہاں اگر کوئی خاص سبب پیدا ہو جب یہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ (مختلف فیہ)
- ۱۰- میں نے پوچھا حاجی کے لئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے۔ فرمایا مشرکوں کے لئے چار ماہ خدا نے یہ رعایت کی ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلو پھرو، پس مومنین کے لئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ (مجمول)
- ۱۱- فرمایا جب تک حاجی گناہ نہیں کرتا اس سے نور حج زائل نہیں ہوتا۔ (مجمول)
- ۱۲- فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج کو ذکر یہ دونوں فقر اور گناہ کو اس طرح دور کر

دیتے ہیں جیسے ریتی رکڑ کر لوہے کا ڈنگ دور کر دیتی ہے۔ (درسل)

۱۳- فرمایا حج و عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں اور خدا کی یہ ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اسے اس کے اہل و عیال تک پہنچا دے اور اگر اس کو مارے تو داخل جنت کرے۔

۱۴- فرمایا حج و عمرہ کرنے والے اللہ کی فرستادہ جماعت ہیں اگر وہ اس سے سوال کریں گے تو وہ ان کو سزا دے گا اور اگر وہ اس سے دعا کریں گے تو قبول کرے گا اور اگر وہ سفارش کریں گے تو وہ منظور کرے گا اور اگر چپ رہیں گے تو ابندار کرے گا اور ایک درہم کے بدلے ہزار درہم دے گا۔ (مجمول)

۱۵- فرمایا ایک درہم حج میں خرچ کرنا افضل ہے راہِ حق میں دس ہزار درہم خرچ کرنے سے۔ (مخ)

۱۶- فرمایا تجھے حج سے ہر سال کیا چیز دیتی ہے اس نے کہا اہل و عیال، فرمایا اگر تو مر جائے تو اہل و عیال کا کیا ہو گا اہل و عیال کو سسر کہ اور زیتون کھلاؤ اور ہر سال حج کرو۔ (مخ)

۱۷- فرمایا علی بن الحسین نے حج و عمرہ کرنے والوں پر سلام کی ابتداء کروانے سے مصافحہ کر دیا، قبل اس کے کہ گناہوں سے آغوشہ ہو کر ملبو۔ (مجمول)

۱۸- فرمایا حاجی اور مقیم اللہ کی ضمانت میں ہے اگر مناسک ادا کرتا ہوا مرے گا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگر بھات احرام مرے گا تو اللہ اس کو تبلیہ کرنے والوں کی صورت میں مبعوث کرے گا اور اگر نہ حرم میں مرے گا تو اللہ اسے امن والوں میں مبعوث کرے گا اور اگر حج سے نمٹ کر مرے گا تو اللہ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ (مخ)

۱۹- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نہیں ٹھہرا ان پہاڑوں میں کوئی گمراہ کہ اس کی دعا قبول کی گئی اور دیگر مومنین، تو ان کی قبولیت کا تعلق آخرت سے ہو گا اور کفار کی دعائیں ان کی دنیا میں قبول ہوں گی۔ (مخ)

۲۰- فرمایا جب سنی میں لوگ پہنچتے ہیں تو سنی میں ایک منادی ندا کرتا ہے تیرے اہل آگے ہیں اپنی تنگیوں میں کشادگی پیدا کر اور اپنے ثواب میں رعایت کر اور ایک منادی ندا کرے گا کاش تم جانتے کہ تم کس کے یہاں اترے ہو تو تم یقین کرتے بدلہ مغفرت کے بعد۔ (حسن)

سیدنا سلیمان علیہ السلام

۲۱- فرمایا اللہ کی طرف چلو، میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اللہ کی طرف حج کرو۔ (درسل)

۲۲- ترجمہ نمبر ۲۰ میں دیکھو۔

۲۳- راوی کہتا ہے میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال سخت قحط پڑا اور لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا میرے دوستوں نے کہا کہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دو اور یہ رقم صدقہ میں دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا میں نے کہا کیا تم نے اس پر غور کیا ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے تصدق کرنے کا ارادہ کیا، غرض کہ رات کو پھر غور کیا تو یہ طے کیا کہ میں حج کو ترک نہ کروں گا اگلے سال میں حج کو کیا مقام سنی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بہت سے لوگ

حضرت کے پاس جمع تھے میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا حج افضل ہے یا صدقہ، آپؐ نے تین بار فرمایا صدقہ کا کیا کہنا میں نے کہا لیکن ان میں زیادہ بہتر کون ہے۔ فرمایا تمہیں کیا چیز حج اور صدقہ سے روکتی ہے میں نے کہا مال کی کمی ان دونوں کو بھالانے کی اجازت نہیں دیتی۔ فرمایا اگر کوئی بسلسلہ حج کسی امر میں دس درہم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس میں پانچ درہم خرچ کرے اور پانچ درہم صدقہ دے یا حج کے زمانہ میں اپنے کھانے پینے میں کمی کرے اور جو بچا یا ہے وہ صدقہ دے۔ میں نے کہا ہم اگر اس کریں تو ٹھیک ہے پھر آپؐ نے تین بار فرمایا حج کے برابر کیا چیز ہو سکتی ہے جب کوئی حج کئے گھر سے نکلتا ہے تو نیکی کا ایک حصہ اسے مل جاتا ہے اور جب مسجد الحرام میں آتا ہے اور طوافِ زبیدیہ کرتا ہے اور وہاں سے اگر مقامِ ابراہیمؑ نماز پر مقصد ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب آتا ہے اور جب وہ نماز پڑھ کر بیٹھا ہے تو اس کے شانہ کو ہلا کر کہتا ہے کچھ گناہ معاف اب آگے نکل کر۔

۲۳۲۔ ابو جحر ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں نے جہاد اور اس کی سختی کو چھوڑ کر حج اور اس کی آسانی کو لے لیا ہے امام علیہ السلام تکیہ لگائے ہوئے تھے یہ سن کر انھیں بیٹھے اور نہرمایا دئے ہوئے تھے اور پر کیا تجھ تک یہ حدیث نہیں پہنچی جو حجۃ الوداع میں فرمائی تھی۔ جبکہ عرفہ میں قیام کیا تھا اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگوں کو کہو خاموش ہو جائیں جب سب ہم تن گوش ہوئے تو حضرت نے فرمایا اس دن اللہ نے بخش دیا تمہارے نیکو کاروں کو اور شفاعت قبول کی تمہارے نیکوں کی، تمہارے بدی کرنے والوں کے متعلق پس فائدہ حاصل کر واس منفرت کا جو تمہارے لئے ہے اور ابو جحر ثمالی راوی حدیث کے علاوہ ایک اور راوی نے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ بیان کئے۔

اسے پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہنے والا اللہ نے عدل کیا ہے کہ وہ قوی سے ضعیف کے بائیں میں مواخذہ کرتا ہے جب رات ہوتی تو آپؐ اہل شعباب کے متعلق مناجات کرتے رہے رحمت کا سوال کرتے رہے پھر بلال سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر دیجو سب خاموش ہوئے تو فرمایا اللہ نے آج کے دن تم پر بخشش کی ہے تمہارے نیکوں کو بخش دیا اور بدوں کے بارے میں تمہارے نیکوں کی سفارش قبول کی، پس خدا کی بخشش کے کر اسٹواہل شعباب کے لئے خدا کی طرف سے رضی ہے۔ (حسن)

۲۳۵۔ جب حضرت چلے تو مقامِ ابطح میں ایک اعرابی ملا اور کچھ لگا میں حج کو نکلا ہوں آپؐ مجھے معاف کر دیں میں مالدار آدمی ہوں آپ حکم دیں کہ اتنا مال دے دوں جو ایک حاجی کے ثواب کے لئے کافی ہو، حضرت نے فرمایا اگر یہ کوہِ ابتر تھیں سونا ہونے لے اور تو اس کو راہِ خدا میں خرچ کرے تب بھی وہ ثواب نہ پاسکے گا جو ایک حاجی کا ہوتا ہے۔ (حسن)

۲۳۶۔ فرمایا جو حرم میں دفن ہوگا قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔ میں نے کہا ہر ایک وہ دفن ہوگا (۱۴) ۲۳۷۔ ادنیٰ بات اس حاجی کے لئے جس کلج قبول ہو یہ ہے کہ اس کا اہل اور مال محفوظ ہوگا۔ میں نے کہا کس طرح حفاظت

ہوگی ان میں سے مایا ان میں کوئی حادثہ واقع نہ ہوگا مگر جبکہ وہ ان میں مقیم ہو اور کسی حادثہ کا سبب بنے۔

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حج کمزوروں کا جہاد ہے پھر اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اہم ہیں کمزور ہم ہیں کمزور مار بھول!

۲۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا میں خود ایک سال حج کرتا ہوں اور ایک سال میرا شریک حج کرتا ہے فرمایا تمہیں چیز مانع ہوتی ہے۔ میں نے کہا فراغت حاصل نہیں، میں اس کے بدلے پانچ سو روپے صدقہ دیتا ہوں مگر فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ایک ہزار روپے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ڈیڑھ ہزار روپے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا دو ہزار روپے دوں گا کیا تیرے دو ہزار طوانے کے برابر ہو جائیگے میں نے کہا نہیں تو کیا سنی صفا درودہ کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا و توف عرفہ کے برابر ہو جائیں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا رمدی جمرات کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا اور مناسک کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں، فرمایا تو حج افضل ہے۔ (۲۸)

۳۰۔ رادی کہتا ہے میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ ایک شخص کے لئے حج افضل ہے یا غلام آزاد کرنا انھوں نے کہا۔ غلام آزاد کرنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹا ہے وہ اور وہ یہ کہہ کر گنہگار ہوا بے شک حج افضل ہے غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے، یہاں تک کہ آپ نے دس تک گنا پھر فرمایا دسے ہو اس پر کوئی غلام برابر ہے طواف بیت سے صفا درودہ کے درمیان سعی کے عرفہ اور حلقہ راس کے اگر ایسا ہوتا جیسا اس نے کہا اگر لوگ ایسا ہی کریں تو لوگ حج کرنا ہی چھوڑ دیں اس صورت میں امام کو لازم ہے ان سے جبراً حج کر لے اگر وہ انکار کریں تو کہے کہ یہ گھر تو حج کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ (۳۰)

۳۱۔ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا حج افضل ہے ستر غلام آزاد کرنے سے، میں نے کہا حج کے بدلہ کی بھی کوئی چیز ہے مگر فرمایا کوئی چیز اس کا عوض نہیں، ایک درہم جو حج میں خرچ کیا جائے وہ لاکھوں ان درہموں سے جو حج کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کئے جائیں، پھر فرمایا حج کے لئے چلا تو ستر سے زیادہ کچھ اونٹ تھے اور تقریباً دس گھوڑے اور میں نے بہت سے غلام خریدے تھے ایسی حالت میں کہ سہ کہ اور زیتون کا تیل مجھے نقصان دیتا تھا میں کھارہا تھا تاکہ حج کے خرچ میں کمی نہ ہو میری تکلیف دیکھ کر حمیدہ نے مرغی پکائی جس سے میری حالت درست ہوئی۔ (حسن)

۳۲۔ فرمایا ایک حج کرنا بہتر ہے اس سے کہ سونے سے بھرا ہو ایک گھر کل کا کل خرچ کر دیا جائے۔ (حسن)

۳۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے قسم خدا کی جب تک اس گھر کا حج ہے حاجیوں کی حاجت ہوگی اور ان کے لئے نفع نہ ہوگا۔

۳۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے باپ نے آپ کے آباء طاہرین سے یہ حدیث نقل کی کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے شہروں میں ایک موضع ہے رباط نامے جس کو فردین کہا جاتا ہے اور دشمن ہے جس کو دایم کہتے ہیں پس

ہم اس سے جہاد کریں یا باطن میں مقیم رہیں فرمایا تم اس گھر کا حج کرو پھر حضرت نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا اور دوسری بار کہا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ اپنے گھر میں اپنے عیال پر خرچ کرے اور ہمارے امر کا انتظار کرے اگر اس نے پالیا تو ایسا ہے جیسے اس نے جنگ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شہادت پائی اور اگر نہ پالیا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہمارے قائم کے ساتھ اس طرح ہوا اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا امام زمانہ نے فرمایا جو کچھ اس نے بیان کیا ٹھیک ہے (مجمول)

۳۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حج ر عمرہ دو بازار ہیں آخرت کے بازاروں میں سے اور ان کو بھالانے والا اللہ کے جو ارادت میں ہوگا اگر اس نے اپنی امید کو پالیا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور اگر موت آگئی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ (مجمول)

۳۶۔ فرمایا حضرت نے حج میں تو اترتے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور عمرہ میں فصل ہو سکتا ہے یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور بری موت سے بچاتے ہیں۔ (مجمول)

۳۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا کے پاس دو شخص آئے ایک انصاری اور دوسرا ثقیفی ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے فرمایا تم سے پہلے تمہارے بھائی انصاری اپنی ضرورت بیان کرنا چاہتا ہے ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میں حالت صغر میں ہوں اور مجھے جلدی ہے انصاری نے کہا میں نے اجازت دی۔ حضرت نے ثقیفی سے فرمایا چاہے تو اپنی حاجت بیان کر چاہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے کہا حضور ہی بیان فرمادیں فرمایا تو پوچھتے کیا ہے نماز، وضو اور مسجد کے متعلق، اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے وضو میں اعضا پر پانی جاری کر دو، اپنے دونوں ہاتھ نماز میں گھٹنوں پر رکھو اور سجدہ میں اپنا ماتھا خاک پر رکھو اور ایسی پڑھو جیسی دواع کرنے والا پڑھے۔ انصاری نے کہا میری بھی حاجت ہے تم بیان کر دیا میں، اس نے کہا آپ ہی بیان فرمادیں فرمایا تم پوچھنا چاہتے ہو حج، طواف، سعی صفاد مردہ کے متعلق اور سری جہرات اور سر منڈوانے والے اور یوم عرفہ کے متعلق اس نے کہا واللہ ایسا ہی ہے جب تم اونٹ کو حج کو جانے کے لئے بڑی موزہ پہناؤ گے تو اللہ ایک حسد لکھے گا اور جب ان کو اتارو گے تو ایک گناہ لکھا جائے گا اور جب طواف کر دے اور صفاد مردہ کے درمیان سعی کر دے تو گناہوں سے اس طرح آزاد ہو جاؤ گے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اور جب رجم جہرات کر دے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہوگا وہ دنیا مت کئے اور خلق راس کو آگے تو روز قیامت ہر بال تورانی ہوگا اور روز عرفہ وہ دن ہے کہ اللہ ملائکہ پر مباحات کرتا ہے اگر اس دن تم وہاں موجود ہو تو اگر گناہ ایک صحرا، بارش کے قطرات اور دنیا کے ایام کے برابر ہوں گے تو معاف ہو جائیں گے۔ (مجمول)

۳۸۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی ان بہانوں پر ٹھہرے گانیک ہو یا بد خدا اس کی دعا قبول کرے گانیک کی آخرت اور دنیا کے

متعلق اور بد کی صرف دنیا کے متعلق۔ (موتقی)

۳۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حاجی تین ہیں ان میں بلحاظ نصیب افضل وہ ہے جس کے پہلے اور بعد کے سب گناہ بخش دیے گئے ہوں اور عذاب قبر سے اللہ اسے بچائے اور اس کے بعد وہ ہے جس کے پہلے گناہ اللہ بخش دے اور وہ اپنی باقی زندگی میں عمل مشروع کرے اس کے بعد وہ ہے جو اپنے اہل و عیال میں بحفاظت پہنچ جائے۔ (۴۱)

۴۰۔ حضرت نے فرمایا کوئی سفر بلحاظ گوشت و خون و جلد اور بال سفر مکہ سے زیادہ سخت نہیں، بغیر سخت مشقت کے کوئی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ (موتقی)

۴۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے حاجی تین قسم کے ہیں جو نارجمہ سے آزاد ہیں دوسرے وہ جو گناہ بخشے جانے کے بعد ایسے ہو جائیں گے جیسے بے گناہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں تیسرے وہ جن کا لوٹنا بحفاظت جان و مال مویہ (دنی اصلہ حج کا ہے) (حسن)

۴۲۔ فرمایا جب لوگ منیٰ کو رہنا وطن بناتے ہیں تو ایک منادی اللہ کی طرف سے ندا کرتا ہے اگر تم میرا راضی ہو نا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں۔ (۴۲)

۴۳۔ ایک رات جب ہم منیٰ میں تھے حضرت ابو عبد اللہ ہم کو حج کے لئے آمادہ کرتے رہے اور رغبت دلاتے رہے فرمایا اے سعید اللہ بندہ کو اپنے پاس سے رزق دیتا ہے بندہ کو چاہیے کہ اس رزق کو لے اور اپنے عیال پر خرچ کرے پھر ان کو چاشت کے وقت لے کر چلے اور رات کو ان کے ساتھ وقفہ پہنچے۔ موقوفہ تک تو یہ عبادت مقبول ہوگی کیا تم نے اس کٹ دگی کو نہیں دیکھا جو یہاں ہے کہیں کوئی شے بھی نہیں۔ میں نے کہا بے شک، فرمایا ان کو دھوپ چڑھتے وقت وقت لے آؤ تاکہ یک شرت دگی اس شے پر ہو جائے خدائے وحدہ لا شریک فرماتا ہے اے میرے بندے میں نے اسے رزق دیا اس نے اسے لیا۔ اس نے اسے اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا پھر وہ ان کو حج کے لئے لایا تاکہ وسعت رزق ان پر پر تقسیم ہو اس نے میری بخشش کا سوال کیا۔ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی ہم کو آسان کیا میں اس کو رزق دیتا ہوں میں نے کما مع تمام اشیاء کے فرمایا تقریباً دس چیزیں (۴۳)

۴۴۔ فرمایا جب لوگ منیٰ میں جاتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کاش تم جانتے کہ کس کے صحن میں اترے ہو تو مغفرت کے بعد اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتے۔ (حسن)

۴۵۔ فرمایا جو مکہ کی راہ میں آتے جاتے سر جالے گا وہ روز قیامت کے عظیم الشان خوف سے امن میں رہے گا۔ (حسن)

۴۶۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو الورد نے ایک شخصن آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ اللہ کی رحمت آپ پر نازل ہو آپ مجھ میں اپنے بدن کو کچھ دیر آرام دے لیں فرمایا اے ابو الورد میں پسند کرتا ہوں کہ گواہ بنوں ان منافع کا جن کے لئے اللہ نے کہا ہے کہ وہ گواہی دیں ان منافع کی۔ جو گواہی دے گا اللہ اسے نفع پہنچائے گا تم

حج سے لوٹ گئے اس حال میں کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا لیکن تمہارے غیر تو محفوظ رہیں گے اپنے اہل اور مال میں۔ (بخاری)

۴۷۔ فرمایا جب کوئی شخص پوری شرائط کے ساتھ حج کرتا ہے ہر سال، اور ایک سال نہیں جاتا تو ملائکہ ارض و جہاں کہتے ہیں ہمیں فلاں کی آواز سنائی نہیں دیتی، باہم کہتے ہیں اسے تلاش کرو تلاش کرنے پر نہیں پاتے تو کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ قرض کی وجہ سے رکا ہے تو اس کا قرض ادا کر، اگر مرض نے روکا ہے تو شفا دے، اگر فقیر ہو گیا ہے تو غنی کر دے، اگر قید میں ہے تو اسے رہا کر، اگر کسی کام میں ہے تو اسے پورا کر دے، لوگ دعا کرتے ہیں اپنے نفسوں کے لئے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اس کے لئے جو اپنے نفس کے خلاف کرے۔ (مسلم)

۴۸۔ فرمایا حضرت نے اے معشر جس نے حج نہیں کیا ہے اسے بشارت دو حاجی بننے کی، ایسے لوگوں سے مصافحہ کر، ان کی تعظیم کرو یہ تمہارے اوپر واجب ہے ان سے کہو اور اس کو اس اجر میں شریک کر دو۔ (بخاری)

باب ۳۹

(فرض الحج والعمرة)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة قال: كتبت إلى أبي عبد الله عليه السلام بمسائل بعضها مع ابن بكير وبعضها مع أبي العباس فجاء الجواب بإملاهم: سألت عن قول الله عز وجل: «والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً» يعني به الحج والعمرة جميعاً لأنهما مفر وضان وسألت عن قول الله عز وجل: «وأتموا الحج والعمرة لله» قال: يعني بتمامهما أدائهما واتباع ما يتقي المحرم فيهما وسألت عن قوله تعالى: «الحج الأكبر» ما يعني بالحج الأكبر: فقال: الحج الأكبر الوقوف بعرفة ورمي الجمار والحج الأصغر العمرة.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن الفضل أبي العباس، عن أبي عبد الله عليه السلام: «وأتموا الحج والعمرة لله» قال: هما مفر وضان.

۳۔ علي بن ابراہیم، عن ابيه، عن محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الحج

على الغني والفقير ، فقال : الحج على الناس جميعاً ، كبارهم وصغارهم فمن كان له عذر عذره الله .

٤ - ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : العمرة واجبة على الخاق بمنزلة الحج على من استطاع لأن الله تعالى يقول : « وأتمموا الحج والعمرة لله » وإنما نزلت العمرة بالمدينة قال : قلت له : « فمن تمتع بالعمرة إلى الحج » أيجزى ذلك عنه ؟ قال : نعم .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن القاسم البجلي : « روى محمد بن يحيى ، عن العمركي بن علي جميعاً ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه موسى عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجدة في كل عام وذلك قوله عز وجل : « والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً » ومن كفر فإن الله غني عن العالمين » قال : قلت فمن لم يحج منّا فقد كفر ؟ قال : لا ولكن من قال : ليس هذا هكذا فقد كفر .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجدة في كل عام (٢) .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : ليس على المملوك حج ولا عمرة حتى يعتق .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي جريز القمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحج فرض على أهل الجدة في كل عام .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجدة في كل عام .

باب ۲۹

فرض حج و عمرہ

- ۱- میں نے چند مسائل حضرت کو لکھے ان میں سے بعض میں ابن کبیر سے بحث تھی اور بعض میں ابو العباس سے پس حضرت کے قلم سے لکھا ہوا جواب آیا۔ تم نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ لوگوں پر اللہ کی طرف سے حج بیت اللہ ہے اس کے لئے جسے راستہ کی سہولت ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے لئے یہ حکم ہے کیونکہ یہ دونوں فرض ہیں اور یہ سوال کیا کہ حج و عمرہ کو تمام کر دو تو اس سے مراد ہے دونوں کو پوری طرح ادا کرنا اور پچنانچہ ان باتوں سے دونوں میں جن سے مجرم بچتا ہے اور سوال کیا تو نے حج اکبر نام ہے عرفات میں ٹھہرنے کی حجت کرنا اور حج اصغر یعنی عمرہ بجالانا۔ (حسن)
- ۲- فرمایا حج و عمرہ دونوں فرض ہیں۔ (مذا)
- ۳- میں نے کہا کیا حج، یعنی وقفہ دونوں پر ہے فرمایا حج تو سب آدمیوں پر ہے بڑے ہوں یا چھوٹے لیکن اگر کوئی عذر ہے تو اللہ اس کا قبول کرنے والا ہے۔ (حسن)
- ۴- فرمایا عمرہ واجب ہے مخلوق پر مثل حج جو استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حج و عمرہ کو تمام کر دو عمرہ کا حکم مدینہ میں نازل ہوا میں نے کہا جو حج تمتع کے ساتھ عمرہ بجالائے تو یہ اس کے لئے کافی ہو گا۔ فرمایا ہاں۔ (حسن)
- ۵- فرمایا اللہ نے فرض کیا حج کو مالداروں پر ہر سال (اگر ایک سال بچا نہ لائے تو دو سال میں) یا نہ لائے تو دو سال میں یعنی وجوب ساتھ نہ ہو گا جب تک کسی نہ کسی سال بچا نہ لائے) اللہ فرماتا ہے اللہ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو وہاں تک جاسکتا ہو اور جہان کا ذکر ہے تو اللہ تمام عالموں کی عبادت سے بے پردا ہے میں نے کہا ہم میں سے جو کوئی حج نہ کرے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں، ہاں جو یہ کہے کہ یہ کچھ نہیں تو وہ کافر ہے (مذا)
- ۶- اللہ نے ہر سال اہل دولت پر حج فرض کیا یعنی اگر ایک سال نہ کرے تو دوسرے سال، دوسرے سال نہ کرے تو تیسرے سال فرض وجوب ہنستا نہیں۔ (مذا)
- ۷- غلام پر نہ حج ہے نہ عمرہ جب تک وہ آزاد نہ ہو (مذا)
- ۸- ترجمہ خبر میں گزرا۔
- ۹-

﴿باب﴾

﴿استطاعة الحج﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « والله على الناس حج البيت استطاع إليه سبيلاً » قال : ما السبيل ؟ قال : أن يكون له ما يحج به ، قال : قلت : من عرض عليه ما يحج به فاستحى من ذلك أهو ممن يستطيع إليه سبيلاً ؟ قال : نعم ما شأنه أن يستحي ولو حج على حمار أجدع أبر ؟ فإن كان يطيق أن يمشي بعضاً ويركب بعضاً فليحج .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن يحيى الخثعمي قال : سأل حفص الكناسي أبا عبد الله عليه السلام وأنا عنده عن قول الله عز وجل : « والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً » ما يعني بذلك ؟ قال : من كان صحيحاً في بدنه غلّى سربه له زاد وراحلة فهو ممن يستطيع الحج . أو قال : ممن كان له مال - فقال له حفص الكناسي : فإذا كان صحيحاً في بدنه غلّى سربه له زاد وراحلة فلم يحج فهو ممن يستطيع الحج ؟ قال : نعم .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن خالد بن جرير ، عن أبي الربيع الشامي قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « من استطاع إليه سبيلاً » فقال : ما يقول الناس ؟ قال : فقيل له : الزاد والراحلة ، قال : فقال أبو عبد الله عليه السلام : قد سئل أبو جعفر عليه السلام عن هذا فقال : هلك الناس إذا ، لأن كان من كان له زاد وراحلة قدر ما يقوت عياله ويستغني به عن الناس ينطلق إليه فيسلمهم إياه لقد هلكوا ، فقيل له : فما السبيل ؟ قال : فقال : السعة في المال إذا كان يحج ببعض ويبقى بعضاً يقوت به عياله أليس قد فرض الله الزكاة فلم يجعلها إلا على من يملك مائتي درهم .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن

عمیرہ ، عن ابی بکر الحضرمی قال : قلت لأبی عبد اللہ ؑ : انی شیعت أصحابی الی القادسیۃ فقالوا لی : انطلق معنا وقیم علیک ثلاثاً فرجعت ولیس عندی نفقة فیستر اللہ ولحققتهم قال : إنه من کتب علیہ فی الوفد لم یستطع أن لایحج وإن کان فقیراً ومن لم یکتب لم یستطع أن یحج وإن کان غنیاً صحیحاً .

۵۔ محمد بن أبی عبد اللہ ، عن موسی بن عمران ، عن الحسین بن یزید النوفلی ، عن السکونی ، عن أبی عبد اللہ ؑ قال : سأله رجل من أهل القدر فقال : یا ابن رسول اللہ أخبرنی عن قول اللہ عز وجل : «لله علی الناس حج البيت من استطاع الیه سبیلاً» ألیس قد جعل اللہ لهم الاستطاعة ؟ فقال : ویحک إنما یعنی بالاستطاعة الزاد الرأحله لیس استطاعة البدن ، فقال الرجل : ألیس إذا کان الزاد أدور الرأحله فهو مستطیع للحج ؟ فقال : ویحک لیس كما تظن قد ترى الرجل جل عنده المال الكثير أكثر من الزاد الرأحله فهو لایحج حتی یاذن اللہ تعالی فی ذلك .

باب

استطاعت حج

۱۔ آیہ واللہ علی الناس کے متعلق فرمایا حج اس پر ہے جسے راستہ کی سہولت ہو ، کسی نے پوچھا سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا اس کے لئے وہ سب چیزیں ہبیا ہوں جن سے حج کیا جاسکتا ہے میں نے کہا جن کے لئے سب سامان ہبیا ہو اس پر بھی وہ ہازر ہے حالانکہ وہ صاحب استطاعت ہے فرمایا وہ کیوں ہازر ہوتا ہے اگر کن کے دم کے گدھے پر بھی سفر ممکن ہو یا کچھ پیدل یا کچھ سواری تو بھی حج کرے ۔ (منہ)

۲۔ حفص کناسی نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا من استطاع الیہ سبیلاً سے کیا مراد ہے فرمایا جو شہرہ قدرت ہو اور راستے صاف ہوں زاد و راحلہ موجود ہو تو وہ مستطیع ہے یا یہ کہ اس کے پاس مال ہو ۔ (جس سے وہ تمام ضروریات پوری کر سکے) حفص نے کہا ۔ اگر ان سب باتوں کے باوجود وہ حج نہ کرے تو وہ حج کے لئے مستطیع مانا جائے گا ۔ نہ مایا ہاں ۔ (حسن)

۳۔ حضرت سے من استطاع الیہ سبیلاً کے متعلق پوچھا گیا ۔ فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں جس کے پاس زاد و راحلہ ہو فرمایا

حضرت نے ایسا ہی سوال امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا گیا تھا فرمایا اس صورت میں لوگ ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ اگر کسی کے پاس زاد و راحلہ اتنا ہی ہو کر اکیلے چلے جائے تو اسے کافری اور انہیں کسی سے مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور ان سے اس کے حج کے لئے لیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے پوچھا پھر سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا مال میں وسعت تاکہ کچھ مال سے حج کر لے (اور کچھ اپنے عیال کے لئے چھوٹے کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے زکوٰۃ اس پر فرض کی ہے جو دوسروں پر یہ کام لگ ہو۔ (مجموع)

۴۔ میں نے حضرت سے کہا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلا تا دسیہ کی طرف، انہوں نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو، ہم تمہیں ایک تہائی حشر دے دیں گے۔ میں واپس آ گیا میرے پاس نفقہ سے کچھ نہ تھا پھر خدا نے مجھے آسانی پیدا کی اور میں ان سے جا ملا۔ فرمایا اگر وہ ایک جماعت میں شامل ہو گیا ہے تو اسے حج کرنا ہو گا چاہے غریب ہی ہو اور اگر شامل نہ ہو تو حج ساقط اگر چہ غنی ہو۔ (کیونکہ بغیر قافلہ سے سفر نہیں کر سکتا (حسن)

۵۔ فرمایا ایک قدر یہ (مفوضہ) نے جن کا عقیدہ ہے کہ اعمال میں تقدیر الہی کو دخل نہیں (رسول اللہ سے آیہ اللہ علی اناس الخ کے متعلق پوچھا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے سب کو استطاعت دی ہے۔ فرمایا دوسرے ہوتے ہیں پر استطاعت سے مراد زاد اور راحلہ ہے بدن کی استطاعت مراد نہیں اس نے کہا تو کیا ایسا نہیں کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج کے لئے مستطیع سمجھا جاؤ فرمایا دوسرے ہوتے ہیں پر ایسا نہیں ہے جیسا تو گمان کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کثیر مال ہے اور زاد و راحلہ بھی کافی ہے لیکن وہ حج نہیں کرتا جب تک اللہ کا اذن اس کے لئے نہ ہو،

﴿باب﴾

﴿من سوف الحج وهو مستطیع﴾

۱۔ أبوعلیٰ الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن ذریع المحاربی، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من مات ولم یحج حجة الإسلام لم یمنعه من ذلك حاجة تبخف به أو مرض لا یطیق فیہ الحج أو سلطان یمنعه فلیمت یهودیاً أو نصرانیاً .

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علی بن اُمی حمزة، عن اُمی بصیر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: "ومن كان في هذه أعمى فهو في الآخرة أعمى وأضل سبيلاً" فقال: ذلك الذي يسوف نفسه الحج يعني حجة الإسلام حتى يأتيه الموت.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن عبدالرحمن بن اُبی نجران، عن اُبی حمیلہ، عن زید الشحام قال: قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام: التاجر یسوِّف نفسه الحج؟ قال: لیس لہ عذر وإن مات فقد ترک شریعة من شرائع الإسلام.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن اسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن اُبی الصباح الكنانی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت لہ: أ رأیت الرجل التاجر ذالمال حین یسوِّف الحج کل عام و لیس یشغلہ عنہ إلا التجارۃ أو الدین فقال: لا عذر لہ یسوِّف الحج إن مات وقد ترک الحج فقد ترک شریعة من شرائع الإسلام.

علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام مثله.

۵۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن أحمد النہدی، عن محمد بن الولید، عن أبان بن عثمان، عن ذریح المجاہری، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: من مات ولم یحج حجة الإسلام لم تمنعہ من ذلك حاجة تعجف بہ أو مرض لا یطیق فیہ الحج أو سلطان یمنعہ فلیمت یهودیاً أو نصرانیاً.

۶۔ حمید بن زباد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن أحمد بن الحسن المیشمی، عن أبان بن عثمان، عن اُبی بصیر قال: سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول: من مات وهو صحیح موسر لم یحج فهو ممّن قال اللہ عز وجل: "ونحشرہ یوم القیمة أعمی" قال: قلت: سبحان اللہ أعمی! قال: نعم إن اللہ عز وجل أعماء عن طریق الحق.

باب ۳

باوجود استطاعت حج میں مال منول کرنا

- ۱۔ فرمایا جو بغیر حج کے مر جائے اور کوئی ضرورت ایسی نہ ہو جو اسے حج کرنے سے روکے یا ایسی بیماری جس کی وجہ سے حج کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی بادشاہ اسے روکے والا ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔
- ۲۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو اس دنیا میں اندھا ہے و آخرت میں بھی اندھا ہے اور گم کردہ راہ ہے فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو حج میں مال منول کرتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آجاتی ہے (خ)

۳۔ میں نے کہا ایک تاجر حج میں ٹال مٹول کرتا ہے فرمایا اگر کوئی عذر نہیں ہے اور اس حالت میں وہ مرجائے گا تو

شریعت اسلام کے ایک حکم چھوڑ دیا۔ (م)

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے۔

میں نے کہا آپ نے غور کیا اس مالدار تاجر پر جو ہر سال حج کو نکلتا ہے اور کوئی امر سوائے تجارت اور فرض کے مانع نہیں، فرمایا ان میں سے کوئی امر مانع حج نہیں، اگر بغیر حج کئے وہ مرجائے گا تو احکام شریعت میں سے ایک حکم کو اس نے ترک کیا۔ (مجبور)

۵۔ ترجمہ نمبر ایک میں دیکھئے۔ (موتی)

۶۔ فرمایا جو بغیر حج کئے بحالت صحت و مالداری مرجائے گا تو اس کو روز قیامت طوق سے اندھا اٹھائے گا۔

﴿باب ۱﴾

﴿مَنْ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حسین الأحمسی، عن ابی عبد اللہؑ قال: مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا فَقَدْ اقْتَرَبَ أَجَلَهُ وَدَنَا عَذَابَهُ.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علیؑ بن الحکم، عن حسین بن عثمان عن رجل، عن ابی عبد اللہؑ قال: مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا فَقَدْ اقْتَرَبَ أَجَلَهُ وَدَنَا عَذَابَهُ.

۳۔ أحمد بن محمد، عن الحجاج، عن حماد، عن ابی عبد اللہؑ قال: كَانَ عَلِيٌّ صَلَواتُ اللہِ عَلَیْہِ يَقُولُ لَوْلَہُ: يَا بَنِي أَنْظِرُوا بَيْتَ رَبِّكُمْ فَلَا يَخْلُونَ مِنْكُمْ فَلَا تَنْظُرُوا

باب ۲

جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوٹے

۱۔ فرمایا جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک

۴۔ (رس)

۲۔ ترجمہ اور ہے۔

۳۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے، اے بیٹو! اپنے رب کے گھر کی طرف نظر رکھو تم میں سے کوئی اس سے غافل نہ رہے اور نہ ڈھیل ڈالے۔ (۲)

﴿باب ۳﴾

﴿أَنَّهُ لَيْسَ فِي تَرْكِ الْحَجِّ خَيْرٌ وَأَنْ مَنْ حَبَسَ عَنْهُ فَبَذَنَ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن النضر بن شعیب، عن یونس بن عمران ابن میثم، عن سماعة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال لي: مالك لا تحج في العام؟ فقلت: معاملة كانت بيني وبين قوم وأشغال وعسى أن يكون ذلك خيرة، فقال: لا والله ما فعل الله لك في ذلك من خيرة، ثم قال: ما حبس عبد عن هذا البيت إلا بذنب وما يعفو أكثر.

باب ۳

ترک حج میں بہتری نہیں

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سال تم تہہ حج کیوں نہ کیا۔ میں نے کہا میرے اور قوم کے درمیان کچھ معاملات تھے اور کچھ مصروفیت تھی شاید وہ نیکی میں شمار ہو فرمایا جو کوئی اس گھر کے آنے سے رکا رہے گا وہ گنہگار ہو گا اس کے اکثر گناہ بخشے نہ جائیں گے۔ (۲)

﴿باب ۴﴾

﴿إِنَّهُ لَوْ تَرَكَ النَّاسُ الْحَجَّ لَجَاءَهُمُ الْعَذَابُ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسين الأحمسي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لو ترك الناس الحج لما نواظروا العذاب۔ أو قال: أنزل عليهم العذاب۔

- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن حنان بن سدير، عن
 أبيه قال: ذكرت لأبي جعفر عليه السلام البيت، فقال: لو عطلوه سنة واحدة لم يناظروا
 ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن العجّال، عن حماد، عن أبي عبد الله عليه السلام
 قال: كان عليّ صلوات الله عليه يقول لولده: يا بني "انظروا بيت ربكم فلا يخلون"
 منكم فلا تناظروا

باب ۳

ترک حج پر عذاب آئے گا

- ۱۔ اگر لوگ حج کو ترک کریں گے ان کو عذاب کی ہمت نہ دی جائے گی یا یہ فرمایا کہ ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ (م)
 ۲۔ میں نے ایام محمدیہ قریب علیہ السلام سے خانہ کعبہ کا ذکر کیا، فرمایا اگر کسی لوگ ایک سال کے لئے معطل چھوڑ دیں گے تو ان
 عذاب سے ہمت نہ لے گی۔ (م)
 ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اے فرزندو اپنے رب کے گھر پر نظر رکھو تم میں سے کوئی
 اس معاملہ میں بھل سے کام نہ لے ورنہ عذاب سے ہمت نہ لے گی۔ (م)

باب ۳ فاعل

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رجل، عن إسحاق بن
 عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام إن رجلاً استشارني في الحج وكان ضعيف الحال
 فأشرت إليه إن لا يحج، فقال: ما أخلقك أن تعرض سنة، قال: فمرضت سنة.

باب ۳

نادر

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھ سے حج کے بارے میں مشورہ کیا وہ مرد ضعیف الحال تھا میں نے کہا
 تم حج کو نہ جاؤ، فرمایا اگر سال بھر بیمار رہے اس نے کہا میں سال بھر بیمار رہا۔ (حسن)

باب ۳۱

۱۰ (الاجبار علی الحج)

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ؛ و
 هشام بن سالم ؛ و معاوية بن عمار ؛ و غیرہم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو أن الناس
 تركوا الحج لكن على الوالي أن يجبرهم على ذلك وعلى المقام عنده ولو تركوا زيارة
 النبي صلى الله عليه وآله لكن على الوالي أن يجبرهم على ذلك وعلى المقام عنده ، فإن لم يكن لهم
 أموال أنفق عليهم من بيت مال المسلمين .

۲۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن
 سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو عطّل الناس الحج لوجب
 على الإمام أن يجبرهم على الحج إن شاؤوا وإن أبوا فإن هذا البيت إنما وضع
 للحج .

باب ۳۲

حج پر مجبور کیا جائے

۱۔ مندرجہ بالا لوگ حج کو ترک کر دیں تو حاکم انہیں مجبور کرے اس مقام پر جہاں وہ ہے اور جو زیارت نبی ترک
 کریں ، حاکم ان کو بھی مجبور کرے (تاکہ ان مقامات مقدسہ کی توہین نہ ہو) اور اگر ان کے پاس خرچ نہ ہو تو بیت المال
 ان کو خرچ دیا جائے۔ (حسن)

﴿ باب ۳ ﴾

﴿ان من لم یطق الحج یدفعہ جہز غیرہ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سہل بن زباد ، عن جعفر بن محمد الأشعری ، عن عبد اللہ بن میمون القداح ، عن جعفر ، عن أبیہ علیہ السلام أن علیاً صلوات اللہ علیہ قال لرجل کبیر لم یحج قط : إن شئت أن تبہز رجلاً ثم أبینہ أن یحج عنک .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیہ ، عن عبد اللہ بن المغیرۃ ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : إن أمير المؤمنین سلام اللہ علیہ أمر شیخاً کبیراً لم یحج قط ولم یطق الحج لکبرہ أن یبہز رجلاً [أن] یحج عنہ .

۳۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن القاسم بن محمد عن علی بن أبی حمزۃ قال : سألتہ عن رجل مسلم حال بینہ وبين الحج مرض أو أمر یعذرہ اللہ فیہ ، فقال : علیہ أن یحج عنہ من ماله ضرورة لامال لہ .

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن فضالۃ بن ایوب ، عن القاسم بن برید ، عن محمد بن مسلم ، عن أبی جعفر علیہ السلام قال : کان علی صلوات اللہ علیہ یقول : لو أن رجلاً أراد الحج فمرض له مرض أو خالطه سقم فلم یستطع الخروج فلیبہز رجلاً من ماله ثم لیبعہ مکانہ .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیہ ، عن ابن أبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : إن کان رجل موسر حال بینہ وبين الحج مرض أو أمر یعذرہ اللہ عز وجل فیہ فإن علیہ أن یحج عنہ ضرورة لامال لہ .

باب ۴

اگر کوئی کمزور آدمی خود حج نہ کر سکے تو دوسرا کرے

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی نے فرمایا ایک بوڑھے آدمی سے جس نے ابھی تک حج نہیں کیا تھا اگر تم چاہو تو کسی دوسرے کو تیار کر دو کہ تمہاری طرف سے حج کر آئے (م)

- ۲- حضرت علیؑ نے ایک بہت بوڑھے سے فرمایا جس نے کبھی حج نہیں کیا تھا اور بوڑھا پے کی وجہ سے حج کرنے کی طاقت بھی نہ تھی کہ اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرا۔ (حسن)
- ۳- میں نے اس مرد مسلم کے متعلق پوچھا جس کے اور حج کے درمیان مرض حائل ہو گیا ہو یا کوئی ایسا عذر ہو جسے اللہ قبول کرے۔ فرمایا اسے اپنے مال سے اپنے بدلے ایسے شخص سے حج کرانا چاہیے جس کے پاس مال نہ ہو (مرد وہ شخص جو مال جمع نہیں کرتا)۔ (بخاری)
- ۴- حضرت علیؑ نے فرمایا اگر کوئی حج کا ارادہ کرے اور اسے کوئی بیماری عارض ہو جائے یا کوئی سقم پیدا ہو جائے اور خردی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرائے اور اس کو اس کے مکان تک پہنچائے۔
- ۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی مالدار ہو اور اسے حج کے موقع پر اسے کوئی مرض لاحق ہو جائے یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے عند اللہ معذور ہو تو اسے چاہیے اپنے بدلے حج کرائے ایسے شخص سے جس نے مال جمع نہ کیا ہو غریب ہو۔

باب ۳

(ما یجزی من حجة الاسلام وما لا یجزی)

- ۱- عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ و سهل بن زیاد جمیعاً، عن أحمد بن محمد بن أبی نصر، عن علی بن أبی حمزة، عن أبی بصیر، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: لو أن رجلاً ممرراً أحجته رجلٌ كانت له حجة فأن أیسر بعد کان علیہ الحج و كذلك التماس إذا عرف فعلیہ الحج وإن کان قد حج.
- ۲- حمید بن زیاد، عن ابن سماعة، عن عدۃ من أصحابنا، عن أبان بن عثمان عن الفضل بن عبد الملک، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألت عن رجل لم یکن له مال فحج به أناس من أصحابه أقضی حجة الإسلام؛ قال: نعم فإذا أیسر بعد ذلك فعلیہ أن یحج، قلت: وهل تكون حجته تلك تامة أو ناقصة إذا لم یکن حج من ماله؟ قال: نعم یقضی عنه حجة الإسلام وتكون تامة ولیست بناقصة وإن أیسر فلیحج.
- ۳- وسئل عن الرجل یكون له الإبل بکرها فیصیب علیها فیحج وهو کرمی فغنی عنه حجته أو یكون یعمل التجارة إلى مكة فیحج فیصیب المال فی تجارته أو

يضع اتكون حجته تامة أو ناقصة أو لا تكون حتى يذهب به إلى الحج ولا ينوي غيره أو يكون بنويهما جميعاً أيقضي ذلك حجته قال : نعم حجته تامة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل حج عن غيره أيجزئه ذلك من حجة الإسلام قال : نعم ، قلت : حجة الجمال تامة أو ناقصة قال : تامة قلت : حجة الأجير تامة أم ناقصة قال : تامة .

٤ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة قال : كتبت إلى أبي عبد الله عليه السلام أسأله عن رجل حج ولا يدري ولا يعرف هذا الأمر ثم من الله عليه بمعرفته والد بنوثة به عليه حجة الإسلام أم قد قضى قال : قد قضى فريضة الله والحج أحب إلي ؛ وعن رجل هو في بعض هذه الأصناف من أهل القبلة ناصب متدين ثم من الله عليه فمرف هذا الأمر أيقضي عنه حجة الإسلام أو عليه أن يحج من قابل قال : الحج أحب إلي .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار قال : كتب إبراهيم بن محمد بن عمران الهمداني إلى أبي جعفر عليه السلام : أتني حججت وأنا غالف و كنت ضرورة فدخلت متمتعاً بالعمرة إلى الحج قال : فكتب إليه أعد حجك .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن عاصم بن حديد ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يدرك مجتازاً يريد اليمن أو غيرها من البلدان وطريقه بمكة فيدرك الناس وهم يخرجون إلى الحج فيخرج معهم إلى المشاهد أيجزئه ذلك من حجة الإسلام قال : نعم .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يخرج في تجارة إلى مكة أو يكون له إبل فيكربها حجته ناقصة أم تامة قال : لا ، بل حجته تامة .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن شهاب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أعتق عشيبة عرفة عبد له أيجزئ من العبد حجة الإسلام

قال : نعم قلت : فأُم ولد أحبتها مولاهما أيجزى عنها ؟ قال : لا ، قلت : أله أجر في حبتها ؟ قال : نعم ؛ قال : وسألته عن ابن عشرين يحج ؟ قال : عليه حجة الإسلام إذا احتلم وكذلك الجارية عليها الحج إذا طمئت .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن علي بن مهزيار ، عن محمد بن الفضيل قال : سألت أبا جعفر الثاني عليه السلام عن الصبي متى يحرم به ؟ قال : إذا انفرد .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن ضريس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : في رجل خرج حاجاً حجة الإسلام فمات في الطريق ، فقال : إن مات في الحرم فقد أجزأت عنه حجة الإسلام وإن كان مات دون الحرم فليقض عنه وليه حجة الإسلام .

١٢ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن بريد العجلي قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل خرج حاجاً ومعه جمل له ونفقة وزاد فمات في الطريق قال : إن كان ضرورة ثم مات في الحرم فقد أجزأ عنه حجة الإسلام وإن كان مات وهو ضرورة قبل أن يحرم جمل جملته وزاده ونفقته ومعه في حجة الإسلام فإن فضل من ذلك شيء فهو للورثة إن لم يكن عليه دين ؛ قلت : أرايت إن كانت الحجة تطوعاً ثم مات في الطريق قبل أن يحرم لمن يكون جملته ونفقته ومعه ؟ قال : يكون جميع ماله وما ترك للورثة إلا أن يكون عليه دين فيقضي عنه أو يكون أوصى بوصية فينفذ ذلك لمن أوصى له ويجعل ذلك من ثلثه .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نذر أن يمشي إلى بيت الله الحرام أيجزئه ذلك عن حجة الإسلام ؟ قال : نعم ، قلت : وإن حج عن غيره ولم يكن له مال وقد نذر أن يحج ماشياً أيجزى ذلك عنه ؟ قال : نعم .

١٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن عامر بن عميرة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : بلغني أنك قلت : لو أن رجلاً مات ولم يحج حجة الإسلام فحج عنه بعض أهله أجزأ ذلك عنه ؟ فقال :

نعم أشهد بها عن أبي أنه حدثني أن رسول الله ﷺ أتاه رجل فقال : يا رسول الله إن أبي مات ولم يحج ، فقال له رسول الله ﷺ : حج عنه فإن ذلك يجزي عنه .

۱۵ - عنه ، عن صفوان ، عن حكم بن حكيم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنسان ملك ولم يحج ولم يوص بالحج فأحج عنه بعض أهله رجلاً أو امرأة هل يجزي ذلك ويكون قضاء عنه ويكون الحج لمن حج ويوثر من أحج عنه ؟ فقال : إن كان الحاج غير ضرورة أجزء عنهما جميعاً وأجر الذي أحجته .

۱۶ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يموت ولم يحج حجة الإسلام ولم يوص بها أبقي عنه ؟ قال : نعم .

۱۷ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل والمرأة يموتان ولم يحجبا أبقي عنهما حجة الإسلام ؟ قال : نعم .

۱۸ - محمد بن يحيى رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن رجل مات وله ابن لم يدر أحج أبوه أم لا ؟ قال يحج عنه فإن كان أبوه قد حج كتب لأبيه نافلة وللابن فريضة وإن كان أبوه لم يحج كتب لأبيه فريضة وللابن نافلة .

۱۹ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله بن عبد الرحمن الأصم ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو أن عبداً حج عشر حجج كانت عليه حجة الإسلام أيضاً إذا استطاع إلى ذلك سبيلاً ولو أن غلاماً حج عشر حجج ثم احتلم كانت عليه فريضة الإسلام ولو أن مملوكاً حج عشر حجج ثم اعتق كانت عليه فريضة الإسلام إذا استطاع إليه سبيلاً .

باب

حج سے کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ فرمایا اگر کوئی غریب ہو اور اس کی طرف سے کوئی دوسرا جس پر حج واجب ہو کر گئے اور شخص اول مالدار ہو

جائے تو اس کو پھر حج کرنا ہو گا ایسے ہی ناہمی کو جب معرفت حاصل ہو تو حج کرنا ہو گا اگرچہ وہ حج کر چکا ہو۔ (ض)
۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مالدار نہ ہو اور اس کے اصحاب میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو یہ حج صحیح ہو گا فرمایا ہاں لیکن جب مالدار ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہو گا میں نے کہا وہ پہلا حج تام ہو گا یا ناقص جو اپنے مال سے نہیں کیا۔ فرمایا ہاں وہ اس کے لئے پورا ہو گا ناقص نہ ہو گا لیکن جب مالدار ہو جائے تو حج خود کرے۔ (مرسل)

۳۔ اس کے بارے میں پوچھا گیا جو اونٹ کرایہ پر چلاتا ہو اور مکہ پہنچ کر حج کرے تو کیا اس کا یہ حج ہو جائے گا یا وہ مال تجارت مکہ لے جاتا ہے اور حج بھی کر لیتا ہے۔ وہ تجارت میں مال بھی حاصل کرتا ہے اور نقصان بھی تو اس صورت میں اس کا حج تام ہو گا یا ناقص یا نہ ہو گا جب تک خود بقصد حج خود نہ جائے اور حج کے سوا دوسری نیت نہ ہو یا دونوں باتوں کی نیت ہو تو اس صورت میں وہ شریفہ حج سے ادا ہو جائے گا۔ فرمایا ہاں اس کا حج پورا ہو گا۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا جو کوئی غیر کی طرف سے حج کرے تو اس کے حج کے لئے کافی ہو گا فرمایا ہاں، میں نے کہا ساریں کا حج ناقص ہے یا تام فرمایا تام ہے میں نے کہا اجیر کا حج تام ہے یا ناقص۔ فرمایا تام ہے۔ (حسن)

۵۔ ابن ابی عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق، جس نے حج تو کیا لیکن وہ اس کے متعلق جانتا کچھ نہیں۔ پھر خدا نے اس پر احسان کیا اور اسے معرفت و دینداری حاصل ہو تو کیا وہ دوبارہ حج کرے یا اس زلیفہ سے ادا ہو گا فرمایا ادا ہو گیا لیکن میرے نزدیک اصناف اہل قبلہ میں حج کرنا زیادہ محبوب ہے میں نے کہا اگر کوئی ناہمی مستعدین ہو اور پھر اللہ کا اس پر احسان ہو اور اس کو امر دین کی معرفت حاصل ہو جائے تو اس کا پہلا حج کافی ہو گا یا پھر حج کرے فرمایا حج حیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (ض)

۶۔ میں نے حضرت کو لکھا، میں نے حج کیا اور میں مخالف تھا اور ضرورہ یعنی بے مال والا تھا میں نے حج تمتع کا صرف عمرہ کیا حضرت نے جواب دیا کہ اپنے حج کا اعادہ کر دے۔ (حسن)

۷۔ میں نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص راہ سے گزر رہا ہے یمن یا کسی اور شہر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے مکہ کے راستے میں ہے کچھ لوگ اس کو جاتے ہوئے ملتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس کے ساتھ حج کر لیتا ہے کیا یہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا ہاں۔ (ص)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص تجارت کے لئے مکہ کی طرف جاتا ہے یا اپنے اونٹ کرایہ پر لے جاتا ہے کیا اس کا یہ حج کافی ہے یا ناقص ہے۔ فرمایا کافی ہے۔ (ض)

۹۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شب غزہ اپنے غلام کو آزاد کرنے اور غلام حج کرے تو کیا یہ حج کافی ہو گا فرمایا ہاں میں

نے کہا اگر کنیز کا آفتاس کی طرت سے حج کرے تو کیا یہ کافی ہوگا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا اس حج میں کچھ اجر اس کنیز کو ملے گا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا اگر دس برس کا لڑکا حج کرے تو کافی ہوگا فرمایا اگر اسے احتلام ہونے لگا ہے اسی طرح لڑکی جب اسے حیض آنے لگے۔ (۴)

۱۰۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ بچے کے لئے کیا احرام باندھا جائے۔ فرمایا جب اس کے دانت نکل آئیں۔

۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بائے میں حج کے لئے نیکے اور راستہ میں مرجائے۔ فرمایا اگر حرم میں مرا ہے تو اس کا حج ہو گیا اور اگر حرم سے باہر مرا ہے تو اس کے ولی کو اس کی طرت سے حج کرنا چاہیے (۵)

۱۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بائے میں پوچھا کہ حج کو نیکے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ نفقہ اور زاد راہ ہو وہ راہ میں مرجائے فرمایا اگر وہ ضرور دسے پھر حرم میں مر گیا تو اس کا حج ہو گیا اور اگر وہ حرم سے باہر مرا ہے در آنما لیکہ وہ ضرورہ یعنی غریب تھا قبل احرام باندھنے کے تو اس کا اونٹ اور نفقہ اور زاد راہ اور جو اس کے پاس ہے حج کے معاملہ میں حرم کیسا جائے گا اور جو بچے کا وہ اس کے وراثت کو ملے گا اگر اس پر قرض نہیں ہے۔ میں نے کہا اگر سستی حج ہو اور احرام سے پہلے مرجائے راستہ میں تو اس کا اونٹ نفقہ اور زاد راہ کس کو دیا جائے گا فرمایا جو کچھ اس کے پاس ہوگا اور جو اس کا ترکہ ہوگا وہ وراثتوں کا حق ہوگا اگر اس پر قرض ہوگا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر اس نے کوئی وصیت کی ہے تو جو وصی ہے وہ اس کے ثلث مال سے پوری کرے گا۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے یہ زند کی ہو کہ وہ پابادہ حج کرے گا کیا حج کے لئے یہ صورت درست ہوگی فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر اسی طرح شخص غیر سستی حج کے لئے نذر کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو، تو یہ صورت بھی صحیح ہوگی؟ فرمایا ہاں۔ (مجمول)

۱۴۔ میں نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس حالت میں مرجائے کہ اس نے حج نہیں کیا اس کی طرت سے گھر والوں میں سے کوئی حج کرے تو کیا یہ کافی ہو جائے گا حضرت نے فرمایا میرے والد نے یہ بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا باپ مر گیا اور اس نے حج نہیں کیا فرمایا اس کی طرت سے حج کر دیا جائے تیرے لئے یہ خدمت کافی ہے۔ (۶)

۱۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص بھلاک ہو گیا اس نے حج نہیں کیا اور اس نے حج کے لئے وصیت بھی نہیں کی، پس اس کے ایک رشتہ دار نے اس کی طرت سے حج کر لیا تو یہ کافی ہو جائے اور مرنے والے کی طرت ادا لیگی ہو جائے گی اور حج کرنے والے کو اجرت ملے گی۔ فرمایا اگر حج کرنے والا غریب دے یا یہ ہے تو دونوں کو کافی ہوگا اور حج کرنے والے کو اجر ملے گا اور حج کرنے والے کو اجرت دی جائے گی۔ (۷)

- ۱۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مجھے اور حج نہ کیا ہو اور وصیت بھی نہ کی ہو تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ (مرفوع)
- ۱۷۔ میں نے پوچھا اگر مرد عورت دونوں مرجائیں اور انھوں نے حج نہ کیا ہو تو آیا ان دونوں کی طرف سے حج کیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ (مرفوع)
- ۱۸۔ میں نے پوچھا ایک شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کو پتہ نہیں کہ اس کے باپ نے حج کیا یا نہیں۔ فرمایا اس کی طرف سے حج کیا جائے اگر باپ نے حج کر لیا ہو گا تو یہ حج اس کے لئے نافع ہو گا اور بیٹے کے لئے فریضہ اور اگر نہ کیا ہو گا تو باپ کے لئے فریضہ ہو گا اور بیٹے کے لئے نافع۔ (مرفوع)
- ۱۹۔ فرمایا اگر کوئی دس حج کر چکا ہو پھر مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو گا اسی طرح اگر کوئی لڑکا دس حج کرے تو بالغ ہو جانے پر اسے حج کا فریضہ ادا کرنا ہو گا اور اگر کوئی غلام دس حج کرے اور مستطیع ہو جائے تو اسے بھی پھر حج کرنا ہو گا۔

باب ۳۸

(من لم یحج یین خمس سنین)

- ۱۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن أحمد النہدی، عن محمد بن الولید، عن أبان، عن ذریع عن أمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال من : مضت له خمس سنین فلم یفد إلی ربہ دھو موسراً محرور
- ۲۔ علی بن محمد بن بندار، عن إبراهیم بن إسحاق، عن عبد اللہ بن حماد، عن عبد اللہ بن مسنان، عن جریر، عن أمی جعفر رضی اللہ عنہ قال : إنَّ اللهَ منادیاً بنادی : أمی عبد الحسن الله إلیہ وأوسع علیہ فی رزقہ فلم یفد إلیہ فی کلِّ خمسة أعوام مرّة لیطلب نوافله إنَّ ذلک لمحرور .

باب ۳۹

جس نے پانچ برس تک حج نہ کیا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جس نے مالدار ہو کر پانچ برس تک حج استحب نہ کیا تو وہ رحمت رب سے محروم ہوا۔ (موقوف)
- ۲۔ فرمایا اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ کون بندہ ہے کہ اللہ اس پر احسان کرے اور اس کے

رزق میں وسعت ہے پس ہر پانچ برس کے اندر جو اپنے لوافل کو بہتر بنانے کے لئے حج نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے۔ (رض)

﴿باب﴾

﴿الرجل يستدين ويحج﴾

۱۔ عِدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن أبي طالب، عن يعقوب بن شعيب قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يحج بدين وقد حج حجة الإسلام، قال: نعم إن الله سيقضي عنه إن شاء الله.

۲۔ أحمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن علي، عن محمد بن الفضل، عن موسى بن بكر، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال: قلت له: هل يستقرض الرجل ويحج إذا كان خلف ظهره ما يؤدّي عنه إذا حدث به حدث؟ قال: نعم.

۳۔ عِدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن عبد الملك ابن عتبة قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل عليه دين يستقرض ويحج؟ قال: إن كان له وجه في مال فلا بأس.

۴۔ أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبي همام قال: قلت للرضا عليه السلام: الرجل يكون عليه الدين ويحضر الشيء أقبض دينه أو يحج؟ قال: يقضي ببعض ويحج ببعض قلت: فإنه لا يكون إلا بقدر نفقة الحج، فقال: يقضي سنة ويحج سنة، قلت: أعطى المال من ناحية السلطان؟ قال: لا بأس عليكم.

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن وهب، عن غير واحد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: يكون علي الدين فيقع في يدي الدراهم فإن وزعتها بينهم لم يبق شيء أفأحج بها أو أوزعها بين الغرام؟ فقال: تحج بها وادع الله أن يقضي عنك دينك.

۶۔ أحمد بن محمد بن عيسى، عن البرقي، عن جعفر بن بشير، عن موسى بن بكر الواسطي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يستقرض ويحج فقال: إن كان خلف ظهره مال إن حدث به حدث أدّى عنه فلا بأس.

باب مقروض کا حج

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے قرض سے حج کیا۔ کیا یہ صحیح ہوگا؟ فرمایا اللہ اسے پورا کرے گا۔ انشاء اللہ۔ (۴)
- ۲۔ میں نے کہا کیا مقروض نے حج کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے لئے کوئی ایسا سہارا ہو کہ اگر کوئی عادیہ پیش آئے تو اسے دفع کر سکے۔ فرمایا ہاں۔ (۵)
- ۳۔ میں نے پوچھا اگر ایک شخص مقروض ہے اور وہ اور قرضہ لیکر حج کو جلتے تو اسے فرمایا اگر اس کے پاس کوئی چیز از قلم مال ایسی ہے کہ وہ قرضہ ادا کر سکے گا تو کیا مضائقہ ہے۔ (۴)
- ۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص پر قرضہ ہے اور اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کرے یا حج کرے فرمایا کچھ قرضہ ادا کر کے حج کرے میں نے کہا اگر بقدر نفقہ ہی ہو۔ فرمایا ایک سال قرضہ ادا کرے اور ایک سال حج کرے۔ میں نے کہا اگر بادشاہ کی طرف سے کچھ عطیہ ملے فرمایا اس میں کچھ خرچ نہیں۔ (۵)
- ۵۔ میں نے کہا اگر میرے (اور پرستار میرے ہاتھ میں کچھ روپیہ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکاؤں تو حج کے لئے کچھ نہ بچے تو میں حج کروں یا قرضہ داروں کو تمناؤں، فرمایا اس سے حج کر اور اللہ سے دعا کہ وہ تیرا قرضہ ادا کر دے۔ (مرسل)
- ۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو قرضہ لے کر حج کرے۔ فرمایا اگر اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہ اسے سنبھال لے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (۵)

باب ۴

﴿الفضل فی نفقة الحج﴾

۱۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق ابن عمار قال: سمعت أبا عبد الله علیہ السلام يقول: لو أن أحدكم إذا ربح الربح أخذ منه الشيء، فعزله فقال: هذا للربح وإذا ربح أخذ منه وقال: هذا للحج، جاء إسمان الحج وقد اجتمعت له نفقة عزم الله فخرج ولكن أحدكم يربح الربح فينفقه فإذا جاء إسمان الحج أراد أن يخرج ذلك من رأس ماله فيشق عليه.

۲ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن شیخ رفع الحديث إلى أبي عبد الله عليه السلام قال : قال له : يا فلان أقلل النفقة في الحج تنشط للحج ولا تنكثر النفقة في الحج فتمل الحج .

۳ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن ربعي بن عبد الله قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كان علي عليه السلام صلوات الله عليه لينقطع ركابه في طريق مكة فيشدّه بخوصة ليهوّن الحج على نفسه .

۴ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الهدية من نفقة الحج .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : هدية الحج من الحج .

باب

حج میں خرچ کی فضیلت

- ۱ - حضرت نے فرمایا جب تم کو تجارت وغیرہ میں نفع ہو تو اس کا ایک حصہ الگ کر لو کہ یہ حج کے لئے ہے اور جب دوبارہ نفع ہو تو اسے بھی حج کے لئے مخصوص کر لو اور جب حج کا وقت آئے تو تمہارے پاس زاد و راہ جمع ہو جائے گا پس اس سے حج کو جاؤ اگر تم نفع کو خرچ کرتے رہو گے تو وقت حج و اس المال سے خرچ کرنا تمہارے لئے شاق ہوگا۔ (مشق)
- ۲ - فرمایا نفل حج کے لئے کم سے کم خرچ کرو اگر زیادہ خرچ کر بیٹھو گے تو حج تمہارے لئے باعث ملال ہوگا۔ (برقوع)
- ۳ - فرمایا حضرت نے اگر حضرت علی علیہ السلام کی رکاب راہ مکہ میں قطع ہو جاتی تھی تو اسے کجور کی پھال سے باندھ لیتے تھے تاکہ حج ان کے نفس پر بار نہ ڈالے۔ (مشق)
- ۴ - فرمایا تحفہ کا شمار نفقہ حج میں ہے۔ (۲)
- ۵ - فرمایا ہدیہ حج شامل حج ہے (مجمول)

﴿ باب ۱ ﴾

﴿أَنَّهُ يَسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ مَتَهَيِّئًا لِلْحَجِّ فِي كُلِّ وَقْتٍ﴾

۱۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن الحسن زعلان ، عن عبد الله ابن المغيرة ، عن حماد بن طلحة ، عن عيسى بن أبي منصور قال : قال لي جعفر بن محمد عليه السلام : يا عيسى إني أحب أن يراك الله عز وجل فيما بين الحج إلى الحج وأنت تهيئاً للحج .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين بن عثمان ، عن محمد بن أبي حمزة ؛ وغيرهما ، عن إسحاق بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من اتخذ عملاً للحج كان كمن ربط فرساً في سبيل الله عز وجل .

۳۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن حمزة بن يعلى ، عن بعض الكوفيين ، عن أحمد بن عائذ ، عن عبد الله بن سنان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من رجع من مكة وهو بنوي الحج من قابل زيد في عمره .

باب ۲

مستحب ہے کہ حج کے لئے ہر وقت تیار رہے

- ۱۔ حضرت نے فرمایا ہے عیسیٰ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم ایک حج کے بعد اپنے کو دوسرے حج کے لئے تیار رکھو۔ (مجموع)
- ۲۔ فرمایا جو کوئی حج کے جانے کے لئے نکلے اسے ایسا ہے جیسے فی سبیل اللہ حج کے لئے گھوڑا تیار کیا۔ (مجموع)
- ۳۔ جو مکہ سے اس نیت سے لوٹے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

﴿ باب ۳ ﴾

﴿الرَّجُلُ يَسْلَمُ فَيُحْجُّ قَبْلَ أَنْ يَخْتَنَ﴾

۱۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إبراهيم بن ميمون ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يسلم فيريد أن يحج وقد حضر الحج أيحج أو

یختن ؛ قال : لا یحجّ حتی یختن .
 ۲ - علی بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر ، عن ابي عبد الله
 ﷺ قال : لا بأس أن تطوف المرأة غیر المخفوضة فأما الرجل فلا يطوف إلا وهو
 یختن .

باب

ایک شخص مسلمان ہو اور ختنہ سے قبل حج کرے

- ۱ - جو شخص مسلمان ہو جائے اور حج کا ارادہ کرے اور حج کا وقت آجائے تو وہ حج کرے یا ختنہ کرائے۔ منہ مایا یغیر
 ختنہ کر کے حج نہ کرے۔ (مجموع)
- ۲ - عورت غیر ختنہ شدہ طواف کر سکتی ہے مگر مرد غیر ختنہ طواف نہیں کر سکتا۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

﴿ المرأة يمنعها زوجها من حجة الاسلام ﴾

- ۱ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن علی بن ابي حمزة ،
 عن ابي عبد الله ﷺ قال : سألتہ عن امرأة لها زوج ابي أن يأذن لها أن تحجّ ولم تحجّ
 حجة الإسلام فغاب زوجها عنها وقد نهاها أن تحجّ ؛ قال : لا طاعة له عليها في حجة
 الإسلام فلتحجّ إن شاءت .
- ۲ - علی بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن ابن ابي عمیر ، عن معاوية بن عمار ، عن ابي
 عبد الله ﷺ قال : سألتہ عن المرأة تخرج مع غیر ولي ؛ قال : لا بأس فإن كان لها زوج
 أو ابن [أو أخ قادرین علی أن یخرجوا معها وليس لها سعة فلا ینبغي لها أن یتمعد ولا ینبغي
 لهم أن یمنعوها .
- ۳ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن زرارة ، عن
 ابي جعفر ﷺ قال : سألتہ عن امرأة لها زوج وهي صرورة لا يأذن لها في الحجّ قال :
 تحجّ وإن لم يأذن لها .

۴۔ عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تريد الحج ليس معها عزم هل يصلح لها الحج؟ فقال: نعم إذا كانت مأمونة.

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن معاوية قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحرة تخرج إلى مكة بغير ولي، فقال: لا بأس تخرج مع قوم فقات.

باب

وہ عورت جس کا شوہر حج سے روکے

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک عورت کے شوہر نے اس کو حج کرنے سے منع کر دیا اور اس عورت نے حج نہ کیا اس کا شوہر غائب ہو گیا اور حج کرنے سے اسے منع کر گیا۔ فرمایا اس عورت کو اس امر میں شوہر کی اطاعت لازم نہیں، اگر حج کرنا چاہتی ہے تو کرے۔ (ص)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک عورت حج کرنے کی غیرولی کے ساتھ نکلی، فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر اس کا شوہر بیٹا یا بھائی ہو اور اس کو حج کرنے کی قدرت ہو تو اس کے ساتھ حج کرنے کو جائیں درآ خالیکہ عورت مالدار نہ ہو، عورت کو حج سے رکنا نہ چاہیے اور لوگوں کو اسے منع نہیں کرنا چاہیے۔ (ص)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شوہر دار عورت کے متعلق جو حج کیا ہوا مال نہیں رکھتی اور شوہر اسے حج کی اجازت نہیں دیتا فرمایا وہ بے اجازت شوہر حج کو چلی جائے (ص)
- ۴۔ اس عورت کے بارے میں پوچھا کیا حج کرنا چاہتی ہے لیکن کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں، کیا حج کر جانا اس کے لئے درست ہے۔ فرمایا ہاں اگر وہ امن و امان کے ساتھ جاسکے۔ (ص)
- ۵۔ پوچھا کیا اس آزاد عورت کے متعلق جو مکہ کا سفر بغیر اپنے کسی سرپرست کے کرے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ معتد اور معتبر لوگوں کے ساتھ چلی جائے۔ (ص)

باب

﴿القول إذا خرج الرجل من بيته﴾

- ۱۔ عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن موسى بن القاسم قال: حدثنا

صباح الحذاء قال : سمعت موسى بن جعفر عليه السلام يقول : لو كان الرجل منكم إذا أراد السفر قام على باب داره تلقاه وجهه الذي يتوجه له فقره فاتحة الكتاب أمامه وعن يمينه وعن شماله وآية الكرسي أمامه وعن يمينه وعن شماله ثم قال : «اللهم احفظني واحفظ مامعي وسلمني وسلم مامعي وبلغ مامعي وبلغ مامعي ببلانك الحسن» لحفظه الله وحفظ مامعه وسلمه وسلم مامعه وبلغه وبلغ مامعه ، قال : ثم قال : يا صباح أمارأيت الرجل يحفظ ولا يحفظ مامعه ويسلم ولا يسلم مامعه ويبلغ ولا يبلغ مامعه قلت : بلى جعلت فداك .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعنه بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاذ بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا خرجت من بيتك تريد الحج والعمرة إن شاء الله فادع دعاء الفرج وهو لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الأرضين السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين ثم قل : «اللهم كن لي جاداً من كل جبار عنيد ومن كل شيطان مريد» ثم قل : «بسم الله دخلت وبسم الله خرجت وفي سبيل الله ، اللهم إني أقدم بين يدي نسياني وعجلتي بسم الله وما شاء الله في سفري هذا ذكرته أو نسيته ، اللهم أنت المستعان على الأمور كلها وأنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل ، اللهم هون علينا سفرنا واطو لنا الأرض وسيّرنا فيها بطاعتك وطاعة رسولك ، اللهم أصلح لنا ظهرك وبارك لنا فيما رزقنا وقنا عذاب النار ، اللهم إني أعوذ بك من وعاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الأهل والمال والولد ، اللهم أنت عضدي وناصري بك أحلّ و بك أسير اللهم إني أسألك في سفري هذا السرور والعمل بما يرضيك عني ، اللهم أقطع عني بعده ومشقته وأصبحني فيه وأخلفني في أهلي بخير ولا حول ولا قوة إلا بالله ، اللهم إني عبدك وهذا سخاؤك والوجه وجهك والسفر إليك وقد أطلعت على ما لم يطلع عليه أحد فاجعل سفري هذا كفارة لما قبله من ذنوبي وكن عوناً لي عليه واكفني وعنه ومشقته ولقنني من القول والعمل رضاك ، فإنما أنا عبدك وبك ولك» فإذا جعلت رجلك

فی الرّکاب قُل: « بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ » فَاِذَا اسْتَوَيْتَ عَلٰی رَاحِلَتِكَ وَاسْتَوٰی بِكَ عَمَلُكَ قُل: « الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَ عَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَ مِنْ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ ﷺ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا کُنَّا لَهُ مُقَرِّبِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلٰی الظُّهْرِ وَ الْمُسْتَعَانَ عَلٰی الْاَمْرِ ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنَا بِالْاَغَايِلِغِ اِلٰی خَیْرٍ ، بِالْاَغَايِلِغِ اِلٰی مَقْفَرَتِكَ وَ رِضْوَانِكَ اَللّٰهُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا حَافِظَ غَیْرِكَ . »

پاؤں

گھر سے نکلنے وقت کیا کہنا چاہیے

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جب کوئی تم میں سے حج کا ارادہ کرے گھر سے نکلے تو اس کے گھر کے دروازہ پر ایک شخص اس کی طرف رخ کرے سورہ فاتحہ اس کے آگے پڑھے، اپنے بائیں پڑھے اسی طرح آیت الکرسی ہر تین طرف پڑھے، پھر کہے یا اللہ اس کی حفاظت کر اور ہر اس چیز کی جو اس کے ساتھ ہے اور صحیح سلامت رکھ اس کو اور جو اس کے ساتھ ہے اور منزل پر پہنچا دے اس کو جو اس کے ساتھ ہے پھر فرمایا اے صبح (راوی) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حج کرنے والا محفوظ رہا ہو اور اس کے ساتھ کی چیز غیر محفوظ رہی ہو یا وہ سلامت رہا ہو اور ساتھ کی چیز سلامت نہ رہی ہو یا غنیمت ہو یا ہرجس ہو اور ساتھ والی چیز نہ پہنچی ہو، میں نے کہا ضرور پہنچی ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ (۱۴)

۲۔ فرمایا جب ارادہ حج و عمرہ کرنے کا ہو تو گھر سے نکلنے وقت یہ دعا پڑھو۔

وہو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

پھر کہو

« اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَادًا مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ » ثُمَّ قُل: « بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْتُ وَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَقْدَمُ بَيْنَ يَدَیْ نِسْيَانِیْ وَ عَجَلَتِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِيْ سَفَرِیْ هَٰذَا ذَكَرْتَهُ اَوْ نَسِیْتَهُ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَعَانَ عَلٰی الْاُمُورِ كُلِّهَا وَ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِي الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ هُوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا وَ اطْوِلْ لَنَا الْاَرْضَ

وسیرنا فیہا بطاعتک و طاعة رسولک ، اللہم أصلح لنا ظہرنا و باریک لنا فیما رزقنا
وقنا عذاب النار ، اللہم ! انی أعوذ بک من وعاء السفر و کآبة المنقلب و سوء المنظر
فی الأهل و المال و الولد ، اللہم ! أنت عضدی و ناصری بک أحلّ و بک أسیر اللہم !
انی أسألك فی سفری هذا السرور و العمل بما یرضیک عنی ، اللہم ! أقطع عنی بعده و
مشقتہ و أصحبنی فیہ و اخلفنی فی أعلی بخیر و لا حول و لا قوۃ إلا باللہ ، اللہم ! انی عبدک
و هذا حملانک و الوجه و جہک و السفر الیک و قد اطلعت علی مالم یطلع علیہ أحد
فاجعل سفری هذا کفارة لما قبلہ من ذنوبی و کن عوناً لی علیہ و اکفنی و غنہ و مشقتہ
و لقننی من القول و العمل رضاک ، فانما أنا عبدک و بک و لک

یا اللہ تجھے پناہ دے ہر سخت گیری ظالم سے اور ہر شیطان جہیم سے ، پھر کہو میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اور راہ
خدا میں چلنے کو نکلا ہوں یا اللہ میں بھول چوک والا ہوں اور تجھ میں جلدی ہے اللہ کے نام سے یہ سفر شریعہ کرتا ہوں ،
میں نے اس کا ذکر بھی کیا اور بھولا بھی یا اللہ تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں کل امور میں تو ہی میرا ساتھی ہے سفر میں میرا
قائم مقام ہے میرے اہل میں ، اس سفر کو تجھ پر آسان کر ، طی الارض کرو اور اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں لے چل ،
یا اللہ ہمارے حال کی اصلاح کر اور ہمارے رزق میں برکت دے اور عذاب نار سے ہمیں بچالے یا اللہ میں پناہ مانگتا
ہوں مشقت سفر سے ابھرنے والا ام سے اور اپنے اہل و مال و اولاد میں کسی بڑے منظر سے یا اللہ تو ہی میرا مددگار اور ناصر
ہے میں تیری ہی مدد سے منزل پر آرتا اور راہ میں چلتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس سفر میں سرور
کا اور ایسے عمل کا جو تجھ مجھ سے راضی رکھے یا اللہ بعد سفر اور اس کی مشقت کو میرے اوپر آسان کر اور اس
سفر میں میرے ساتھ ہوا اور میرے اہل میں میرا قائم مقام ہو ، نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے ، یا اللہ میں تیرا بندہ
ہوں اور ان چو پاؤں کا رزق دینے والا تو ہی ہے ۔ ذات تیری ہی ذات ہے یہ سفر میرا تیری ہی طرف ہے تو واقف ہے
اس چیز سے جن سے کوئی واقف نہیں ، بس میرے اس سفر کو میرے گوشہ گناہوں کا کفارہ قرار دے اور اس میں
میری مدد کر اور سفر کی تعوب و تکلیف سے بچالے اور میرے اور عمل کو اپنی مرضی کے مطابق بنائے میں تیرا ہی بندہ
ہوں ، تجھی سے میری لو لگی اور تیری ہی خوشنودی کے لئے میرا عمل ہے ۔

جب رکاب پر سیر رکھیں تو کہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، بسم اللہ واللہ اکبر ، فاذا استویت علی

راحلتک واستوی بک بمحکمک فقل : « الحمد للہ الذی ہدانا للإسلام و علّمنا القرآن و

من علينا بمحمد ﷺ ، سبحان الله الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين
وإننا إلى ربنا لمنقلبون والحمد لله رب العالمين ، اللهم أنت الحامل على الظهر والمستعان
على الأمر ، اللهم بلغنا بلاغاً يبلغ إلى خير ، بلاغاً يبلغ إلى مغفرتك ورضوانك اللهم لا طير
إلا طيرك ولا خير إلا خيرك ولا حافظ غيرك .

بسم الله الرحمن الرحيم ، بسم الله والله أكبر ، جب سواری درست ہو جائے اور محل میں بیٹھنے لگو تو کہہ شکریہ
اس خدا کا جس نے ہدایت کی اسلام کی طرف اور شران کی تعلیم دی اور محمد پیسے رسول کو بھیج کر احسان کیا ، پاک
ہے وہ ذات جس نے جو پاؤں کو ہمارے لئے رستہ کیا اور ہم سے ان کو تابعدار بنانا ممکن نہ تھا اور سہار دی گشت اپنے
رب کی طرف ہونے والی ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے ، یا اللہ سوار یوں کی پشتوں پر تو ہی بٹھانے والا ہے
ہر امر میں تجھی سے مدد ہے یا اللہ خیر سے پہنچا ہے اپنی بخشش اور رضا کے ساتھ ، نہیں ہے پروا اگر تیری مدد سے
اور نہیں ہے مگر تجھ سے اور تیرے سوا کوئی حافظ نہیں ۔ (حسن)

﴿باب الوصية﴾

۱۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن
صفوان الجمال عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أبي يقول : ما يعيؤ من يوم هذا البيت
إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : خلق يخالف به من صحبه أو حلم يملك به من غضبه أو
ورع يحجزه عن محارم الله .

۲۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي
أيوب النخزازی . عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ما يعيؤ من يسلك هذا
الطريق إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : ورع يحجزه عن معاصي الله وحلم يملك به غضبه
وحسن الصحبة لمن صحبه .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال
أبو عبد الله عليه السلام : وطن نفسك على حسن الصحابة لمن صحبت في حسن خلقك ، وكف
لسانك واكظم غيظك وأقل لغوك وتفرش عفوك وتسخو نفسك .

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن إسماعيل بن مهران، عن محمد بن حفص، عن أبي الربيع الشامي قال: كنا عند أبي عبدالله عليه السلام وبيت غاص بأهله فقال: ليس منا من لم يحسن صحبة من صحبه ومرافقة من رافقه ومالحة من مالحه ومخالقة من خالقه.

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله ﷺ: «الرفيق ثم السفر»؛ وقال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: «لا تصحبني في سفرك من لا يرى لك من الفضل عليه كماترى له عليك».

۶۔ علي، عن أبيه، عن حماد بن عثمان، عن خريز، عن عثمان ذكره، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا صحبت فأصحب نحوك ولا تصحب من يكفيك فإن ذلك مذلة للمؤمن.

۷۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن الحسن بن الحسين التؤلبي عن محمد بن سنان عن حذيفة بن منصور، عن شهاب بن عبد ربّه قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: قد غرت حالي وسعة يدي وتوسّعي على إخواني فأصحب [النفوسهم في طريق مكة] فأتوسّع عليهم، قال: لا تفعل يا شهاب إن بسطت وبسطوا أجحفت بهم وإن أمسكوا أذلّتهم فأصحب نظراءك.

۸۔ أحمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: يخرج الرجل مع قوم مياسير وهو أقلهم شيئاً فيخرج القوم النفقة ولا يقدر هو أن يخرج مثل ما أخرجوا، فقال: ما أحب أن يذل نفسه ليخرج مع من هو مثله.

بات

وصیت

۱۔ فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہوں اس نے حج بیت اللہ کیا پایا اور دل خوش خلقی، جس کا اثر اپنے دوستوں پر ڈالے، دوسرے علم جس سے اپنے غضب پر قابو پائے، تیسرے

پر ہیزگاری جس سے محارم الہیہ سے بچے، (۲)

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔ (۲)

۳۔ فرمایا حسن صحبت کو اپنے نفس میں جگہ دو خوش خلق سے ملو، اپنی زبان کو رد کو، اپنے عقد کو بیو، لغوبات کم کرو عفو کو زیادہ کرو، اپنے نفس پر قابو حاصل کرو (حسن)

۴۔ فرمایا درآئیک گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے مصاحبوں سے اچھی صحبت نہ رکھے، نری کا برتاؤ کرنے والوں سے نری نہ کرے اور جو کھانا کھلائے اسے کھانا نہ کھلائے اور اپنے خلاف والے کی مخالفت نہ کر (بہر)

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے سفر سے پہلے اپنا رفق تلاش کر دیا اور امیر المومنین نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ سفر نہ کرو جو تمہاری کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں سمجھتا جیسی کہ تم اپنے لئے اس کی فضیلت جانتے ہو۔ (۲)

۶۔ فرمایا جب مصاحب بناؤ تو اپنے جیسے کو اور مت صحبت رکھو اس سے جو تم سے بے پرواہ ہو کہ اس میں مومنین کے لئے ذلت ہے۔ (۲)

۷۔ میں نے کہا آپ کہ معلوم ہے میرا حال اور میری کشادہ دہی اپنے بھائیوں پر تو کیا میں سفر مکہ میں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے لوں اور ان پر اچھی طرح روپیہ صرف کر دوں۔ فرمایا اے شہاب ایسا نہ کرو اگر تم نے اور انہوں نے پورا ہاتھ کھول دیا تو تمہیں ران کو باز رکھنا پڑے گا اور جب وہ رک جائیں گے تو گریا تم نے ان کو ذلیل کیا۔ پس بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھو (۲)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص جو قلیل البضاعت ہے ایسے لوگوں کے ساتھ سفر کرنا ہے جو مالدار ہیں وہ لوگ دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کی طرح نہیں کر سکتا فرمایا وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا کیوں پسند کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہی جیسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے (۲)

باب ۱۰

❦ الدعاء فی الطريق ❦

۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن حذيفة بن منصور قال: صحبت أبا عبد الله عليه السلام وهو متوجه إلى مكة فلما صلي قال: «اللهم خلّ سبيلنا و أحسن تسيرنا و أحسن عافيتنا» و كلما صعد أكمة قال: «اللهم لك الشرف على كل شرف» .

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی

عبدالله ﷺ قال : كان رسول الله ﷺ في سفره إذا هبط سبّح وإذا صعد كبر .
 ٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن قاسم الصيرفي ، عن حفص
 ابن القاسم قال : قال أبو عبدالله ﷺ : إن على ذروة كل جسر شيطان فإذا انتهت
 إليه فقل : « بسم الله يرحل عنك » .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبان بن عثمان
 عن عيسى بن عبدالله التميمي ، عن أبي عبدالله ﷺ قال : قل : « اللهم إني أسألك لنفسي
 اليقين والعفو والعافية في الدنيا والآخرة ، اللهم أنت تقني وأنت رجائي وأنت عضدي وأنت
 نصري بك أحلّ وبك أسير » قال : ومن يخرج في سفر وحده فليقل : « ما شاء الله لا قوة
 إلا بالله ، اللهم آنس وحشتي وأعني على وحدتي وأدغيبني » .

٥ - أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمد بن علي ، عن علي بن حماد ، عن رجل ، عن
 أبي سعيد المكاري ، عن أبي عبدالله ﷺ قال : إذا خرجت في سفر فقل : « اللهم إني خرجت
 في وجهي هذا بلائقة مني بفيرك ولا رجاء آوي إليه إلا إليك ولا قوة أتكل عليها ولا
 حيلة ألبأ إليها إلا طلب فضلك وابتغاء رزقك وتعرضاً لرحمتك وسكوناً إلى حسن
 عادتك وأنت أعلم بما سبق لي في علمك في سفري هذا مما أحب أو أكره فإنما
 أوقعت عليه يارب من قدرك فمحمود فيه بلاؤك ومنصوح عندي فيه قضاؤك وأنت تمحو
 ما تشاء وتثبت وعندك أم الكتاب ، اللهم فاصرف عني مقادير كل بلاء ومقضي
 كل لا وإيا ، وابسط علي كنفاً من رحمتك و لطفاً من عفوك وسعة من رزقك وتامناً
 من نعمك وجمعاً من معافاتك وأوقع علي فيه جميع قضائك على موافقة جميع
 هواي في حقيقة أحسن أهلي وادفع ما أخطر فيه ومالا أخطر على نفسي وديني و
 مالي مما أنت أعلم به مني واجعل ذلك خيراً لآخرتي ودنياي مع ما أسألك يا رب
 أن تحفظني فيمن خلقت ورأي من ولدي وأهلي ومالي ومعيشتي وحزائني و
 قرابتي وإخواني بأحسن ما خلقت به غائباً من المؤمنين في تحصين كل عودة وحفظ
 من كل مضية وتمام كل نعمة وكفاية كل مكروه وسر كل سيئة وصرف كل
 محذور وكمال كل ما يجمع لي الرضا والسرور في جميع أموري وافعل ذلك بي بحق

أَنْ تَحْفَظَنِي فِيمَنْ خَلَفْتُ وَرَائِي مِنْ وَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَمَعِيشَتِي وَحَزَانَتِي وَ
قَرَابَتِي وَإِخْوَانِي بِأَحْسَنِ مَا خَلَفْتُ بِهِ غَائِباً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَحْصِينِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَحِفْظِ
مِنْ كُلِّ مَضِيعَةٍ وَتَمَامِ كُلِّ نِعْمَةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مَكْرُوهِ وَسُكْرٍ كُلِّ سَيْئَةٍ وَصَرْفِ كُلِّ
عُذُورٍ وَكَمَالِ كُلِّ مَا يَجْمَعُ لِي الرِّضَا وَالسُّرُورَ فِي جَمِيعِ أُمُورِي وَأَفْعَلِ ذَلِكَ بِي بِحَقِّ
عَهْدِ آلِ عَهْدٍ وَصَلِّ عَلَى عَهْدِ آلِ عَهْدٍ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ .

﴿ بَابٌ ﴾

﴿ اشهر الحج ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ
مُتَشْيِ الْحَنَاطِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ
شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْجَّ فِيمَا سِوَاهُنَّ .

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَغَدَّابِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً
عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
« الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيمَنْ « الْحَجُّ » وَ الْفَرَضُ التَّلْبِيَةُ وَالْإِشْعَارُ وَ التَّقْلِيدُ
فَأَيُّ ذَلِكَ فَعَلَ فَقَدْ فَرَضَ الْحَجَّ وَلَا يَفْرَضُ الْحَجُّ إِلَّا فِي هَذِهِ الشُّهُورِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ « الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ » وَهُوَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ .

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ : أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ
مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَشْهُرُ السِّيَاحَةِ عَشْرُونَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَ صَفَرٌ وَ شَهْرُ رَجَبٍ
الْأَوَّلُ وَعَشْرٌ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ الْآخِرِ

بَابٌ

ماہ حج

۱۔ فرمایا حج کے معلوم مہینے ہیں شوال ، ذی قعدہ اور ذی الحجہ ان کے سوا کسی اور مہینے میں حج نہیں (مضامین)

- ۲۔ سرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ الحج اشہر معلومات کے متعلق یہ اس کے لئے ہے جس پر ان ماہ میں حج فرض ہے اور فرض تلبیہ و اشعار اور تقلید ہے (یعنی احکام حج، تلبیہ، اترام، طواف اور قربانی وغیرہ) اور جس نے دن افعال کو کیا اس نے فرض حج ادا کیا اور حج فرض نہیں ہوتا مگر ان مہینوں میں شوال، ذی قعدہ ذی الحجہ (حسن) ۳۔ سرمایہ حج کے پینے شوال، ذی قعدہ ذی الحجہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے ہیں اور آخری بیس دن اور محرم و صفر اور ربیع الاول اور ربیع الآخر کے بیس دن سیر و سیاحت کے ہیں (مسل)

باب ۷۹

☆ الحج الاکبر والاصغر ☆

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ائیم، عن معاویہ بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن يوم الحج الأكبر، فقال : هو يوم النحر والحج الأصغر العمرة .
- ۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن ذريح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحج الأكبر يوم النحر .
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، و علی بن محمد القاسمی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داود المنقري، عن فضیل بن عیاض قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحج الأكبر فإن ابن عباس كان يقول : يوم عرفة، فقال أبو عبد الله عليه السلام : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : الحج الأكبر يوم النحر ويحتج بقوله عز وجل : "فسبحوا في الارض أربعة أشهر، وهي عشرون من ذي الحجة والمحرم وصفر وشهر ربيع الأول وعشر من ربيع الآخر ولو كان الحج الأكبر يوم عرفة لكان أربعة أشهر و يوماً .

باب ۸۰

حج اکبر و اصغر

- ۱۔ میں نے حضرت سے روز حج کے متعلق پوچھا فرمایا حج اکبر و قربانی ہے اور عمرہ حج اصغر ہے (حسن)

۲۔ سفر یا حج اکبر کویم قربانی ہے۔ (مجمول)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابن عباس نے بتایا تھا کہ حج اکبر کویم عرفہ ہے لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ روز قربانی ہے اور ریل بیان کی اس آیت سے کہ چلو پھر زمین پر چار ماہ اور یہ چار ماہ ہوتے ہیں اس طرح ذی الحجہ کے بیس روز ایک مہینہ محرم کا، دوسرا صفر کا، تیسرا ربیع الاول کا اور دس دن ربیع الآخر کے اگر کویم عرفہ شال ہو تو یہ چار ماہ ایک دن ہو جاتے ہیں ردھ

﴿باب﴾

﴿أصناف الحج﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: سمعت أبا عبد اللہ ؑ يقول: الحج ثلاثة أصناف حج مفرد وقرآن وتمتع بالعمرة إلى الحج وبها أمر رسول الله ﷺ والفضل فيها ولا نأمر الناس إلا بها.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمار، عن منصور الصيقلي قال: قال أبو عبد الله ؑ: الحج عندنا على ثلاثة أوجه حاج متمتع وحاج مفرد سائق للهدى وحاج مفرد للحج.

۳۔ علي بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن ابی ایوب الخزّاز قال: سألت أبا عبد الله ؑ أي أنواع الحج أفضل؟ فقال: التمتع وكيف يكون شيء أفضل منه ورسول الله ﷺ يقول: «لو استقبلت من أمري ما استدبرت لفعلت مثل ما فعل الناس».

۴۔ علي بن ابراہیم، عن محمد بن عيسى، عن يونس بن عبد الرحمن، عن معاوية ابن عمار قال: قال أبو عبد الله ؑ: ما نعلم حجاً لله غير المتعة إنا إذا لقينا ربنا قلنا ربنا عملنا بكتابك وسنة نبيك ويقول القوم: عملنا برأينا فيجعلنا الله وإياهم حيث يشاء.

۵۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن أبي جعفر الثاني ؑ قال: كان أبو جعفر ؑ يقول: المتمتع بالعمرة إلى الحج أفضل من المفرد السائق للهدى وكان يقول: ليس يدخل الحاج بشيء أفضل من المتعة.

۶۔ علي بن ابراہیم، عن ایہ، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن معاوية،

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من حج فليتمتع إن شاء لا نعدل بكتاب الله عز وجل سنة نبيه صلى الله عليه وآله

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، وابن أبي نجران ، عن صفوان الجمال قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن بعض الناس يقول : جرّ الحجّ وبعض الناس يقول : أقرن وسق وبعض الناس يقول : تمتع بالعمرة إلى الحجّ فقال : لو حججت ألف عام لم أقرنها إلا متمتعاً

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجّ فقال : تمتع ثم قال : إننا إذا وقفنا بين يدي الله عز وجل قلنا : يارب آخذنا بكتابك وسنة نبيك ، وقال : الناس رأينا برأينا .

٩ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد قال : كتب إليه علي بن ميسر يسأله عن رجل اعتسر في شهر رمضان ثم حضر له الموسم أبهج مفرداً للحجّ أو يتمتع ، أيهما أفضل ؟ فكتب إليه يتمتع أفضل .

١٠ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المتعة والله أفضل وبها نزل القرآن وجرت السنة .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا جعفر عليه السلام في السنة التي حج فيها وذلك في سنة اثنتي عشرة ومائتين فقلت : جعلت فداك بأي شيء دخلت مكة مفرداً أو متمتعاً ؟ فقال : متمتعاً ، فقلت له : أيما أفضل المتمتع بالعمرة إلى الحجّ أو من أفرد وساق الهدى ؟ فقال : كان أبو جعفر عليه السلام يقول : المتعة بالعمرة إلى الحجّ أفضل من المفرد السائق للهدى وكان يقول : ليس يدخل الحاج بشيء أفضل من المتعة .

١٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن عبد الملك بن عمرو أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن التمتع بالعمرة إلى الحجّ فقال : تمتع قال : ففضي أنه أفرد الحجّ في ذلك العام أو بعده فقلت : أصلحك الله سألتك فأمرتني بالتمتع

وأراك قد أفردت الحج العام فقال : أما والله إن الفضل لفي الذي أمرتك به ولكنني ضعيف فشق علي طوافان بين الصفا والمروة فلذلك أفردت الحج .

١٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن عمه عبيد الله [أنه] قال : سألت رجلاً أبا عبد الله عليه السلام وأنا حاضر فقال : إنني اعتمر في الحرم وقدمت الآن متمتعاً فسمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : نعم ما صنعت إنما لانعدل بكتاب الله عز وجل و سنة رسول الله صلى الله عليه وآله فإذا بعثنا ربنا أوددنا على ربنا قلنا : يارب أخذنا بكتابك و سنة نبيك صلى الله عليه وآله وقال الناس : رأينا رأينا فصنع الله عز وجل بنا وبهم ما شاء .

١٤ - أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن درست ، عن محمد بن الفضل الهاشمي قال : دخلت مع إخواني على أبي عبد الله عليه السلام فقلنا : إنما نريد الحج وبعضنا ضرورة ، فقال : عليكم بالتمتع فإننا لا تشق في التمتع بالعمرة إلى الحج سلطاناً واجتناب المسكر والمسح على الخفين .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنني اعتمر في رجب وأنا أريد الحج أفأسوق المدي وأفرد الحج أو أتمتع ؟ فقال : في كل فضل وكل حسن ، قلت : فأني ذلك أفضل ؟ فقال : تمتع هو والله أفضل ، ثم قال : إن أهل مكة يقولون : إن عمرته عراقية وحجته مكية ، كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجته لا يخرج حتى يقضيه ، ثم قال : إنني كنت أخرج لليلة أو لليلتين بتيان من رجب فنقول : أم فزرة أي أبيه . إن عمرتنا شعبانية وأقول لها : أي بنية إنما فيما أهلكت و ليست فيما أهلكت .

١٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمال ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من لم يكن معه هدي وأفرد رغبة عن المنعة فقد رغب عن دين الله عز وجل .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قلت لأبي

عبداللہ ﷺ: انہم يقولون في حجة المتمتع: حجتهم مكينة وعمرته عراقية، فقال: كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجته لا يخرج منها حتى يقضي حجته.

۱۸۔ علیؑ بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن عبدالملک ابن اعین قال: حج جماعة من اصحابنا فلما قدموا المدينة دخلوا على ابي جعفر ﷺ فقالوا: ان زارة امرنا ان نهل بالحج اذا احرمنا، فقال لهم: تمتعوا، فلما خرجوا من عنده دخلت عليه فقلت: جعلت فداك اثن لم تخبرهم بما اخبرت زارة لنائين الكوفة ولنصبحن به كذا ابا فقال: ردّهم فدخلوا عليه فقال: صدق زارة نم قال: اما والله لا يسمع هذا بعد هذا اليوم احدث مني

یا ہ

اصناف حج

- ۱۔ فرمایا حج کاتین قسمیں ہیں حج مفرد، حج قرآن، حج تمتع، عمرہ حج کے ساتھ ہے اور رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے اور حضرت نے فرمایا لوگوں کو تم اسی کا حکم دو۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا ہمارے نزدیک حج تین قسم کا ہے حج تمتع، حج مفرد جس میں حاجہ ہدی کو چلاتا ہے اور وہ جو مفرد حج ہے۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے پوچھا کون سی قسم حج کی افضل ہے منفر یا حج تمتع اور کیونکہ کون شے اس سے افضل ہو سکتی ہے جس کے رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر کو میرے حکم استقبال کرتا تو پیچھے کا طرف نہ ہٹتا اور اسی طرح کرتا جیسے لوگ کرتے ہیں (حسن)
- ۴۔ منفر یا حضرت نے ہم حج تمتع کے سوا اور کوئی حج نہیں جانتے، ہم خدا سے ملاقات کرتے ہیں یہ کہنے ہوئے، اے ہمارے رب ہم نے عمل کیا موافق کتاب خدا اور سنت نبی کے اور ہماری قوم کہتی ہے ہم نے عمل کیا اپنی رائے پر، پس خدا ہمارے اور ان کے درمیان جو چاہے فیصلہ کرے گا۔ (ص)
- ۵۔ منفر یا حضرت نے حج تمتع افضل ہے حج مفرد سے اور یہ بھی منفر یا یا حاجی کے لئے حج تمتع سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں۔ (ص)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو حج بیت اللہ کرے اسے چاہیے حج تمتع کرے۔ ہم کتاب خدا اور سنت رسول ﷺ عدول نہیں کرتے۔ (مجمول)

۶۔ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں حج مفرد کو دیکھ کہتے ہیں حج قرآن کو اور ہدی لے جاؤ، کچھ کہتے ہیں عمرہ کے ساتھ حج تمتع کو فرمایا اگر تم ہزار برس تک حج کر دے تو حج تمتع کی مثل نہ ہوں گے۔

۸۔ میں نے حضرت سے حج کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حج تمتع کو دیکھ فرمایا ہم جب پیش خدا حاضر ہوں گے تو کہیں گے پروردگار! ہم نے تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت سے اخذ کیا اور لوگ کہیں گے ہم نے اپنی رائے سے کیا۔ (حسن)

۹۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا اس کے بعد جب موسم حج آئے تو حج مفرد کرے یا حج تمتع فرمایا حج تمتع افضل ہے (خ)

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واللہ متدا فضل ہے وہ مطابق قرآن و سنت ہے۔

۱۱۔ ۱۲ھ میں امام علیہ السلام نے حج کیا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے حج مفرد کیا تھا یا حج تمتع، فرمایا حج تمتع، میں نے کہا آیا حج تمتع افضل ہے یا حج مفرد، فرمایا حج تمتع جو عمرہ کے ساتھ ہو حج مفرد سے بہتر ہے حاتی کے لئے اس سے بہتر صورت نہیں (م)

۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا حج تمتع کے متعلق فرمایا حج تمتع ہی کرنا چاہیے اور فرمایا میں نے اس سال حج افراد کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب میں نے سوال کیا تو آپ نے تمتع کا حکم دیا اور آپ خود حج مفرد کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا واللہ فضیلت اسی میں ہے جس کا میں نے حکم دیا ہے لیکن میں مکہ و مدینہ و صفا و مروہ کے درمیان دو بار طواف کرنا میرے لئے دشوار ہے اس لئے میں حج افراد کرنا چاہتا ہوں۔ (خ)

۱۳۔ ایک شخص نے پوچھا میں نے حرم میں عمرہ کر لیا ہے اور اب حج تمتع کے لئے آیا ہوں فرمایا ہاں تم نے ایسا کیا ہے تو کتاب خدا اور سنت رسول سے ہٹنے والے نہیں، جب روز قیامت پیش خدا جائیں گے تو کہیں گے پروردگار! ہم نے تیری کتاب اور سنت کے مطابق عمل کیا اور وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نے اپنی رائے سے عمل کیا پس اللہ ہمارے اور ان کے ساتھ جو چاہے گا کرے گا۔ (م)

۱۴۔ ہم نے کہا ہمارا ارادہ حج کا ہے اور ہم میں سے مفلس ہیں فرمایا تم حج تمتع کر دو، ہم قیہ نہیں کرتے عمرہ حج میں سلطان کے ڈر سے اور اجتناب لازم ہے مسکرات سے اور موزوں پر مسح کرنے سے۔ (خ)

۱۵۔ میں نے کہا میں رجب میں عمرہ کر چکا ہوں اور اب حج کا ارادہ ہے پس میں ہدی لے جاؤں اور حج مفرد کروں فرمایا ہر ایک صورت افضل و بہتر ہے۔ میں نے کہا زیادہ بہتر کون سا طریقہ ہے۔ فرمایا تمتع، پھر فرمایا اہل مکہ کہتے ہیں کہ عمرہ عراقیہ ہے اور حج مکیہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیا عمرہ حج سے ربط نہیں رکھتا جب اسے بکالایا جائے پھر فرمایا ایک یا دو رات ماہ رجب کی باقی بقیہ میں گھر سے نکلاؤم فردہ نے کہا یا ہمارا عمرہ تو شعبان میں ہو گا۔ میں نے کہا بیٹی میں احرام باندھ چکا ہوں اور میں محل نہیں ہوا۔ (خ)

- ۱۶۔ فرمایا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور حج تمتع سے نفرت کر کے حج افراد بجالانے تو اس نے دین خدا سے نفرت کی۔ (بخاری)
- ۱۷۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں حج مکہ ہے اور عمرہ عراقی، سنہ پایادہ جھوٹے ہیں کیا وہ متربط حج سے نہیں ہے۔ حج بغیر اس کے پورا نہیں ہو تا۔ (حسن)
- ۱۸۔ عبد الملک بن اعین نے بیان کیا۔ ہم اسے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حج کیا جب مدینہ آئے تو ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں آئے کہا زرارہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ احرام کھول دیں۔ فرمایا فائدہ حاصل کرو، جب وہ لوگ چلے گئے تو راوی کہتا ہے میں حضرت کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا آپ نے ان کو بتا دیا ہے جو زرارہ نے بتایا تھا تا کہ جب وہ کو فرائض تو جھوٹوں کو آگاہ کریں فرمایا ان کو واپس بلاؤ جب آئے تو فرمایا زرارہ نے پرچ کہا ہے پھر سنہ پایادہ واللہ آج کے بعد پھر کوئی حج سے نہ سنے گا۔ (حسن)

خبر ۱۔ شیخ عموما حج تمتع کرتے ہیں اس حج میں پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا جاتا ہے اعمال عمرہ بجالانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور چونکہ جو چیزیں حرم پر حرام ہو جاتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں عمرہ کے بجالانے کے بعد حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے شیخ حضرات حج تمتع نہیں کرتے اور ایک ہی احرام سے حج و عمرہ دونوں کر لیتے ہیں رسول اللہ نے اسی قسم کا حج کیا تھا مگر حضرت عمرؓ حج تمتع کو حرام کر دیا ان کا یہ قول مشہور ہے (استمعوا لکانتا فی محمد رسول اللہ وانا احرامهما) استمع اور حج تمتع رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں رائج تھے۔ میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں۔

﴿باب ۵﴾

﴿ما علی المتمتع من الطواف والسعی﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن ابي عمیر، وصفوان جیما، عن معاویہ بن عمار، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال: علی المتمتع بالعمرة إلى الحج ثلاثة أطواف بالبيت وسعیان بین الصفا والمروة وعليه إذا قدم مكة طواف بالبيت وركعتان عند مقام إبراهيم علیہ السلام وسعی بین الصفا والمروة ثم يقصر وفد أحل هذا للعمرة وعليه للحج طوافان سعي بین الصفا والمروة ويصلي عند كل طواف بالبيت ركعتين عند مقام إبراهيم علیہ السلام.

۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن ابن مسكان، عن ابي بصیر، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال: المتمتع عليه ثلاثة أطواف بالبيت وطوافان بین الصفا

والمرءة وقطع التلبية من متعته إذا نظر إلى بيوت مكة ويحرم بالحج يوم التروية و
يقطع التلبية يوم عرفة حين تزول الشمس.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ؛ وعبد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً،
عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام
قال: على المتمتع بالعمرة إلى الحج ثلاثة أطواف بالبيت وبصلي لكل طواف ركعتين
وسبعين بين الصفا والمروة.

باب

حج تمتع کا طواف اور سعی

- ۱۔ فرمایا حج تمتع کے عمرہ میں تین طواف بیت ہیں اور صفاد مردہ کے درمیان دو بار سعی اور یہ کہ جب وارد مکہ ہو تو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفاد مردہ کے درمیان سعی کرے حج کے عمرہ میں بھی یہی ہے اور حج کے لئے دو طواف ہیں اور صفاد مردہ کے درمیان سعی اور ہر طواف بیت کے ساتھ نماز پڑھنا اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر پڑھنا۔ (حسن)
- ۲۔ سفر یا تمتع کرنے والے پر تین طواف ہیں خانہ کعبہ کے اور دو طواف ہیں صفاد مردہ کے درمیان اور جب مکہ کے مکانات نظر آئیں تو تلبیہ کو قطع کر دے اور حج کا احرام باندھے پرم ترویہ اور روز عسرفہ وقت زوال آفتاب تلبیہ قطع کر دے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے پر تین طواف ہیں اور ہر طواف پر دو رکعت نماز اور صفاد مردہ کے درمیان سعی (حسن)

باب

(صفة الاقران وما يجب على القارن)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ؛ وعبد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن
أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يكون
القارن إلا بسياق الهدي وعليه طوافان بالبيت وسعي بين الصفا والمروة كما يفعل المفرد
ليس بأفضل من المفرد إلا بسياق الهدي.

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : القارن لا یسکون إلا بسباق الہدی وعلیہ طواف بالبيت و رکعتان عند مقام ابراہیم علیہ السلام وسمی بین الصفا والمروة وطواف بعد الحج وهو طواف النساء .

۳۔ علی ، عن ایہ ، عن عبد اللہ بن المغیرہ ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : قلت له : انی سقت الہدی وقرنت ، قال : ولم فعلت ذلك التمتع أفضل ، ثم قال : یجزئک فیہ طواف بالبيت وسمی بین الصفا والمروة واحد . وقال : طف بالكعبة یوم النحر .

باب

حج تشران اور قارن پر کیا واجب ہے

۱۔ تشرایا حضرت نے حج قرآن کرنے والے پر تشرانی کرنا اور بیت اللہ کے دو طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سسی کرنا ہے۔ جیسا کہ مفرد وال کرتا ہے مفرد دس سوئے تشرانی لے جانے کے اور کوئی فضیلت نہیں (حسن)۔
۲۔ فرمایا حج قرآن کرنے والے پر تشرانی کا ہے اور بیت اللہ کا طواف اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر اور صفا و مروہ کے درمیان سسی اور طواف النساء بعد الحج۔

۳۔ میں نے کہا میں حج تشران کے لئے تشرانی لے گیا تشرایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا تمتع افضل ہے پھر تشرایا کانی ہے تیرے لئے طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان سسی ایک بار اور فرمایا روز تشرانی کعبہ کا طواف کر (حسن)

باب

☆ (صفة الاشعار والتقليد) ☆

۱۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن یونس بن یعقوب قال : قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام : انی قد اشتريت بدنة فکیف أصنع بها ؟ فقال : انطلق حتی تأتي مسجد الشجرة فأفرض علیک من الماء والبس نوبک ثم أنصتها مستقبل القبلة ثم أدخل المسجد فصل ثم افرض بعد صلاتک ثم أخرج إليها فأشعرها من الجانب

الایمن من سنامها ثم قل : « بسم الله اللهم منك ولك اللهم تقبل مني » ثم انطلق حتى أتى الیداء فلبسه .

۲ - الحسين بن محمد الأشعري ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن تجليل الهدي وتقليدها فقال : لا تبالي أي ذلك فعلت ، وسألت عن إشعار الهدي ، فقال : نعم من الشق الأيمن ، فقلت : متى نشعرها ؟ قال : حين تريد أن تحرّم .

۳ - أبان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ؛ وزرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البدن كيف تشعروا متى يحرم صاحبها ومن أي جانب تشعروا معقولة تنحر أو باركة ؟ فقال : تنحر معقولة وتشعر من الجانب الأيمن .

۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته ، عن البدن كيف تشعروا ؟ قال : تشعروا معقولة وتنحروا هي قائمة ، تشعروا من جانبها الأيمن ويحرم صاحبها إذا قلدت وأشعرت .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كانت البدن كثيرة قام فيما بين فنتين ثم أشعر الیمنى ثم اليسرى ولا يشعروا بدأ حتى يتيسر للإحرام لأنه إذا أشعر وقلد وجلّ وجب عليه الإحرام وهي بمنزلة التلبية

۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : البدن تشعروا من الجانب الأيمن ويقوم الرجل في جانب الأيسر ثم يقلدها بنعل خلق قد صلى فيها .

باب ۵

صفت اشعار وتقليد

۱ - میں نے کہا میں نے ستر بان کا اونٹ خریدا ہے تو اب کیا کروں شرمایا ہے کہ مسجد شجرہ تک جاؤ اور اپنے اوپر پانی

ڈالو اور اپنے دونوں کپڑے پہنو، پھر اپنی تشریفانی رو بہ قبلہ بٹھاؤ پھر مسجد میں جاؤ اور نماز پڑھو نماز کے بعد اپنا فرض پورا کرو، پھر تشریفانی کے پاس جاؤ اور پھر کہو یا اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے یا اللہ میری طرف سے اسے قبول کر پھر میں کر بیدار میں آؤ (نام ہے جنگ کا) پھر تبلیہہ کرو۔

۲۔ میں نے پوچھا ہدی کے ذبح کرنے اور قتلادہ ڈالنے کے متعلق فرمایا اس کے متعلق زیادہ غور نہ کرو جس طرح چاہو کرو میں نے تشریفانی کے لٹانے کے متعلق پوچھا تشریف زیادہ اپنی جانب کی طرف، میں نے کہا ایسا کب کیا جائے فرمایا جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو (رض)

۳۔ ہم دونوں نے حضرت سے ہدنہ کے متعلق سوال کیا کیونکہ لٹایا جائے اور اس کا مالک کب احرام باندھے اور کس جانب لٹائے ہاتھ پاؤں باندھ کر نحر کرے یا ہٹا کر، تشریف بایا باندھ کر نحر کیا جائے اور داہنی طرف لٹایا جائے۔ (رض)

۴۔ میں نے تشریفانی کے اونٹ کے متعلق پوچھا کیوں کھڑے کیا جائے۔ فرمایا لٹا کر اور ہاتھ پاؤں باندھ کر اور کھڑا کر کے بھی نحر کر سکتے ہو اور لٹاؤ تو داہنی جانب لٹاؤ اور اس کا مالک احرام باندھے ہو جب کہ قتلادہ باندھے اور نحر کرے۔ (رض)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب بہت سی تشریفانیاں ہوں تو ابتداء کرو اس سے جس کے دو دانت ہوں اور پھر اسے داہنی طرف لٹاؤ پھر بائیں طرف بعد نحر لوٹاؤ اور اس وقت تک نحر نہ کرو جب تک احرام نہ باندھو اور یہ بہمنزلہ تبلیہہ کے ہے۔ (رض)

۶۔ تشریف فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہدنہ کو داہنی طرف لٹایا جائے اور نحر کرنے والا بائیں پھر اپنی پرانی جوتی کا جس میں نماز پڑھی ہو قتلادہ ڈالے۔ (رض)

باب فی الافراد

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: المفرد بالحج علیہ طواف بالبيت وركعتان عند مقام ابراہیم رضی اللہ عنہ وسعی بین الصفا والمروة وطواف الزیارة وهو طواف النساء وليس علیہ ہدی ولا أضحية قال: وسألته عن المفرد للحج هل يطوف بالبيت بعد طواف الفريضة قال: نعم ما شاء ویجدد التلیة بعد الركعتین والقارن بتلك المنزلة یعقدان ما أحلا من الطواف بالتلیة.

باب ۵ حج افراد

۱۔ شرایح افراد وائے پر بیت اللہ کا طواف ہے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف الزیارات یعنی طواف النساء اس پر ہدیٰ اور قربانی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طواف فریضہ کے بعد طواف بیت کرے۔ شرایح ہاں اگر چاہے اور تجدید تلبیہ کرے بعد دو رکعتوں کے (درج تہران کرنے والا اس منزلت پر بیٹھے تو طواف اور تلبیہ سے محل نہ ہوگا۔

باب ۵

بیت (فیمن لم یصل المذبح)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ائیم، عن معاویہ بن عمار قال: سألت أبا عبد الله علیہ السلام عن رجل لبی بالحج مفرداً فقدم مكة وطاف بالبيت وصلى ركعتين عند مقام ابراہیم علیہ السلام وسعى بين الصفا والمروة قال: فليحل وليجعلها تممة إلا أن يكون ساق الهدي.

۲۔ أحمد، عن الحسن بن علی، عن یونس بن یعقوب، عن ائیم، عن ائیم الحسن علیہ السلام قال: ما طاف بين هذين الحجرين الصفا والمروة أحد إلا أحل إلا ساق الهدي.

باب ۶ توئیت تمتع نہ کرے

- ۱۔ فرمایا جو حج مفرد کرنے کے لئے تلبیہ کرے اور مکہ آئے اور طواف بیت کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے فرمایا وہ محل ہوگا اب توئیت تمتع کر کے قربانی لے جائے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جو طواف دمیتقروں یعنی صفا و مروہ کے درمیان کرے وہ نہیں محل ہوگا بغیر ہدی کے لے جائے (مرسل)

﴿ باب ٥ ﴾

﴿ حج المجاورين وقطان مكة ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم بن عمرو ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس لأهل سرف ولا لأهل مرز ولا لأهل مكة متعة يقول الله عز وجل : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : لأهل مكة متعة ؟ قال : لا ، ولا لأهل بستان ولا لأهل ذات عرق ولا لأهل عسفان ونحوها .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » قال : من كان منزله على ثمانية عشر ميلاً من بين يديها وثمانية عشر ميلاً من خلفها وثمانية عشر ميلاً عن يمينها وثمانية عشر ميلاً عن يسارها فلا متعة له مثل مرز وأشباهها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن داود ، عن حماد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن أهل مكة أيتمتعون ؟ قال : ليس لهم متعة ، قلت : فالتاطن بها قال : إذا أقام بها سنة أو سنتين صنع صنع أهل مكة ، قلت : فإن مكث الشهر ؟ قال : يتمتع ، قلت : من أين ؟ قال : يخرج من الحرم ، قلت : أين يهل بالحج ؟ قال : من مكة نحواً مما يقول الناس .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني أريد الجواد فكيف أصنع ؟ قال : إذا رأيت الهلال هلال ذي الحجة فاخرج إلى البعرة فاحرم منها بالحج ، قلت له : كيف أصنع إذا دخلت مكة أقيم إلى يوم التروية لأطوف بالبيت ؟ قال : تقيم عشراً لائتاني الكعبة إن عشراً لكثير إن البيت ليس بمهجور ولكن إذا دخلت فطف بالبيت واسع بين الصفا والمروة ، قلت له : أليس كل من طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة

فقد أحل؛ قال: إنك تعقد بالتلبية ثم قال: كلما طفت طوافاً وصليت ركعتين فاعتد بالتلبية، ثم قال: إن سفيان فقيمكم أناني فقال: ما يحملك على أن تأمر أصحابك بأنون البجرانه فيحرمون منها؛ فقلت له: هو وقت من مواقيت رسول الله ﷺ فقال: وأي وقت من مواقيت رسول الله ﷺ هو؛ فقلت له: أحرم منها حين قسم غنائم خيبر ومرجعه من الطائف، فقال: إنما هذا شيء أخذته من عبد الله بن عمر كان إذا رأى الهلال صاح بالحج، فقلت: أليس قد كان عندكم مرضياً قال: بلى ولكن أما علمت أن أصحاب رسول الله ﷺ إنما أحرموا من المسجد فقلت: إن أولئك كانوا عمتين في

أعناقهم الدماء وإن هؤلاء قطنوا بمكة فصاروا كأنهم من أهل مكة وأهل مكة لا مئة لهم فأحببت أن يخرجوا من مكة إلى بعض المواقيت وأن يستغفروا به أياماً فقال لي وأنا أخبره أنها وقت من مواقيت رسول الله ﷺ يا أبا عبد الله فإني أرى لك أن لا تفعل فضحكت وقلت: ولكني أرى لهم أن يفعلوا، فسأل عبد الرحمن عن معنى من النساء كيف يصنعن؛ فقال: لولا أن خروج النساء شهرة لأمرت الصرورة منهن أن تخرج ولكن مر من كان منهن صرورة أن تهل بالحج في هلال ذي الحجة فأما اللواتي قد حجبن فإن شئن ففي خمس من الشهر وإن شئن فيوم التروية فخرج وأقمنا فاعتل بعض من كان معنا من النساء الصرورة منهن فقدم في خمس من ذي الحجة فأرسلت إليه أن بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتلن فكيف تصنع؛ فقال: فلتنظر ما بينها وبين التروية فإن طهرت فلتهل بالحج وإلا فلا يدخل عليها يوم التروية إلا وهي محرمة، وأما الأواخر فيوم التروية، فقلت: إن معنا صبيلاً مولوداً فكيف نصنع به؛ فقال: مر أمه تلقي حميدة فتسألها كيف تصنع بصيائها، فأتتها فبألتها كيف تصنع، فقالت: إذا كان يوم التروية فأحرموا عنه وجرّوه وغسلوه كما يجرد المحرم وقفوا به المواقيت فإذا كان يوم النحر فارموا عنه وأحلّوه عنه رأسه وسري الجارية أن تطوف به بين الصفا والمروة، قال: وسألت عن رجل من أهل مكة يخرج إلى بعض الأمصار ثم يرجع إلى مكة فيمر ببعض المواقيت أله أن يتمتع؛ قال: ما أزعج أن ذلك ليس له لو فعل وكان إلا هلال أحب إليّ.

٦- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن بونس ، عن عبد الله بن

سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : المجاور بمكة سنة يعمل عمل أهل مكة يعني يفرد الحج مع أهل مكة وما كان دون السنة فله أن يتمتع .

٧- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المجاور أله أن يتمتع بالعمرة إلى الحج ، قال : نعم يخرج إلى مهل أرضه فيلبس إن شاء .

٨- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن ابن أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من دخل مكة بحجة عن غيره ثم أقام سنة فهو مكّي فإذا أراد أن يحج عن نفسه أو أراد أن يعتمر بعد ما انصرف من عرفة فليس له أن يحرم بمكة ولكن يخرج إلى الوقت وكلما حوّل رجع إلى الوقت .

٩- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن أبي الفضل قال : كنت مجاوراً بمكة فسألت أبا عبد الله عليه السلام من أين أحرم بالحج ، فقال : من حيث أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله من الجمرات أنه في ذلك المكان فتوح فتح الطائف وفتح خيبر وفتح فقلت : متى أخرج ، قال : إن كنت صرورة فإذا مضى من ذي الحجة يوم وإن كنت قد حجت قبل ذلك فإذا مضى من الشهر خمس .

١٠- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن بونس ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المجاور بمكة إذا دخلها بعمره في غير أشهر الحج في رجب أو شعبان أو شهر رمضان أو غير ذلك من الشهور إلا أشهر الحج فإن أشهر الحج شوال وذو القعدة وذو الحجة من دخلها بعمره في غير أشهر الحج ثم أراد أن يحرم فليخرج إلى الجمرات فيحرم منها ثم يأتي مكة ولا يقطع التلبية حتى ينظر إلى البيت ثم يطوف بالبيت ويصلي الركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثم يخرج إلى الصفا والمروة فيطوف بينهما ثم يقصر و يحل ثم يعقد التلبية يوم التروية .

باب

حجاورول اور خادموں کا حج

۱۔ فرمایا مقام سرت (مکہ سے دس میل پر ایک گاؤں) کے رہنے والے، مرو کے رہنے والے اور مکہ والے حج تمتع نہ کریں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے یہ حکم ان کے لئے جو مسجد الحرام کے آس پاس رہنے والے نہیں۔ (م)

۲۔ میں نے کہا کیا اہل مکہ کے لئے حج تمتع ہے فرمایا نہیں، نہ اہل یمن کے لئے نہ اہل ذات العرق کے لئے اور نہ اہل عساف جیسوں کے لئے۔ (م)

۳۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ یہ حکم اس کے لئے نہیں ہے جس کے اہل مسجد الحرام میں موجود ہوں فرمایا مراد ہے وہ جس کا مکان ۸ میل مکہ کے سامنے ہو اتنا ہی اس کے پیچھے اور اٹھارہ میل دوسری طرف، اتنے ہی بائیں طرف ان کے لئے تمتع نہیں۔ (م)

۴۔ میں نے پوچھا اہل مکہ حج تمتع کریں۔ فرمایا ان کے لئے تمتع نہیں ہے میں نے کہا خدام کے لئے کیا صورت ہے فرمایا اگر وہ سال دو سال رہیں تو ان کے لئے سہی صورت ہے جو اہل مکہ کے لئے ہے میں نے کہا اگر ایک ماہ قیام رہا ہو تو فرمایا ان کو حج تمتع کرنا چاہیے۔ میں نے کہا یہ کیوں فرمایا وہ حرم سے خارج ہیں میں نے کہا وہ تلبیہ کہاں سے کریں فرمایا جس کو لوگ کنارہ شہر کہتے ہیں۔ (حسن)

۵۔ میں نے حضرت سے کہا میں جو اہل مکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو تو حجرانہ کی طرف جاؤ اور وہاں سے حج کا احرام باندھو، میں نے کہا جب میں مکہ میں داخل ہوں تو کیا کروں یوم ترویہ تک وہاں قیام کروں، خاند کعبہ کا طواف ذکر و تسبیح یا دس دن رہ کر تم خانہ کعبہ میں نہ آؤ گے دس دن تو بہت ہوتے ہیں خانہ کعبہ کو چھوڑا نہیں جاسکتا بلکہ جب تم مکہ میں داخل ہو تو خانہ کعبہ کا طواف کرو اور صفاد مروہ کے درمیان سعی کرو۔ میں نے کہا میں وہ کل لباس پہنوں جو طواف اور سعی کے لئے پہنا جاتا ہے اور محل ہو جاؤں تسبیح یا ذکر کیا تم شہر تلبیہ کے لئے، پھر فرمایا جب کل تم کوئی طواف کرو دو رکعت نماز پڑھو تو تلبیہ کر دو پھر تسبیح یا تسبیح تمہارا فقیہ میرے پاس آیا اور کہا آپ کس وجہ سے اپنے اصحاب کو حجرانہ جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا یہ وقت ہوا قیامت رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یہ کیسے میں نے کہا رسول اللہ نے یہیں سے احرام باندھا تھا جب آپ نے غنایم حنین کی تقسیم کی تھی اور مالیت سے لوٹے تھے اس نے کہا میں نے اس کو عبد اللہ بن عمر سے لیا ہے کہ جب وہ چاند دیکھتے تھے حج کے لئے پکارتے تھے

میں نے کہا تو کیا تمہاری مرضی پر منحصر ہے اس نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اصحاب رسول مسجد سے احرام باندھنے کے لیے تھے یہیں نے کہا وہ تمتع کرنے والے تھے اور ان کو قربانی دینی ہوتی تھی اور یہ لوگ مکہ میں خدمت گزار ہیں پس یہ شغل اہل مکہ ہیں اور اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں، پس میں نے ان کو خبردار کرنا چاہا کہ وہ مکہ سے نکل کر کسی میقات تک جائیں اور چند روز مکہ سے غائب رہیں اس نے کہا اور میں بتاؤں گا کہ میقات رسول یہ ہے اے ابو عبد اللہ مناسب یہ ہے کہ آپ ایسا نہ کریں میں نے نہیں کر کہا یہاں مناسب سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں۔

عبد الرحمن نے کہا ہمارے ساتھ کچھ عورتیں ہیں ان کو کیا کرنا چاہیے فرمایا اگر عورتوں کا میقات پر جانے کے لئے نکلنا باعث بدنامی نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بے پردہ غریب عورتیں نکلیں لیکن تم حکم دو کہ جو ان میں سرورہ ہیں وہ حج کا قصد کریں ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر لیکن جو حج کر چکیں اگر وہ چاہیں تو پانچویں تاریخ اور چاہیں تو روز ترویہ ایسا کریں یہ فرما کر آپ چلے گئے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے جو بے پردہ عورتیں (خدمتگاریاں) ہمارے ساتھ تھیں ان میں سے بعض کو حیض آنے لگا جب حضرت پانچویں ذی الحجہ کو تشریف لائے تو میں نے کہا کہ بھیجا کہ بعض سرورہ عورتیں حالیغ ہو گئی ہیں تو ہم کیا کریں فرمایا وہ یوم ترویہ تک انتظار کریں اور اگر ظاہر ہو جائیں تو حج کی تیاری کریں ورنہ یوم ترویہ سے ان کا تعلق نہ ہوگا رہیں دوسری عورتیں وہ یوم ترویہ سے مناسک ادا کریں۔

میں نے کہا ہمارے ساتھ ایک نوزائیدہ بچہ بھی ہے اس کے لئے کیا کریں فرمایا اس کی ماں سے کہو کہ وہ حمیدہ سے ملے اور دریافت کرے۔ وہ آئی اور پوچھا انھوں نے کہا یوم ترویہ اس کی طرف سے احرام باندھو اور اسے نہلاؤ اور موافق حج میں لے جاؤ جب روز قربانی آئے تو اس کی طرف سے ری جہرت کرد اس کا سر منڈواؤ اور کینز کو حکم دو کہ صفا و مردہ کے درمیان اس کی طرف سے سستی کرے۔

میں نے کہا ایک شخص گھڑے نکل کر بعض شہروں میں گیا پھر مکہ کی طرف لوٹا اور بعض مقامات حج کی طرف سے گزرا تو کیا وہ حج تمتع کو سکتا ہے فرمایا تو کیا اس کا گمان ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا ثواب نہ ملے گا میں پسند کرتا ہوں اس کو کہ وہ اس کا تہیہ کرے۔ (۴)

۴۔ منہ مایا مکہ میں جو ایک سال رہے اس کو اہل مکہ کی طرح حج اشتداد کرنا چاہیے اور جو اس سے کم رہے اسے حج تمتع کرنا ہوگا۔ (مجمول)

۵۔ میں نے پوچھا مکہ میں عارضی رہنے والوں کے متعلق کیا وہ حج تمتع کرے فرمایا۔ ہاں وہ میقات پر جلتے اور اگر چاہے تو تہیہ کرے۔ (۵)

۸۔ فرمایا جو مکہ میں داخل ہو اور وہ اپنے خبر کی طرف سے حج کرے پھر ایک سال مکہ میں رہے تو وہ مکہ ہے اب اگر اپنی طرف سے حج کا ارادہ کرے یا عذر سے لوٹے ہوئے عمرہ بجالائے تو اس کے لئے مکہ سے احرام باندھنا ضروری

لیکن وقت پر نیلے اور جب لوٹے تو وقت پر (مرسل)

۹۔ میں نے کہا میں مکہ میں مجاورین مکہ سے ہوں تو میں کہاں سے احرام باندھوں فرمایا جہاں سے رسول اللہ نے باندھا یعنی جعرانہ سے، وہ فتح طائف و مکہ کے بعد اس مقام پر پہنچے تھے۔ میں نے کہا میں مکہ سے باہر جاؤں تو فرمایا اگر تم مالدار نہیں ہو تو جب ذی الحجہ کا ایک دن گزر جائے تو نیکلو اور اگر اس سے پہلے حج کر چکے ہو تو ذی الحجہ کے پانچ دن گزرنے کے بعد نیکلو۔ (۴)

۱۰۔ فرمایا مکہ کا مجاور جب عمرہ کرے حج کے ہینوں کے علاوہ رجب، شعبان یا رمضان میں کہ یہ مہینے حج کے ہینوں کے علاوہ ہیں حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ ہیں۔ علاوہ حج کے ہینوں کے اگر احرام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جواز جائے اور وہاں سے احرام باندھے پھر مکہ آئے اور جب تک بیت اللہ نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے پھر خانہ کعبہ کا طواف کرے پھر صفا و مردہ کے درمیان سنی کرے اور تقصیر کے بعد مکمل ہو جائے پھر یوم ترویہ تلبیہ کرے۔ (مجمول)

﴿باب ۵﴾

﴿حج الصبیان والمماليك﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن مثنیٰ الحنّاط، عن زرارة، عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا حجَّ الرّجل بابه وهو صغير فإنيّه يأمره أن يلبّي ويفرض الحجَّ فإن لم يحسن أن يلبّي لبّي لبّي عنه ويطاف به ويصلي عنه قلت: ليس لهم ما يذبحون، قال: يذبح عن الصّغار ويصوم الكبار. ويتقّى عليهم ما يتقّى على المحرّم من النّسب والطّيب فإن قتل صيداً فعلى أبيه.

۲۔ أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عبد الكريم، عن أيوب أخي أديم قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام من أين يجرّد الصّبيان؟ فقال: كان أبي يجرّدہم من فنج.

۳۔ محمد بن يحيى، عن الحسن بن علي، عن يونس بن يعقوب، عن أبيه، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن معي صبية صفاراً وأنا أخاف عليهم البرد فممن أين يجرّدون؟ قال: أنت بهم العرج فيجرّموا منها فإنك إذا أتيت العرج وقعت في تهامة ثم قال: فإن خفت عليهم فانت بهم الجحفة.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي

عبدالله عليه السلام قال : انظروا من كان معكم من الصبيان فقد موه إلى الجحفة أو إلى بطن
سرّ ويضع بهم ما يضيع بالمحرم و يطاف بهم ويرمى عنهم ومن لا يجد منهم هدياً فليصم
عنه وليه وكان علي بن الحسين عليه السلام يضع السكين في يد الصبي ثم يقبض على يديه
الرجل فيذبح .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس ، عن
أبي الحسن عليه السلام قال : ليس على المملوك حج ولا عمرة حتى يعتق .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار
قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غلمان لنا دخلوا معنا مكة بممرة و خرجوا معنا إلى
عرفات بغير إحرام قال : قل لهم يغتسلون ثم يحرمون و اذبحوا عنهم كما تذبحون عن
أنفسكم .

٧ - علي بن إبراهيم . عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :
كل ما أصاب العبد هو محرم في إحرامه فهو على السيد إذا أذن له في الإحرام .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن
علي بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألت عن غلام لنا خرجت به معي وأمرته
فتمتع وأهل بالحج يوم التروية ولم أذبح عنه ، أله أن يصوم بعد النفر وقد ذهبت
الأيام التي قال الله عز وجل ، فقال : ألا كنت أمرته أن يفرد الحج ؟ قلت : طلبت
الخير ، فقال : كما طلبت الخير فاذبح شاة سميئة . وكان ذلك يوم النفر الأخير .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن علي بن نصر ، عن
سماعة أنه سأل عن رجل أمر غلامه أن يتمتعوا ، قال : عليه أن يضحي عنهم ، قلت :
فإنه أعطاهم دراهم فبعضهم ضحى وبعضهم أمسك الدراهم وصام ، قال : قد أجزء عنهم
وهو بالخيار إن شاء تركها ، قال : ولو أنه أمرهم وصاموا كان قد أجزء عنهم .

باب ۵

بچوں اور غلاموں کا حج

۱۔ فرمایا جب کوئی اپنے بیٹوں کے ساتھ حج کرے اور وہ بچہ ہو تو اسے تلبیسہ کرنے کو کہے اور اگر وہ نہ کہہ سکے تو کوئی اس کی طرف سے کہے اور اس کی طرف سے طواف کرے اور نماز پڑھے۔ میں نے کہا کیا یہ نہیں کہ وہ ذبح کریں منہ فرمایا چھوٹوں کی طرف سے ذبح کریں اور ان کے لئے وہی ہے کپڑاں اور خوشبو کے متعلق جو محرم کے لئے ہے اگر وہ کوئی شکار کرے گا تو کفارہ باپ پر ہوگا۔

۲۔ کسی نے پوچھا اگر لڑکے کہاں سے احرام کے لئے کپڑے اتاریں قریبا میرے والد مقامِ حج سے کپڑے اتروا تے تھے۔

۳۔ میں نے کہا میرے ساتھ چھوٹی بچیاں ہیں میں ان کو سٹنڈ لگنے سے ڈرتا ہوں پس کہاں سے احرام بندھواؤں فرمایا ان کو مقامِ عرق میں لاؤ اور وہاں سے احرام باندھو جب تم عرج تک پہنچو گے تو تہام پہنچ گئے پھر منہ فرمایا اگر بچوں کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو انھیں جھٹے آؤ۔ (مجمول)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جو بچے کہاں سے احرام پہن ان کو مہلت دو اور جھٹہ تک یا بلن مرہ تک لاؤ اور ان کے لئے وہی ہے جو ایک محرم کے لئے ہوتا ہے ان کی طرف سے رمی جمرات کی جائے اور جو قربانی نہ کر سکے تو روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کا ولی، حضرت علی بن الحسینؑ بچہ کے ہاتھ میں چا تو دے دیتے تھے اور کوئی اس کے قبضہ کو بکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔

۵۔ فرمایا حضرت نے غلام جب تک آزاد نہ ہو نہ اس پر حج ہے نہ عمرہ (مؤثقی)

۶۔ میں نے کہا چند لڑکے ہمارے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور ہمارے ساتھ بغیر احرام عرفات میں آگئے منہ فرمایا ان سے کہو نہائیں پھر احرام باندھیں اور ان کی طرف سے تم اس طرح قربانی کرو جیسے اپنی طرف سے کرتے ہو (مؤثقی) فرمایا بحالت احرام غلام کو جو ضرورت پیش آئے گی وہ اس کے آقا کو پیش آئے گی بشرطیکہ اس کے اذن سے احرام باندھا ہو۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا میرا ایک لڑکا ہے میں اس کے ساتھ حج کو نکلا، میں نے اس کو تمتع کا حکم دیا اس نے پہلے حج کیا روزہ تو وہ لیکن میں نے اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا، تو کیا وہ روزہ رکھے منیٰ سے چلے آنے کے بعد، حالانکہ وہ وقت گزر چکا جس کا حکم خدا نے دیا ہے فرمایا اگر تم نے حکم دیا ہے حج مفرد کا۔ میں نے کہا۔ میں نے طلب خیر کیا ہے منہ فرمایا طلب خیر کیا ہے تو ایک موٹی تازی بکری ذبح کر دیہ منیٰ کا آخری دن ہوگا۔ (م)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنے چند لڑکوں کو تمتع کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا اس پر لازم ہے کہ ان کی طرف سے قربانی کرے۔ میں نے کہا اس نے ان کو روپے دے دیئے تھے ان میں سے بعض نے قربانی کی بعض نے روپے روک لئے اور روزہ رکھ لیا۔ فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے انھیں اختیار ہے قربانی ترک کرنے کا اگر اس نے ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو یہ ان کے لئے کافی ہے۔ (مذ)

﴿ باب ۵ ﴾

﴿ الرجل يموت ضرورة أو يوصى بالحج ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویۃ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی رجل توفی و اوصی أن یحجّ عنہ قال : إن کان ضرورة فمن جمیع المال إنہ بمنزلۃ الدّین الواجب و إن کان قد حجّ فمن ثلثه و من مات ولم یحجّ حجّۃ الاسلام ولم یتّرك إلا قدر نفقة الحمولة وله و رثة فهم أحقّ بما ترک فإن شاؤوا أکلوا وإن شاؤوا [أ] حجّوا عنہ .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن سعد بن اُبی خلف قال : سألت اُبا الحسن موسی ؑ عن الرّجل الصّرورة یحجّ عن المیت ؟ قال : نعم إذا لم یجد الصّرورة ما یحجّ بہ عن نفسه فإن کان له ما یحجّ بہ عن نفسه فلیس یجزی . عنہ حتی یحجّ من ماله و ہی تجزی ، عن المیت إن کان للصّرورة مال و إن لم یکن له مال .

۳۔ اُبوعلی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن إسحاق بن عمار قال : سألتہ عن الرّجل یموت ویوصی بحجّۃ فیعطی رجل دراهم یحجّ بها عنہ فیموت قبل أن یحجّ ثمّ أعطی الدّراہم غیرہ قال : إن مات فی الطریق أو بمکة قبل أن یقضی مناسکہ فإنہ یجزی . عن الأوّل ؟ قلت : فإن ابتلی بشیء یفسد علیہ حجّہ حتی یصیر علیہ الحجّ من قابل یجزی عن الأوّل ؟ قال : نعم ، قلت : لأنّ الأجير ضامن للحجّ ؟ قال : نعم .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن الحسن بن عثمان ، عن ذکرہ ، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی رجل أعطی رجلاً ما یحجّہ فحدث بالرّجل حدث ؟

فقال : إن كان خرج فأصابه في بعض الطريق فقد أجزأت عن الأول و إلا فلا .
 عن محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن النعمان ، عن سويد القلاء ،
 عن أيوب ، عن بريد العجلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن رجل استودعني
 مالا فهلك و ليس لولده شيء ، ولم يحج حجة الإسلام قال : حج عنه و ما فضل
 فأعطهم .

باب

ایک شخص بغیر حج کے مرجأت ہے اور وصیت حج کر جاتا ہے

۱۔ فرمایا اس شخص کے متعلق جو مرجأت ہے اور حج کی وصیت کر جائے تو اگر اس نے اب تک حج نہیں کیا ہے تو اس کے تمام مال سے خرچ حج بطور قرض واجب دینا ہوگا اور اگر حج کر لیا ہے تو ثلث مال سے دینا ہوگا اور جو بغیر حج کے مرجأت اور اس نے بقدر نفقہ پھوڑا ہو اور اس کے وارث بھی ہوں تو انہیں اختیار ہوگا چاہے کھالیں چاہے اس کے بدلے کاج کرادیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جو مرد ہو (یعنی جس نے حج نہ کیا ہو) وہ میت کی طرف سے حج کرے فرمایا ہاں جب تک اس کو اتنا مال نہ ملے کہ وہ اپنی طرف سے حج کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے لئے حج کر کے تو دوسرے کے لئے حج کرنا اس کے لئے کافی نہ ہوگا ہاں میت کے لئے کافی ہو جائے گا چاہے حج کرنے والے کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔ (ص)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص مرتے وقت حج کی وصیت کرتا ہے پس ایک شخص کو حج کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں وہ حج کرنے سے پہلے مرجأت ہے پھر وہ پیسے دوسرے کو دیتا ہے نہ فرمایا اگر وہ راستہ میں مرا یا مکہ میں متا سک حج ادا کرنے سے پہلے مرا ہے تو یہ شخص اول حج کے لئے کافی ہوگا۔ میں نے کہا اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس سال حج کو نہ جاسکے اور اگلے سال حج کرے تو یہ شخص اول کے لئے کافی ہو جائے گا فرمایا ہاں ، میں نے کہا اس لئے کہ اجیر ضامن ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ (موثق)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے کسی کو حج کے لئے پیسے دیئے اسے کوئی حادثہ پیش آگیا فرمایا اگر حج کے راستہ میں پیش آیا ہے تو شخص اول کے حج کے لئے کافی ہے۔ ورنہ نہیں (مسل)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے کچھ مال سونپا اور اس کی اولاد کے پاس کچھ نہیں اور مرنے والے نے حج نہیں کیا تھا

نہ دیا اس کی طرف سے حج کر دیا جائے (اور جو بچے اس کی اولاد کو فحش دیا جائے۔ (۴)

باب ۵۹

﴿المرأة تحج عن الرجل﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مصادف ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تحج عن الرجل الصرورة فقال : إن كانت قد حجت وكانت مسلمة فقيمته فرب امرأة أفتقه من رجل .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت : لأبي عبد الله عليه السلام الرجل يحج عن المرأة والمرأة تحج عن الرجل ؟ قال : لا بأس .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب قال : قلت : لأبي عبد الله عليه السلام : امرأة من أهلنا مات أخوها فأوصى بحجة وقد حجت المرأة ، فقالت : إن صلح حججت أنا عن أخي و كنت أنا أحق بها من غيري ؛ فقال أبو عبد الله عليه السلام : لا بأس بأن تحج عن أخيها وإن كان لها مال ، فلتحج من مالها فإنه أعظم لأجرها .

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن رفاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : تحج المرأة عن أخيها وعن أختها . وقال : تحج المرأة عن ابنها .

باب ۶۰

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

- ۱۔ نہ دیا یا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عورت اس مرد کی طرف سے جس نے حج نہیں کیا ، کر سکتی ہے نہ دیا اگر اس عورت نے حج نہ کیا ہو اور وہ مسلمان جو مسائل دین سے واقف ہو ، بعض عورتیں مرد سے زیادہ فقیہہ ہوتی ہیں (۴)
- ۲۔ نہ دیا کوئی حرج نہیں اگر مرد عورت کے بدلے (اور عورت مرد کے بدلے حج کرے)۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ہمارے خاندان میں ایک عورت کا بھائی مر گیا۔ اس نے حج کی وصیت کی (اور عورت حج کر چکی ہے اس نے

کہا اگر حالات درست ہوئے تو میں اپنے بھائی کی طرف سے حج کروں گی۔ میں بہ نسبت دوسرے کے زیادہ حقدار ہوں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے وہ اپنے بھائی کی طرف سے حج کرے اور اگر مالدار ہو تو اپنے مال سے کرے کہ اس کا بڑا اجر ہے۔ (ص ۸)

۴۔ سفر یا عورت حج کر سکتی ہے اپنے بھائی بہن اور بیٹے کی طرف سے۔ (ص ۸)

باب ۲۱

﴿(من يعطى حجة مفردة فيتمتع أو يخرج من غير الموضع الذي يشترط)﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل أعطى رجلاً دراهم يحج بها عنه حجة مفردة أبجوز له أن يتمتع بالعمرة إلى الحج ، فقال : نعم ، إنما خالفه إلى الفضل .

۲۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن حمزة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أعطى رجلاً حجة يحج بها عنه من الكوفة فمضى عنه من البصرة ، قال : لا بأس إذا قضى جميع مناسكه فقد تم حجه .

باب ۲۲

کیا جس کو حج مفرد کے لئے روپیہ دیا گیا ہے حج تمتع کر سکتا ہے

۱۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کے کسی کو روپے دیئے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ حج تمتع کرے فرمایا اں لیکن یہ فضیلت کے خلاف ہے (جس حج کو کہا تھا وہی کرنا چاہیے تھا) (ص ۹)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بائے میں جس نے ایک شخص کو اپنا حج ادا کرنے پر اس شرط پر لے لیا کہ وہ کوفہ سے جائے مگر وہ بصرہ سے گیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر اس نے پورے مناسک ادا کر لئے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (ص ۹)

باب ۲۳

﴿(من يوصى بحجة فيحج عنه من غير موضعه أو يوصى)﴾

﴿(بشيء قليل في الحج)﴾

۱۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن

زکریا بن آدم قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل مات و أوصى بحجة أيجوز أن يحج عنه من غير البلد الذي مات فيه ؟ فقال : ما كان دون الميقات فلا بأس .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبو عبد الله عليه السلام في رجل أوصى بحجة فلم تكفه من الكوفة : إنهما تجزى حجته من دون الوقت .

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد بن عبد الله قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يموت فيوصي بالحج من أين يحج عنه ؟ قال : على قدر ماله إن وسعه ماله فمن منزله وإن لم يسعه ماله من منزله فمن الكوفة فإن لم يسعه من الكوفة فمن المدينة .

۴۔ أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أوصى أن يحج عنه حجة الإسلام فلم يبلغ جميع ما ترك إلا خمسين درهماً قال : يحج عنه من بعض الأوقات التي وقتها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من قرب .

۵۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان - أوعن رجل عن محمد بن سنان - عن ابن مسكان ، عن أبي سعيد ، عن سأل أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أوصى بمشربين درهماً في حجة ؟ قال : يحج بها رجل من موضع بلغه .

باب

حج کے لئے وصیت کرے

- ۱۔ جس نے کہا ایک شخص مر گیا اور حج کی وصیت کی علاوہ اس شہر سے چلنے کے جس میں مرا ہے فرمایا اگر میقات کے پاس ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (م)
- ۲۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو وصیت کرے حج کی لیکن جو خرچ کو دے وہ کوفہ سے پورا نہ ہو فرمایا قریب کے میقات سے اگر احرام باندھے گا تو حج پورا ہو جائے گا۔ (مجمول)
- ۳۔ امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مرتے وقت حج کی وصیت کرے تو کہاں سے حج کے لئے چلنا

- چاہیے فرمایا جتنی اس کے مال میں گنجائش ہو اگر نہ ہو تو کوفہ سے سفر کرے ورنہ مدینہ سے۔ (مجمول)
- ۴۔ حضرت سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کرنے کی وصیت کی لیکن اس کا کل ترکہ پچاس درہم سے زیادہ نہیں ہوتا مسر یا میتقاتوں میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے ہیں جو سب سے زیادہ قریب ہو اس سے حج کرے۔ (۴)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کے لئے بیشکل درہم کی وصیت کی۔ مسر یا اس مقام سے حج کو جائے جو اس سفر کے لئے رقم کافی ہو (رض)

باب ۶

﴿المرجل يأخذ الحجة فلا تكفيه أو يأخذها فيدفعها الي غيره﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل قال: أمرت رجلاً يسأل أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يأخذ من رجل حجة فلا تكفيه أنه أن يأخذ من رجل أخرى ويتسع بها ويجزي، عنهما جميعاً أو يشر كهما جميعاً إن لم تكفه إحدیهما؛ فذكر أنه قال: أحب إلي أن تكون خالصة لواحد فإن كانت لا تكفيه فلا يأخذها.
- ۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن يعقوب بن يزيد، عن جعفر الأحول، عن عثمان بن عيسى قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام ما تقول في الرجل يعطي الحجة فيدفعها إلى غيره، قال: لا بأس به.
- ۳۔ أبو علي الأشعري، عن أحمد بن محمد، عن عمن بن أحمد، عن أبان، عن عمر ابن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل أوصى بحجة فلم تكفه، قال: فيقدّمها حتى يبيع دون الوقت.

باب ۷

اگر سفر حج کے لئے جو رقم لی ہے وہ کافی نہ ہو

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو حج بدل کا سفر خرچ کسی سے لے مگر وہ پورا نہ ہو تو لقیہ دوسرے سے لے لے او خرچ پورا کرے تو یہ دونوں کے لئے کافی ہو گا یا در صورت کافی نہ ہونے کے دونوں کو شریک کر لے فرمایا میں تو

- اسی کو دوست رکھتا ہوں کہ ایک ہی کسے لے ہو اگر خرچ پورا نہ لے تو لے ہی نہیں۔ (مرسل)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں اس کے لئے جو کس کا بچہ لیتا ہے اور پھر دوسرے کو لے دیتا ہے فرمایا کیا خرچ ہے۔ (ض)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے وصیت کی کہ لیکن خرچ کے لئے مال کافی نہیں، فرمایا دوسرے وقت کے لئے رکھا جائے۔ (مجمول)

﴿باب ۶۳﴾

﴿الحج عن المخالف﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن وهب بن عبد ربه قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أيجز الرجل عن الناصب فقال : لا، فقلت : فإن كان أبي قال : [فإن كان أباك فنعيم] .
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إلى الرجل يجز عن الناصب هل عليه إنم إذا حج عن الناصب وهل ينفع ذلك الناصب أم لا، فكتب لا يجز عن الناصب ولا يجز به .

باب ۶۴

مخالف کی طرف سے حج

- ۱۔ میں نے کہا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا اگرچہ میرا باپ ہو، فرمایا اگر تمہارا باپ ہے تو خیر (من)
- ۲۔ میں نے لکھا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جائے کیا اس کی طرف سے حج کرنے والے پر گناہ ہوگا اور کیا ناصبی کے لئے عقیدہ ہوگا فرمایا ناصبی کی طرف سے حج نہ کرو اور نہ کیا جائے۔ (ض)
- ﴿باب ۶۵﴾

- ۱۔ محمد بن یحیی، عن حماد بن عمار، عن ابراہیم بن مہزیار قال : كتبت إلى أبي محمد عليه السلام : أن مولاي علي بن مهزيار أوصى أن يجز عنه من ضبعة صير ربعها لك في كل

سنة حجة إلى عشرين ديناراً وأنه قد انقطع طريق البصرة فتضاعف الملوونة على الناس فليس يكتفون بعشرين ديناراً وكذلك أوصى عدة من مواليك في حججهم ؛ فكتب :
بجعل ثلاث حجج حجتين إن شاء الله .

۲۔ ابراہیم قال : وكتب إليه علي بن محمد الحميني : أن ابن عمي أوصى أن يحج عنه بخمسة عشر ديناراً في كل سنة فليس يكفي فما تأمر في ذلك ؛ فكتب بجعل حجتين في حجة إن شاء الله عالم بذلك .

باب

شرح کی کمی کی صورت میں

- ۱۔ میں نے ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے غلام علی بن مہر یار نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے محمد بن زبیر سے جو ملے اس کا ایک چوتھائی تیرا ہر سال حج کے لئے ہے۔ میں دینار اس نے بصرہ کا راستہ منقطع کیا تاکہ لوگوں پر خرچ بڑھ جائے اور وہ بیس دینار پر بیس نہ کریں ایسے ہی وصیت کی اس نے چند غلاموں کو ان کے حج میں آپ نے جواب میں لکھا اس صورت میں تین حج کی بجائے دو حج کئے جائیں۔ (مرسل)
- ۲۔ میں نے لکھا میرے چچا زاد بھائی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے پندرہ دینار میں ہر سال حج کیا جائے لیکن یہ رقم کفایت نہیں کرتی۔ آپ نے لکھا دو حجوں کی بجائے ایک حج کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اس مجبوری کو عافتا ہے (مرسل)

﴿باب ۲۵﴾

﴿ما ينبغي للرجل أن يقول إذا حج عن غيره﴾

- ۱۔ عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن النجاشي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : له الرجل يحج عن أخيه أو عن أبيه أو عن رجل من الناس هل ينبغي له أن يتكلم بشيء ؟ قال : نعم يقول بعد

ما یحرم : « اللہم ما أصابنی فی سفری هذا من تعب أو شدّة أو بلاء أو شعث فأجر فلاناً فیہ وأجرنی فی قضائی عنہ »

باب ۶۵

دوسرے کی طرف سے حج کرنا والا کیسا کہے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی باپ یا کسی اور کی طرف سے حج کرے تو کیا اسے کہنا چاہیے نہ رہا یا ہاں وہ کہے۔
احرام کے بعد کہے یا اللہ اس سفر میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے اس تک ان، سختی، مصیبت و پریشانی و زحمت کا اجر فلاں کو ہے اور اس کا ثواب مجھے عطا کر۔ (رض)

﴿باب ۶۶﴾

۱۔ (الرجل یحج عن غیرہ فحج عن غیر ذلک أو یطوف عن غیرہ) ابوعلیٰ الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن یحییٰ، عن الأوزقی قال: قلت لأبی الحسن (علیہ السلام): الرجل یحج عن الرجل یصلح له أن یطوف عن أقاربه؟ فقال: إذا قضی مناسک الحج فلیصنع ما شاء.

۲۔ محمد بن یحییٰ رفعہ قال: سئل أبو عبد اللہ (علیہ السلام) عن رجل أعطی رجلاً مالاً یحجّ عنہ فحجّ عن نفسه فقال: ہی عن صاحب المال.

۳۔ علی بن إبراهیم، عن أبیہ، عن ابن أبی عمیر، عن بعض رجالہ، عن أبی عبد اللہ (علیہ السلام) فی رجل أخذ من رجل مالاً ولم یحجّ عنہ ومات لم ینخلف شیئاً، قال: إن کان حجّ الأجير أخذت حجه ودفعت إلى صاحب المال وإن لم یکن حجّ کتب لصاحب المال ثواب الحجّ.

باب

کوئی شخص کسی کے لئے حج و طواف کرے

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص کسی کے لئے حج کرتا ہے اور اپنے اقارب کے لئے طواف کرتا ہے فرمایا: تمنا سک حج ادا کرنے کے بعد جو چاہے کرے (۱۶)
- ۲۔ کسی نے پوچھا کہ کسی نے ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا اس نے اپنے لئے حج کیا فرمایا وہ حج صاحب مال کی طرف سے ہو گا۔ (درموند)
- ۳۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے کسی سے حج کے لئے مال لیا لیکن حج کرنے سے پہلے مر گیا اور مال سے کچھ نہ چھوڑا فرمایا اگر وہ اخیر تھا تو اس سے مال واپس لے کر صاحب مال کو دیا جائے گا اور اگر اس نے حج نہیں کیا (اور مر گیا) تو صاحب مال کو حج کا ثواب مل جائے گا۔ (حسن)

﴿باب﴾

﴿من حج عن غیرہ ان له فیہا شرکۃ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن منصور بن العباس ، عن علی بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا یقال له : عبد الرحمن بن سنان قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام إذ دخل عليه رجل فأعطاه ثلاثين ديناراً یحجُّ بها عن إسماعیل ولم یترك شيئاً من العمرۃ إلى الحج إلا اشترطه علیه حتی اشترط علیه أن یسعی عن وادی محسر ثم قال : یا هذا إذا أنت فعلت هذا كان لإسماعیل حجة بما أنفق من ماله وكان لك تسع بما أتعبت من بدنك .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسن ، عن علی بن یوسف ، عن أبي عبد الله عليه السلام عن ابن مسكان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : الرجل یحجُّ عن آخر ماله من الأجر والثواب ، قال : للذي یحجُّ عن رجل أجر وثواب عشر حجج .

باب ۶۷

جو غیر کی طرف سے حج کرے اس میں شرکت

- ۱۔ میں حضرت کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا آپ نے اسے ۳۰ دینار دیئے کہ ان سے اسماعیل کے لئے حج کرے اور عمرہ سے حج تک کوئی شرط ایسی نہ تھی جو آپ نے نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ یہ شرطیں کر لی کہ وادی محسر سے سستی کرے۔ پھر اُسے شخص جب تو یہ کر لے تو یہ حج اسماعیل کی طرف سے ہوگا اور اس کے مال سے خرچ ہوگا اس کا تو اس حصہ تولے لینا بدلے میں اس تکلیف کے جو تیرے بدن کو پہنچی (۱۲)
- ۲۔ میں نے کہا جو کوئی دوسرے کی طرف سے حج کرے تو اس کا اجر و ثواب ہے شرما یا ایسے شخص کے لئے دوس حج کا ثواب ہے۔ (۱۳)

باب ۶۸ زاد

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن ذکرہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن علمی بن یقطين قال : قلت لابی الحسن (علیہ السلام) : رجل دفع الی خمسة نفر حجة واحدة فقال : یصح بها بعضهم فسو غها رجل منهم ، فقال لی : کلهم شرکاء فی الأجر ، فقلت لمن الحج ؟ قال : لمن صلی فی الحر والبرد .

باب ۶۹

نادر

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک حج کے لئے پانچ آدمیوں کو پیسے دیئے کہ ان میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے ان میں سے ایک نے کر لیا۔ فرمایا کل شرکاء اجر میں شریک ہوں گے میں نے کہا لیکن حج کس سے منسوب ہوگا فرمایا جس نے گرمی و سردی میں نماز پڑھی ہوگی۔ (۱۴)

﴿ باب ۶۹ ﴾

﴿ الرجل يعطي الحج فيصرف ما اخذ في غير الحج او تفضل ﴾
﴿ (الفضلة مما اعطى) ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وسهل بن زیاد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد بن عبد الله القمي قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يعطي الحجة يحج بها ويوسع على نفسه فيفضل منها يريد لها عليه ؟ قال : لا هي له .

۲۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى الساباطي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يأخذ الدرهم ليحج بها عن رجل هل يجوز له أن ينفق منها في غير الحج ؟ قال : إذا ضمن الحج فالدراهم له يصنع بها ما أحب وعليه حجة .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان قال : بعثني عمر بن يزيد إلى أبي جعفر عليه السلام بالأحول بدرهم وقال : قل له : إن أراد أن يحج بها فليحج وإن أراد أن ينفقها فلينفقها ؛ قال : فأنفقها ولم يحج ، قال حماد : فذكر ذلك أصحابنا لأبي عبد الله عليه السلام فقال : وجدتم الشيخ قفياً .

باب

حج کے لئے جو روپیہ دیا جائے وہ اور کام میں صرف ہو تو؟

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے حج کرانے کے لئے کر دیئے اپنے نفس پر تنگ کر کے کچھ پیسے بچائے کیا وہ انہیں واپس کر دئے نہیں وہ اسی کا مال ہے (مجمول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک آدمی کو کسی کی طرف سے حج کرنے کے لئے پیسے دیئے آیا وہ رقم حج کے سوا دوسرے کام میں صرف کر سکتا ہے مگر مایا جب وہ حج کا ضامن ہو چکا پس روپیہ کو جیسے چاہے صرف کرے حج کرنا اس پر فرض ہے حماد نے کہا عمر بن یزید نے مجھے ابو جعفر عليه السلام کے پاس کچھ درہم دے کر بھیجا اور کہا ان سے کہنا چاہیے اس

رقم سے حج کر لیں چاہے اپنے خرچ میں لائیں پس انھوں نے وہ رقم خرچ کر لی اور حج نہ کیا۔ ہمارے اصحاب نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تو فرمایا تمہارا شیخ فقیہ ہے یعنی ان کے لئے ایسا کرنا جائز ہے (حسن)

﴿باب﴾

﴿الطواف والحج عن الائمة علیہم السلام﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا سَيِّدِي إِنِّي أُرْجُو أَنْ أَصُومَ فِي الْمَدِينَةِ شَهْرَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَصُومُ بِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قُلْتُ : وَأُرْجُو أَنْ يَكُونَ خُرُوجُنَا فِي عَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ وَقَدْ عَوَدَ اللَّهُ زِيَارَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَزِيَارَتِكَ فَرَبِّمَا حَجَجْتَ عَنْ أَبِيكَ وَرَبِّمَا حَجَجْتَ ، عَنْ أَبِي وَرَبِّمَا حَجَجْتَ عَنْ الرَّجُلِ مِنْ إِخْوَانِي وَرَبِّمَا حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِي فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ : تَمْتَسِعُ ، قُلْتُ : إِنِّي مُقِيمٌ بِمَكَّةَ مِنْذُ عَشْرِ سَنِينَ ؟ فَقَالَ : تَمْتَسِعُ .

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَطُوفَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ فَقِيلَ لِي : إِنَّ الْأَوْصِيَاءَ لَا يَطَافُ عَنْهُمْ ، فَقَالَ لِي : بَلْ طَفَ مَا أَمَكُنَكَ فَإِنَّهُ جَائِزٌ . ثُمَّ قُلْتُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِنَاتِ سَنِينَ : إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُكَ فِي الطَّوَافِ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ فَأَذْنْتَ لِي فِي ذَلِكَ فَطَفْتُ عَنْكُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ فَعَمَلْتُ بِهِ قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قُلْتُ : طَفْتُ يَوْمًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، ثُمَّ الْيَوْمَ الثَّانِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ طَفْتُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ عَنْ الْحَسَنِ عليه السلام وَالرَّابِعَ عَنْ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَالْخَامِسَ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام ابْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَالسَّادِسَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْيَوْمَ السَّابِعَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَالْيَوْمَ الثَّامِنَ عَنْ أَبِيكَ مُوسَى عليه السلام وَالْيَوْمَ الثَّاسِعَ عَنْ أَبِيكَ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْيَوْمَ الْعَاشِرَ عَنْكَ يَا سَيِّدِي وَهُوَ لَا الَّذِينَ أَدِينُ اللَّهُ بُولَايَتِهِمْ فَقَالَ : إِذْنُ اللَّهِ تَدِينُ اللَّهُ بِالَّذِينَ الَّذِي لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعِبَادِ غَيْرَهُ ، قُلْتُ : وَرَبِّمَا طَفْتُ عَنْ أَمِّكَ فَاطِمَةَ عليها السلام وَرَبِّمَا لَمْ أَطُفْ ، فَقَالَ : اسْتَكَمَّرَ مِنْ هَذَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ ، مَا أَنْتَ عَامِلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

باب

حج اور طواف آئمہ کی طرف سے

۱۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا، اے میرے سردار میں امید کرتا ہوں کہ ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھوں فرمایا انشاء اللہ رکھو گے۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا یہاں سے نکلنا ۲۰ شوال کو ہو اور اللہ مجھے زیارت رسولؐ اور اہلبیت رسولؐ اور آپ کی زیارت نصیب کرے، اکثر میں نے حج کئے ہیں آپ کے والد کی طرف سے، اپنے باپ کی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور اپنی ذات کی طرف سے، پس اب میں کیا کروں فرمایا حج تمتع کرو۔ میں نے کہا میں تو مکہ میں مقیم ہوں دس سال سے، فرمایا حج تمتع کرو۔ (۴)

۲۔ میں نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ طواف کروں آپ کی اور آپ کے والد کی طرف سے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء کی طرف سے طواف نہیں ہوتا۔ فرمایا ہاں طواف کرو جتنا تم سے ممکن ہو گیدہ تک یہ جائز ہے اس کے بعد میں نے کہا تیس سال ہوئے کہ میں نے آپ کی اور آپ کے والد کی طرف سے طواف کی اجازت چاہی تھی پس آپ نے اس کی اجازت دی تھی اپنی اور اپنے والد کی طرف سے طواف کرنے کی پھر میرے دل میں ایک بات آئی جس پر میں نے عمل کیا۔ فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا ایک دن میں نے رسول اللہ کی طرف سے طواف کیا دوسرے روز امیر المومنین کی طرف سے تیسرے روز امام حسن کی طرف سے چوتھے روز امام حسین کی طرف سے پانچویں روز علی بن الحسین کی طرف سے چھٹے روز امام محمد باقر کی طرف سے ساتویں دن امام جعفر صادق کی طرف سے آٹھویں دن آپ کے والد امام موسیٰ کاظم کی طرف سے نویں روز آپ کے والد امام رضا کی طرف سے، دسویں روز آپ کی طرف سے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی ولایت پر اللہ نے ہمارا دین تمام کیا ہے فرمایا اجازت ہے واللہ خدا نے مجھے وہ دین عطا کیا ہے جس کے سوا کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا میں نے کہا گاہ گاہ میں آپ کی جد ماجدہ حضرت فاطمہ کی طرف سے کرتا ہوں اور کبھی طواف بھی نہیں کرتا۔ فرمایا زیادہ کیا کرو یہ افضل ہے اس عمل سے جو تم کرو انشاء اللہ (۵)

باب

عن (من يشارك قرابته وأخوته في حجته أو يصلهم بحجة) *

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویۃ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت لہ: أشرك أبوي في حجتي، قال: نعم، قلت: أشرك إخواني

في حجتي ، قال : نعم إن الله عز وجل جاعل لك حجاً ولهم حجاً ولك أجر لصلتك
إياهم ، قلت : فأطوف ، عن الرجل والمرأة وهم بالكوفة ؛ فقال : نعم تقول حين تفتح
الطواف : « اللهم تقبل من فلان » الذي تطوف عنه .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن بعض أصحابنا ،
عن عمرو بن إلياس قال : حججت مع أبي وأنا صرورة فقلت : إني أحب أن أجعل
حجتي عن أمي فأتها قدماء ؛ قال : فقال لي : حتى أسأل لك أبا عبد الله عليه السلام فقال :
إلياس لا يبي عبد الله عليه السلام وأنا أسمع : جعلت فداك إن ابني هذا صرورة وقدمات
أمه فأحب أن يجعل حجته لها أفيجوز ذلك له ؛ فقال أبو عبد الله عليه السلام : يكتب له
ولها ويكتب له أجر البر .

٣ - عدة ، من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن صفوان الجمال
قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فدخل عليه الحارث بن المغيرة فقال : بأبي أنت وأمي
لي ابنة قيسة لي على كل شيء وهي عاتق أفأجعل لها حجتي ؛ قال : أما إنّه يكون
لها أجرها ويكون لك مثل ذلك ولا ينقص من أجرها شيء .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن
عمر ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألت عن الرجل يحج فيجعل حجته وعمرته
أو بعض طوافه لبعض أهله وهو عنه غائب ببلد آخر ، قال : قلت : فينقص ذلك من
أجره ؛ قال : لا هي له ولصاحبه وله أجر سوى ذلك بما وصل ، قلت : وهو ميت هل يدخل
ذلك عليه ؛ قال : نعم حتى يكون مسخوطاً عليه فيفقر له أو يكون مضيقاً عليه فيوسع
عليه ، قلت : فيعلم هو في مكانه إن عمل ذلك لحقه ، قال : نعم ، قلت : وإن كان ناصباً
ينفقه ذلك ؛ قال : نعم يخفف عنه .

٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن حماد بن عثمان ،
عن الحارث بن المغيرة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام وأنا بالمدينة بعد ما رجعت من مكة :
إني أردت أن أحج عن ابنتي ، قال : فاجعل ذلك لها الآن .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يشرك أباه وأخاه وقرابته في حجته ، فقال : إذا يكتب لك حج مثل حجهم وتزداد أجراً بما وصلت .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من وصل أباه أو ذا قرابة له فطاف عنه كان له أجره كاملاً وللذي طاف عنه مثل أجره ويفضل هو بصلته إياه بطواف آخر . وقال : من حج فجمل حجته عن ذي قرابته بصله بها كانت حجته كاملة وكان للذي حج عنه مثل أجره ، إن الله عز وجل واسع لذلك .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن بعض أصحابنا ، عن علي بن محمد الأشعث عن علي بن إبراهيم الحضرمي ، عن أبيه قال : رجعت من مكة فلقيت أبا الحسن موسى عليه السلام في المسجد وهو قاعد فيما بين القبر والمنبر ، فقلت : يا ابن رسول الله إني إذا خرجت إلى مكة ربما قال لي الرجل : طف عني أسبوعاً وصل ركعتين فاشتغل عن ذلك فإذا رجعت لم أدوما أقول له ، قال : إذا أتيت مكة فقضيت نسكك فطاف أسبوعاً وصل ركعتين ثم قل : « اللهم إن هذا الطواف وهاتين الركعتين عن أبي وأمي وولدي عن زوجتي وعن ولدي وعن حامتي وعن جميع أهل بلدي حرهم وعبدتهم وأبيضهم وأسودهم » فلا تشاء أن قلت للرجل : إني قد طفت عنك وصليت عنك ركعتين . إلا كنت صادقاً ، فإذا أتيت قبر النبي صلى الله عليه وآله فقضيت ما يحب عليك فصل ركعتين ثم قف عند رأس النبي صلى الله عليه وآله ثم قل : « السلام عليك يا نبي الله من أبي وأمي وزوجتي وولدي وجميع حامتي ومن جميع أهل بلدي حرهم وعبدتهم وأبيضهم وأسودهم » فلا تشاء أن تقول للرجل : إني أقرمت رسول الله صلى الله عليه وآله عنك السلام إلا كنت صادقاً .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل قال : سألت أبا الحسن عليه السلام كم أشرك في حجتي ، قال : كم شئت .

١٠ - أحمد بن عبد الله ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبي عمران الأرميني ، عن علي ابن الحسين ، عن محمد بن الحسن ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لو أشركت ألفاً في حجتك لكان لكل واحد حجة من غير أن تنقص حجتك شيئاً .

باب حج میں شرکت

۱۔ میں نے کہا میں اپنے والدین کو حج میں شریک کر لوں فرمایا ہاں میں نے کہا اور بھائی کو بھی شریک کر سکتا ہوں فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھی حج کا ثواب دے گا اور ان کے لئے بھی اور تیرے لئے زیادہ اجر ہوگا ان کو شامل کرنے کی وجہ سے، میں نے کہا مرد و عورت دونوں کی طرف سے طواف کروں درآٹھایکہ وہ کوئی نہیں ہوں فرمایا ہاں جب طواف شریعت کو تو کہو یا اللہ قبول کر فلاں کی طرف سے جس کے بدلے طواف کیا ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اپنے باپ کے ساتھ پہلی بار حج کیا۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں جو عمر بچی ہے۔ میں حضرت سے پوچھ رہا تھا کہ ایسا نہ کیا درآٹھایکہ میں سن رہا تھا میں آپ پر فدا ہوں میرا یہ بیٹا پہلی بار حج کر رہا ہے اس کی ماں مر گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حج اس کے لئے کرے کیا یہ جایز ہے فرمایا اس کے نام بھی لکھا جائے گا اور اس کی ماں کے نام بھی اور اس نیکی کا اجر اسے علیحدہ ملے گا (حسن)

۳۔ حارث بن مغیرہ حضرت کے پاس آیا اور کہا میرے پاس ایک لڑکی ہے جو سب کام کاج کرتی ہے اور وہ کنیز آزاد شدہ ہے کیا میں اس کے لئے حج کروں فرمایا اس کو بھی اجر ملے گا اور اتنا ہی نہیں، اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کیا پس وہ اس کا اور اپنے عمرہ کا اور بعض طواف کا ثواب اپنے کسی رشتہ دار کو دینا چاہتا ہے اور وہ موجود نہیں دوسرے شہر میں ہے تو کیا اس کے اجر میں کچھ کمی ہو جائے گی مندرمایا نہیں اس کے لئے بھی ہوگا اور اس کے رشتہ دار کے لئے بھی اور اس صلہ رحم کا اجر اور ملے گا میں نے کہا اگر وہ مرجلے تو بھی ہوگا مندرمایا ہاں جب تک اس پر ناراض نہ ہو، میں نے کہا کیا اسے بتادیا جائے اس کے مقام پر کہ وہ عمل اس کے لئے کیا گیا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اگرچہ وہ تاحی ہو فرمایا اس صورت میں اس کے ثواب میں کمی آجائے گی (موتق)

۵۔ میں مکہ سے واپسی میں مدینہ آیا۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں اپنی بیٹی کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں فرمایا ابھی کر لو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا اس شخص کے باپ نے حج میں جبر اپنے حج میں اپنے باپ بھائی اور قرابتداروں کو شریک کر لے تو اس کو وہی ثواب ملے گا جو ان دوسروں کو ملے گا اور اس کے ماسوا صلہ رحم کا ملے گا۔ (حسن)

۷۔ فرمایا حضرت نے جو صلہ رحم کرے اور وہ اس کا قبول ہوا اس کی طرف سے طواف کرے تو اس کو پورا اجر ملے گا اور طواف کرنے والے کو اتنا ہی اجر اور اس کے علاوہ صلہ رحم کا اجر جو دوسرے طواف کی برابر ہوگا اور فرمایا جو حج کرے اور اسے اپنے رشتہ دار کے لئے قرار دے تو جس نے کسی کے بدلے حج کیا ہے اسے پورا اجر ملے گا بے شک اللہ اس کے اجر میں اضافہ کرے گا۔ (مجمول)

۸۔ میں مکہ سے واپس ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملا آپ مسجد میں قبر رسولؐ اور منبر کے درمیان بیٹھے تھے میں نے کہا یا بن رسولؐ اللہ جب میں مکہ کی طرف جاتا ہوں تو باریک اوقات ایک شخص مجھ سے کہتا ہے میری طرف سے ایک ہفتہ طواف کرو اور دو رکعت نماز پڑھو میں اس سے بے پروا ہو جاتا ہوں جب لوٹتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا اس سے کیا کہوں فرمایا جب تو مکہ جائے اور نسا سب حج ادا کرے تو ایک ہفتہ تک طواف کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو یا اللہ یہ طواف اور دونوں رکعتیں میرے باپ ماں اور تمام میرے اہل شہر کی طرف سے ہیں آزاد یا غلام کالے ہوں یا گورے اور میں پسند نہیں کرتا کہ تو کسی سے کہے کہ میں نے تیری طرف سے طواف کیا ہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے پھر تیری نبی کے سر ہانے کھڑا ہوا اور کہو سلام آپ پر اے نبی میرے ماں باپ، میری زوجہ اور اولاد اور تمام خاندان والے اور اہل شہر، آزاد و غلام، کالے اور گورے سب کا سلام اور کسی سے یہ نہ کہہ کہ میں نے تیری طرف سے نبی پر سلام پڑھا مگر تو سچا پوچھنا (مجمول)

۹۔ میں نے کہا میں حج میں کتنے شریک کروں فرمایا جتنے چاہو (مجمول)

۱۰۔ فرمایا اگر تم ایک ہزار حج میں شامل کرو تو ہر ایک حج کا پورا ثواب ملے گا بغیر تمہارے اجر میں کسی کمی کے۔ (مجمول)

﴿باب بی﴾

﴿توفیر الشعر لمن اراد الحج والعمرة﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد اللهؑ قال : الحج أشهر معلومات شوال و ذوالقعدة و ذوالحجّة فمن اراد الحج و فتر شعره إذا نظر إلى هلال ذي القعدة و من اراد العمرة و فتر شعره شهراً .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد اللهؑ عن الرجل يريد الحج يأخذ من رأسه في شوال كله مالم ير الهلال ، قال : لا بأس مالم ير الهلال .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن بعض أصحابنا ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد اللهؑ قال : لا يأخذ الرجل إذا رأى هلال ذي القعدة و أراد الخروج من رأسه

ولامن لحيته .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : أعف شركك للحج إذا رأيت هلال ذي القعدة والعمرة شهراً .

باب

حج و عمرہ کے لئے بال بڑھانا

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج کے چند معلوم مہینے ہیں شوال ، ذی قعدہ ، ذی الحجہ ، جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال بڑھانے لگے اور اگر عمرہ کا ارادہ کرے تو ایک ماہ پہلے سے بڑھا دین
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شوال میں اپنے بال کٹوالے جب تک وصلال ذی قعدہ اس نے نہ دیکھا دیکھا ہو مگر ایسا کیا صریح ہے جب تک ذی قعدہ کا چاند نظر نہ آئے (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ذی قعدہ کا چاند حج کو جانے والا دیکھ لے تو اپنے بال نہ بولے۔ سر اور داڑھی دونوں کے (مرسل)
- ۴۔ فرمایا جب حج کا ارادہ ہو تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر بال کٹوانا چھوڑ دے اور عمرہ کے لئے ایک ماہ ہے۔

باب

(مواقیت الاحرام)

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ؛ و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن اُبی عمیر ؛ و صفوان بن یحیی ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : من تمام الحج والعمرة أن تحرم من المواقی التي وقتها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجاوزها إلا وأنت محرمٌ فإنه وقت لأهل العراق ولم يكن يومئذ عراق بطن العقيق من قبل أهل العراق و وقت لأهل اليمن بلعلم و وقت لأهل الطائف قرن المنازل و وقت لأهل المغرب الجحفة وهي مہمة و وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ومن كان منزله خلف هذه المواقی مما يلي مكة فوقته منزله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الإحرام من مواقيت خمسة وقتها رسول الله ﷺ لا ينبغي لحاج ولا لمعتمر أن يحرم قبلها ولا بعدها ، وقت لأهل المدينة ذا الحليفة وهو مسجد الشجرة يصلي فيه ويفرض فيه الحج وقت لأهل الشام الجحفة ووقت لأهل نجد العقيق ووقت لأهل الطائف قرن المنازل ووقت لأهل اليمن بللم و لا ينبغي لأحد أن يرغب عن مواقيت رسول الله ﷺ .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيوب النخعي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : حدثني عن العقيق أوقت وقت رسول الله ﷺ أو شي صنعته الناس ؟ فقال : إن رسول الله ﷺ وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ووقت لأهل المغرب الجحفة وهي عندنا مكتوبة مهيبة ووقت لأهل اليمن بللم ووقت لأهل الطائف قرن المنازل ووقت لأهل نجد العقيق وما أنجدت .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : حدث العقيق ما بين المسلخ إلى عقبة غمرة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أوطاس ليس من العقيق .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن أحمد ، عن موسى بن جعفر ، عن يونس بن عبد الرحمن قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام : أنا نحر من طريق البصرة ولسنا نعرف حدث عرض العقيق ، فكتب : أحرم من وجرة .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الإحرام من أي العقيق أفضل أن أحرم ؟ فقال : من أوله أفضل .

۹۸۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد اللہ بن سنان، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال: من أقام بالمدينة شهراً وهو يريد الحج ثم بدّاه أن يخرج في غير طريق أهل المدينة الذي يأخذونه فليكن إحرامه من مسيرة ستة أميال فيكون هذا الشجرة من اليبداء؛ وفي رواية أخرى يحرم من الشجرة ثم يأخذ أي طريق شاء.

۹۹۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال: أوّل العقيق بريد البعث وهو دون المسلخ بستة أميال مما يلي العراق وبينه وبين غرة أربعة وعشرون ميلاً بريدان.

بعض أصحابنا قال: إذا خرجت من المسلخ فأحرم عند أوّل بريد يستقبلك.

باب

مواقيت احرام

- ۱۔ فرمایا تمام حج و عمرہ یہ ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جس کو رسول اللہ نے معین کر دیا ہے احرام باندھ کر ہی اس سے آگے بڑھے اہل عراق کا میقات بطن عقیق ہے اور اہل یمن کا یلم اور اہل طایف کا قراکین المنازل اور اہل مغرب کا جحفہ اور اہل مدینہ کا ذوالخليفة اور جس کا ان مواقيت کے پیچھے ہو جو مکہ سے بلا ہو تو اس کا گھر ہی اس کا میقات ہے۔ (حسن)
- ۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔
- ۳۔ میں نے کہا مجھے عقیق نے بیان کیا کہ یہ میقات رسول اللہ نے بتائے ہیں یا لوگوں نے خود بتائے ہیں حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے مقرر کئے ہیں۔
- اہل مدینہ کے لئے ذوالخليفة، اہل مغرب کے لئے جحفہ جو مہارے پاس مہیوہ لکھا ہے اور اہل یمن کے لئے یلم اور اہل طایف کے لئے قراکین المنازل اور اہل نجد کے لئے عقیق۔ (م)
- ۴۔ فرمایا عقیق کی حد مسلخ سے عقبہ غمرہ تک ہے (م)
- ۵۔ فرمایا او طاس عقیق سے نہیں ہے (مرسل)
- ۶۔ میر نے پوچھا ہم طریق بصرہ سے احرام باندھتے ہیں اور حد عرض عقیق نہیں جانتے آپ نے نہ فرمایا احرام باندھو

وجہ سے (مجمول)

- ۷۔ میں نے پوچھا میں کون سے عقیق سے احرام باندھوں فرمایا اول سے باندھنا افضل ہے۔ (موقوف)
- ۸۔ فرمایا جب ایک ماہ سے مدینہ میں مقیم ہو اور حج کے لئے نکلے پھر بیتہ چلے کہ وہ اس راستہ پر نہیں جس سے اہل مدینہ جلتے ہیں تو وہ اپنا احرام چھ میل کی مسافت سے باندھے اور یہ کھلے میدان کے درخت کے مقابل ہو اور ایک دوسری حدیث میں ہے درخت سے باندھے پھر جس راستہ سے چاہے جائے (۴)
- ۹۔ فرمایا اول عقیق برید البعث ہے اور وہ مسیح سے چھ میل ہے عراق سے ملا ہوا اس کے اور غزہ کے درمیان ۲۴ میل برید تک ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ جب تم مسیح سے نکلو تو اول برید آنے پر احرام باندھ لو۔ (حسن)

﴿باب﴾

﴿رمہن احرام دون الوقت﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن إبراهيم الكرخي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أحرم بحجة في غير أشهر الحج دون الوقت الذي وقته رسول الله ﷺ قال: ليس إسراره بشيء، إن أحب أن يرجع إلى منزله فليرجع وإن لم يرجع فليحرم منه و لا شيء عليه. شأنا إن أحب أن يمضي فليمض فإذا انتهى إلى الوقت فليحرم منه و يعلم بحجة فإيا ذلك أفضل من رجوعه لأنه أعلن الإحرام بالحج.
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن حماد بن عمار، عن زرارة، عن أبي بصير عليه السلام قال: الحج أشهر معلومات شوال وذو القعدة ورمضان ليس لأحد أن يحرم بالحج في سواهن و ليس لأحد أن يحرم دون الوقت الذي وقته رسول الله ﷺ فانما حمل ذلك مثل من صنى في السفر أدباً وترك التمتع.

- ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن جميل بن صالح، عن فضیل بن یزید قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام رجل انشأ بدنة قبل أن ينتهي إلى الوقت الذي يحرم فيه فأشمرها وقتها أحب عليه حين فعل ذلك ما يجب على المحرم؟

قال: لا ولكن إذا انتهى إلى الوقت فليحرم ثم ليشرها وبقلدها فإن تقليده الأول ليس بشيء.

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من أحرم بالحج في غير أشهر الحج فلا حج له ومن أحرم دون الميقات فلا إحرام له .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مهران بن أبي نصر ، عن أخيه رباح قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إننا نروى بالكوفة أن علياً صلوات الله عليه قال : إن من تمام الحج والعمرة أن يحرم الرجل من دويرة أهله فهل قال هذا علي عليه السلام ؟ فقال : قد قال ذلك أمير المؤمنين عليه السلام لمن كان منزله خلف المواقيت ولو كان كما يقولون ما كان يمنع رسول الله صلى الله عليه وآله أن لا يخرج بشيابه إلى الشجرة .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن علي بن عقبة عن ميسرة قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام وأنا متغير اللون فقال لي : من أين أحرمت قلت : من موضع كذا وكذا فقال : رب طالب خير تزل قدمه ، ثم قال : يسرك أن صليت الظهر في السفر أربعاً ؟ قلت : لا ، قال : فهو والله ذاك .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أحرم دون الوقت وأصاب من النساء والصيد فلا شيء عليه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ليس ينبغي لأحد أن يحرم دون المواقيت التي وقتها رسول الله صلى الله عليه وآله إلا أن يخاف فوت الشهر في العمرة .

٩ - أبو علي الأشمري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار عن أبي الحسن عليه السلام قال : سأله عن الرجل يجيئ معتمراً مرة رجب فيدخل عليه هلال شعبان قبل أن يبلغ الوقت أيحرم قبل الوقت ويجعلها لرجب أو يؤخر الإحرام إلى العتيق ويجعلها لشعبان ؟ قال : يحرم قبل الوقت فيكون لرجب لأن لرجب فضله وهو الذي نوى .

باب

جو احرام خلاف وقت باندھے

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو احرام باندھے حج کے مہینوں کے علاوہ، جو رسول اللہ نے بتائے ہیں۔ فرمایا وہ احرام ہی نہیں اگر وہ اپنے گھر کو ٹٹا چاہتا ہے تو لوٹ جائے اس پر کوئی الزام نہیں اور اگر چاہے تو میقات پر پہنچ کر احرام باندھے اور عہدہ کرے یہ افضل ہے اس کے گھر لوٹنے سے کیونکہ وہ احرام حج کا اعلان کر چکا ہے۔ (مجمول)۔
- ۲۔ فرمایا حضرت نے حج کے معلوم مہینے ہیں شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کسی کے لئے جایز نہیں کہ وہ اس وقت کے خلاف احرام باندھے جو رسول اللہ نے مقرر کیا ہے اور نہ معینہ میقات کے سوا دوسری جگہ سے در نہ یہ ایسا ہی ہو گا جیسے کوئی سفر میں دو کے بجائے چار رکعت نماز پڑھے۔ (م)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو احرام باندھنے کے وقت سے پہلے ہرن خرید لے اور اشعار و تقلید کرے تو کیا اس پر وہی واجب ہے جو محسوم پر ہوتا ہے فرمایا نہیں، جب وہ میقات پر پہنچے اور احرام باندھے تب اشعار و تقلید کرے پہلا اشعار و تقلید بیکار ہو گا۔ (م)
- ۴۔ فرمایا جو ماہے حج کے علاوہ کسی ماہ میں احرام باندھے اس کا حج نہیں ہو گا اسی طرح جو میقات معین کے خلاف کہیں سے احرام باندھے گا اس کا احرام بھی صحیح نہ ہو گا۔ (م)
- ۵۔ میں نے حضرت سے کہا ہم کو ذیہ روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج و عمرہ کا پورا ہونا اس پر ہے کہ احرام دویرہ سے باندھے۔ فرمایا حضرت نے یہ اس شخص کے لئے فرمایا ہے جس کا گھر مواقیت سے پہلے ہو اگر ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو رسول اللہ منع نہ کرتے اس سے کہ اپنے کپڑے نہ اتارے شجرہ تک (م)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے در آنجا ایک میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا فرمایا تم نے کہاں سے احرام باندھا میں نے کہا فلاں مقام سے فرمایا بہت سے طالبان خیر کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گا کہ سفر میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھ لو۔ میں نے کہا نہیں فرمایا اللہ یہ ایسا ہی ہے۔ (مجمول)
- ۷۔ فرمایا جو کوئی خلاف وقت احرام باندھے اور عورتوں سے مقاربت کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (م)
- ۸۔ فرمایا کسی کے لئے جایز نہیں کہ وہ میقات کے علاوہ کہیں اور سے احرام باندھے مگر یہ کمرہ کے مہینے کے چلے جانے کا خوف کرے۔ (م)

۹۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جو رجب کا عمرہ کرنے آتا ہے پس اسے ہلال شعبان نظر آتا ہے قبل اس کے کہ وقت پر احرام باندھے تو وہ رجب ہی کا قرار دے اور احرام میں عقیق تک پہنچنے کے لئے تاخیر کرے اور اسے شعبان کا قرار دے، فرمایا قبل از وقت باندھے تو وہ رجب کا ہوگا۔ کیونکہ رجب کی فضیلت ہے اور اسی کی اس نے نیت کی ہے۔ (موثق)

﴿باب﴾

﴿من جاوز میقات أرضه بغير احرام أو دخل مكة بغير احرام﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن العلی بن قال : سألت أبا عبد الله علیہ السلام عن رجل نسي أن يحرم حتى دخل الحرم قال : قال أبي : يخرج إلى ميقات أهل أرضه فإن خشي أن يفوته الحج أحرم من مكانه فإن استطاع أن يخرج من الحرم فليخرج ثم ليحرم .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرضا علیہ السلام قال : كتبت إليه أن بعض مواليك بالبصرة يحرمون بطن العقيق وليس بذلك الموضع ماء ولا منزل وعليهم في ذلك مؤونة شديدة ويعجلهم أصحابهم وجمالهم ومن وراء بطن العقيق بخمسة عشر ميلاً منزل فيه ماء وهو منزلهم الذي ينزلون فيه فترى أن يحرموا من موضع الماء لرفقه بهم وخفته عليهم ؛ فكتب : أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وقت المواقيت لأهلها ولمن أتى عليها من غير أهلها وفيها رخصة لمن كانت به علة فلا يجاوز الميقات إلا من علة .

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي قال : قال أبو عبد الله علیہ السلام : إني خرجت بأهلي ماشياً فلم أهل حتى أتيت الجحفة وقد كنت شاكياً فجعل أهل المدينة يسألون عني فيقولون : لقيناہ وعليه ثيابه وهم لا يعلمون وقد رخص رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لمن كان مريضاً أو ضعيفاً أن يحرم من الجحفة .

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن رفاعة بن موسى

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن الرجل يعرض له المرض الشديد قبل أن يدخل مكة : قال : لا يدخلها إلا باحرام .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أناس من أصحابنا حجوا بامرأة معهم فقدموا إلى الوقت وهي لا تصلي فجهلوا أن مثلها ينبغي أن يحرم فمضوا بها كما هي حتى قدموا مكة وهي طامث حلال فسألوا الناس ، فقالوا : تخرج إلى بعض المواقيت فتحرم منه وكانت إذا فمات لم تدرك الحج فسألوا أبا جعفر عليه السلام فقال : تحرم من مكانها قد علم الله نيتها .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل مر على الوقت الذي يحرم الناس منه فغسي أو جهل فلم يحرم حتى أتى مكة فخاف إن رجع إلى الوقت أن يفوته الحج ، فقال : يخرج من الحرم ويحرم ويجزئه ذلك .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل جهل أن يحرم حتى دخل الحرم كيف يصنع : قال : يخرج من الحرم ثم يهل بالحج .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليه السلام في رجل نسي أن يحرم أو جهل وقد شهد المناسك كلها وطاف وسعى قال : تجزئه نيته إذا كان قد نوى ذلك فقد تم حجه وإن لم يهل ؛ وقال في مريض أغشى عليه حتى أتى الوقت ، فقال : يحرم منه .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الإحرام من غمرة قال : ليس به بأس [أن يحرم منها] وكان يريد العتيق أحب إلي .

١٠ - صفوان ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة كانت مع قوم فطمئت فأرسلت إليهم فسألتهم ؛ فقالوا : ما ندري عليك إحرام أم لا وأنت حائض ، فتركوها حتى دخلت الحرم ، قال : إن كان عليها مهلة فلترجع إلى الوقت

فلتحرم منه وإن لم يكن عليها وقت فلترجع إلى ما قدرت عليه بعدما تخرج من الحرم بقدر ما لا يفوتها .

۱۱ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن عبد اللہ بن المغیرۃ ، عن أحمد بن عمرو بن

سعید ، عن وردان ، عن اُبی الحسن الأول علیہ السلام قال : من كان من مكة على مسيرة عشرة أميال لم يدخلها إلا باحرام .

۱۲ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن جميل بن دراج ، عن

سودة بن کلیب قال : قلت لأبي جعفر علیہ السلام : خرجت معنا امرأة من أهلنا فجهلت الإحرام

فلم تحرم حتى دخلنا مكة ونسينا أن نأمرها بذلك ، قال : فمروها فلتحرم من مكانها من مكة أو من المسجد .

باب

جو بغیر احرام میقات سے گزرے اور بے احرام داخل مکہ ہو

۱۔ پوچھا اس شخص کے متعلق جو احرام باندھنا بھول جائے اور داخل حرم ہو فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ اپنی ہستی والوں کے میقات کی طرف جانے اگرچہ کے قوت ہونے کا خوف ہو تو اسی جگہ سے احرام باندھ لے اگر حرم سے جانے کا وقت ہو تو میقات پر جائے اور احرام باندھے۔ (حسن)

۲۔ میں حضرت کو لکھا ، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے بعض غلام بصرہ اور بطن عقیق سے احرام باندھتے ہیں اور یہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی نہیں اور نہ یہ منزل ہے یہاں اترنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور مسافر اور اونٹوں والے جلدی کرتے ہیں اور بطن عقیق کے علاوہ پندرہ میل دور ایک منزل ہے جہاں پانی ہے اور اس منزل پر لوگ اترتے ہیں پس آپ کی رائے ہے کہ اس مقام آب سے احرام باندھ لیں تاکہ ان لوگوں کی موافقت بھی ہو جائے اور مسہولت بھی ، حضرت نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ نے وہاں کے باشندوں کے لئے میقات معین کر دیئے ہیں پس ان کے خلاف کہیں سے احرام باندھنے کی اجازت صرف بیماروں کے لئے ہے۔ (ص)

۳۔ قرابا حضرت نے میں اپنے اہل کے ساتھ پانچواں مدینہ سے چلا اور حنفیہ پہنچا اور میں بیمار تھا اہل مدینہ کہنے لگے ہم نے ان کو حنفیہ میں کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ میں بیمار ہوں رسول اللہ نے اجازت دی ہے بیمار

اور ضعیف کو اس بات کی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھے۔ (حسن)

۴- میں نے پوچھا اس شخص کے بامے میں جس کو شدید مرض لاحق ہو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔ (ض)

۵- ذرا رہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک عورت کے ساتھ حج کیا اور میقات تک آئے اس عورت نے نماز نہ پڑھی انھیں معلوم نہ تھا کہ اسے احرام باندھنا چاہیے پس وہ اسی حالت میں مکہ پہنچے، عورت کو حیض آ رہا تھا انھوں نے لوگوں سے مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا اس کو کسی میقات تک جانا اور وہاں سے احرام باندھ کر آنا چاہیے لیکن اگر وہ جاتی تو حج فوت ہو جاتا جب امام علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا اسی جگہ سے احرام باندھے اللہ اس کی نیت کا جاننے والا ہے۔ (مرسل)

۶- میں نے کہا ایک شخص میقات سے گزرا جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں وہ بھول گیا یا جاہل مسئلہ تھا اس نے احرام نہ باندھا اور اسی حالت میں مکہ چلا گیا اب وہ اس سے ڈرا کہ اگر میقات سے احرام باندھ کر آئے گا تو حج فوت ہو جائے گا امام نے فرمایا وہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھے یہی اس کے لئے کافی ہے۔ (مر)

۷- میں نے پوچھا ایک شخص احرام سے جاہل تھا وہ بے احرام داخل مکہ ہو گیا تو کیا کرے فرمایا حرم سے باہر جائے اور احرام باندھے (اور وہیں سے پہلے حج کرے)۔ (بھول)

۸- پوچھا اس شخص کے بامے میں جو بھول گیا یا جاہل تھا کہ اس نے احرام نہ باندھا اور تمام مناسک و طواف و سعی بجا لایا فرمایا اس کی نیت کافی ہے اگر نیت کر لی ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور پہلہ کرے اور اس مریض کے متعلق فرمایا جو میقات پر پہنچنے کے وقت پہوش تھا کہ وہ وہیں سے احرام باندھے۔ (مرسل)

۹- پوچھا کہ اگر غزوہ سے احرام باندھا جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں میرے نزدیک عقیق سے زیادہ بہتر ہے (موتق)

۱۰- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ایک قوم کے ساتھ ہو اور اسے حیض آجائے اور وہ ان سے معلوم کرے وہ کہیں کہ تو نہیں جانتی کہ تیرے لئے احرام لازم ہے لیکن تو عافیت ہے پس وہ اسے چھوڑ دیں اور وہ مکہ میں داخل ہو جائے۔ فرمایا اگر اس کا حیض ختم ہو جائے تو وہ میقات پر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر وہاں تک نہ جاسکے تو لوٹے حرم سے دور جتنا جاسکے جائے اور اتنی دور کہ حج فوت نہ ہو (مر)

۱۱- فرمایا جو مکہ سے دس میل دور نکل جائے تو وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔ (بھول)

۱۲- میں نے کہا ایک عورت ہمارے ساتھ تھی وہ احرام سے واقف نہ تھی اس لئے احرام نہ باندھا، ہم مکہ میں داخل ہوئے اور یہ بھول گئی کہ اسے احرام باندھنے کو کہیں، فرمایا اس سے کہہ جہاں ہو وہیں احرام باندھے مکہ کے اندر یا مسجد سے۔ (حسن)

﴿ بابك ﴾

﴿ ما يجب لعقد الاحرام ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتيت إلى آلعتيق من قبل العراق أو إلى الوقت من هذه المواقيت وأنت تريد الإحرام إن شاء الله فاتفت بإبطيك وقلم أظفارك وأطلعت عاتك وخذ من شاربك ولا يضرك بأي ذلك بدت ثم استك واغتسل واليس ثوبك وليكن فراغك من ذلك إن شاء الله عند زوال الشمس وإن لم يكن عند زوال الشمس فلا يضرك غير أنني أحب أن يكون ذلك مع الاختيار عند زوال الشمس .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : السنة في الإحرام تقليم الأظفار وأخذ الشارب وحلق العانة .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة قال : سأل أبو بصير أبا عبد الله عليه السلام وأنا حاضر فقال : إذا طليت للإحرام الأول كيف أصنع في الطلية الأخيرة وكم بينهما ؟ قال : إذا كان بينهما جمعتان خمسة عشر يوماً فأطل .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار قال : كتب الحسن بن سعيد إلى أبي الحسن عليه السلام : رجل أحرم بغير غسل أو بغير صلاة عالم أو جاهل ماعليه في ذلك وكيف ينبغي أن يصنع ؟ فكتب عليه السلام : يعيد .

٥ - بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمد بن القاسم ، عن عبد الله بن أبي يعفور قال : كنا بالمدينة فلاحاني زرارة في تنف الإبط وحلقه ، فقلت : حلقه أفضل ؛ وقال زرارة : تنفه أفضل فاستأذنا علي أبي عبد الله عليه السلام فأذن لنا وهو في الحمام يطلي وقد أطل إبطيه ، فقلت لزرارة : يكفيك ؟ قال : لالعله فعل هذا لما لا يجوز لي أن أفعله ، فقال : فيما أنتما ؟ فقلت : إن زرارة لاحاني في تنف الإبط وحلقه ، قلت : حلقه

أفضل وقال ذرارة : تنفه أفضل ، فقال : أصبت السنة وأخطأها ذرارة حلقه أفضل من تنفه
وطليه أفضل من حلقه ، ثم قال لنا : اطلبا فقلنا فعلنا منذ ثلاث ، فقال : أعيذا فإن
الإطلاء طهور .

باب

احرام کے وقت کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا جب تم عقیقہ پر پہنچو عراق کی طرف سے یا کسی میقات پر، ان میقاتوں میں سے اور احرام کا ارادہ کرو تو
اپنی بغلوں کے بال صاف کرو، ناخن تراشو، اپنی شرمگاہ کے بال صاف کرو، اپنی مونچھیں کٹو، کوئی
حرج نہیں جس صورت سے ہو پھر مسواک کرو اور غسل کرو اور احرام کے دونوں کپڑے پہنو اور ان سب باتوں
سے فراغت زوال سے پہلے ہو جائے اور اگر نہ ہو تو باوجود زوال آفتاب سے پہلے اختیار ہونے کے بھی
کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا احرام میں سنت ہے ناخن کاٹنا، مونچھیں کترانا اور موسے زہار صاف کرنا۔ (حسن)
۳۔ راوی نے کہا جب احرام اول کے لئے موسے زہار مونڈے تو پھر کتنے دن بعد ایسا کرے نہ فرمایا دو جمعوں کے
بعد یعنی پسندہ دن۔ (۴)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بغیر غسل و نماز احرام باندھ لیا۔ عالم ہو یا جاہل اسے کیا کرنا چاہیے نہ فرمایا اسے
دو بارہ احرام باندھنا چاہیے۔ (ضعف)

۵۔ ہم مدینہ میں تھے ذرارہ نے مجھ سے بحث کی بغلوں کے بال توچنے اور مونڈنے میں۔ میں نے کہا مونڈنا افضل ہے ذرارہ
نے کہا توچنا۔ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اذن دخول چاہا آپ نے اجازت دی درآئی لیکہ آپ حمام میں تھے او
اور اپنی بغلوں میں لوزہ لگائے ہوئے تھے۔ میں نے ذرارہ سے کہا تمہیں سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے اس نے کہا نہیں شاید
حضرت نے وہ عمل کیا ہو جو میرے لئے جایز نہ ہو، حضرت نے فرمایا تم دونوں کے درمیان کیا جھگڑا ہے میں نے کہا
ذرارہ کہتے ہیں بغل کے بال توچنا افضل ہے میں کہتا ہوں مونڈنا افضل ہے فرمایا تم صحیح کہتے ہو ذرارہ غلط پر ہے مونڈنا
افضل ہے توچنے سے اور لوزہ لگانا افضل ہے مونڈنے سے، پھر فرمایا تم دونوں لوزہ لگاؤ۔ پس ہم نے تین ایسا کیا فرمایا
ایسا ہی کرنا لوزہ لگانا پاکیزگی ہے۔ (ضعف)

﴿باب﴾

﴿ما يجزىء من غسل الاحرام وما لا يجزىء﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : غسل يومك ليومك وغسل ليلتك ليلتك .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن الرجل يغتسل بالمدينة لإحرامه أيجزئ منه ذلك من غسل ذي الحليفة ؟ قال : نعم فأناء رجل و أنا عنده ، فقال : اغتسل بعض أصحابنا فمرضت له حاجة حتى أُمسى ، قال : يعيد الغسل يغتسل نهاراً ليومه ذلك وليلاً ليلته .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن الرجل يغتسل للإحرام ثم ينام قبل أن يحرم ، قال : عليه إعادة الغسل .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثم لبس قميصاً قبل أن يحرم ، قال : قد انتقض غسله .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثم نام قبل أن يحرم قال : عليه إعادة الغسل .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل اغتسل لإحرامه ثم قلم أظفاره ، قال : يمسحها بالماء ولا يعيد الغسل .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : أرسلنا إلى أبي عبد الله عليه السلام ونحن جماعة ونحن بالمدينة : إننا نريد أن نودعك ،

فَأَرْسَل إِلَيْنَا أَنْ اغْتَسَلُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْسِرَ عَلَيْكُمْ الْمَاءُ بِذِي الْحَلِيفَةِ ،
فَاغْتَسَلُوا بِالْمَدِينَةِ وَابْسُوا ثِيَابَكُمْ الَّتِي تَحْرُمُونَ فِيهَا ثُمَّ تَعَالَوْا فِرَادَى أَوْ مَنَافِي .

۸۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد ، عن علاء بن رزین
عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا اغتسل الرجل وهو يريد أن يحرم فلبس
قميصاً قبل أن يلبس فعلیه الغسل .

۹۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن ابن دراج عن أحمدہما عليهما السلام
فی الرجل یغتسل للاحرام ثم یمسح رأسه بمنديل ؛ قال : لا بأس به .

باب

غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دن کا غسل تمہارے دن کے لئے اور رات کا غسل تمہاری رات کے لئے۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے مدینہ میں احرام کے لئے غسل کیا آیا ذوالحلیفہ (میتقات) کے لئے کافی ہے اس نے کہا ہاں ایک شخص کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ایک ساتھی نے غسل کیا پھر اس کوئی ضرورت پیش آگئی یہاں تک کہ شام ہو گئی حضرت نے کہا اس کو رعادہ غسل کرنا چاہیے۔ دن کا غسل دن کے لئے اور رات کا رات کے لئے (ص)
- ۳۔ میں نے حضرت سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جو غسل احرام کر کے بغیر احرام باندھے سو گیا فرمایا وہ دوبارہ غسل کرے۔ (ص)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے غسل احرام کیا اور احرام باندھنے سے پہلے قمیض پہن لی۔ فرمایا اس کا غسل ٹوٹ گیا۔ (ص)
- ۵۔ ترجمہ نمبر ۳ میں گزرا (ص)
- ۶۔ فرمایا حضرت نے جو غسل احرام کے بعد ناخن تراشے تو اس کو چاہیے کہ ان ناخنوں پر پانی مل دے رعادہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مرسل)
- ۷۔ ہشام کہتے ہیں ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہماری ایک جماعت عرینہ میں ہے ہم آپ سے رخصت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ مدینہ میں غسل کر لو مجھے ڈر ہے کہ منزل ذوالحلیفہ میں

- پانی نہ ملے لہذا مدینہ میں غسل کر کے احرام کا لباس پہن لو پھر ایک ایک یا دو دو کر کے آؤ (۴)
- ۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب ہر قصد احرام غسل کرے اور تلخیص سے پہلے قیض پہن لے تو اس کو غسل کرنا چاہیے (۵)
- ۹۔ جو کوئی بقصد احرام غسل کرے پھر رومال سے سر کو مکے تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۰

﴿ما يجوز للمحرم بعد اغتساله من الطيب والصيد وغير ذلك﴾
 ﴿قبل ان يلبي﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة قال: سأله عن الرجل يدّهن بدن فيه طيب وهو يريد أن يحرم قال: لا تدّهن حين تريد أن تحرم بدن فيه مسك ولا عنبر تبقي رائحته في رأسك بعد ما تحرم وادّهن بما شئت من الدّهن حين تريد أن تحرم قبل الغسل وبعده فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدّهن حتى تحلّ.

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تدّهن حين تريد أن تحرم بدن فيه مسك ولا عنبر من أجل رائحة تبقي في رأسك بعد ما تحرم وادّهن بما شئت من الدّهن حين تريد أن تحرم فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدّهن حتى تحلّ.

۳۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن عبد الرحمن ابن أبي عبد الله؛ وفضیل؛ و محمد بن مسلم، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الطيب عند الإحرام والدّهن فقال: كان علي صلوات الله عليه لا يزيد على السليخة.

۴۔ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن داود بن النعمان، عن أبي أيوب، عن محمد بن مسلم قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: لا بأس بأن يدّهن الرجل قبل أن يغتسل للإحرام أو بعده وكان يكره الدّهن الخائر الذي يبقی

۵۔ أحمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل المحرم يدّهن بعد الغسل، قال: نعم فادّهنه عند سليخة بان؛ و

ذکر ان اباه کان یدھن بعد ما یغتسل للإحرام وأنه یدھن بالذھن مالہ یکن غالبۃ
أودھناً فیہ مسک أو عنبر .

۶۔ أبوعلیٰ الأشعریؒ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد اللہ بن مسکان
عن علی بن عبد العزیز قال : اغتسل أبو عبد اللہ ﷺ للإحرام ثم دخل مسجد الشجرة
فصلی ثم خرج إلى الغلمان فقال : هاتوا ما عندکم من لحوم الصيد حتی تأکلہ .

۷۔ علی بن إبراهیم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حریز ، عن أبي عبد اللہ ﷺ في
الرجل إذا تهيأ للإحرام فله أن يأتي النساء مالہ یعتد التلبية أو يلبس .

۸۔ علی بن إبراهیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن
بعض أصحابنا ، عن أحدهما ﷺ في رجل صلى الظهر في مسجد الشجرة و عقد
الإحرام ثم مس طيباً أو صاد صيداً أو واقع أهله ، قال : ليس عليه شيء مالہ يلبس .

۹۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ،
عن بعض أصحابه قال : كتبت إلى أبي إبراهیم ﷺ رجل دخل مسجد الشجرة فصلی
وأحرم وخرج من المسجد فبداله قبل أن يلبس أن ينقض ذلك بمواقعة النساء أله ذلك ،
فكتب ﷺ نعم - أو لا بأس به .

۱۰۔ علی بن إبراهیم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن زياد
ابن مروان قال : قلت لأبي الحسن ﷺ : ما تقول في رجل تهيأ للإحرام وفرغ من
كل شيء الصلاة وجميع الشروط إلا أنه لم يلبس أله أن ينقض ذلك و يواقع النساء ،
فقال : نعم .

باب

غسل کے بعد محرم کے لئے کیا جایز ہے

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو سر میں ایسا تیل ڈالے جس میں خوشبو ہو اور وہ احرام کا ارادہ رکھتا ہو
فرمایا جب احرام کا ارادہ ہو تو ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو اور اس کی خوشبو احرام میں تباہی

- سرس باقی رہے اور تیل ڈالو جیسا چاہو قبل غسل اور اس کے بعد لیکن احرام کے بعد تیل ڈالنا حرام ہے جب تک محل نہ ہو۔ (مخ)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جب احرام کا ارادہ ہو تو تیل نہ لگاؤ احرام کے بعد تیل کا استعمال حرام ہے جب تک محل نہ ہو (حسن)
- ۳۔ حضرت سے پوچھا احرام میں خوشبو اور تیل کے استعمال کے متعلق، فرمایا حضرت علی علیہ السلام سلجھو (وہ خوشبو جو جلد اڑ جائے) کو زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ (مخ)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے غسل احرام سے پہلے یا ایک بعد تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مکروہ ہے ایسا تیل لگانا جس کی خوشبو باقی رہے (مخ)
- ۵۔ میں نے پوچھا اس مجرم کے متعلق جو بعد غسل تیل لگائے۔ فرمایا ہاں پس ہم نے تیل لگا یا ایسی خوشبو کا جو جلد اڑنے والی تھی اور حضرت نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد غسل احرام کے بعد لگاتے تھے لیکن ایسا تیل جس میں کوئی خوشبو نہ ہو اور نہ مشک وغیرہ کی آمیزش ہو۔ (مخ)
- ۶۔ راوی کہتا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے احرام کے لئے غسل کیا پھر مسجد شجرہ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر نوکران کے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس جو شکار کا گوشت ہے لے آؤ یہاں تک کہ ہم نے اسے کھا یا۔ (مجمول)
- ۷۔ فرمایا جب کوئی احرام کا ارادہ کرے تو جب تک نیت تبلیہ نہ کی ہو یا تبلیہ نہ کیا ہو وہ عورتوں کے پاس جاسکتا ہے۔ (حسن)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے نماز پڑھی اور نیت احرام کی پھر اگر وہ خوشبو کو مس کرے یا شکار کرے یا عورت کے پاس جائے تو فرمایا جب تک تبلیہ نہ کہے کوئی گناہ نہیں۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے حضرت کو لکھا ایک شخص مسجد شجرہ میں داخل ہوا اور نماز پڑھی کہ احرام باندھا جب مسجد سے نکلا تو تبلیہ کرنے سے قبل اس پر ظاہر ہوا کہ اس میں نقص واقع ہوا ہے عورتوں سے جماعت پر، حضرت نے لکھا کوئی مضائقہ نہیں۔ (کیونکہ وہ احرام سے پہلے تھا) (مرسل)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے تہیہ احرام کیا ہو اور نماز وغیرہ کے تمام شروط سے فارغ ہو گیا ہو تو کیا جماعت ثنائی سے نقص واقع ہوگا فرمایا ہاں۔ (مجمول)۔

﴿باب﴾

﴿صلاة الاحرام وعقده و الاشتراط فيه﴾

١- علي بن ابراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ؛ و معاوية بن عمار جميعاً ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يضرك بلبيل أحرمت أم نهاري إلا أن أفضل ذلك عند زوال الشمس .

٢- علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان عن صفوان ، عن ابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : لا يكون إحرام إلا في دبر صلاة مكتوبة أحرمت في دبرها بعد التسليم وإن كانت نافلة . صليت ركعتين وأحرمت في دبرهما فإذا انتقلت من صلاتك فأحد الله وإن عليه وصل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم . اللهم إني أسألك أن تجعلني ممن استجاب لك وآمن بوعدك وأتبع أمرك فأنت عبدك وفي قبضتك لا أوقى إلا ما وقيت ولا آخذ إلا ما أعطيت وقد ذكرت الحج فأسألك أن تعزم لي عليه على كتابك وسنة نبيك و تقوتي على ما ضعف عنه وتسلم مني مناسكتي في سرمنك وعافيتي واجعاني من وفك الذين رضيت وارتضيت وسميت وكتبت اللهم فتسم لي حجتي وعمرتي ، اللهم إني أريد التمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك وسنة نبيك صلى الله عليه وآله وسلم فإن عرض لي شيء يحبسني فحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدرت علي ، اللهم إن لم تكن حجة فعمرة أحرمت لك شعري وبشري ولحمي ودمي وعظامي ومخني وعصبي من النساء والثياب والطيب أبغني بذلك وجهك والدأر الآخرة . قال : ويجزئك أن تقول هذا مرة واحدة حين تحرمت ثم قم فامش هنيئة فإذا استوت بك الأرض ماشياً كنت أو راكباً قلباً .

٣- علي بن ابراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : إني أريد أن أتمتع بالعمرة إلى الحج فكيف أقول : قال : تقول : اللهم إني أريد أن أتمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك وسنة نبيك صلى الله عليه وآله وسلم وإن شئت أضمرت الذي تريد .

٤ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله أليلاً أحرم رسول الله ﷺ أم نهاراً ؟ فقال : نهاراً ، قلت : أي ساعة ؟ قال : صلاة الظهر ، فسألته متى ترى أن يحرم ؟ فقال : سواء عليكم إنما أحرم رسول الله ﷺ صلاة الظهر لأن الماء كان قليلاً كأن يكون في رؤوس الجبال فيه جر الرجل إلى مثل ذلك من الغد ولا يكاد يتقدرون على الماء ، وإنما أخذت هذه المياه حديثاً .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : إن أصحابنا يختلفون في وجهين من الحج يقول بعض : أحرم بالحج مفرداً فإذا طفت بالبيت وسميت بين الصفا والمروة فأحل واجعلها عمرة و بعضهم يقول : أحرم و انوالمتعة بالعمرة إلى الحج . أي هذين أحب إليك ؟ قال : انوالمتعة .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن حمزة بن حمران قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الذي يقول : حلني حيث حبستني قال : هو حل حيث حبسه ؛ قال أولم يقل .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : هو حل إذا حبس اشترط أولم يشترط .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي ، وزيد الشحام ، ومنصور بن حازم قالوا : أمرنا أبو عبد الله عليه السلام أن نلبس ولا نسبي شيئاً وقال : أصحاب الإضمار أحب إلي

٩ - أحمد ، عن علي ، عن سيف ، عن إسحاق بن عمار أنه سأل أبا الحسن موسى عليه السلام قال : الإضمار أحب إلي قلب ولا نسب .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أرايت لو أن رجلاً أحرم في دير صلاة مكتوبة أكان بجزيرة ذلك ؟ قال : نعم .

١١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ؛ و

عبدالرحمن بن الحجاج؛ وحماد بن عثمان، عن الحلبي جميعاً، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا صليت في مسجد الشجرة فقل وأنت قاعدٌ في دبر الصلاة قبل أن تقوم ما يقول المحرم، ثم قم فامش حتى تبلغ الميل وتستوي بك اليبداء، فإذا استوت بك فلبس.

١٢ - علي، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن عبد الله بن سنان أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام: هل يجوز للمتبع بالعمرة إلى الحج أن يظهر التلبية في مسجد الشجرة؟ فقال: نعم إنما لبس النبي صلى الله عليه وآله وسلم على اليبداء لأن الناس لم يكونوا يعرفون التلبية فأحب أن يعلمهم كيف التلبية.

١٣ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسن عليه السلام قال: قلت له: إذا أحرم الرجل في دبر المكتوبة ألبس حين ينهض به بعيره أو جالساً في دبر الصلاة؟ قال: أي ذلك شاء صنع.

قال الكليني: وهذا عندي من الأمر المتوسع إلا أن الفضل فيه أن يظهر التلبية حيث أظهر النبي صلى الله عليه وآله وسلم على طرف اليبداء ولا يجوز لأحد أن يجوز ميل اليبداء إلا وقد أظهر التلبية وأول اليبداء أول ميل يلقاك عن يسار الطريق.

١٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: صل المكتوبة ثم أحرم بالحج أو بالتمتع وأخرج بغير تلبية حتى تصعد إلى أول اليبداء إلى أول ميل عن يسارك فإذا استوت بك الأرض ركباً كنت أو ما شئت فلا يضررك ليلاً أحرمت أو نهاراً ومسجد ذي الحليفة الذي كان خارجاً عن السقائف عن صحن المسجد ثم اليوم ليس شهر من السقائف منه.

١٥ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن علي بن رئاب عن فضيل بن يسار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المعتمر عمرة مفردة بشرط على ربه أن يحله حيث حبسه ومفرد الحج بشرط على ربه أن لم يكن حجة فعمرة.

١٦ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن عثمان بن عيسى، عن أبي المغراء، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كانت بنو إسرائيل إذا قربت القربان تخرج ناراً تأكل قربان من قبل منه وإن الله جعل الإحرام مكان القربان.

باب نماز احرام

۱۔ فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں چلبے رات میں احرام باندھے چاہے دن میں لیکن افضل یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد ہو (حسن)۔

۲۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب کے بعد ہو سلام ختم کرنے کے بعد اور اگر نماز نافلہ ہو تو دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے جو بھی نماز سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم اور ان کی آل پر درود بھیجے اور کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ اسْتَجَابَ لَكَ
وَأَمِنْ بوعْدِكَ وَاتَّبَعَ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ لَا أَوْقِي إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا آخِذٌ
إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتُ الْحَجَّ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعَزِّمَ لِي عَلَيْهِ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ
تَقْوِيَنِي عَلَى مَا ضَعُفْتُ عَنْهُ وَتَسَلِّمَ مِنِّي مَنَاسِكَ فِي سِرِّكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلَنِي مِنْ
وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَبَّيْتَ اللَّهُمَّ فَتَسَمِّ لِي حَجَّي وَعَمْرَتِي ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ فَإِنْ عَرَضَ
لِي شَيْءٌ يَحْبِسُنِي فَخَلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدْرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ ، اللَّهُمَّ إِنْ لَمْ تَكُنْ
حُجَّةً فَعُمْرَةٌ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشْرِي وَلَحْمِي وَدُمِّي وَعَظَامِي وَمَخْيِي وَعَصْبِي
مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّبَاتِ وَالطَّيِّبِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ ماہر و امیر ہوں تیرے وعدے پر ایمان لاؤں تیرے حکم کو
بجالاؤں مانتا ہوں تیرے فیض میں ہوں تجھ جیسا وعدہ کا پورا کرنے والا نہیں اور جو تو دے دے اسے کوئی
لینے والا نہیں تو نے حج کا حکم دیا میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب اور سنت نبی پر میرے ارادہ کو
قائم رکھے راہ اگر مجھ سے کمزوری ظاہر ہو تو مجھے قوت دے اور میرے مناسک کو میری آسانی اور عافیت کے
ساتھ قبول کرے اور مجھے اپنے گھر کے آنے والوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہو اور جن کو تو نے پسند
کیا ہو اور جن کو تو نے نام اور کیفیت سے پکارا ہو میرے حج اور عمرہ کو پورا کر۔ یا اللہ میں عمرہ کے ساتھ حج

تمتع کا ارادہ کرتا ہوں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت کے مطابق اگر کوئی شے مجھے اس امر سے روکے تو میری اس رکاوٹ کو بہر طور کیا اللہ اگر حج نہ کر سکوں تو عمرہ ہی بجا لاؤں میں نے احرام باندھا ہے تاکہ میرے بال میری جلد میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی، میری بینک اور میرے اعصاب عورتوں کے پاس جانے سے محفوظ رہیں اور خوشبو سے بھی میری خوشنودی اور دار آخرت کی صلاح چاہتا ہوں۔

امام نے فرمایا احرام کے وقت یہ دعا ایک بار کر دے پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو جب زمین سہواں ہو تو سوار ہو یا تبلیغہ کرو۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اگر میں عمرہ تمتع کا ارادہ کروں تو کیا کہوں فرمایا۔ یہ کہو:

اللہم اِنِّی اُرید اَنْ اَتَمَتَّعَ بِالْعَمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ عَلٰی کِتَابِکَ وَ سُنَّةِ نَبِیِّکَ

یا اللہ میں تیری کتاب اور سنت کے مطابق تمتع کے عمرہ کو بجاتا ہوں اور اگر چاہوں تو یہ نیت میں رکھوں یعنی الفاظ میں نہ کہوں (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا آیا رسول اللہ نے رات کو احرام باندھا تھا یا دن میں فرمایا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا نماز کے بعد، میں نے کہا ہم کب احرام کی نیت کریں فرمایا تمہیں اختیار ہے رسول اللہ نے تو نماز ظہر کے وقت باندھا تھا کیونکہ پانی کم تھا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملتا تھا اس لئے صبح کو لوگ لے آتے تھے اس کے بعد پانی لانے پر قادر نہ ہوتے تھے۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا ہمارے اصحاب مختلف ہیں حج کی دو صورتوں میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام حج مفرد کا باندھو اور جب کعبہ کا طواف کرو اور صفادروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہو تو احرام کھول دو اور اسے عمرہ قرار دو اور کچھ لوگ کہتے ہیں احرام باندھو اور عمرہ حج تمتع کی نیت کرو، آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے نہ فرمایا تمتع کی نیت کرو (موثق)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو وقت احرام کہے یا اللہ مجھے آزاد کر جس طرح تو نے مجھے پابند کیا ہے فرمایا وہ اسی طرح آزاد ہے جس طرح پابند ہوا فرمایا کہے یا نہ کہے (مجهول)

۷۔ حضرت نے فرمایا وہ شرط کرے یا نہ کرے وہ محکم ہو گا جس طرح وہ بحالت احرام پابند ہوا ہے (حسن)

۸۔ ہمیں حضرت نے حکم دیا کہ تبلیغہ کریں اور کسی شے کو نامزد نہ کریں اور نہ فرمایا دل میں رکھنے والوں کو میں دوست رکھتا ہوں۔ (حسن)

۹۔ فرمایا حضرت نے کہا چھپا یا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے پس تبلیغہ کرو نام نہ لو۔ (موثق)

۱۰۔ میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے نماز واجب کے بعد احرام باندھا آیا اس کے لئے یہ کافی ہے فرمایا ہاں (موثق)

- ۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسجد شجرہ میں نماز پڑھ چکو تو نماز کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر وہ کہو جو احرام والا کتابے پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو ایک میل جب جنگل آجائے تو کھلے مقام میں آ جاؤ تو تلبیہ کرو (۴)
- ۱۲۔ میں نے پوچھا حج تمتع کے متعلق کہ تلبیہ کو مسجد شجرہ سے کہے فرمایا ہاں رسول اللہ نے بیدار مقام سے تلبیہ کیا اس لئے کہ لوگ تلبیہ سے واقف نہ تھے میں چاہتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ تلبیہ کیسے کیا جاتا ہے۔ (مجمول)
- ۱۳۔ میں نے کہا جب کوئی بعد نماز واجب احرام باندھے تو کیا تلبیہ کرے اس وقت جبکہ اونٹ اٹھے یا بعد نماز بیٹھ کر ؟ فرمایا جیسے چاہے کرے۔ کلین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ امر وسعت وقت پر مبنی ہے ورنہ فضیلت اسی میں ہے کہ تلبیہ کرے۔ جیسے نبی نے کیا۔ بیدار کے کناٹے سے اور نہیں جائز ہے کسی کے لئے بیدار سے ایک میل آگے جا کر کرنا بلکہ وہیں سے تلبیہ کرے (اور بیدار کا اول پہلا میل ہے جو تمنا کے راستہ کے بائیں طرف ہے) (موثق)
- ۱۴۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب پڑھو پھر حج یا حج تمتع کا احرام باندھو اور بغیر تلبیہ نکلو یہاں تک کہ تم چڑھو بیدار کے اول حصہ پر بائیں طرف کے پہلے میل پر، جب ہموار زمین آجائے تو سوار ہو یا پیادہ وہاں سے تلبیہ کرو، کوئی مضائقہ نہیں چلے تم نے دن میں احرام باندھا ہو یا رات میں (اور مسجد ذی الحلیفہ وہ ہے جو ان چھتوں سے خارج تھی جو مہین مسجد کے علاوہ تھیں اب ان چھتوں میں سے کچھ باقی نہیں۔) (حسن)
- ۱۵۔ فرمایا عمر مفردہ والا اپنے رب سے یہ شرط کرنا ہے کہ محل کرے اس کو جس حیثیت سے اسے پابند کیا ہے اور حج مفردہ میں وہ اپنے رب سے کہتا ہے اگر حج نہ ہو تو عمرہ ہی ہو جائے۔ (ض)
- ۱۶۔ فرمایا حضرت نے نبی اسرائیل جب قربانی پیش کرتے تھے تو آگ نکل کر اس قدر بانی کو کھا جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی جگہ احرام قرار دیا۔ (موثق)

﴿باب التلبیة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألتہ لم جعلت التلبیة ؟ فقال : إن اللہ عز وجل أوحى إلى ابراهيم عليه السلام أن «أذن في الناس بالحج يأتوك رجالاً وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق» ، فنادى فأجيب من كل وجه يلتبون .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن ایہ عليه السلام أن علیاً صلوات اللہ علیہ قال : تلبیة الأخرس و تشہدہ و قرانہ القرآن فی الصلاة تحریک لسانہ وإشارتہ بإصبعہ .

٣ - عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ ونجد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان عن صفوان؛ وابن أبي عمير جميعاً، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: التلبية: «لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك ذا المعارج لبيك لبيك داعياً إلى دار السلام لبيك لبيك غفار الذنوب لبيك لبيك أهل التلبية لبيك لبيك ذا الجلال والإكرام لبيك لبيك مرهوباً ومرغوباً إليك لبيك لبيك تبتدى والمعاد إليك لبيك لبيك كشاف الكرب العظيم لبيك لبيك عبدك وابن عبدك لبيك لبيك يا كريم لبيك» تقول ذلك في دبر كل صلاة مكتوبة أو نافلة وحين ينهض بك بغيرك وإذا علوت شرفاً أو هبطت وادياً أو لقيت راكباً أو استيقظت من منامك وبالأشجار وأكثر ما استطعت منها واجهر بها وإن تركت بعض التلبية فلا يضرك غير أن تمامها أفضل.

واعلم أنه لا بد من التلبيات الأربع في أول الكلام وهي الفريضة وهي التوحيد وبها لبى المرسلون وأكثر من ذي المعارج فإن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يكثر منها و أول من لبى إبراهيم عليه السلام قال: «إن الله عز وجل يدعوكم إلى أن تحبوا بيته فأجابوه بالتلبية» فلم يبق أحد أخذ ميثاقه بالمطوافة في ظهر رجل ولا بطن امرأة إلا أجاب بالتلبية.

٤ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسن بن علي بن يقطين، عن أسد بن أبي العلاء، عن محمد بن الفضيل، عن رضى أبي عبد الله عليه السلام وهو محرم قد كشف عن ظهره حتى أبداه للشمس وهو يقول: «لبيك في المذنين لبيك».

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز رفعه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله لما أحرم أتاه جبرئيل عليه السلام فقال له: «مر أصحابك بالعج والنبح والعج رفع الصوت بالتلبية والنبح نحر البدن وقال: قال جابر بن عبد الله: «ما بلغنا الرّوحاء حتى يحدت أصواتنا»

٦ - علي، عن أبيه، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن تلبى وأنت على غير طهر وعلى كل حال.

- ۷۔ علیؑ، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن اُبی ایوب الخزاز، عن اُبی سعید المکاری، عن اُبی بصیر، عن اُبی عبد اللہؓ قال: لیس علی النساء جہر بالتلیۃ.
- ۸۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن اُبی عبد اللہ، عن ابن فضال، عن رجال شتبی، عن اُبی جعفرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من لبس فی إحرامہ سبعین مرۃ إیماناً و احتساباً أشہد اللہ لہ ألف ألف ملک ببرۃ من النار وبرۃ من النفاق.

بانت

تلیۃ

- ۱۔ میں نے پوچھا تلبیہ کیوں ہے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وحی کی ابراہیم علیہ السلام کو کہ تم لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ لوگ ہر طرف سے دہلی چلی اور ٹہنیوں پر سوار ہو کر ہر گھر کی گھاٹی سے اس گھر کی طرف آئیں گے پس ابراہیم نے ندا کی ہر طرف سے لوگوں نے بیک کر اس دعوت کو قبول کیا (ص)
- ۲۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گوئیے کا تلبیہ اور تشہد اور نماز میں قرأت اس کا زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ (ص)
- ۳۔ میں نے تلبیہ کو پوچھا فرمایا یوں کہے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفِيْرًا الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوبًا وَ مَرْغُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَبَدَّى وَالْمَعَادِ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَفَ الْكَرْبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ لَبَّيْكَ

اور یہ نماز کے بعد کہو خواہ وہ نماز واجب ہو یا نافلہ اور جب تمہارا اونٹ تمہیں لے کر اٹھے اور جب تم بلند ہو یا جب وادی میں آؤ یا کسی سوار سے ملو یا عیند سے بیدار ہو، صبح کے وقت اور زیادہ جتنا ممکن ہو آواز بلند

کہو اور اگر کچھ حصہ ترک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن پورا کہنا افضل ہے اور جان لو کہ وہ چاروں تبلیات ضروری ہیں جو اول کتاب میں مذکور ہوئیں وہ فریضہ ہے وہ توحید ہے مرسلیں نے تبلیہ کیا ہے رسول اللہ اکثر تبلیہ کرتے تھے اور سب سے پہلے تبلیہ کرنے والے حضرت ابراہیم ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو حج کرنے کے لئے اپنے گھر بلاتا ہے پس تم تبلیہ سے جواب دو، پس کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ پشت پد میں بصورت نطفہ ہو یا رحم مادر میں (خ)

۴۔ راوی نے دیکھا ابو عبد اللہ علیہ السلام کو محالیت احرام کہ دھوپ میں آپ کی پیٹھ کھلی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے ہیں لبیک ہے گنہگاروں میں لبیک ہے۔ (خ)

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جب احرام باندھا تو جبریل نے آکر کہا اپنے اصحاب حج اور حج کا حکم دیکھو حج یعنی بلند آواز سے کہنا تبلیہ کا اور حج یعنی بدن کی قربانی اور جلد بڑھنے فرمایا ہم روحا تک نہ پہنچے پائے تھے کہ ہماری آوازیں پہنچ گئیں (رفوع)

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر تبلیہ بے طہارت بھی کیا جائے اور ہر حالت میں کیا جائے۔ (حسن)

۷۔ عورتوں کے لئے باہ از بلند تبلیہ نہیں (خ)

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو محالیت احرام مستحبات تبلیہ کہے ایمان اور شمار کے ساتھ تو ہزار ہا فرشتے اُسے در رخ اور نفاق سے بچانے کے لئے اللہ سے درخواست کرتے ہیں۔ (مؤلف)

﴿باب﴾

﴿ما ينبغي تركه للمحرم من الجدل وغيره﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج» قال: «إن الله عز وجل اشترط على الناس شرطاً وشرط لهم شرطاً قلت: فما الذي اشترط عليهم وما الذي اشترط لهم؟ فقال: أما الذي اشترط عليهم فإنه قال: «الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج» وأما ما شرط لهم فإنه قال: «فمن حج في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه لمن اتقى» قال: يرجع لادب له. قال: قلت: أرأيت من ابتلي بالفسوق ما عليه؟ قال: لم يجعل الله له حداً يستغفر الله ويلبس. قلت: فمن ابتلي بالجدال ما عليه؟ قال: إذا جادل فوق مرتين فعلى المصيب دم يهرقه وعلى المنخطي، بقرة.

۲۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبد اللہ بن سنان في قول الله عز وجل: "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" قال: إنَّماها أن لا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير جيعاً، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا أحرمت فمليك بتقوى الله وذكرك الله كثيراً وقلة الكلام إلا بخير فإن من تمام الحج والعمرة أن يحفظ المرء لسانه إلا من خير كما قال الله عز وجل: "فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ» وَالرَّفَثُ الْجَمَاعُ، وَالْفُسُوقُ الْكُذْبُ وَالسَّبَابُ، وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: «وَبَلَى وَاللَّهِ».

۴۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبيان بن عثمان، عن أبي بصير، عن أحدهما عليه السلام قال: إذا حلف ثلاثاً إيماناً متتابعات صادقاً فقد جادل وعليه دم وإذا حلف يميناً واحدة كاذباً فقد جادل وعليه دم.

۵۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سألته عن المحرم يريد أن يعمل العمل فيقول له صاحبه: والله لا تعمله فيقول: والله لا عملته، فيخالفه، إذا أبى له ما يلزم [صاحب الجدل] قال: لا إنما أراد بهذا إكرام أخيه إنما ذلك ما كان [الله] فيه معصية.

۶۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن أبي المغرا، عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: في الجدال شاة وفي السباب والفسوق بقرۃ والرّفث فساد الحج.

باب

محرم کو کیا کرنا چاہیے

۱۔ ملاحظہ فرمایا اس آیت کے متعلق حج معلوم چند معنی ہیں پس جن مہینوں میں حج فرض ہے ان میں نہ نہا ہے نہ بد اعمال اور نہ لڑائی جھگڑا، ایک شرط لوگوں کے لئے رکھ ہے اور ان کے متعلق رکھ ہے جس نے پوچھا لوگوں کے لئے اور

كل ثوب يصلّي فيه فلا بأس أن يحرم فيه .

٤ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم بن عمرو ، عن أبي بصير قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الخميصة ، سداها أبريسم ولحمته من غزل ، قال : لا بأس بأن يحرم فيها إنما يكره الخالص منه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن شعيب أبي صالح ، عن خالد أبي العلاء الخفاف قال : رأيت أبا جعفر عليه السلام وعليه برد أخضر وهو محرم .

٦ - محمد بن أحمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنت عنده جالسا فسئل عن رجل يحرم في ثوب فيه حرير فدعا بإزار قرقي فقال : أنا أحرم في هذا وفيه حرير .

٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يلبس الطيلسان المزروع ، فقال : نعم ، وفي كتاب علي عليه السلام لا يلبس طيلسان حتى ينزع إزاره فحدثني أبي إنما كره ذلك مخافة أن يزره الجاهل عليه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام مثل ذلك وقال : إنما كره ذلك مخافة أن يزره الجاهل فأما الفقيه فلا بأس أن يلبسه .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تلبس ثوبا له إزار وأنت محرم إلا أن تنكسه ولا ثوبا تدركه ولا سراويل إلا أن لا يكون لك إزار ولا خفين إلا أن لا يكون لك ثعلاب : قال : وسألته عن المحرم يقارن بين ثيابه التي أحرم فيها وغيرها ، قال : لا بأس بذلك إذا كانت طاهرة .

١٥ - علي بن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لا بأس بأن يغيّر المحرم ثيابه ولكن إذا دخل مكة لبس ثوبي إحرامه اللذين أحرم فيهما وكره أن يبيعهما .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يتردى بالثوبين ، قال : نعم ، والثلاثة إن شاء بقي بها البرد والحر .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يلبس الخنزير ، قال : لا بأس .

١٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أحمد بن عاصم ، عن الحسين بن مختار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : يحرم الرجل في الثوب الأسود ؟ قال : لا يحرم في الثوب الأسود ولا يكفن به الميت .

١٤ - أحمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليه السلام قال : سأله عن الرجل يحرم في ثوب وسخ ؟ قال : لا ولا أقول : إنه حرام ولكن أحب أن يطهره ويطوره غسله ولا يفسل الرجل ثوبه الذي يحرم فيه حتى يحل وإن توسخ إلا أن يصيبه جنابة أو شيء فيفسله .

١٥ - أحمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن خلوثي الكعبة للمحرم أيفسل منه الثوب ؟ قال : لا هو طهور . ثم قال : إن بشوي منه لطخاً .

١٦ - أحمد ، عن ابن فضال ، عن المفضل بن صالح ، عن ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب المعلم هل يحرم فيه الرجل ؟ قال : نعم إنما يكره المعلم .

١٧ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عبد الله بن هلال قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الثوب يكون مصبوغاً بالعصفر ثم يغسل البسه وأباحرم ؟ قال : نعم ليس بالعصفر من الطيب ولكن أكره أن تلبس ما يشرك به الناس .

١٨ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب يصيبه الزعفران ثم يغسل فلا ذهب أبجزم فيه ؟ قال : لا بأس .

بہ إذا ذهب ريحه ولو كان مصبوغاً ككّه إذا ضرب إلى البياض وغسل فلا بأس به

۱۹۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن إسماعيل بن الفضل قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يلبس الثوب قد أصابه الطيب، قال: إذا ذهب ريح الطيب فليلبسه.

۲۰۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن يحرم الرجل في ثوب مصبوغ بمشق ولا بأس بأن يحول المحرم ثيابه، قلت: إذا أصابها شيء يغسلها؟ قال: نعم وإن احتلم فيها.

۲۱۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن بن علي، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن محمد بن موسى قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يلبس لحافاً ظمائرته حراء وبطائنه صفراء قد أتى له سنة وستتان، قال: ما لم يكن له ريح فلا بأس وكل ثوب يصنع ويغسل يجوز الإحرام فيه فإن لم يغسل فلا.

۲۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي نصر، عن نجيع، عن أبي الحسن عليه السلام قال: لا بأس بلبس الخاتم للمحرم؛ وفي رواية أخرى لا يلبسه للزينة.

باب

لباس محرم

۱۔ فرمایا رسول اللہ اِحرام باندھتے تھے دو سوئی کپڑوں سے (موسل)

۲۔ رسول اللہ کا احرام دو یمنی کپڑوں میں ہوتا عبیری اور اطفا حرن کے نام تھے اور ان ہی دونوں میں کفن دیا گیا تھا (حسن)

۳۔ فرمایا جس لباس میں نماز پڑھتا ہے اگر اس کا احرام باندھ لے تو کوئی حرج نہیں (حسن)

۴۔ فرمایا وہ چادر جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا اس کا احرام باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خالص ریشم

میں مکروہ ہے۔ (ضعف)

۵۔ میں نے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام بحالت احرام سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے (مقبول)

۶۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے ہاتھ میں جو ریشمی لباس احرام میں پہنے ہو جس میں کچھ ریشم ہو۔ آپ نے اپنا تو تہی زیر جا

- منگو کر فرمایا میں اس کا احرام باندھتا ہوں اس میں کچھ حریم شامل ہے۔ (۴)
- ۷۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو علیہ (طیلسان) وہ چادر جو سر سے کندھوں کو شامل کرتے ہوئے اوڑھی جائے۔
منقش کو احرام میں استعمال کرے۔ فرمایا ہاں کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ طیلسان کو نہ پہنے جب تک ازار کو علیحدہ نہ کر دے میرے والد نے فرمایا یہ اس اندیشہ سے ہے کہ جاہل اس پر ازار کو نہ پہنے۔ (۴)
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی یہی اور یہ بھی کہا کہ میں مکر وہ جانتا ہوں اس امر کو کہ جاہل اسے بطور زیر جامہ استعمال کرے۔ ہاں تقیہ کی صورت میں مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۹۔ فرمایا احرام میں ایسا لباس نہ پہن جو جس میں ازار ہو مگر اس کو علیحدہ کر کے اور نہ ایسا لباس جسے زہر بنایا ہو اور نہ باجامہ مگر جبکہ ٹنگ نہ ہو اور نہ موزے مگر جبکہ جوتا نہ ہو، میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو ان کپڑوں میں جن کا احرام باندھنے سے کوئی پکڑا ملائے فساد کیا کیا مضائقہ ہے اگر پاک ہو (حسن)
- ۱۰۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے لباس میں تبدیل پیدا کرے لیکن جب مکہ میں داخل ہو تو وہ دونوں کپڑے پہنے جس میں احرام باندھنا ہے اور ان کو فساد نہ دے۔ (حسن)
- ۱۱۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو دو کپڑے پہنے ہوئے ہے فساد کیا ہاں اگر سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے چاہے تو تیسرا کپڑا اور استعمال کرے۔
- ۱۲۔ فرمایا اگر محرم ریشمی لباس پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں (مگر جب مکہ میں داخل ہو تو سونے کپڑا پہنے) (۴)
- ۱۳۔ فرمایا سیاہ کپڑوں میں احرام نہ ہو اور نہ میت کو کفن دیا جائے۔ (۴)
- ۱۴۔ میں نے پوچھا کیا میلے کپڑے میں احرام ہو سکتا ہے فرمایا نہیں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ حرام ہے لیکن اسے ظاہر کا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور ظہارت سے مراد اس کا دھونا ہے احرام دالے کپڑے کو مکمل ہونے تک دھویا نہ جائے۔ ہاں اگر جنابت ہو یا کوئی شے لگ جائے تو دھوئے (بجھول)
- ۱۵۔ میں نے پوچھا محرم کعبہ کے صائین سے کپڑا دھو سکتا ہے۔ فرمایا نہیں وہ ظاہر ہو تا ہے پھر نہ مایا اگر کوئی کپڑا بھڑکا ہوا ہو تو خیر۔ (بجھول)
- ۱۶۔ میں نے پوچھا دھاری دار کپڑے میں احرام باندھا جاسکتا ہے فرمایا ہاں لیکن ریشمی تانے پانے کا نہ ہو (حسن)
- ۱۷۔ حضرت سے پوچھا کیا اس کپڑے کے متعلق جو زعفران میں رنگا گیا ہو کیا میں بجا الت احرام اسے پہن لوں فرمایا ہاں زعفران خوشبو میں داخل نہیں لیکن میں ایسے لباس کو ناپسند کرتا ہوں جس سے انگشت نمای ہو۔ (۴)
- ۱۸۔ میں نے پوچھا اس کپڑے کے متعلق جس پر اثر زعفران ہو اور اسے دھویا جائے مگر وہ دور نہ ہو کیا اس میں احرام درست ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر اس کی خوشبو دور ہو جائے اگرچہ وہ کل زعفران سے رنگا ہوا ہو جب دھوئے سے سفیدی

آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

- ۱۹- میں نے پوچھا ایسا کپڑا احرام میں پہنا جائے جس میں خوشبو ہو، فسر مایا جب اس کی خوشبو ہر طرف ہو جائے تو پس دور (موقوف)۔
- ۲۰- فسر مایا کوئی حرج نہیں ایسے کپڑے میں جو سرخ مٹی لگیرا میں رنگا گیا ہو اور کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے کپڑوں کو پلٹ لے۔ میں نے کہا اگر کوئی شے لگا گئی ہو تو اسے دھو ڈالے فسر مایا ہاں اگر اس میں احتلام ہو (مجمول)۔
- ۲۱- میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس ایسا لحاف ہے جس کا اوپر کا حصہ سرخ ہے اور اندر کا حصہ زرد اور ایک یا دو سال اس پر گزر گئے۔ فسر مایا اگر بڑا ہی نہیں تو کوئی حرج نہیں اور ہر رنگین کپڑا اگر دھو ڈالا جائے تو اس میں احرام صحیح ہے ورنہ نہیں۔
- ۲۲- کوئی حرج نہیں اگر محرم انگوٹھی پہنے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ زینت کے لئے نہ پہنے۔

﴿ باب ۵ ﴾

﴿المحرم يشد على وسطه الهميان والمنطقة﴾

- ۱- عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن صفوان الجمال قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن معي أهلي وأنا أريد أن أشد نفقتي في حقوي؟ فقال: نعم فإن أبي عليه السلام كان يقول: من قوة المسافر حفظ نفقته.
- ۲- عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حميد، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يشد على بطنه العمامة، قال: لا، ثم قال: كان أبي يقول: يشد على بطنه المنطقة التي فيها نفقته يستوفى منها فاتها من تمام حجته.
- ۳- محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان، عن يعقوب بن شعيب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يصر الدراهم في ثوبه قال: نعم ويلبس المنطقة والهميان.

باب ۸

محرم اپنی کمر سے ہیمیانی باندھ سکتا ہے

- ۱۔ میں نے کہا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنی رقم کمر سے باندھوں نہ مایا یاں میرے والد ماجد فرماتے تھے مسافر کو اپنے نفقہ کی حفاظت بہت ضروری ہے (رض)
- ۲۔ میں نے پوچھا محرم اپنے پیٹ پر عمامہ لپیٹ لے فرمایا نہیں پھر نہ مایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ کمر پر پٹکا باندھو اور اس میں اپنی رقم رکھ لے کیونکہ یہ امر اتمام حج سے ہے (ص)
- ۳۔ فرمایا محرم اپنے کپڑوں میں دہم رکھ سکتا ہے (اور اس کے اوپر پٹکا باندھ لے۔ ص)

باب ۹

(ما یجوز للمحرمۃ أن تلبسہ من الثیاب و الحلی وما ینکرہ لہا من ذلک)

۱۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عیص بن القاسم قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: المرأة المحرمۃ تلبس ما شاءت من الثیاب غیر الحریر و القفازین و کرہ النقاب وقال: تسدل الثوب علی وجہہا. قلت: حدّ ذلك إلی ابن؟ قال: إلی طرف الأذن قدر ما تبصر.

۲۔ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن منصور بن العباس، عن إسماعیل ابن مهران، عن النضر بن سويد، عن أبي الحسن علیہ السلام قال: سألتہ عن المرأة المحرمۃ أي شيء تلبس من الثیاب؟ قال: تلبس الثیاب کلہا إلا المصبوغة بالزعفران والورد و لا تلبس القفازین ولا حلیاً تتزیّن به لزوجہا ولا تکتحل إلا من علة ولا تمس طیباً ولا تلبس خلیلاً ولا فرنداً ولا بأس بالعلم فی الثوب.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ، عن ابن ابي عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال: مرّ أبو جعفر علیہ السلام بامرأة متقبة وهي محرمة فقال: أحرمتی وأسفرتی و أرختی ثوبک من فوق رأسک فإنک إن تنقبت لم یغیّر لونک فقال رجل: إلی ابن ترخیہ؟ فقال: تفتنی عینہا، قال: قلت: یبلغ فمہا؟ قال: نعم، وقال أبو عبد اللہ علیہ السلام:

المحرمة لا تلبس الحلی ولا الثیاب المصبغات إلا صبغ لا یردع .

۴ - أبوعلی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن علیه السلام عن المرأة بكون علیها الحلی والغلخال والمسکة والقرطان من الذهب والورق تحرم فیہ وهو علیها وقد كانت تلبسه فی بیتها قبل حجتها أنتزعه إذا أحرمت أو تترکه علی حاله ؛ قال : تحرم فیہ وتلبسه من غیر أن تظهره للرجال فی مרכبها ومسیرها .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن أبي الحسن الأحمسي ، عن أبي عبد الله علیه السلام قال : سألت عن العمامة السابریة فیها علم حریر تحرم فیها المرأة ؛ قال : نعم إنما کره ذلك إذا کان سداؤه ولحمته جیعا حریرا ، ثم قال أبو عبد الله علیه السلام : قد سألتني أبو سعید عن الخمیصة سداها أبرسم أن ألبسها وکان وجد الرد فأمرته أن یلبسها .

۶ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد ، أو غیره ، عن داود بن الحصین ، عن أبي عیبة قال : سألت أبا عبد الله علیه السلام ما یحل للمرأة أن تلبس وهو محرمة قال : الثیاب كلها ما خلا القفازین والبرقع والحریر ، قلت : تلبس الخز ؛ قال : نعم ، قلت : فإن سداه [ال] أبرسم وهو حریر ؛ قال : ما لم یکن حریرا خالصا فلا بأس .

۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عیسی ، عن عبد الله بن میمون ، عن جعفر ، عن أبيه علیه السلام قال : المحرمة لا تشقّب لأن إحرام المرأة فی وجهها وإحرام الرجل فی رأسه .

۸ - محمد بن زیاد ، عن الحسن بن سماعة ، عن غیر واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعیل بن الفضل قال : سألت أبا عبد الله علیه السلام عن المرأة هل تصلح لها أن تلبس ثوبا حریرا وهي محرمة ؛ قال : لا ولیها أن تلبسه فی غیر إحرامها .

۹ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن علیه السلام قال : مرّ أبو جعفر علیه السلام بامرأة محرمة قد استقرت بمروحة فأماط المروحة بنفسه عن وجهها .

- ۱۰۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن حریز ، عن عامر بن جذاعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : مصبغات الثياب تلبسه المحرمة ؟ فقال : لا بأس به إلا المفدم المشهور والقلادة المشهورة .
- ۱۱۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعة ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة إذا أحرمت أتلبس السراويل ؟ قال : نعم ، إنما تريد بذلك البثرة .

باب

لباس محرمہ

- ۱۔ فرمایا حضرت نے محمد عورت جو چاہے پہنے سوائے ریشم کے اور دستاویز کے اور نقاب ڈالنا مکروہ ہے اور چہرہ پر کپڑا چھوڑے۔ میں نے کہا کہاں تک فرمایا تاکہ کنک تک دیکھ سکے۔ (۴)
- ۲۔ میں نے پوچھا محمد عورت کے لباس کے متعلق فرمایا ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے مگر جو عرقان یا درس (ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رنگے ہوں وہ نہ پہنے اور نہ دستاویز اور نہ وہ زیور جو اپنے شوہر کے لئے زینت کی غرض سے ہو اور سرمہ نہ لگائے سوائے مرض کی حالت کے۔ اور خوشبو کو مس نہ کرے اور زیور نہ پہنے اور قترہ۔ ایک قسم کا کپڑا نہ پہنے اور کپڑا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک نقاب پوش محمد عورت کی طرف سے گزے فرمایا احرام باندھ سفر کر اور اپنے کپڑے اپنے سر کے نیچے ڈال اگر تو نے نقاب ڈال تو تیرا رنگ متغیر نہ ہو گا کسی نے پوچھا کتنا نیچا ڈالے فرمایا اتنا کہ آنکھوں کو ڈھانپ لے۔ میں نے کہا اس کے منہ تک پہنچ جائے فرمایا ہاں اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا محمد زیور نہ پہنے، رنگین اور خوشبو دار بھی نہ ہو۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو زیور پازیب، کنکن اور گوشوائے سونے اور جاندی کے پہنے ہو اور محمد ہو اور یہ زیور وہ اپنے گھر میں بھی پہنے رہتی ہو سچ سے پہلے آیا وہ بحالت احرام آتا دوسے یا بدستور پہنے رہے فرمایا پہنے رہے لیکن خواہ سوار ہو یا پیادہ وہ لوگوں پر اس زینت کو ظاہر نہ کرے۔
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا عمامہ سائری کے متعلق جس میں ریشم کی دھاری ہوتی ہے کیا عورت احرام میں استعمال کر سکتی ہے فرمایا ہاں لیکن مکروہ ہے اگر اس کا تانا بانا تھریکا ہو۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

- کہ حج سے ابو سعید نے حقیقہ کپڑے کے متعلق پوچھا جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے کیا میں اسے پہن لوں دراصل ایک سردی ہو میں نے اسے پہننے کا حکم دیا۔ (مجمول)
- ۶۔ میں نے پوچھا مجرمہ عورت کے لئے کیسا لباس ہونا چاہیے فرمایا ہر طرح کا کپڑا پہن سکتی ہے سوائے دستاروں کے برقع کے اور خزیر کے، میں نے کہا خبر نہیں لے فرمایا ہاں چاہے اس کا تانا ریشم کا ہو، فرمایا اگر خالص ریشم نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ضم)
- ۷۔ فرمایا عورت چہرہ پر نقاب نہ ڈالے کیونکہ احرام عورت اس کے چہرے میں ہے اور مرد کا اس کے سر میں۔ (موثق)
- ۸۔ میں نے پوچھا احرام میں عورت ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے فرمایا نہیں ہاں بغیر احرام پہن سکتی ہے (موثق)
- ۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام ایک مجرمہ عورت کی طرف سے گزرے تو ہنسی سے منہ چھپائے ہوئے تھی آپ نے اس کے چہرے سے ہنسی ہٹا دیا۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا مجرمہ عورت رنگین کپڑے پہن لے۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے مگر مقدم مشہور اور قلاوہ مشہورہ (حسن)
- ۱۱۔ میں نے اس مجرمہ کے متعلق پوچھا جو پاچا میں پہنے ہوئے فرمایا ٹھیک ہے جبکہ اس کا مقدمہ ستر ہو۔ (مرسل)

﴿باب ۱۵﴾

﴿المحرم يضطر الى ما لا يجوز له لبسه﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل ملكت ثملاء ولم يقدر على نعلين، قال: له أن يلبس الخفين إذا اضطر إلى ذلك و ليشقه من ظهر القدم وإن لبس الطيلسان فلا يردّه عليه فإن اضطر إلى قباء من برد ولا يجد ثوباً غيره فليلبسه مقلوباً ولا يدخل يديه في يدي القباء.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن رفاعه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المحرم يلبس الخفين والجورين، قال: إذا اضطر إليهما.
- ۳۔ سهل، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن عبد الله بن ميمون القدّاح، عن جعفر عليه السلام أن علياً عليه السلام كان لا يرى بأساً بعقد الثوب إذا قصر ثم يصلّي [فيه] وإن كان محرماً.

- ۴۔ سہل ، عن أحمد بن محمد ، عن مثنیٰ ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا بأس بأن يحرم الرجل وعليه سلاحه إذا خاف العدو۔
- ۵۔ محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن مثنیٰ الحنطاط ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اضطر إلى ثوب وهو محرم و ليس معه إلا قباء فليئس به وليجعل أعلاه أسفله و يلبسه ؛ وفي رواية أخرى يقلب ظهره بطنه إذا لم يجد غيره .
- ۶۔ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن عبدالرحمن ، عن جرمان ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المحرم يلبس السراويل إذا لم يكن معه إزار و يلبس الخفين إذا لم يكن معه نعل .

باب

لباس میں محرم کی اضطراری حالت

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کی جوتی ٹوٹ گئی ہو اور نئی جوتی خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو فرمایا وہ موزے پہن لے جبکہ اس طرف مضطر ہو اور پشت پا کے حصہ کو بھاڑے اور اگر طیلسان دہی چادر پہنے ہو تو ازار نہ پہنے اور اگر سردی معلوم ہو اور دوسرا کپڑا نہ ہو ، طیلسان کو الٹ کر پہنے لیکن اپنا ہاتھ قبای آستینوں میں نہ ڈالے (م)
- ۲۔ میں نے پوچھا محرم موزے اور جرابیں پہن لے و سر یا بصورت اضطرار (م)
- ۳۔ حضرت علی علیہ السلام کوئی اندیشہ نہ کرتے تھے اس میں کہ جب کپڑا چھوٹا ہوتا تو اسے کمرے باندھ لیتے اگر محرم ہوتے (م)
- ۴۔ فرمایا اگر کسی کو دشمن سے خوف ہو تو وہ حالت احرام میں ہتھیار باندھ سکتا ہے (م)
- ۵۔ فرمایا جب کسی محرم کے پاس ایک ہی تبا ہو تو وہ اسے ادھیر کر نیچے کا حصہ اوپر کرے اور پہن لے۔ (حسن)
- ۶۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب دوسرا لباس ہو تو اس کو الٹا کر کے پہنے یعنی اندر والا حصہ اوپر کرے۔
- ۷۔ سر یا محرم لٹگی باندھ لے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو اور موزہ پہن لے اگر چیتا نہ ہو۔ (رس)

﴿باب﴾

﴿ما یجب فیہ الفداء من لبس الثیاب﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ؛ و أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن علی بن رثاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر علیہ السلام قال : من لبس ثوباً لا ینبغی له لبسه وهو محرم ففعل ذلك ناسیاً أو ساهیاً أو جاهلاً فلا شیء علیه ومن فعله متعمداً فعليه دم .
- ۲۔ علی بن ابراهیم ، عن آیه ، عن حماد ، عن حریر ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما علیہما السلام قال : سألت عن ضروب من الثیاب مختلفة یلبسها المحرم إذا احتاج ما علیه ؛ قال : لكل صنف منها فداء .

﴿باب﴾

فدیہ لباس

- ۱۔ اگر کوئی احرام میں ایسا لباس پہنے جو اسے نہیں پہننا چاہیے تو بھول کر یا سہ سے یا از روئے جہالت تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر قصداً ایسا کرے تو اس کو قربانی دینا لازم ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا اگر محرم حسب ضرورت مختلف قسم کا لباس پہنے فرمایا یا ہر قسم کے لئے فدیہ دینا ہوگا (حسن)

﴿باب﴾

﴿الرجل یحرم فی قمیص أو یلبسه بعد ما یحرم﴾

- ۱۔ علی بن ابراهیم ، عن آیه ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ؛ و غیر واحد ، عن أبي عبد الله علیہ السلام فی رجل أحرم و علیه قمیص ، قال : ینزعہ ولا یشقہ و إن کان لبسه بعد ما أحرم شقہ و أخرجه تمایلی رجلیہ .
- ۲۔ أبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن خالد بن محمد الأصم قال : دخل رجل المسجد الحرام وهو محرم فدخل فی الطواف و علیه قمیص و

کساء، فأقبل الناس عليه يشقون قميصه وكان صلباً فرآه أبو عبد الله عليه السلام وهم يعالجون قميصه يشقونه ، فقال له : كيف صنعت ؟ فقال : أحربت هكذا في قميصي وكسائي ، فقال : انزعه من رأسك ليس ينزع هذا من رجله إنما جهل ؛ فأتاه غير ذلك فسأله فقال : ما تقول في رجل أحرم في قميصه ؟ قال : ينزعه من رأسه .

۳۔ علمی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ عليه السلام قال : قال : إن لبست ثوباً في إحرامك لا يصلح لك لبسه قلباً وأعد غسلك وإن لبست قميصاً فشقته وأخرجته من تحت قدميك .

باب

قیص میں احرام

- ۱۔ فرمایا اس شخص کے پاس میں جو محال احرام قیص پہنے ہو نہ فرمایا اسے اتار دے اور پھاڑے نہیں اور اگر بعد احرام اسے پہنے تو اسے پھاڑ دے اور پیروں کی طرف سے نکالے۔ (حسن)
- ۲۔ ایک شخص مسجد حرام میں بحالت احرام قیص پہنے ہوئے آیا اور طواف کرنے لگا لوگوں نے اس کی قیص اور چادر کو پھاڑنا شروع کیا اور وہ سخت متحی حضرت نے اسے دیکھا اور وہ قیص کو اتار رہے تھے اور پھاڑ رہے تھے آپ نے اس سے کہا کیوں تو نے پہنی ، اس نے کہا یہی قیص پہنے کو متھی نہ فرمایا ہے اتار اپنے سر کی طرف سے پیروں کی طرف سے نہیں وہ جاہل مسئلہ تھا اسے دوسری دی گئی۔ حضرت سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں جو احرام میں قیص پہنے ہو نہ فرمایا وہ اتارے سر کی طرف سے۔ (مجبور)
- ۳۔ نہ فرمایا جب تم احرام کا لباس پہنو اور وہ پہننے کے قابل نہ ہو تو تلبیہ کرو اور غسل دوبارہ کرو اور اگر دوسری قیص نہ ہو تو اسے قدموں کے نیچے سے نکالو۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

﴿ المحرم يغطي رأسه أو وجهه متعمداً أو ناسياً ﴾

- ۱۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وسهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن

ابن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت : المحرم يؤذيه الذئب باب حين يريد النوم يغطى وجهه ؟ قال : نعم ، ولا يغمر رأسه ؛ والمرأة عند النوم لا بأس بأن تغطي وجهها كله عند النوم .

۲ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن سنان ، عن عبد الملك القمي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المحرم يتوضأ ثم يجلل وجهه بالمندبل يغمره كله ، قال : لا بأس .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم ينام على وجهه على زاملته قال : لا بأس [به]

۴ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يجد البرد في أذنيه يغطيها ؛ قال : لا .

باب

محرم کا قصد یا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا

- ۱۔ میں نے کہا اگر سوتے وقت محرم کو مکھیاں اذیت دیں تو کیا وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے ، فرمایا ہاں لیکن سر کو نہ ڈھانپے البتہ عورت سوتے وقت اگر کل چہرہ اور سر ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں . (۱۶)
- ۲۔ پوچھا میں نے اگر کوئی محرم وضو کر کے اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنا چہرہ صاف کر لے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں . (۱۷)
- ۳۔ میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے باربرداری کے اونٹ پر چہرہ رکھ کر سو جائے فرمایا کوئی حرج نہیں . (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا اگر کسی محرم کے کانوں کو سردی لگے تو وہ ڈھک سکتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں . (۱۸)

﴿باب ۱۹﴾

﴿الظلال للمحرم﴾

- ۱۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن المنشى الخطيب ، عن محمد بن الفضيل ؛ وبشر بن إسماعيل قال : قال لي محمد [بن إسماعيل] : ألا أسرك يا ابن منشى ؟

قال : قلت : بلى وقمت إليه ، قال : دخل هذا الفاسق آنفاً فجلس قبالة أبي الحسن عليه السلام ثم أقبل عليه فقال له : يا أبا الحسن ما تقول في المحرم أيستظل على المحمل ؟ فقال له : لا ، قال : فيستظل في الخبأ ؟ فقال له : نعم ، فأعاد عليه القول شبه المستهزئ ، يضحك فقال : يا أبا الحسن فما فرق بين هذا وهذا ؟ فقال : يا أبا يوسف إن الدين ليس بقياس كقياسكم أنتم تلعبون بالدين إنما صنعنا كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله وقلنا : كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يركب راحلته فلا يستظل عليها وتؤذيه الشمس فيستر جسده بعضه ببعض وربما ستر وجهه بيده وإذا نزل استظل بالخبأ وفيه البيت وفيه الجدار .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الظلال للمحرم ، فقال : اضح لمن أحرمت له قلت : إنني محروم وإن الحر يشتد علي ؟ قال : أما علمت أن الشمس تغرب بذنوب المحرمين .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن علي بن الريان ، عن قاسم الصيقل قال : ما رأيت أحداً كان أشد تشديداً في الظل من أبي جعفر عليه السلام كان يأمر بقلع القبة والحاجين إذا أحرم .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت عن المرأة يضرب عليها الظلال وهي محرمة ، قال : نعم قلت : فالرجل يضرب عليه الظلال وهو محرم ، قال : نعم إذا كانت به شقيقة ويتصدق بمد لكل يوم .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال : كتبت إلى الرضا عليه السلام : هل يجوز للمحرم أن يمشي تحت ظل المحمل ؟ فكتب : نعم ، قال : وسأله رجل عن الظلال للمحرم من أذى مطر أو شمس وأنا أصم فأمره أن يفدي شاة ويذبحها بمنى .

٦ - أحمد ، عن علي بن أحمد بن أشيم ، عن موسى بن عمر ، عن محمد بن منصور ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن الظلال للمحرم ، قال : لا يظل إلا من علة مرض .

٧ - أحمد ، عن عثمان بن عيسى الكلابي قال : قلت لأبي الحسن الأول عليه السلام : إن علي بن شهاب يشكو رأسه والبرد شديد ويريد أن يحرم ، فقال : إن كان كما زعم فليظلك وأنت فاضح لمن أحرمت له .

٨ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن إسماعيل بن عبد الخالق قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يستتر المحرم من الشمس ، فقال : لا ، إلا أن يكون شيخاً كبيراً - أرقال ذاعلة - .

٩ - أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرضا عليه السلام : المحرم يظلك على محله ويفتدي إذا كانت الشمس والمطر يضربان به ، قال : نعم ، قلت : كم الفداء ، قال : شاة .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الكاهلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالقبة على النساء والصبيان وهم محرمون .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن المعلى بن خنيس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يستتر المحرم من الشمس بثوب ولا بأس أن يستتر بعضه ببعض .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بكر بن صالح قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : أن عمتي معي وهي زميلتي والحر تشتد عليها إذا أحرمت فترى لي أن أظلل علي وعليها فكتب عليه السلام : ظلل عليها وحدها .

١٣ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت عن المحرم أيتغطى ، قال : أما من الحر والبرد فلا .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن ذكروه ، عن أبي علي بن راشد قال : سألت عن مخرم ظلل في عمرته ، قال : يجب عليه دم ، وإن خرج إلى مكة وظلل وجب عليه أيضاً دم لعمرته ودم لحجته .

١٥ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن محمد بن الفضيل قال : كنا في دهلج يحيى بن خالد بمكة وكان هناك أبو الحسن موسى عليه السلام و

أبو يوسف فقام إليه أبو يوسف وترتبع بين يديه فقال : يا أبا الحسن جعلت فداك المحرم يظلل ، قال : لا ، قال : فيستظل بالجدار والمحمل ويدخل البيت والغبا ، قال : نعم ، قال : فمتحك أبو يوسف شبه المستهزئ فقال له أبو الحسن عليه السلام : يا أبا يوسف إن الدين ليس بالقياس كقياسك وقياس أصحابك إن الله عز وجل أمر في كتابه بالطلاق وأكد فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلا عدلين وأمر في كتابه بالتزويج وأهمله بلا شهود فأثبت بشاهدين فيما أبطل الله وأبطلتم شاهدين فيما أكد الله عز وجل وأجزتم طلاق المجنون والسكران ، حج رسول الله ﷺ فأحرم ولم يظلل ودخل البيت والغبا واستظل بالمحمل والجدار فعلنا كما فعل رسول الله ﷺ ، فسكت .

باب ۸۹

محرم کے لئے سایہ

- ۱۔ حج سے محمد بن اسماعیل نے کہا اے ابن شعث کیا میں تجھے خوش کر دوں میں نے کہا ہاں بس یہ فاسق مجھے ساتھ لئے امام علیہ السلام خدمت میں آیا اور سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے ابوالحسن بتائیے کیا محرم محل میں اپنے سر پر سایہ کر سکتا ہے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا اور خیمہ میں فرمایا کر سکتا ہے اس نے پھر یہی سوال کیا اور سفرہ بن کے ساتھ کہنے لگا لے ابوالحسن پھر ان دونوں میں مشرق کیا ہوا حضرت نے فرمایا لے ابویوسف دین میں قیاس کو دخل نہیں ، تم دین کے ساتھ کھیلے ہو اور ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا حضرت سواری میں جو سایہ کرنے والی چیز ہوتی اس کے سایہ میں نہ بیٹھتے ، جب دھوپ سے اذیت ہوتی تو جسم کے ایک عضو سے دوسرے عضو کو چھپاتے مثلاً چہرہ کا ساتھ رکھ لیتے اور جب سواری سے اترتے تو خیمہ میں یا گھر میں دیوار کے سایہ میں آجاتے (م)
- ۲۔ میں نے محرم کے سایہ میں جانے کے متعلق پوچھا فرمایا ذرا واضح بیان کرو ، میں نے کہا میں گرم مزاج ہوں گرمی میرے اوپر زیادہ اثر کرتی ہے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ دھوپ جو زمین کے گناہ دور کر دیتی ہے (حسن)
- ۳۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زیادہ کسی کو گرمی برداشت کرنے والا نہیں پایا احرام کی حالت میں حکم دیتے تھے قبہ اور پردوں کے برط کر دینے کا۔ (زنجبول)
- ۴۔ میں نے پوچھا کیا عورت احرام میں زیر سایہ رہ سکتی ہے فرمایا ہاں ، میں نے کہا اور مرد فرمایا اگر اسے درد

شریقہ لاحق ہو اس صورت میں ہر روز کے لئے ایک صد تصدق کرے۔ (۴)

- ۵- میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا، آیا حُرْم کے لئے جائز ہے کہ وہ محل کے سایہ کے نیچے چلے آپ نے لکھا ہاں، ایک شخص نے پوچھا اگر حُرْم کو بارش یا دھوپ اذیت دے۔ حضرت نے فرمایا ایک بکری بطور کفارہ مٹی میں ذبح کر (۵)
- ۶- منسرایا مرض کی حالت میں سایہ میں آسکتا ہے (مجمول)
- ۷- میں نے کہا علی شہاب دروین مبتلا ہے اور سخت سردی ہے اور احرام کا ارادہ رکھتا ہے منسرایا اگر یہ صورت ہے تو وہ سایہ میں چلا جائے۔ (موثق)
- ۸- میں نے پوچھا کیا حُرْم سوچ سے پھسکے سایہ میں آجائے منسرایا نہیں، ہاں اگر زیادہ بوڑھا ہو یا بیمار ہو تو سایہ میں رہ سکتا ہے۔ (۶)
- ۹- میں نے کہا کیا حُرْم محل کے سایہ میں رہ سکتا ہے اور فندیہ ہے جبکہ دھوپ یا بارش اس کے لئے مضر ہو منسرایا ٹھیک ہے میں نے کہا فندیہ کیا ہے منسرایا ایک بکری (۶)
- ۱۰- بحالت احرام غورتیں اور بچے تحت قمرہ رکھتے ہیں۔ (حسن)
- ۱۱- منسرایا حُرْم دھوپ سے بچنے کے لئے کپڑے سے سایہ نہ کرے اور کوئی حصرچ نہیں اگر بعض اعضاء کا بعض اعضاء سے سایہ کرے۔ (موثق)
- ۱۲- میں نے لکھا مبری بھوپي بحالت احرام گڑی کی شدت سے سایہ چاہتی ہے آیا میں اپنے اور اس کے اوپر سایہ کروں منسرایا صرف اس کے ہی اوپر۔ (۴)
- ۱۳- میں نے پوچھا حُرْم اپنے کو ڈھانپ لے فرمایا گڑی اور سردی کی وجہ سے نہیں۔ (۴)
- ۱۴- میں نے کہا ایک حُرْم عمرہ کے احرام میں سایہ میں آگیا منسرایا اسے منسرایا کرنا ہوگی میں نے کہا اگر وہ مکہ سے نکل کر سایہ میں آئے۔ منسرایا ایک قربانی عمرہ کی اور ایک حج کی کرنا ہوگی۔ (مرسل)
- ۱۵- ہم یحییٰ بن خالد کے یہاں مکہ میں تھے اور وہاں امام موسیٰ کاظم اور ابو یوسف تھے۔ ابو یوسف پانچویں مار کو حضرت کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا اے ابوالحسن کیا حُرْم سایہ میں بیٹھ جائے۔ منسرایا نہیں، اس نے کہا ابو ارحم کے سایہ میں اگر آجائے اور گھر اور خیمہ میں چلا جائے اس کے لئے جائز ہے منسرایا ہاں، اس نے اذراہ تسخیر بنس کر کو کہا یہ کیا بات ہوئی۔ منسرایا اے ابو یوسف دین کی بنیاد تمہارے اور تمہارے اصحاب کے قیاس پر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ طلاق میں یتاکید دو گواہ عادل سننے والے ہوں اور تزویج میں گواہوں کی ضرورت نہیں رکھی پس تم دو گواہ لیتے ہو اس میں جس میں خدا نے گواہی کو باطل قرار دیا ہے اور نہیں ضرورت سمجھتے اس میں جہاں خدا نے تاکید کی ہے اور تم نے جمنون اور تشہ میں بے ہوش کی طلاق کو جایز قرار دیا ہے حالانکہ اب نہیں رسول اللہ نے احرام

حج ماندھا تو سایہ میں نہیں گئے لیکن جب گھر میں داخل ہوئے یا خیمہ میں گئے اور محل اور دیوار کے سایہ میں رہے پس ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا یہ سس کر وہ چپ ہو گیا۔ (رض)

﴿ باب ۹ ﴾

﴿ ان المحرم لا یرتمس فی الماء ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر ، عن آخرہ ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا یرتمس المحرم فی الماء .
- ۲۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن صفوان ، عن یعقوب بن شعیب ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا یرتمس المحرم فی الماء ولا الصائم .

باب ۹

محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے

- ۱۔ فرمایا محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (درسل)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے محرم اور روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (در)

﴿ باب ۱۰ ﴾

﴿ الطیب للمحرم ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن محمد بن اسماعیل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان ، وابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا تمس شیئاً من الطیب ولا من الدھن فی إحرامک واتق الطیب فی طعامک و أمسک علی أنفک من الرائحة الطیبة ولا تمسک عنه من الریح المتنته فإنه لا ینقی للمحرم أن یتلذذ بریح طیبة .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن آخرہ ، عن ابی عبد اللہ

عنه قال: لا يمس المحرم شيئاً من الطيب ولا الریحان ولا يبلذذ به ولا يريح طيبة فمن ابتلي بشيء من ذلك فليصدق بقدر ما صنع قدر سعته .

٣ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أكل زعفراناً متمداً أو طعاماً فيه طيب فعليه دم ، فإن كان ماسياً فلا شيء عليه ويستغفر الله عز وجل .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المحرم بمسك على أنفه من الریح الطيبة ولا يمسك على أنفه من الریح المنتنة .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام كشف بين يديه طيب لينظر إليه وهو محرم فأمسك على أنفه بنوبه من ريحه .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم مثله وقال : لا بأس بالریح الطيبة فيما بين الصفا والمروة من ریح المطارين ولا يمسك على أنفه .

٧ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن الحسن بن زياد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : الإشنان فيه الطيب اغسل به يدي وأنا محرم ؟ قال : إذا أردتم الإحرام فانظروا مزادكم فاغزلوا الذي لا تحتاجون إليه ، وقال : تصدق بشيء كفارة للإشنان الذي غسلك به يدك .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المحرم يصيب نوبه الطيب قال : لا بأس بأن يغسله بيد نفسه .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم ، عن الحسن بن هارون قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني أكلت خبيصاً حتى شبعت وأنا محرم فقال : إذا فرغت من مناسكك وأردت الخروج من مكة فابتع بدرهم تمرأ فتصدق به فيكون كفارة لذلك ولما فخل في إحرامك مما لا تعلم .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ،

عن أبيه قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما تقول في الملح فيه زعفران للمحرم ؟ قال : لا ينبغي للمحرم أن يأكل شيئاً فيه زعفران ولا شيئاً من الطيب .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبي ، عن المعلى أبي عثمان ، عن معلى بن خنيس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كره أن ينام المحرم على فراش أصفر أو على مفرقة صفراء .

١٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تمس ريحاناً وأنت محرم ولا شيئاً فيه زعفران ولا تطعم طعاماً فيه زعفران .

١٣ - صفوان ، عن أبي المغرا قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يغسل يده بالأشنان ، قال : كان أبي يغسل يده بالحرض الأبيض .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن معاوية بن عمار قال : لا بأس بأن تشم الإذخر والقيصوم والخزامى والشيخ وأشباهه وأنت محرم .

١٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عبد الله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يمس الطيب وهو نائم لا يعلم ؛ قال : يغسله وليس عليه شيء ؛ وعن المحرم يدهنه الحلال بالدهن الطيب والمحرم لا يعلم ما عليه ؛ قال يغسله أيضاً وليحذر .

١٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن علي بن مهزيار قال : سألت ابن أبي عمير ، عن التفاح والأترج والنبق وماطاب ريحه ، قال : تمسك عن شحمه وتأكله .

١٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يأكل الأترج ؛ قال : نعم ، قلت : له رائحة طيبة ، قال : الأترج طعام ليس هو من الطيب .

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْعَابِنَا ، عَنْ أَحَدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الْحَنَاءِ فَقَالَ : إِنَّ الْحَرَمَ لَيَمَسُّهُ وَيَدَاوِي بِهِ بَيْرُهُ وَمَا هُوَ بِطَيِّبٍ وَمَا بِهِ بَأْسٌ .

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي جَعَلْتُ ثَوْبِي إِحْرَامِي مَعَ أَثْوَابٍ قَدْ جَعَرَتْ فَأَجِدُ مِنْ رِيحِهَا ، قَالَ : فَانْشُرْهَا فِي الرِّيحِ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا .

باب

محرم اور خوشبو

- ۱۔ منہ یا محرم خوشبو استعمال نہ کرے اور نہ تیل اور خوشبودار کھانے سے پرہیز کرے اور خوشبو بھی مت سونگھو اور نہ بدبو دار چیز سونگھو، محرم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ خوشبو سے لذت حاصل کرے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے محرم کسی طرح کی خوشبو مس نہ کرے اور نہ یہ مکان سے لذت حاصل کرے اور نہ کسی خوشبو سے اگر مجبور ہو کسی شے کے سونگھنے پر تو تصدق کرے بہ قدر اپنی حیثیت کے۔ (مرسل)
- ۳۔ فرمایا جو قصداً زعفران کھائے یا ایسی چیز جس میں خوشبو ہو تو اس کو مس نہ بانی دینا ہوگی اور اگر بھول کر کھایا ہے تو اس پر کچھ نہیں اللہ سے معافی مانگے۔ (م)
- ۴۔ منہ یا محرم ناک سے نہ کوئی خوشبو سونگھے نہ بدبو (حسن)
- ۵۔ منہ یا محرم کو کوئی خوشبو کھولنا پڑے تو ناک کو کپڑے سے بند کرے۔ (م)
- ۶۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر صفا و مردہ کے درمیان عطاروں کی دکانوں سے خوشبو کی پٹے آئے البتہ اپنی ناک سے سونگھے نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا اگر اشتنان کھاس سے جس میں خوشبو ہو میں بحالت احرام اپنے ہاتھ دھو لوں۔ فرمایا جب تم احرام کا ارادہ کرو تو اپنے نادر راہ پر نظر ڈالو جس کی ضرورت نہ ہو اسے علیحدہ کر لو اور اگر اشتنان سے ہاتھ دھوئے ہیں تو بطور کفارہ اس میں سے دو۔ (م)

- ۸۔ فرمایا اگر کسی حُرْم کے پڑوں کہ خوشبو لگ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے دھو ڈالے۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا میں نے شکم سیرِ جنس (وہ کھانا جس میں زعفران ہو) کھا یا ہے بحالتِ احرام، فرمایا جب مناسک حج سے فارغ ہو تو ایک درہم کی گجوریں خرید کر تصدق کر دو یہی کفارہ ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔ (م)
- ۱۰۔ پوچھا کیا حُرْم جس نمک میں زعفران ملا ہو کھانے فرمایا حُرْم کو نہیں چاہئے کہ وہ زعفران ملی ہوئی شے کھائے (حسن)
- ۱۱۔ فرمایا مکر وہ ہے حُرْم کے لئے زرد فرش یا تکیہ پر سونا۔ (مختلف فیہ)
- ۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بحالتِ احرام خوشبو کو مس نہ کر د اور نہ اس کھانے کو کھاؤ جس میں زعفران ہو (م)
- ۱۳۔ فرمایا حُرْمِ اشنان سے ہاتھ نہ دھوئے میرے والدہ اشنان ابیض سے ہاتھ دھوتے تھے (یہ ایک قسم کی سفید گھاس ہے جس سے ہاتھ دھوتے ہیں)۔ (م)
- ۱۴۔ اگر مذکورہ خوشبوؤں کو سونگے تو کوئی حرج نہیں۔ (م)
- ۱۵۔ میں نے پوچھا حُرْم بہ حالتِ خواب لاعلمی میں خوشبو سونگے لے فرمایا اس کپڑے کو دھو ڈالے اس پر کوئی الزام نہیں، میں نے کہا اگر پاک خوشبو داخل لگائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا خوشبو ہے فسر مایا اسے بھی دھوئے اور پرہیز کرے۔ (مجمول)
- ۱۶۔ میں نے پوچھا سیدب، لیمو، ہیر اور ہر اس چیز کے متعلق جس کی خوشبو اچھی ہو فرمایا کھاؤ سونگھو مت (م)
- ۱۷۔ میں نے کہا اگر حُرْم فارنگی کھائے اس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے فسر مایا اس کا شمار غذا میں ہے خوشبو میں نہیں (موفق)
- ۱۸۔ میں نے ہندی کے متعلق پوچھا فسر مایا حُرْم اسے ادنت کے بدن پر ملے وہ خوشبو نہیں اور نہ اس سے کوئی خوف ہے۔ (م)
- ۱۹۔ میں نے کہا۔ میں نے احرام کے کپڑے کو دھونی دی اور اس کی خوشبونی فسر مایا اس کپڑے کو ہوا میں ہلاؤ تاکہ اس کی خوشبو زائل ہو جائے۔ (م)

﴿باب ۱۱﴾

﴿ما یکرہ من الزینۃ للمحرم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حربز، عن اُمیہ عبد اللہ
 قال: لا تنظر فی المرأة وانت محرم لانہ من الزینۃ ولا تکحل المرأة المحرمة
 بالسواد ان السواد زینۃ .

۲۔ علیؑ، عن اُمیہ، عن ابن اُمیہ عمیر، عن معاویۃ بن عمار قال: قال ابو عبد اللہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَنْظُرُ الْمُحْرَمُ فِي الْمِرْآةِ لِزِينَةٍ فَإِنْ نَظَرَ فَلْيَلْبَسْ .

۳۔ علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألتُه عن الكحلِّ للمحرم قال : أمَّا بالسَّوَادِ فَلَا وَلَكِنْ بِالصَّبْرِ وَ الْحُضْضِ .

۴۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن عمن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إِذَا اشْتَكَى الْمُحْرَمُ عَيْنَيْهِ فَلْيَكْتَحِلْ بِكَحْلٍ لَيْسَ فِيهِ مَسْكٌ وَلَا طِيبٌ .

۵۔ علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الْمُحْرَمُ لَا يَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ وَجَعٍ وَقَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ تَكْتَحِلَ وَأَنْتَ مُحْرَمٌ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ يَوْجِدُ رِيحَهُ فَأَمَّا لِلزَّيْنَةِ فَلَا .

باب ۹

کون سی زینت مکروہ ہے

- ۱۔ فرمایا محرم مرد و عورت کی طرف نظر نہ کرے کہ وہ زینت ہے اور مجرمہ عورت سیاہ سرمہ نہ لگائے کہ وہ زینت ہے (حسن)
- ۲۔ مرد مجرمہ عورت کی طرف زینت کی نظر سے نہ دیکھے اور اگر نظر پڑ جائے تو تلبیہ کرے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا مجرمہ سرمہ لگائے سیاہ سرمہ فرمایا نہیں چاہے وہ ایسے اور رنگ سے بنایا گیا ہو (حسن)
- ۴۔ فرمایا جب مجرم کی آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ ایسا سرمہ لگائے جس میں مشک اور خوشبو نہ ہو۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا مجرمہ سرمہ نہ لگائے مگر جب آنکھ میں درد ہو اور مشر مایا اگر سرمہ میں خوشبو نہ ہو تو لگائے ہاں زینت کے لئے نہیں۔ (حسن)

باب ۱۰

﴿العلاج للمحرم إذا مرض أو أصابه جرح أو خراج أو علة﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إِذَا اشْتَكَى الْمُحْرَمُ فَلْيَبْدَأْ بِمَا

يأكل وهو محرم .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن أخبره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : مر رسول الله ﷺ على كعب بن عجرة والقمل يتناثر من رأسه وهو محرم فقال له : أتؤذيك هوامك ؟ فقال : نعم فأنزلت هذه الآية « فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك » فأمره رسول الله ﷺ أن يحلق وجعل الصيام ثلاثة أيام والصدقة على ستة مساكين لكل مسكين مدّين والنسك شاة ؛ قال أبو عبد الله عليه السلام : وكل شيء من القرآن « أو » فصاحبه بالخيار يختار ما شاء وكل شيء من القرآن « فمن لم يجد كذا فعليه كذا » فالأولى الخيار .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الله بن يحيى الكاهلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله رجل ضرير البصر : وأنا حاضر فقال : أكتحل إذا أحرمت ؟ قال : لا ولم تكتحل ؛ قال : إني ضرير البصر فإذا أنا أكتحلت نفعتني وإذا لم أكتحل ضررتني ، قال : فاكتحل ، قال : فإني أجعل مع الكحل غيره ؛ قال : ماهو ؛ قال : آخذ خرتين فأربعهما فأجعل على كل عين خرقة وأعصيهما بمصاصة إلى قفائي فإذا فعلت ذلك نفعتني وإذا تركته ضررتني قال : فاصنعه .

٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن أخبره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن رجل تشققت يده ورجلاه وهو محرم أيتداوي ؛ قال : نعم ، بالسمن والزيت وقال : إذا اشتكى المحرم فليتداو بما يحل له أن يأكله وهو محرم .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يعصر الدمل ويربط على القرحة ، قال : لا بأس .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن خرج بالرجل منكم الخراج أو الدمل فليربطه وليتداو بزيت أو سمن .

٧ - أحمد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يكون به شجة أيتداويها أو يمصبها بخرقة ؛ قال : نعم وكذلك القرحة

تكون في الجسد .

۸۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيہ ، عن حماد بن عیسی ، عن عمران الحامی قال :
سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن المحرم یكون به الجرح فیتداوی بدواء فيه زعفران ، قال :
ان كان الغالب علی الدواء فلا وإن كانت الأدریة الغالبة علیه فلا بأس .

۹۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن ناجیة ، عن محمد بن علی ، عن مروان بن
مسلم ، عن سباعة ، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال : سألتہ عن المحرم یصیب أذنه الریح فیخاف
أن یمرض هل یصلح له أن یسدأ أذنیہ بالقطن ؟ قال : نعم لا بأس بذلك إذا خاف ذلك و
إلا فلا .

۱۰۔ ابو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن معاویة بن
وهب ، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام أنه قال : لا بأس بأن یعصب المحرم رأسه من الصداق .

باب

علاج محرم

۱۔ اگر محرم کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کھانے سے کیا جائے (مجهول)

۲۔ حضور مایا رسول اللہ کریم کے کعب بن عجرہ کی طوت سے درآئیں لیکہ ایک سر سے بحالت احرام جو میں گرم تھیں فرمایا یہ کیے
تم کو اذیت دے رہے ہیں انھوں نے کہا ہاں پس یہ آیت نازل ہوئی : ”تم میں سے جو مریض ہو یا اس کے سر میں
کوئی تکلیف ہو تو اس کا فدیہ تین روزے ہیں یا صدقہ یا عبادت“ حضرت نے اسے حکم دیا سر منڈوانے کا اور روزہ
رکھنے کا۔ میں نے کہا دنوں کے روزے اور صدقہ چھ مسکینوں کو ، ہر مسکین کو دو دینار نک یعنی بکری کی قربانی ابو عبد اللہ
نے فرمایا ہر شے فتر آن میں ہے اور صاحب حج کو اختیار ہے کہ جو شے صورت چاہے اختیار کرے اور ہر شے فتر آن میں
ہے جو ایسا نہ کر سکے وہ ایسا کرے اختیار اولیٰ ہے۔ (مرسل)

۳۔ ایک کمزور بیٹائی دالے نے کہا کیا بحالت احرام میں سرمہ لگاؤں ، فرمایا نہیں تو سرمہ کیوں لگاتا ہے اس نے کہا
نظر کی کمزوری کی وجہ سے ، جب میں سرمہ لگاتا ہوں تو فائدہ دیتا ہے نہیں لگاتا تو نقصان پہنچتا ہے فرمایا تو لگاؤ
اس نے کہا میں سرمہ کے ساتھ کچھ اور بھی چاہتا ہوں فتر مایا دہ کیا اس نے کہا کرے کی دو گدیاں چاہتا ہوں تاکہ ان کی

- چار تہیں کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لوں اور باندھ لوں ورنہ مجھے تکلیف ہوگی فرمایا ایسا کر لو۔ (حسن)
- ۴۔ ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پاؤں پٹے رہے ہوں اور وہ احرام میں ہو آیا وہ علاج کرے فرمایا ہاں گئی اور تیل سے اور فرمایا جب مجرم کو کوئی شکایت ہو تو غذا سے جو حلال ہو اس کا علاج کرے۔ (حسن)
- ۵۔ اگر کسی مجرم کے دل پتہ ہو اور زخم پر پٹی بندھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۶۔ اگر کسی کے زخم یا دمل سے مواد خارج ہو اور وہ پٹی باندھے تو تیل کا استعمال کر سکتا ہے۔ (حسن)
- ۷۔ مقصود وہ ہے جو اوپر گزرا۔ (حسن)
- ۸۔ اگر زخم ہو اور دوا میں زعفران ہو تو اگر دواؤں پر زعفران غالب ہو تو استعمال نہ کریں اور اگر نہ ہو تو کریں۔ (حسن)
- ۹۔ اگر کسی مجرم کے کانوں کو ہوا تکلیف دیتی ہو اور کانوں میں روئی رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

﴿بَابُ ۱۰﴾

بَابُ (المحرم یحتجم أو یقص ظفرًا أو شیئاً منه)

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم یحتجم ؛ قال : لا إلا أن لا یجد بداً فلیحتجم ولا یخلق مکان المحاجم .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن مثنی بن عبد السلام ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا یحتجم المحرم إلا أن یخاف علی نفسه أن لا یستطیع الصلاة .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم تطول أظفاره أو ینکسر بعضها فیؤذیه ذلك قال : لا یقص منها شیئاً إن استطاع فإن كانت تؤذیه فلیقصها و لیطعم مکان کل ظفر قبضة من طعام .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن عثمان أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام فی محرم قلم ظفرًا قال : یتصدق بکف من طعام ، قال : ظفرین ؛ قال :

كفتين ، قلت : ثلاثة ؛ قال : ثلاثة أكف ، قلت : أربعة ؛ قال : أربعة أكف ، قلت : خمسة ؛ قال : عليه دم بهريقه فإن قص عشرة أو أكثر من ذلك فليس عليه إلا دم بهريقه .

٥ - حميد بن زياد ، عن حسن بن محمد بن سماعة ، عن علي بن الحسن بن رباط ، عن هاشم بن المنثري ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إبط قلم المحرم أظفار يديه ورجليه في مكان واحد فعليه دم واحد وإن كانتا متفرقتين فعليه دمان .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل نسي أن يقلم أظفاره عند إحرامه قال : يدعها ، قلت : فإن رجلاً من أصحابنا أفتاه بأن يقلم أظفاره و يعيد إحرامه ففعل ، قال : عليه دم بهريقه .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يأخذ المحرم من شعر الحلال .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من حلق رأسه أو نتف إبطه ناسياً أو سهياً أو جاهلاً فلا شيء عليه ومن فعله متعمداً فعليه دم .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن نتف المحرم من شعر لحيته وغيرها شيئاً فعليه أن يطعم مسكيناً في يده .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الفضل بن صالح ، عن ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتناول لحيته وهو محرم فبعث بها فينتف منها الطاقات يبين في يده خطأ أو عمدأ قال : لا يضره .

١١ - أحمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا وضع أحدكم يده على رأسه أو لحيته وهو محرم فستط شيء من الشعر فليصدق بكفتين من كمك أو سويق .

۹۲۲

محرم کا حجامت کرانا ناخن کٹوانا اور بال ترشوانا

- ۱- میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو کچھ لگوائے فرمایا نہیں مگر جب مجبور ہو اور کچھ لگنے کی جگہ بال نہ مونڈے (حسن)
- ۲- فرمایا محرم کچھ نہ لگوائے جب تک یہ خوف نہ ہو کہ وہ نماز نہ پڑھ سکے گا۔ (حسن)
- ۳- میں نے اس محرم کے متعلق پوچھا جس کے ناخن بڑھ گئے ہوں یا کوئی حصہ ناخن کا ٹوٹ گیا ہو اور تکلیف دیتا ہو فرمایا جہاں تک ممکن ہو نہ کاٹے اگر تکلیف نریا ہو تو کاٹ لے اور ہر ناخن کے بدلے ایک مٹھی اناج لے۔ (حسن)
- ۴- فرمایا محرم اگر ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے میں ایک ایک مٹھی اناج تصدق کرے اور اگر چار سے زیادہ کاٹے یعنی پانچ تو ایک تیرہ بانی لے اور دس سے زیادہ کاٹے تو بھی ایک قربانی لے (مرسل)
- ۵- اگر محرم ایک ہی جگہ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے تو اس پر ایک قربانی اور اگر دو جگہ کاٹے تو دو قربانیاں (موثق)
- ۶- میں نے پوچھا ایک شخص وقت احرام ناخن قلم کرانا کہوں کیا؟ فرمایا اسے چھوڑو، میں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے فتویٰ دیا کہ وہ ناخن ترشولے اور احرام کا اعادہ کرے اس نے ایسا ہی کیا۔ فرمایا اس پر قربانی ہے (موثق)
- ۷- فرمایا محرم کو حلال شعر نہ بڑھنے چاہئیں (موثق)
- ۸- فرمایا اگر سر کے بال منڈائے یا بغل کے بال توپے نسیان سے یا سہو سے یا جہالت سے تب تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عمداً ایسا کرے گا تو ایک قربانی کرنا ہوگی۔ (م)
- ۹- فرمایا اگر کوئی اپنی دائرہ کے بال بھات احرام توپے یا اور جگہ سے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دے جو اس کے پاس ہو۔ (حسن)
- ۱۰- میں نے کہا ابک محرم اپنی دائرہ سے کھیلتا ہے اور ایک ایک کر کے بال توچتا ہے خطاماً یا عمداً؟ فرمایا کوئی صورت نہیں۔ (م)
- ۱۱- اگر کوئی سر کے بال یا دائرہ ہاتھ میں لے اور اس سے کوئی بال گر جائے تو دو روئیاں یا ستو صدقہ لے (م)

﴿ باب ۹ ﴾

﴿ (المحرم یلقی الدواب عن نفسه) ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن فضالة بن ایوب ، عن أبان ، عن أبي الجارود قال : سأل رجل أبا جعفر علیه السلام عن رجل قتل قملة وهو محرم قال : بش ماصنع ، قال : فما فداؤها ، قال : لا فداء لها .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله علیه السلام : ما تقول في محرم قتل قملة ، قال : لا شيء ، عليه في القمل ولا ينبغي أن يتعمد قتلها .

۳۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أحمد بن عائد ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قال أبو عبد الله علیه السلام : لا يرمي المحرم القملة من نوبه ولا من جسده متعمداً فإن فعل شيئاً من ذلك فليطعم مكانها طعاماً ، قلت : كم ، قال : كفاً واحداً .

۴۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن اُبی نجران ، عن عبد الله بن سنان قال : قلت لأبي عبد الله علیه السلام : أرأیت إن وجدت علي قراداً أو حلماً اطر حهما ، قال : نعم ، وصغار لهما إنهما رقیا فی غیر مراقهما .

باب

جوں مارنا

- ۱۔ اگر ہمارے کوئی جوں مارے تو اس نے بڑا کیا اس پر فدیہ نہیں ہے۔ (۲)
- ۲۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے جوں مار دی۔ فرمایا اس پر کفارہ تو نہیں لیکن عدا سے ایسا نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ چھوٹی
- ۳۔ حرم کو نہیں چاہیے کہ اپنے کپڑے یا جسم سے جوں نکال کر پھینکے اور قصداً ایسا کرے گا تو ایک مٹی اندھ سے دینا ہوگا (۲)
- ۴۔ میں نے پوچھا اگر میں اونٹ کے بدن پر چڑھی یا دوسرا جانور کا کیرا دیکھوں تو اسے نوچ کر پھینک دوں۔ فرمایا ہاں لیکن چھوٹے کیرے چھوڑ دیئے جائیں۔ (۲)

باب ٥

﴿ما يجوز للمحرم قتله وما يجب عليه فيه الكفارة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن أخيره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كل ما خاف المحرم على نفسه من السباع والحيات وغيرها فليقتله فإن لم يردك فلا ترده .

٢ - علي ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أحرمت فاتق قتل الدواب كلها إلا الأفعى والعقرب والفأرة فإنها توهى السقاء وتحرق على أهل البيت وأما العقرب فإن نبي الله صلى الله عليه وآله مديده إلى الحجر فليستبه عقرب قتال : «لبيك الله لا برأتدعين ولا فاجراً» والعينة إذا أردت فقتلها فإن لم تردك فلا تردها والكلب العقور والسبع إذا أرادك [فاقتلها] فإن لم يردك فلا تردها والأسود الغدر فاقتله على كل حال وادم الغراب رحياً والحدأة على ظهر بعيرك .

٣ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يقتل في الحرم والإحرام الأفعى والأسود الغدر وكل حية سوء والعقرب والفأرة وهي الفوسقة ويرجم الغراب والحدأة رجماً فإن عرض لك لصوم امتنعت منهم .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يقتل المحرم الزنبر والنسر والأسود الغدر والذئب وما خاف أن يعدوا عليه ، وقال : الكلب العقور هو الذئب .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن محرم قتل زنبراً قال : إن كان خطأ فليس عليه شيء ، قلت : لا ، بل متمسداً ، قال : يطعم شيئاً من طعام ، قلت : إنّه أرادني ، قال كل شيء أرادك فاقتله .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مشي بن عبد السلام ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام قال : سألت عن المحرم يقتل البقرة والبرغوث إذا أراداه ، قال : نعم .

۷۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اليربوع و القنفذ و الضب إذا أماته المحرم فيه جدي و الجدي خير منه و إنما قلت هذا كي ينكل عن صيد غيرها .

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن القراد ليس من البعير و الحلمة من البعير بمنزلة القملة من جسدك فلا تلقها و التي القراد .

۹۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يقرّد البعير قال : نعم ولا ينزع الحلمة .

۱۰۔ أحمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الرحمن بن العزمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه ، عن علي عليه السلام قال : يقتل المحرم كل ما خشيه على نفسه .

۱۱۔ أحمد ، عن ابن فضال ، عن بعض أصحابنا ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بقتل البرغوث و القملة و البقّة في الحرم .

۱۲۔ أحمد بن محمد ، عن أحمد القلانسي ، عن أحمد بن الوليد ، عن أبيان ، عن أبي الجارود قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : حككت رأسي وأنا محرم فوقت قملة ، قال : لا بأس ، قلت : أي شيء تجعل علي فيها ؟ قال : و ما أجعل عليك في قملة ليس عليك فيها شيء .

باب ۹۹

محرم کے لئے کس کا قتل جایز ہے

۱۔ فرمایا اگر کسی درندے یا سانپ کا خوف ہو تو محرم اسے قتل کرے پس اگر وہ تہیں ستانے کا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اسے قتل کا ارادہ نہ کرو (مسئل)

۲۔ فرمایا ، محلات احرام حشرات الارض میں سے کسی کو نہ مارو سوائے سانپ ، کچھو اور چوہے کے ، کیونکہ جو پا پانی خراب کرتا ہے اور

گھروں کو کھو دلتے۔ رہا بچو تو حضرت رسول خدا نے ایک پتھر اٹھانے کو کہا پتھر بڑھایا تو پکھوٹے کاٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے اوپر خدا کی لعن ہو تجھے نہ نیک دوست رکھے گا نہ بد۔ رہا سانپ اگر وہ تمہاری طرت کاٹنے کو بڑھے تو مار ڈالو ورنہ نہیں اور کٹ کھٹے کتے کو مارو اور درندہ جب تمہیں ستلنے کو آئے در نہ مت مارو اور کالے ناگ کو مار ڈالو ہر حالت میں اور کوئے کو تیر مارو جبکہ وہ تمہاری پس پشت بول رہا ہو۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حرم میں ہو یا احرام کی حالت میں سانپ کو مار ڈالاجائے اور نہ ہریے کالے ناگوں کو اور ملک سانپ کو اور بکھو کو اور جو ہے کو کہ وہ تکلیف دہ ہے اور کسکری مارو کوئے کو اور تو چنے والے کوئے کو اور اگر چور تھامے پیچھے ہوں گے تو ان کے لئے برک جائیں گے۔

۴۔ فرمایا قتل کرو پھر مارا گدھ (اور نہ ہریے کالے ناگ کو اور بھیڑیے کو اور جس سے حملہ کا خطرہ ہو اور کٹ کھنا کتا جو مثل بھیڑیے کے ہو۔) (بخاری)

۵۔ میں نے پوچھا اس مجرم کے متعلق جس نے پھر مار ڈالی ہو، فرمایا اگر کھانا نہیں ماری تو کوئی حرج نہیں میں نے کہا اگر قتل ہو فرمایا تو تھوڑا سا کھانا لے۔ میں نے کہا اگر وہ میرے کانٹے کا ارادہ کرے فرمایا تو مار ڈالو۔ (حسن)

۶۔ اگر مجرم پھر یا پسو مارے تو حرج نہیں۔ (م)

۷۔ فرمایا ہر بولہ سپی اور گدھ کو اگر کھانا مار ڈالے تو ایک بھیڑیے اور یہ اس لئے کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور کا شکار نہ کرے۔ (م)

۸۔ فرمایا چوری اونٹ کے اجزاء میں نہیں اور حملہ (ایک قسم کی جوں) اور حملہ (چمڑے کا کیرا) بمنزلہ بھری جگہ ہے تمہارے جسم میں

اسے مت فوجو البتہ چوری کو علیحدہ کر دو۔ (م)

۹۔ چوری کو فوج دے اور حملہ کو چھوڑ دے (م)

۱۰۔ ہر چیز کو مار دے جس سے خطرہ ہو (م)

۱۱۔ کوئی مضائقہ نہیں اگر حرم میں پسو، جوں یا پھر کو مار دے (مرسل)

۱۲۔ اگر سر کھانے میں جوں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

باب ۹

﴿المحرم یذبح ویحتش لداہنہ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد بن عیسیٰ، عن جریر عن ابی عبد اللہ ؑ قال: المحرم یذبح البقر والاہل والغنم کلما لم یصف من الطیر

وما اُحِلَّ للحلال أن يذبحه في الحرم وهو محرم في الحل والحرم .

۲۔ عہد بن یحییٰ ، عن عہد بن الحسین ، عن موسیٰ بن سعدان ، عن عبد اللہ بن القاسم ، عن عبد اللہ بن سنان قال : قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام : المحرم ينحر بعيره أو يذبح شاته ؛ قال : نعم ، قلت له : يحترق لدابته وبعيره ؛ قال : نعم ، ويقطع ماشاء من الشجر حتى يدخل الحرم فإذا دخل الحرم فلا .

باہج

محرم کا ذبح کرنا

- ۱۔ فرمایا محرم ذبح کرے گاٹے اونٹ اور بکری اور ہر وہ پرندہ جو ہوا میں اڑتا نہیں جیسے مرغی، اور جن کا ذبح کرنا حلال ہے مقام حل میں ہو یا حرم میں۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا محرم اپنا اونٹ بخر کرے اور اپنی بکری ذبح کرے فشرمایا ہاں میں نے کہا اپنے چوپایہ اونٹ کے لئے پتے بھاڑے فرمایا ہاں اور احرام سے پہلے درخت سے جو چاہے کاٹے (م)

﴿ باہج ﴾

﴿ ادب المحرم ﴾

- ۱۔ عہد بن یحییٰ ، عن أحمد بن عہد ، عن علی بن الحکم ، عن علی بن ابی حمزہ ، عن ابی بصیر ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا حكت رأسك فحكه حكاً رفيقاً ولا تحكن بالأنظاف ولكن بأطراف الأصابع .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا اغتسل المحرم من الجنابة صب على رأسه ويمسح الشعر بأنامله بعضه من بعض .
- ۳۔ عہد بن یحییٰ ، عن أحمد بن عہد ، عن ابن فضال ، عن بعض أصحابنا ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا بأس بأن يدخل المحرم الحمام ولكن لا يتدلك .
- ۴۔ عہد بن یحییٰ ، عن عہد بن الحسین ، عن عہد بن إسماعیل ، عن حماد بن عیسیٰ

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس للمحرم أن يلبس من دعاء حتى يقضي إحرامه ، قلت : كيف يقول ؟ قال : يقول : يا سعد .

٥ - محمد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن المحرم يتخلل ؛ قال : لا بأس .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المحرم يستاك ؟ قال : نعم ، قلت : فإن أدمى يستاك ؟ قال : نعم هو من السنة ؛ وروي أيضاً لا يستدمي .

٧ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يحك المحرم رأسه ويغتسل بالماء ؟ قال : يحك رأسه مالم يتعمد قتل ذابة ولا بأس بأن يغتسل بالماء ويصب على رأسه مالم يكن ملبداً ، فإن كان ملبداً فلا يفيض على رأسه الماء إلا من الاحتلام .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يكره الإحتباء للمحرم ويكره في المسجد الحرام .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن حفص بن البختري عن أبي حلال الرازي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله ، عن رجلين اقتتلا وهما محرمان قال : سبحان الله بئس ما صنعنا ، قلت : قد فعلا فيما الذي يلزمهما ؟ قال : على كل واحد منهما دم .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن العمركي بن علي ، عن علي بن جعفر عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سأله عن المحرم يصارع هل يصلح له ؟ قال : لا يصلح له مخافة أن يصيبه جراح أو يقع بعض شعره .

١١ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن العباس بن عامر ، عن عبد الله بن جبلة ، عن عبد الله بن سعيد قال : سأل أبو عبد الله عليه السلام حمناً أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يعالج دبر الجممل قال : فقال : يلتقي عنه الدواب ولا يدميه .

۱۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسیٰ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المحرم یكون به الجرب فیؤذیه، قال: یحکمه فان سال منه الدَّم فلا بأس.

باب ۹۸

ادبِ محرم

- ۱۔ محرم کو چاہیے کہ سر کو ناخن سے نہ کھجائے بلکہ انگلیوں کے پوروں سے۔
- ۲۔ محرم جب غسل جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالے اور انگلیوں سے بالوں میں پہنچائے۔ (حسن)
- ۳۔ حمام میں نہانے کا مضائقہ نہیں لیکن دوسرا بدن ملے نہیں۔
- ۴۔ جب تک احرام پورا نہ ہو جائے تلبیہ نہ کرے۔
- ۵۔ محرم کے خلال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
- ۶۔ پوچھا محرم مسواک کرے فسر یا یاں۔ میں نے کہا دو ما یعنی ہر روز فسر یا یاں ایک روایت میں ہے کہ روز نہیں۔
- ۷۔ میں نے کہا آیا محرم سر کھائے اور پانی سے دھو ڈالے فسر یا یاں سر کو کھائے اور حوں وغیرہ مارنے کا ارادہ نہ ہو پانی سے دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں اور سر پر پانی ڈالتے ہیں بھی اگر وہ گندے ہوئے اور چپکے ہوئے نہ ہوں اگر ایسا ہو تو پانی سر پر نہ ڈالے مگر احتلام کی صورت میں۔ (رض)
- ۸۔ مکہ وہ ہے محرم کے لئے پہلے چننا خصوصاً مسجد الحرام میں۔ (حسن)
- ۹۔ اگر بجمالت احرام دو آدمی قتال کریں تو یہ بہت بڑا کام ہے ان میں سے ہر ایک کو ایک قربانی دینی ہوگی۔ (رض)
- ۱۰۔ بحالت احرام کشتی نہیں لڑنی چاہیے تاکہ کہیں زخم نہ لگ جائے یا کوئی بال نہ گر جائے۔ (رض)
- ۱۱۔ ایک محرم اونٹ کی دُبر کا علاج کرتا ہے تو وہ کیرے نکالے خون نہ نکالے۔ (رس)
- ۱۲۔ اگر کسی کے خارش ہو اور وہ کھائے اور خون نکل آئے تو مضائقہ نہیں۔ (رض)

﴿باب ۹۹﴾

﴿المحرم یموت﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن ابن

ابی حمزہ ، عن ابی الحسن علیہ السلام فی المحرم یموت ، قال : یغتسل ویکفن ویغطی وجهہ ولا یحنط ولا یمس شیئاً من الطیب .

۳۲۔ محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن یونس بن یعقوب ، عن ابی مریم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : توفی عبد الرحمن بن الحسن بن علی بالابواء وهو محرم ومعه الحسن والحسين وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ وعبد اللہ ابنا العباس فکفونہ وخمروا وجهہ ورأسہ ولم یحنطوه ، وقال : هكذا فی کتاب علی علیہ السلام .

۳۳۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد اللہ بن ہلال ، عن عبد اللہ ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : سألتہ عن المرأة المحرمة تموت وهي طامث ، قال : لا تمس الطیب وإن کن معها نسوة حلال

باب ۹۹

محرم کی موت

- ۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مجرم کی موت کے بارے میں کہ اسے غسل وکفن دیا جائے اور اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے نہ تو حنوط کیا جائے اور نہ کسی خوشبو کا استعمال ہو (۱)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد الرحمن بن الحسن بن علی الابوار میں وفات پائی بحالت احرام ان کے ساتھ تھے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور عبد اللہ جعفرؑ اور عبد اللہ و عبید اللہ پسران عباسؑ پس انھوں نے ان کو کفنایا اور ان کے چہرے اور سر کو ڈھانپ دیا اور حنوط نہ کیا اور حضرت نے فرمایا کتاب علیؑ میں ایسا ہی ہے۔ (موتی)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک مجرمہ عورت بحالت حیض مر جاتی ہے فرمایا خوشبو اس سے مس نہ کرو اگرچہ اس کے ساتھ محض عورتیں ہوں۔ (مجمول)

بیانات

﴿المحصور والمصدود وما عليهما من الكفارة﴾

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن داود بن

سرحان ، عن عبد الله بن فرقد ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله حين صد بالحدبية قصر وأحل ونحر ثم انصرف منها ولم يجب عليه الحلق حتى يقضي المناسك فأما المحصور فإِنما يكون عليه التقصير .

٢ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن معمر انكسرت ساقه أي شيء يكون حاله وأي شيء عليه ؟ قال : هو حلال من كل شيء ، قلت : من النساء والنياب والطيب ؟ فقال : نعم من جميع ما يحرم على المهرم ؛ وقال : أما بلغك قول أبي عبد الله عليه السلام : حلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي ، قلت : أصلحك الله ما تقول في الحج ؟ قال : لا بد أن يحج من قابل ، قلت : أخبرني عن المحصور والمصدودهما سواء ؟ فقال : لا ، قلت : فأخبرني عن النبي صلى الله عليه وآله حين صدّه المشركون قضى عمرته ؟ قال : لا ولكنه ائتمر بعد ذلك .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن سماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : المحصور غير المصدود المحصور المريض والمصدود الذي يصدّه المشركون كما ردّوا رسول الله صلى الله عليه وآله وأصحابه ليس من مرض والمصدود تحلّ له النساء والمحصور لا تحلّ له النساء ؛ قال : وسألته عن رجل أحصر فبعث بالهدي قال : يواعد أصحابه مِمّا إذا كان في الحج فمحلّ الهدي يوم النحر فإذا كان يوم النحر فليقصّ من رأسه ولا يجب عليه الحلق حتى يقضي المناسك وإن كان في عمرة فليُنظر مقدار دخوله أصحابه مكة والساعة التي بعدهم فيها فإذا كان تلك الساعة قصر وأحلّ وإن كان مرض في الطريق بعد ما أحرم فأراد الرجوع رجع إلى أهله ونحر بدنة أو أقام مكانه حتى يبرأ إذا كان في عمرة وإذا برء فعليه العمرة واجبة وإن كان عليه الحج رجع أو أقام ففاته الحج فإن عليه الحج من قابل ؛ فإن الحسين بن علي صلوات الله عليهما خرج معتمراً فمرض في الطريق فبلغ علياً عليه السلام ذلك وهو في المدينة فخرج في طلبه فأدركه بالسقيا وهو مريض بها ، فقال : يا بني ما تشكّي ؟ فقال : أشكّي رأسي

فدعا عليؑ ببدنة فنحرها وحلق رأسه وردّه إلى المدينة فلما بره من وجهه اعتمر قلت ، أ رأيت حين بره من وجهه قبل أن يخرج إلى العمرة حلت له النساء قال : لا تحل له النساء حتى يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ، قلت : فما بال رسول الله ﷺ حين رجع من الحديبية حلت له النساء ولم يطف بالبيت قال : ليسا سواه كان النبي ﷺ مصدوداً والحسين عليهما السلام محصوراً .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ و سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أحصر الرجل بعث بهديه فإذا أفان ووجد من نفسه خفة فليمنه إن ظن أنه يدرك الناس فإن قدم مكة قبل أن ينحر الهدي فليقم على إحرامه حتى يفرغ من جميع المناسك [لا ينحر هديه ولا شيء عليه وإن قدم مكة وقد نحر هديه فإن عليه الحج من قابل أو العمرة قلت : فإن مات وهو محرم قبل أن ينتهي إلى مكة ؛ قال : يحج عنه إن كانت حجة الإسلام ويعتمر إن شاء هو شيء عليه .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في المحصور ولم يسق الهدي قال : ينسك ويرجع فإن لم يجد ثمن هدي صام .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن مثنى ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أحصر الرجل فبعث بهديه فإذا رأسه قبل أن ينحر هديه فإنه يذبح شاة في المكان الذي أحصر فيه أو يصوم أو يتصدق بالصوم ثلاثة أيام و الصدقة على ستة مساكين نصف صاع لكل مسكين .

٧ - سهل ، عن ابن أبي نصر ، عن رفاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يشترط وهو يتوي المتعة فيحصر هل يجزئه أن لا يحج من قابل ؛ قال : يحج من قابل والحاج مثل ذلك إذا أحصر ، قلت : رجل ساق الهدي ثم أحصر ؛ قال : يبعث بهديه ، قلت : هل يستمتع من قابل ؛ فقال : لا ولكن يدخل في مثل ماخرج منه .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال :

سألتهم عن رجل عرض له سلطان فأخذه ظالماً له يوم عرفه قبل أن يعرف فبعث به إلى مكة فحبسه فلما كان يوم النحر خلّى سبيله كيف يصنع؟ قال: يلحق فيقف به جمع ثم ينصرف إلى منى فيرمي ويذبح ويحلق ولا شيء عليه، قلت: فإن خلّى عنه يوم النحر كيف يصنع؟ قال: هذا مصدود عن الحج إن كان دخل مكة متمتعاً بالعمرة إلى الحج فليطف بالبيت أسبوعاً ثم يسعى أسبوعاً ويحلق رأسه ويذبح شاة فإن كان مفرداً للحج فليس عليه ذبح ولا شيء عليه.

۹۔ حید بن زیاد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن أحمد بن الحسن المينمي عن أبان، عن زرارة، عن أبي جعفر (علیہ السلام) قال: المصدود يذبح حيث صد ويرجع صاحبه فيأتي النساء والمحصور يبعث بهديه ويعدّهم يوماً فإذا بلغ الهدي أحلّ هذا في مكانه، قلت له: أرايت إن ردّوا عليه دراهمه ولم يذبحوا عنه وقد أحلّ فأتى النساء؟ قال: فليقد وليس عليه شيء وليمسك الآن عن النساء إذا بعث.

بَابُ

مُحْصَرٌ وَمُصَدَّوٌّ وَأَنْ كَاكْفَارُهُ

اصطلاح فقہاء میں محصر اور مصدو درود لفظ ہیں پھر کے معنی میں مرض کی وجہ سے افعال حج کو تمام نہ کرنا اور حد کے معنی ہیں دشمن کی وجہ سے رکنا۔

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حدیبیہ کے موقع پر قصر کیا اور محل ہو گئے اور نحر کرنے کے بعد پلٹ آئے اور جب مناسک ادا نہ ہو جائیں سر منڈوانہ ہم پر واجب نہیں اور محصور کے اوپر عورت ہال گنا ہے۔ (م)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک حرم کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو وہ کیا کرے اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا وہ محل ہے ہر شے سے، میں نے کہا عورتوں، خوشبو اور کپڑے سب کا استعمال کرے فرمایا ہاں جو چیزیں حرم پر حرام ہیں وہ سب حلال ہو جائیں گی؟ فرمایا کیا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا یا اللہ محکم قضاء قدر جس طرح کے (کچھ چیزوں سے) باز رکھا ہے اسی طرح ان کو حلال کر دے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے حج کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا اسے اگلے سال حج کرنا چاہیے میں نے کہا آنحضرت نے کیا کیا جب مشرکوں نے آپ کو روکا تھا کیا آپ نے عمرہ ادا کیا مگر مایا نہیں بلکہ اس کے بعد عمرہ بجا لائے۔ (م)

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے محصور غیر مصدود ہے اور محصور مریض ہوتا ہے اور مصدود وہ ہے جس کو لشکرین نے حج سے روکا ہو جیسے کہ رسول اللہ کو زوکا تھا اس کا تعلق مرض سے نہ تھا اور مصدود پر حلال ہیں عورتیں لیکن محصور پر حلال نہیں، میں نے پوچھا ایک شخص محصور ہے وہ ہدی کے ساتھ بھیجی گئی فرمایا اس کے اصحاب کسی مسجد کا وعدہ کر لیں اگر وہ شخص حج میں ہے تو ہدی کا وقت یوم نحر ہے تو اس کو اپنے سر کے بال کٹوانے چاہیں، سر منڈانا واجب نہیں ہوتا جب تک مناسک حج پورے نہ ہوں اور اگر عمرہ میں ہے تو اسے دیکھنا چاہیئے اپنے اصحاب کے مکہ میں داخل ہونے کے وقت کو اور اس گھڑی میں ہیں انھوں نے وہاں پہنچنے کا وعدہ کیا ہے جب وقت آئے تو قصر کر کے محل ہو جاؤ اور اگر راستہ میں کچھ احرام باندھا تھا کہ بیمار ہو گیا تو اسے چاہیئے کہ اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے اور قربانی نحر کرے اور اچھے ہونے تک اپنی جگہ پر رہے اگر عمرہ میں ہو تو اچھا ہوتے ہی عمرہ واجبہ بجالائے اور اگر حج کا ارادہ تھا تو لوٹ آئے اور پھر جمعہ حج فوت ہوا ہے وہ اگلے سال بجالائے۔

حسین بن علی علیہ السلام عمرہ کرنے نکلے راستہ میں بیمار ہو گئے حضرت علی کو خبر ملی آپ مدینہ میں تھے آپ ان کی تلاش میں نکلے مقام مقیام پہنچا جہاں بیمار ہوئے تھے علیؑ نے پوچھا اسے فرزند کیا شکایت ہے انھوں نے کہا دروسر ہے پس حضرت علیؑ نے قربانی منگائی اور اسے نحر کیا اور امام حسینؑ کا سر منڈ دایا اور ان کو مدینہ لے آئے جب اچھے ہو گئے تو عمرہ بجالائے عورتیں ان پر حلال ہوتیں تندرست ہو گئے تھے تو عمرہ کے لئے جانے سے پہلے عورتیں ان کے لئے حلال ہو گئی تھیں فرمایا جب تک طواف بیت اور سعی خانہ کعبہ سے فارغ نہ ہوئے عورتیں ان پر حلال نہ ہوتیں میں نے کہا رسول اللہ کے لئے کیا صورت تھی جب حدیبیہ سے لوٹے۔ فرمایا یہ دونوں صورتیں برابر نہیں، رسول اللہ مصدود تھے اور حسینؑ محصور تھے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب کوئی بیمار ہو جائے تو اپنی ہدی بھیج دے جب افاقہ ہو جائے اور وہ ہلکا بن محسوس کرے تو چلا جائے اگر یہ خیال ہو کہ وہ ساتھیوں کو پالے گا اگر مکہ میں ہدی کے نحر ہونے سے پہلے پہنچ جائے تو اپنے احرام پر قائم رہے یہاں تک کہ تمام مناسک سے فارغ ہو اور پھر اپنی قربانی نحر کرے اس کے سوا اور کچھ اس پر نہیں اور اگر مکہ میں اس وقت پہنچے جبکہ قربانی ہو چکی ہو تو اس پر حج کر لے اگلے سال یا عمرہ کرنا، میں نے کہا کہ اگر وہ حالت احرام مکہ پہنچنے سے پہلے مر جائے۔ فرمایا اگر حج یا عمرہ اس پر ہو تو اس کی طرف سے کرایا جائے۔

۵۔ مسئلہ مایا اگر مرض لاحق ہو جائے اور ہدی کو نہیں بھیجا ہے تو مناسک ادا کر کے لوٹ آئے اگر قربانی کے لئے روپیہ پاس نہ ہو تو روزہ رکھ لے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی زمانہ حج میں بیمار ہو جائے اور وہ اپنی قربانی بھیج دے تو اگر قربانی کو نحر کرنے سے

- پہلے اس کے سر میں تکلیف ہو تو جن ارکان حج میں وہ بیمار ہوا ہے ایک بکری ذبح کرے یا صدقہ دے، روز تین دن رکے اور صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے ہر مسکین کو ایک صاع (دسوا تین سیرا) (دو من) فرمایا حضرت نے جب میں پوچھا ایک شخص حج تمتع کی نیت کرتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے تو کافی ہو گا کہ وہ حج نہ کرے مگر اگلے سال فرمایا اگلے سال حج کرے اور ہرج کرنے والے کے لئے ایسا ہی ہے اگر بیمار ہو جائے۔ میں نے کہا ایک شخص قربانی بھیجے اور پھر بیمار ہو جائے، فرمایا قربانی بھیج دے۔ میں نے کہا تو حج تمتع اگلے سال کرے۔ (رم)
- ۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے بادشاہ بھیجے معارضہ ہو ایک ظالم کو روز عرفہ قبل عرفات میں جانے کے حکم بھیج دے اور وہاں قید کر دے اور یوم نحر سے آگے تو وہ کیا کرے فرمایا وہ حج سے روکا گیا ہے اگر مکہ میں آجئے تو حج تمتع بجا لائے، سات تربہ خانہ کعبہ کا طواف کرے، سات بار سعی کرے اور سر منڈ دے اور ایک بکری ذبح کرے اور اگر حج مفرد ہو تو ذبح کی عزورت نہیں اور اس پر اور کچھ نہیں، فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے صدقہ و ذبح کرے گا جس طرح وہ روکا گیا ہے اور جب اس کا ساتھی لوٹ آئے گا تو عورتوں کے پاس آئے جانا جائز ہو گا اور عورتوں کو بھی دے اور کسی دن کا وعدہ کرے پس اگر مسترانی اپنی جگہ پہنچی تو یہ اپنی جگہ محل ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر لوگ اس کے پیسے واپس کر دیں اور اس کی طرف سے ذبح نہ کریں تو وہ محل ہو جائے گا اور عورتوں کے پاس جائے گا فرمایا وہ اعادہ کرے اور اس کے لئے کوئی اور رکاوٹ نہیں سوائے عورتوں کے پاس جانے کے جب وہ کسی کو قربانی کے لئے بھیجے۔ (دو من)

﴿باب ۱۱﴾

﴿المحرم يتزوج او يزوج ويطلق ويشترى الجواری﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَحْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَشْهَدُ النِّكَاحَ وَإِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

۲۔ أَحْمَدُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِكَاحَهُ.

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ عَمَدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ الْمَحْرَمُ إِذَا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَتَعَاوَدَانِ أَبَدًا.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن صفوان، عن معاویہ بن عمار قال: المحرم لا یتزوج فان فعل فنکاحه باطل۔

۵۔ عدۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ و سهل بن زیاد، عن ابن محبوب، عن سماعة بن مهران، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: لا ینبغي للرجل الحلال أن یتزوج محرماً وهو یعلم أنه لا یحل له، قلت: فان فعل فدخل بها المحرم؟ قال: إن كانا عالمین فان علی کل واحد منهما بدنة و علی المرأة إن كانت محرمة بدنة و إن لم تكن محرمة فلا شیء علیها إلا أن تكون قد علمت أن الذی تزوجها محرم فان كانت علمت ثم تزوجته فعلیها بدنة۔

۶۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حمید، عن اُبی بصیر قال: سمعت اُبا عبد اللہ علیہ السلام یقول: المحرم یطلق ولا یتزوج۔

۷۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن حماد بن عثمان، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال:

سألته عن المحرم یطلق؟ قال: نعم۔

۸۔ أحمد بن محمد، عن البرقی، عن سعد بن سعد، عن اُبی الحسن الرضا علیہ السلام قال:

سألته عن المحرم یشتري الجواذی و یشیع؟ قال: نعم۔

بازنہ

مرد محرم کا تزویج کرنا اور طلاق دینا

۱۔ انصارِ باحضرۃ الی عبد اللہ علیہ السلام نے احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے نہ وہ

خطبہ کرتا ہے اور نہ نکاح کا گواہ بنتا ہے اگر وہ نکاح کرے تو باطل ہو جاتا ہے۔ (درسل)

۲۔ فرمایا حضرت نے انصار میں سے ایک شخص نے بحالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ نے اسے باطل قرار دیا۔

۳۔ فرمایا اگر بحالت احرام تزدیک کرے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرانی جائے گی اور وہ کبھی نکاح

نہ کر سکیں گے۔ (مجموع)

- ۴۔ محرم نہ تزویج کرے گا نہ اس کی تزویج کی جائے گی اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے (حسن)
- ۵۔ منہ مایا نہیں لائق ہے مرد کے لئے کہ وہ بحالت احرام شادی کرے درآنحالیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال نہیں، میں نے کہا اگر کرے اور محرم دخول میں کرے۔ فرمایا اگر میان دونوں کو علم تھا تو ہر ایک پر ستر بانی کا اونٹ ہے اور عورت پر اگر محرم ہو تو اونٹ قرانی کا ہے اور اگر محرم نہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں مگر اس صورت میں کہ جانتی ہو کہ جس سے تزویج کی ہے وہ محرم ہے اگر جان کر تزویج کی تو اس صورت میں اس پر ستر بانی کا (اونٹ ہو گا۔ (موقوف)
- ۶۔ فرمایا محرم طلاق دے سکتا ہے نکاح نہیں کر سکتا (موقوف)
- ۷۔ میں نے پوچھا محرم طلاق دے سکتا ہے فرمایا ہاں (م)
- ۸۔ میں نے پوچھا محرم کنیز خرید فروخت کر سکتا ہے فرمایا ہاں (م)

﴿باب ۱۳﴾

﴿المحرم یواقع امرأته قبل ان یقضی مناسکھ او محل یقع علی محرمة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حریر، عن ذرارة قال: سألت عن معرم غشی امرأته وهي محرمة، قال: جاهلین أو عالمین؟ قلت: أجهلین فی الوجهین جمیعاً، قال: إن كانا جاهلین استغفرا ربهما ومضیا علی حجتهما و لیس علیهما شیء. وإن كانا عالمین فرّق بینهما من المكان الذی أحدنا فیہ و علیهما بدنة و علیهما الحج من قابل فإذا بلغا المكان الذی أحدنا فیہ فرّق بینهما حتی یقضیا نسکهما و یرجعا إلی المكان الذی أصابا فیہ ما أصابا، قلت: فأی الحجّین لهما؟ قال الأولى التي أحدنا فیہا ما أحدنا والأخری علیهما عقوبة.

۲۔ علی، عن اُبیہ، عن حماد، عن أبان بن عثمان رفعه إلی أحدھما عليهما السلام قال: معنی یفرّق بینھما أي لا یخلوان وأن یكون معهما ثالث.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن اُبی عمیر؛ و صفوان، عن معاویة بن عمار، عن اُبی عبد اللہ عليه السلام فی

المحرم يقع على أهله قال : إن كان أفضى إليها فعليه بدنة والحج من قابل وإن لم يكن أفضى إليها فعليه بدنة وليس عليه الحج من قابل ، قال : وسألته عن رجل وقع على امرأته وهو محرم قال : إن كان جاهلاً فليس عليه شيء ، وإن لم يكن جاهلاً فعليه سوق بدنة وعليه الحج من قابل فإذا انتهى إلى المكان الذي وقع به فارق محلها فلم يجتمعا في خبأ واحد إلا أن يكون معهما غيرهما حتى يبلغ الهدي محله .

٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن زبارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل وقع على أهله وهو محرم ، قال : أجاهل أوعالم ، قال : قلت : جاهل ، قال : يستغفر الله ولا يعود ولا شيء عليه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن محرم واقع أهله فقال : قد أتني عظيماً ، قلت : أنتني ، فقال : استكرهها ، أولم يستكرهها ، قلت : أفنتي فيهما جميعاً ، فقال : إن كان استكرهها فعليه بدنتان وإن لم يكن استكرهها فعليه بدنة وعليها بدنة وافتراقان من المكان الذي كان فيه ما كان حتى ينتهيا إلى مكة وعليهما الحج من قابل لا بد منه ، قال : قلت : فإذا انتهيا إلى مكة فهي امرأته كما كانت ، فقال : نعم هي امرأته كما هي ، فإذا انتهيا إلى المكان الذي كان منهما ما كان افتراقاً حتى يحلأ فإذا أحلأ فقد انقضى عنهما ، فإن أبي كان يقول ذلك .

وفي رواية أخرى فإن لم يقدر على نة فأطعام ستين مسكيناً لكل مسكين مد فإن لم يقدر فصيام ثمانية عشر يوماً وعليها أيضاً كمثلها إن لم يكن استكرهها .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن صباح الحذاء ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي الحسن موسى عليه السلام : أخبرني عن رجل محل وقع على أمة له محرمة ، قال : موسراً أو معسراً ، قلت : أجبنني فيهما ، قال : هو أمرها بالإحرام أولم يأمرها أو أحرمت من قبل نفسها ، قلت : أجبنني فيهما ، فقال : إن كان موسراً وكان عالماً أنه لا ينبغي له ركان هو الذي أمرها بالإحرام فعليه بدنة وإن شاء قررة وإن شاء شاة وإن لم يكن أمرها بالإحرام فلا شيء عليه موسراً كان أو معسراً

و إن كان أمرها وهو معسر فعليه دم شاة أو صيام .

۷۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل باشر امرأته و هما محرمان ما عليهما ؟ فقال : إن كانت المرأة أعانت بشهوة مع شهوة الرجل فعليهما الهدي جميعاً و يفرق بينهما حتى يفرغا من المناسك و حتى يرجعا إلى المكان الذي أصابا فيه ما أصابا و إن كانت المرأة لم تمن بشهوة و استكرها صاحبها فليس عليها شيء .

بات

مناسک ادا کرنے سے پہلے حرم کا جماعت کرنا

- ۱۔ میں نے پوچھا اگر تحریمہ بی بی سے جماعت کرے تو فرمایا دونوں جاہل مسئلہ ہیں یا عالم ، اگر جاہل ہیں تو دونوں اپنے رہے سے استغفار کریں اور اپنا حج کریں ان پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر عالم مسئلہ ہیں تو ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک الگ الگ رکھا جائے اور وہ لوئیں اس جگہ جہاں مباحثت کی تھی میں نے کہا کفارہ میں دوج کی کیا صورت ہے فرمایا ایک تو اس واقعہ کی وجہ سے جو عمل میں آیا اور دوسرا اس عمل کی سزا ہے۔ (حسن)
- ۲۔ اور فرمایا جدا رکھے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ علوت نہ کر سکیں گے ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا۔ (مرفوع)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس حرم کے متعلق جو اپنی زوجہ سے جماعت کرے تو فرمایا اگر وہ عورت کی طرف خود بڑھلے تو اس پر اوٹ کی قربانی ہے اور اگلے سال بھوج کر نلے ہے اور اگر خود نہیں بڑھا تو اس پر بڑ نہ ہے اگلے سال حج نہیں اور دریافت کیا اس کے پاس میں جو بحالت احرام اپنی عورت سے جماعت کرے فرمایا اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر جاہل نہیں ہے تو اس پر قربانی لے جائے اگلے سال حج نہیں ، پ ، جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں جماعت کی تھی تو دونوں ایک خیمہ میں حج نہ ہوں گے اور ان کے ساتھ ایک تیسرا آدمی رہے گا جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بحالت احرام اپنی عورت سے جماعت کی فرمایا وہ جاہل تھا یا عالم ، میں نے کہا جاہل منسایا اللہ سے استغفار کرے اور پھر ایسا نہ کرے اس پر کفارہ کچھ نہیں۔ (مرفوع)
- ۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس حرم کے متعلق پوچھا جو اپنی زوجہ سے مقاربت کرے تو فرمایا اس نے گناہ عظیم کیا میں

نے کہا آپ مجھے فتویٰ دیجئے۔ فرمایا مجھتا ہوں مرد نے عورت کو مجبور کیا ہو گا۔ میں نے کہا دونوں کے متعلق حکم فرمائیے۔ فرمایا اگر مرد نے اسے مجبور کیا ہے تو اس پر دو قربانیاں اونٹ کی ہیں اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر، اور وہ دونوں اس مقام پر جدار کے جائیں جہاں جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچیں پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہو گا۔ میں نے کہا مکہ پہنچ کر عورت ویسی ہی ہو جائے گی جیسی تھی فرمایا اں جب وہ اس جگہ پر پہنچیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا تو محل ہونے تک الگ رہیں جب وہ محل ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ پورا ہو گیا میرے والد نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ (۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر قادر نہ ہو تو ساتھی مسکینوں کو کھانا دے ہر مسکین کو ایک مد اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تیرہ دن روزے رکھے۔

۴۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے اپنی جرئت کینز سے جماع کیا فرمایا وہ مالدار ہے یا محتاج میں نے کہا دونوں کے متعلق فرمائیے فرمایا کیا اس نے احرام کا حکم دیا تھا یا نہیں یا وہ کینز بافتیا خود مجرّم ہوئے۔ فرمایا مجھے دونوں صورتوں میں جواب دیجئے، فرمایا اگر وہ مالدار ہے اور واقف مسئلہ ہے تو اسے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اگر اس احرام کا حکم دیا تھا تو اس کا کفارہ ایک اونٹ کی قربانی ہے اگر چلبے تو گائے کی بے اور اگر احرام کا حکم نہیں دیا تو کوئی کفارہ نہیں چاہے مالدار ہو یا غریب اور اگر حکم دیا ہے اور غریب ہے تو اس پر ایک قربانی بے بکری کی یا پھر روزے رکھنے انوشی میں نے پوچھا ایک شخص نے مباشرت کی اپنی عورت سے اور وہ دونوں مجرم تھے تو ان پر کیا کفارہ ہے فرمایا اگر عورت نے مرد کی خواہش کے ساتھ اپنی خواہش بھی ظاہر کی تو دونوں پر ایک اونٹ کفارہ ہے اور ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک علیحدہ رکھا جائے گا جب تک وہ مقام مباشرت تک واپس آئیں اور اگر عورت نے اس خواہش میں مرد کی مدد نہیں کی اور مرد نے اسے مجبور کیا تو عورت پر کچھ نہیں۔ (۵)

﴿باب ۱۱﴾

﴿المحرم یقبل امرأته و ینظر الیها بشهوة أو غیر شهوة﴾

﴿أو ینظر الی غیرها﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمّیہ، و عن بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن ابی عمیر، و صفوان بن یحیی، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن محرم نظر الی امرأته فأمنی أدامنی وهو محرم، قال: لاشی، علیہ ولكن لیغتسل

ويستغفر ربّه وإن حملها من غير شهوة فأمنى أو أمدى فلا شيء عليه وإن حملها أو مستها بشهوة فأمنى أو أمدى فعليه دم ، وقال في المحرم ينظر إلى امرأته وينزلها بشهوة حتى ينزل ، قال : عليه بدنة .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يضع يده من غير شهوة على امرأته ، قال : نعم يصلح عليها خمارها ويصلح عليها ثوبها ومحملها ، قلت : أفيمسها وهي محرمة ؟ قال : نعم ، قلت : المحرم يضع يده بشهوة ؟ قال : يهريق دم شاة ، قلت : فإن قبّل ؟ قال : هذا أشدّ ينحر بدنة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل قبّل امرأته وهو محرم ، قال : عليه بدنة وإن لم ينزل وليس له أن يأكل منها .

٤ - سهل بن زياد ، عن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن مسمع أبي سيار قال : قال لي أبو عبد الله عليه السلام : يا أبا سيار إن حال المحرم ضيقة فمن قبّل امرأته على غير شهوة وهو محرم فعليه دم شاة ومن قبّل امرأته على شهوة فأمنى فعليه جزور ويستغفر ربّه ومن مسّ امرأته بيده وهو محرم على شهوة فعليه دم شاة ومن نظر إلى امرأته نظر شهوة فأمنى فعليه جزور ومن مسّ امرأته أو لامسها من غير شهوة فلا شيء عليه .

٥ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن عبد الرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يعبث بأهله حتى يمضي من غير جماع أو يفعل ذلك في شهر رمضان ماذا عليهما ؟ قال : عليهما جميعاً الكفارة مثل ما على الذي يجماع .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان الخزاز ، عن صباح الحذاء ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : ما تقول في محرم عبث بذكره فأمنى ؟ قال : أرى عليه مثل ما على من أتى أهله وهو محرم بدنة والحج

من قابل .

۷۔ ابو علی الأشعریؒ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نظر إلى ساق امرأة فأمنى ، قال : إن كان موسراً فعليه بدنة وإن كان بين ذلك فبقرة وإن كان فقيراً فشاة ، أما إنني لم أجعل ذلك عليه من أجل الماء ولكن من أجل أنه نظر إلى ما لا يحل له .

۸۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاوية بن عمار في معمر نظر إلى غير أهله فأنزل قال : عليه دم لأنه نظر إلى غير ما يحل له وإن لم يكن أنزل فليتنى الله ولا يعد وليس عليه شيء .

۹۔ أحمد بن محمد ، عن محمد بن أحمد النهدي ، عن محمد بن الوليد ، عن أبان بن عثمان ، عن الحسين بن حماد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يقبل أمه ، قال : لا بأس هذه قبله رحمة إنما يكره قبله الشهوة .

۱۰۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يسمع كلام امرأة من خلف حائط وهو محرم فتشبهت حتى أنزل قال : ليس عليه شيء .

۱۱۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المحرم تنعت له المرأة الجميلة الخلقه فيمنى ، قال : ليس عليه شيء .

بَابُ

مَحْرَمٌ كَابُوسَ لَيْنَا

۱۔ میں نے کہا ایک محرم نے اپنی عورت کو دیکھا اس کی منی یا مذی نکل آئی۔ منہ یا اس پر کچھ نہیں لیکن غسل کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اگر اسے بدون شہوت اٹھایا اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور

- اگر از روئے شہوت اٹھایا ہو اور منی یا مذی نکل گئی تو اسے قربانی کرنا ہوگی اور جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۲- میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بغیر شہوت اپنی عورت پر ہاتھ رکھے فرمایا ہاں اس کی اور منی یا کپڑا با عمل درست کرنے کے لئے چھو سکتا ہے میں نے کہا ایسی صورت میں بھی جبکہ عورت مجرمہ ہو فرمایا ہاں میں نے کہا محرم مرد اگر شہوت کے ساتھ اپنا ہاتھ رکھے فرمایا ایک بکری ذبح کرنا ہوگی میں نے کہا بوسہ لے نہ فرمایا یہ تو زیادہ سخت ہے ایک اونٹ سحر کرے (حسن)
- ۳- میں نے کہا بحالت احرام اپنی عورت کا بوسہ لے نہ فرمایا اس پر ایک اونٹ ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور وہ اس قربانی کا گوشت نہ کھائے گا۔ (من)
- ۴- نہ فرمایا ابوستیار محرم کا حال تنگ ہے جو اپنی عورت کا بغیر شہوت بوسہ لے بحالت احرام تو کیا ہو فرمایا اس کا کفارہ ایک بکری کی قربانی ہے اور جو شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل اُسے تو اس کو ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا اور اگر بدون شہوت ہے تو کچھ نہیں۔ (پ)
- ۵- میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ایک شخص اپنی بی بی سے چھیر چھانڈ کر رہا ہے اور اس کی منی نکل آتی ہے بغیر جماع یا یہی عمل وہ رمضان میں کرتا ہے نہ فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو جماعت کرنے کا ہوتا (مجبور)
- ۶- میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی بی بی سے جماعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور اگلے برس حج۔ (حسن)
- ۷- میں نے کہا اگر ایک شخص کسی عورت کی پینڈی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اگر مالدار ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو گائے اور فقیر ہے تو بکری قربانی لے۔ میں منی نکلنے کو درجہ ہتہار نہیں دیتا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اس عورت کی ساق کو دیکھا کیوں جو اس کے لئے حلال نہ تھی۔ (موتقی)
- ۸- میں نے کہا ایک شخص نے بغیر عورت پر نگاہ ڈالی اور اسے انزال ہو گیا فرمایا ایک قربانی لے اس نے کیوں نامحرم عورت پر نظر کی اور انزال نہ ہو تو اللہ سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ (حسن)
- ۹- میں نے کہا کوئی محرم اپنی ماں کو بوسہ دے نہ فرمایا کیا مفاہقہ ہے یہ تو رحمت کا بوسہ ہے نہ کہ شہوت کا (مختلف فیہ)
- ۱۰- اگر کوئی بحالت احرام پس دیوار سے کسی عورت کا کلام سنے اور شہوت غالب ہو اور انزال ہو جائے نہ فرمایا اس پر کچھ نہیں۔ (من)
- ۱۱- فرمایا اگر کوئی خوبصورت عورت اس کی مدرج کرے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں۔ (موتقی)

باب *

(المحرم يأتي أهله وقد قضى بعض مناسكه)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن سلمة بن محرز قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على أهله قبل أن يطوف طواف النساء قال : ليس عليه شيء فخرجت إلى أصحابنا فأخبرتهم فقالوا : اتقاك ، هذا ميسر قد سأله عن مثل ما سألت فقال له : عليك بدنة ، قال : فدخلت عليه فقلت : جعلت فداك إني أخبرت أصحابنا بما أجبني فقالوا : اتقاك هذا ميسر قد سأله عما سألت فقال له : عليك بدنة ، فقال : إن ذلك كان بلغه فهل بلغك ؟ قلت : لا قال ليس عليك شيء .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن أبي خالد القعاط قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على امرأته يوم النحر قبل أن يزور ، قال : إن كان وقع عليها بشهوة فعليه بدنة وإن كان غير ذلك فبقرة ، قلت : أو شاة ؟ قال : أو شاة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن متمتع وقع على أهله ولم يزور ، قال : ينحر جزوراً وقد خشيت أن يكون قد نل حجه إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه . وسألته عن رجل وقع على امرأته قبل أن يطوف طواف النساء قال : عليه جزور سمينة وإن كان جاهلاً فليس عليه شيء ، قال : وسألته عن رجل قبل امرأته وقد طاف طواف النساء ولم تطف هي قال : عليه دم يهرقه من عنده .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل واقع أهله حين ضحى قبل أن يزور البيت ، قال : يهرق دماً .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا واقع المحرم امرأته قبل أن يأتي المزدلفة فعليه الحج من قابل .

۶۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وسهل بن زیاد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رمل ، عن حمران بن أعین ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل كان عليه طواف النساء وحده فطاف منه خمسة أشواط ثم غمز بطنه فخاف أن يبدده فخرج إلى منزله فنفذ ثم غشي جاريته ، قال : يغتسل ثم يرجع فيطوف بالبيت طوافين تمام ما كان قد بقي عليه من طوافه ويستغفر الله ولا يعود وإن كان طاف طواف النساء فطاف منه ثلاثة أشواط ثم خرج فغشي فقد أفسد حجته وعليه بدنة يغتسل ثم يعود فيطوف أسبوعاً .

۷۔ ابن محبوب ، عن عبد العزيز العبدی ، عن عبيد بن زرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت أسبوعاً طواف الفريضة ثم سقى بين الصفا والمروة أربعة أشواط ثم غمز بطنه فخرج فقضى حاجته ثم غشي أهله . قال : يغتسل ثم يعود فيطوف ثلاثة أشواط ويستغفر ربه ولا شيء عليه ؛ قلت : فإن كان طاف بالبيت طواف الفريضة فطاف أربعة أشواط ثم غمز بطنه فخرج فقضى حاجته فغشي أهله ، فقال : أفسد حجته وعليه بدنة يغتسل ثم يرجع فيطوف أسبوعاً ثم يسعى ويستغفر ربه ، قلت : كيف لم تجعل عليه حين غشي أهله قبل أن يفرغ من سعيه كما جعلت عليه هدباً حين غشي أهله قبل أن يفرغ من طوافه ، قال : إن الطواف فريضة وفيه صلاة والسعي سنة من رسول الله صلى الله عليه وآله ، قلت : أليس الله يقول : «إن الصفا والمروة من شعائر الله» قال : بلى ولكن قد قال فيهما : «من تطوع خيراً فإن الله شاكر عليم» فلو كان السعي فريضة لم يقل : فمن تطوع خيراً .

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل قال لامرأته أو لجاريته بعد ما خلق فلم يطف ولم يسح بين الصفا والمروة : اطرحي ثوبك ونظري إلى فرجها ، قال : لاشي ، عليه إذا لم يكن غير النظر ^(۱) .

بعض مناسک واکرنے کے بعد وجہ سے ہم بستر ہو

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی زوجہ سے جماعت کے قبل طواف نساہر بجالانے کے فرمایا اس پر کچھ نہیں ، میں نے اپنے

اصحاب سے یہ خبر بیان کی انھوں نے کہا اپنے کو اس سے بچا یہ میسر ہو موجود ہے یہی سوال اس نے کیا تھا تو فرمایا
تھا تیرے اوپر ایک بدنہ ہے میں حضرت کے پاس پھر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔

حضرت نے فرمایا اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا اس لئے ایسا حکم دیا تھا کیا تم کو بھی معلوم تھا۔ میں نے کہا نہیں،
فرمایا بس تو تم پر کوئی کفارہ نہیں۔ (مجبول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یوم نحر قبل طواف زیارت، فرمایا اگر یہ جماع با شہوت تھا
اور عالم مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گائے ہے۔ میں نے کہا یا بکری، فرمایا
یا بکری (من)

۳۔ میں نے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طواف زیارت بجا نہ لایا فسر مایا وہ اونٹ
نحر کرے اور مجھے خوف ہے اس کا کہ اگر عالم تھا تو اس کا حج فاسد ہوا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں، میں نے پوچھا
اگر قبل طواف فوجا مت کی فسر مایا اس کا کفارہ موطا تازہ اونٹ ہے اور اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر
کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو بوسہ دے اور اس نے طواف نہ کر لیا ہے مگر عورت نے نہیں
کیا۔ فسر مایا اس پر اپنے خرچ سے قربانی کرنا ہے (من)

۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے قبل اس کے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت
کرے، فسر مایا قربانی کرے۔ (من)

۵۔ فرمایا جو حرم اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔ (حسن)
۶۔ میں نے کہا ایک شخص پر طواف نہ لانا نقطہ تھا اس نے پانچ چکر لگائے کہ اس کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی اسے خوف ہو کہ پاخانہ
نکل نہ جائے وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی پھر اسے نوندی نے دھانپ دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانہ
کعبہ کے باقی چار طواف ہیں وہ پڑے کرے اور اللہ سے استغفار کرے اعادہ نہ کرے اور اگر طواف نہ کر رہا
ہو اور تین طواف کر چکا ہو اور دھانپ دیا جائے تو حج ناقص ہوا اس پر ایک بدنہ ہے غسل کرے اور واپس آکر
ساتواں طواف کرے (حسن)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کر لئے اور صفاء مردہ کے درمیان چار بار سستی کر چکا تھا کہ رفع حاجت
کی ضرورت ہوئی وہ وہاں سے نکلنا اور رفع حاجت کی اس کی بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے پھر جائے
اور باقی تین چکر لگائے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اس پر کچھ نہیں، میں نے کہا اگر بیت کا طواف فر لیتے
کر رہا ہو اور چار طواف کے بعد یہ صورت پیش آئے فسر مایا اس کا حج ناقص ہے اس پر ایک بدنہ دینا لازم ہے
پھر غسل کرے اور ساتوں طواف کرے پھر سستی کرے اور اللہ سے استغفار کرے۔ میں نے کہا پہلے حکم میں اور

اس میں اختلاف کیوں ہے فرمایا طواف فریضہ ہے اس میں نماز ہے اور سعی سنت رسول اللہ ہے (۴) میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ صفا و مردہ اللہ کے شعائر میں ہے نہ فرمایا ان شعائر میں ان کے بارے میں یہ بھی تو کہا ہے کہ جو بخوشی نیک کرے تو اللہ شکر گزار اور جاننے والا ہے اگر سعی فریضہ ہوتی تو یہ نہ فرماتا۔ ومن تطوع خیراً۔ (۵)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے سر منڈوانے کے بعد بغیر طواف کئے اور صفا و مردہ کے درمیان بغیر سعی کئے اپنی عورت یا لڑکی سے کہا کہ کپڑے اتار اور اس کی شرنگاہ پر نظر کرے۔ نہ فرمایا اگر اس کے سوا کوئی اور امر نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (۶)

﴿ابواب الصيد﴾ ۱۰۵

﴿باب﴾

﴿النہی عن الصيد وما یصنع به اذا اصابه المحرم والمحل﴾

﴿فی الحل و الحرم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبي عبد الله عليه السلام قال: لا تستحلن شيئاً من الصيد وأنت حرام ولا وأنت حلال في الحرم ولا تدلن عليه عملاً ولا محرماً في صطادوه ولا تشر إليه فيستحل من أجلك فإن فيه فداء لمن تعمدته.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن اُبي عمیر، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن اُبي عبد الله عليه السلام قال: المحرم لا يبدل على الصيد فإن دل عليه فقتل فعليه الفداء.

۳۔ ابن اُبي عمیر؛ و صفوان بن یحییٰ جميعاً، عن معاوية بن عمار، عن اُبي عبد الله عليه السلام قال: لا تأکل من الصيد وأنت حرام وإن كان [الذي] اصابه محل أو ليس عليك فداء ما أنيته بجهالة إلا الصيد فإن عليك فيه الفداء بجهل كما، أبو عبد.

۴۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن اُبي نصر، عن اُبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألت عن المحرم يصيد الصيد بجهالة، قال: عليه كفارة، قلت: فإنه

أصابه خطأ، قال: وأي شيء الخطأ عندك؟ قلت: يرمى هذه النخلة فيصيب نخلة أخرى، قال: نعم هذا الخطأ وعليه الكفارة، قلت: فإنه أخذ طائراً متمسداً فذبحه وهو حرّم؟ قال: عليه الكفارة، قلت: أليست قلت: إن الخطأ والجهالة والعمد ليسوا بسواء، فلا شيء بفضل المتمسك الجاهل والخطي؟ قال: إنّه أمّ ولعب بدينه.

٥ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رباب، عن مسمع بن عبد الملك، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا رمى المحرم صيداً فأصاب اثنين فإن عليه كفارتين جزأوهما.

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية ابن عماد قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا أصاب المحرم الصيد في الحرم وهو حرّم فإنه ينبغي له أن يدفنه ولا يأكله أحد وإذا أصابه في الحل فإن الحلال يأكله وعليه هو الفداء.

٧ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل أصاب من صيد أصابه حرّم وهو حلال؟ قال: ثلثاً كل منه الحلال وليس عليه شيء إنما الفداء على المحرم.

٨ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن خريز بن عبد الله، عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن لحوم الوحش تهدي إلى الرجل ولم يعلم صيدها ولم يأمر به أياً كلة؟ قال: لا، قال: وسألته أياً كل قديد الوحش حرّم؟ قال: لا.

٩ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن جيل قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الصيد يكون عند الرجل من الوحش في أهله أو من الطير يحرم وهو في منزله؟ قال: لا بأس لا يضره.

١٠ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عماد قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ما طمّنته أو طمّنته بغيرك وأنت حرّم فعليك فداؤه، وقال: أعلم أنّه ليس عليك فداء شيء، أتيتك وأنت جاهل به وأنت حرّم في حجّك ولا في عمرتك إلا الصيد فإن عليك فيه الفداء بجهالة كان أو بعد.

۱۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن آباءہ قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في المحرم يصيب الصيد فيدميه ثم يرسله قال : عليه جزاؤه .

باہنہ شکار

- ۱۔ فرمایا حضرت نے شکاری کوئی صورت بھی حلال نہیں بحالت احرام اور مجمل ہونے کی صورت میں بھی حرم میں شکار کی اجازت نہیں اور نہ رغبت دلاؤ اس کی طرف خواہ محل ہو یا محرم ہو کہ لوگ شکار کریں اور نہ اس کا مشورہ دو ورنہ تمہاری وجہ سے حلال سمجھا جائے گا جو قصداً شکار کرے گا تو اسے فدیہ دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے احرام کی حالت میں شکاری رہنمائی نہ کرے اور اگر کی اور جانور قتل ہو گیا تو فدیہ دینا لازم ہوگا۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بحالت احرام شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت بھی نہ کھاؤ اگرچہ محل ہی ہے شکار کیا ہو۔ اگر جہالت سے کھالیا ہے تو غیر لیکن شکار کرنے پر خواہ جہالت سے ہو یا عمدہ قربانی ضرور دینی ہوگی۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا جو حرم جہالت سے شکار کرے فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر غلطی سے جاگے فرمایا غلطی سے کبسن طرح میں نے کہا ایک شخص ایک درخت پر تیر چھبکتا ہے اور وہ دوسرے درخت پر جا لگتا ہے فرمایا ہاں یہ خطبہ ہے۔ اور اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر وہ قصداً طائر کو پکڑ کر ذبح کرے بحالت احرام۔ فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ خطا، جہالت اور عمدہ برابر نہیں پس کیا چیز میں زیادتی رہی عمدہ کرنے والے کو ایک جابل و غامی پر، فرمایا وہ گنہگار ہے اور اپنے دین سے کھینچا ہے۔
- ۵۔ مندرایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ایک شکار کو تیرے اور اس کی زد میں دو جانور آجائیں تو ان کے بدلے دو کفارے ہوں گے۔ (۲)
- ۶۔ فرمایا اگر حرم میں کوئی جرم شکار کرے تو چاہیے کہ اسے دفن کرے اور کوئی اسے نہ کھائے اور اگر مقام محل میں شکار کیا تو غیر احرام والا کی تو اس کے گائے اس کو قربانی دینا ہوگی۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا اگر کوئی اس شکار کو کھائے جس کو جرم نے شکار کیا ہو تو وہ حلال ہے اس پر جو جرم نہیں ہے اور اس پر

کوئی کفارہ نہیں، کفارہ تو محرم پر ہے۔ (رحمن)

۸۔ میں نے حضرت سے کہا کہ وحشیوں کے گوشت کے متعلق جو کسی کو ہدیہ پیچھے اور وہ نہ بتائے اسے کہ یہ شکاک ہے اور اس نے حکم بھی نہیں دیا۔ آیا وہ اسے کھائے، فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا آیا عسرم وحشی جانور کا گوشت کھائے فدا کیا نہیں۔ (م)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے اہل کے پاس وحشی جانور کا گوشت ہے یا پرندہ کا ہے اور وہ اپنے گھر میں ہو تو کھائے فدا کیا کوئی مضائقہ نہیں۔ (رحمن)

۱۰۔ فدا کیا جس گھاس کو تو روندے یا تیرا اونٹ، بحالت احرام تو تجھ پر اس کا کفارہ ہے اور فدا کیا جان لے کر تیرا ادب کوئی کفارہ نہیں اگر نادانستگی میں ہو جبکہ حج کا احرام ہو اور نہ تیرے عمرہ میں مگر شکار کر اس پر تو کفارہ ہو ہی جائے گا چاہے بحالت سے ہو یا عمداً۔ (م)

۱۱۔ فدا کیا امیر المؤمنین نے اگر بحالت احرام شکار کرے اور خون اس کے بدن سے نکل رہا ہو اور اس کو یونہی چھوڑ دے تو اس کو کفارہ دینا ہو گا۔ (رحمن)۔

باب ۱۰

﴿المحرم يضطر إلى الصيد والميتة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الخلیف، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن المحرم يضطر فیجد المیتة و الصيد أبیہما يأکل؟ قال: يأکل من الصيد ما یحب أن يأکل من ماله؟ قلت: بلی، قال: إنما علیہ الفداء فلیأکل و لیفدہ.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن المضطر إلى المیتة وهو یجد الصيد قال: يأکل الصيد، قلت: إن الله قد أحل له المیتة إذا اضطر إليها ولم یحل له الصيد، قال: تأکل من مالک أحب إليك أم من میتة؟ قلت: من ماله، قال: هو مالک لأن علیک فداء، قلت: فإن لم یکن عندي مال؟ قال: یقتضی إذا رجعت إلى مالک.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن شہاب، عن

ابن بکیر؛ وذراة، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل اضطر إلى ميتة وصيد وهو عزم، قال: يأكل الصيد ويغني.

بات

بہالت احرام شکار یا مردار کی طرف مضطر ہونا

- ۱۔ میں نے پوچھا اگر مضطر ہو اور وہ مردار یا شکار پالے تو ان میں سے کون سا کھائے فرمایا شکار کھائے لیکن وہ پسند کرے اس کا کھانا اپنے مال سے، میں نے کہا بے شک، فرمایا اس پر فدیہ ہو گا پس کھائے اور فدیہ دے۔ (صحیح)
- ۲۔ میں نے پوچھا اس مضطر کے متعلق جو مردار کھائے پر مجبور ہو اور اسے شکار بھی ملتا ہو فرمایا پھر تو شکار ہی کھائے میں نے کہا اللہ نے حلال کر دیا ہے مردار کو جب مضطر ہو اور شکار کو حلال نہیں کیا۔ فرمایا یہ بتاؤ تم کو اپنے مال سے کھانا پسند ہو گا یا مردار کھانا۔ میں نے کہا اپنے مال سے کھانا۔ فرمایا جب تم نے فدیہ دے دیا تو وہ تمہارا ہی مال ہو گیا اور اگر نہ ہو تو اسے دینا جب تم اپنے مال کی طرف لوٹ آؤ۔ (موثق)
- ۳۔ فرمایا جو مردار اور شکار کھائے کی طرف مضطر ہو وہ شکار کھائے (اور فدیہ دیدے۔ (م)

باب ۱۰

﴿المحرم یصید الصيد من ابن یفدیہ و ابن یذبحہ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير؛ [وتجد بن إسماعيل، عن الفضل شاذان، عن ابن أبي عمير] و صفوان، عن معاوية بن عمار قال: يفتدي المحرم فداء الصيد من حيث أصابه .
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن بعض رجاله، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من وجب عليه هدي في إحرامه فله أن ينحره حيث شاء، إلا فداء الصيد فإن الله عز وجل يقول: «هدياً بالغ الكعبة» .
- ۳۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الله بن سنان قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: من وجب عليه فداء صيداً أصابه وهو محرم فإن كان حاجاً نحر هديه الذي يجب عليه بمنى وإن كان معتمراً نحر بمنى

قبالة الکعبة .

۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أنان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال في المحرم إذا أصاب صيداً فوجب عليه الفداء فعليه أن ينحره إن كان في الحج بمنى حيث ينحر الناس فإن كان في عمرة نحره بمنى وإن شاء تركه إلى أن يقدم فيشتربه فإن شرب بهجزى عنه .

باب شکار

محرم کا شکار کرنا اور فدیہ دینا

- ۱۔ محرم کو شکار کا فدیہ دینا ہو گا چاہے کسی صورت سے شکار ہو۔ (حن)
- ۲۔ فرمایا جس پر ہدی واجب ہوئی ہو احرام میں تو وہ صید کے فدیہ میں جس طرح چاہے خر کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی کعبہ کو پہنچنے والی ہو۔
- ۳۔ فرمایا جس پر فدیہ شکار پر واجب ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نے احرام میں شکار کیا ہو اگر وہ احرام حج تھا تو منیٰ میں مشربانی کرے اور اگر احرام عمرہ تھا تو مکہ میں کعبہ کے مقابل قربانی کرے۔ (م)
- ۴۔ فرمایا اگر محرم شکار کرے تو اس پر فدیہ دینا واجب ہے اگر اسے حج کرنا تھا تو قربانی کو خر کرے منیٰ میں جہاں سب لوگ کرتے ہیں اور اگر عمرہ کرنا تھا تو مکہ میں قربانی کرے اور اگر چاہے تو اس کو مکہ یا منیٰ میں فدیہ کر کے خر کرے یہ اس کے لئے کافی ہو گا۔ (م)

باب شکار

﴿کنفارات ما اصاب المحرم من الوحش﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن محرم أصاب نعمة أو حمار وحش قال : عليه بدنة قلت : فإن لم يقدر على بدنة ؟ قال : فليطعم ستين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدر على أن يتصدق ؟ قال : فليصم ثمانية عشر يوماً والصدقة مد علي كل مسكين قال : وسألته عن محرم أصاب بقرة ، قال : عليه بقرة ، قلت : فإن لم يقدر على بقرة ؟

قال : فليطعم ثلاثين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدر على أن يتصدق ، قال : فليصم تسعة أيام ، قلت : فإن أصاب ظيماً ، قال : عليه شاة ، قلت : فإن لم يقدر ، قال : فأطعم عشرة مساكين فإن لم يقدر على ما يتصدق به فعليه صيام ثلاثة أيام .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن محمد ، عن داود الرقي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يكون عليه بدنة واجبة في فداء ، قال : إذا لم يجد بدنة فسبع شياه فإن لم يقدر صام ثمانية عشر يوماً .

٣ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : «أوعدل ذلك صياماً» قال : يمتن قيمة الهدي طعاماً ثم يصوم لكل مد يوماً فإذا زادت الأمداد على شهرين فليس عليه أكثر منه .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن جيم ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : المحرم يقتل نعامة قال : عليه بدنة من الإبل قلت : يقتل حمار وحش ، قال : عليه بدنة ، قلت : فالبقرة ، قال : بقرة .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم قتل نعامة ، قال : عليه بدنة فإن لم يجد فأطعم ستين مسكيناً وقال : إن كان قيمة البدنة أكثر من إطعام ستين مسكيناً لم يزد على إطعام ستين مسكيناً وإن كان قيمة البدنة أقل من إطعام ستين مسكيناً لم يكن عليه إلا قيمة البدنة .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم رمى ظيماً فأصابه في يده فخرج منها قال : إن كان الظمي مشى عليها ورعى فعليه ربع قيمته وإن كان ذهب على وجهه فلم يدر ما صنع فعليه الفداء لأنه لا يدرى لعله قد هلك .

٧ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قتل ثعلباً قال : عليه دم قلت : فأربأ ، قال : مثل ما على الثعلب

٨ - سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن مسعم بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام ، وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن أحمد بن علي ، عن مسعم بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : البربوع والقنفذ والضب إذا أصابه المحرم فعليه جدي والجدي خير منه وإنما جعل عليه هذا كي ينكل عن صيد غيره .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أصاب المحرم الصيد ولم يجد ما يكفر من موضعه الذي أصاب فيه الصيد قوم جزأوه من النعم دراهم ثم قومت الدراهم طعاماً لكل مسكين نصف صاع فإن لم يقدر على الطعام صام لكل نصف صاع يوماً .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل أصاب بيض نعامة وهو محرم ، قال : يرسل الفحل في الإبل على عدد البيض ؛ قلت : فإن البيض يفسد كله و يصلح كله ، قال : ما ينتج من الهدي فهو هدي بالغ الكعبة وإن لم ينتج فليس عليه شيء ، فبين لم يجد إبلاً فعليه لكل بيضة شاة فإن لم يجد فالصدقة على عشرة مساكين لكل مسكين مد فإن لم يقدر فصيام ثلاثة أيام .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن رباب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل اشترى لرجل محرم ، بيض نعامة فأكله المحرم قال : على الذي اشتراه للمحرم فداء وعلى المحرم فداء ، قلت : وما عليهما ، قال : على المحل جزاء قيمة البيض لكل بيضة درهم وعلى المحرم الجزاء لكل بيضة شاة .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب

عن أبي عبيدة مثله .

۱۳ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح بن عتبة ، عن يزيد بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل مرّ وهو محرم فأخذ ظبية فاحتلبها وشرب لبنها قال : عليه دم وجزاء في الحرم .

۱۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن محرم كسر قرن ظبي ، قال : يجب عليه الفداء ، قال : قلت : فإن كسريده ؟ قال : إن كسريده ولم يرفع فاعليه دم شاة .

باب

وحشی جانور کے شکار کا کفارہ

۱- میں نے کہا اگر کسی حرم نے شتر مرغ یا وحشی گدھا شکار کیا ہو، فسر یا اس پر بدنہ ہے میں نے کہا اگر وہ بدنہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو سب مسکینوں کو کھانا دے، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فسر یا اسٹھارہ دن روزے رکھے اور صدقہ ہر مسکین کے لئے ایک مد ہے میں نے کہا اگر گائے ماری ہے تو اس کا کفارہ گائے ہے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فرمایا تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو ۹ دن روزہ رکھے اور اگر ہر مائے تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اگر یہ نہ کرے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ (مخ)

۲- فرمایا اگر کسی پر ایک بدنہ دینا واجب ہو فسدیہ میں تو اگر بدنہ نہ لے تو سات بکریاں ذبح کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے (مختلف فیہ)

۳- فرمایا حضرت نے اس قول خدا کے متعلق **وَأَوْعَدَ ذَلِكَ صَبَاحاً** یا اس کے برابر روزے فرمایا ہدی کی قیمت کے برابر طعام دیا جائے اور ہر روزہ ایک دن کا ایک مد کے بدلے میں رکھا جائے گا اور اگر کسی نے تعداد دو مائے کے روزوں سے زیادہ ہو جائے تو اس سے زیادہ روزے نہ رکھے گا۔

۴- فرمایا حرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو کفارہ اونٹ کا بدنہ ہے اگر جنگلی گدھا مائے تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر مائے تو کفارہ گائے ہے (م)

- ۵۔ فرمایا جو کوئی شتر مرغ کو مار ڈالے تو اس پر ایک بدنہ ہے اگر بدنہ نہ ملے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھانے سے زیادہ ہو تو ساٹھ آدمیوں سے زیادہ نہ کھلائے اور اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھانے سے کم ہو تو اس پر بدنہ ہی قیمت ہوگی۔ (مرسل)
- ۶۔ فرمایا اگر کوئی مجرم بہرن کو تیرا سے اور اس کی ٹانگ زخمی ہو جائے اور سنگ لگانے لگے فتر یا اگر وہ زمین پر چلتا اور چرتا ہے تو شکاری پر بہرن کی جو تھائی قیمت ہے اگر وہ غائب ہو اور پتہ نہ چلے کہ اس کا کیا حشر ہوا تو اس کو فدیہ دینا لازم ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ مر ہی گیا ہو۔ (م)
- ۷۔ اگر کوئی مجرم لومڑی کو مار ڈالے تو اسے قربانی دینا ہوگی اور خرگوش کا کفارہ لومڑی کا سا کفارہ ہے۔ (م)
- ۸۔ فرمایا سیہی اور گدہ کو اگر مجرم زخمی کرے تو کفارہ ایک بھیڑ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کے علاوہ اور جانوروں کے شکار سے باز رہے۔ (م)
- ۹۔ اگر مجرم شکار کرے اور اس مقام پر کوئی چیز کفارہ دینے کے لئے نہ ہو تو دوسروں میں اس کی قیمت کا تخمینہ کرے اور پھر دوسروں کے لحاظ سے اتنے مساکین کو کھانا دے کہ ہر مسکین کو نصف صاع مل جائے اگر کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے۔ (م)
- ۱۰۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شتر مرغ کے انڈے توڑ دے در آنحالیکہ محرم ہو فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے۔ میں نے کہا انڈے سب کے سب گندے بھی ہو جاتے ہیں اور اچھے بھی رہتے ہیں فرمایا جو بھری سے بچے پیدا ہوں وہ قربانی کے لئے کعبہ پہنچائے جائیں گے اور اگر اونٹ نہ ملے تو اس کو ہر انڈے کے بدلے ایک بکری کی فتر بانی دینی ہوگی اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صدقہ دے دس مسکینوں کو، ہر مسکین کو ایک مہدا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن روزہ رکھے۔ (م)
- ۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے مرد مجرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور مجرم ان کو کھائے۔ فتر یا دونوں پر فدیہ ہے خریدنے والے پر، ہر انڈے کی قیمت ایک درہم ہے اور مجرم پر ہر انڈے کے بدلے ایک بکری۔ (م)
- ۱۲۔ ابو عبیدہ نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔
- ۱۳۔ اگر ایک شخص بحالت احرام کسی طرف سے گزرے اور بہرنی کو پکڑ کر اسے دوسرے اور اس کا دو دھپنے لے تو اس کی قربانی کرنا ہوگی اور یہ بدلہ حرم میں دیا جائے گا۔ (م)
- ۱۴۔ اگر کوئی مجرم بہرن کا سینگ توڑنے لگے تو اسے فدیہ دینا ہوگا اور ٹانگ توڑ دے اور وہ چرے ہیں تو ایک بکری کی فتر بانی ہے (مجبور)

باب

(كفارة ما أصاب المحرم من الطير والبيض)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المحرم إذا أصاب حمامة ففيها شاة وإن قتل فراخة ففيه حمل وإن وطئ البيض فعليه درهم .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في الحمامة وأشباهها إذا قتلها المحرم شاة وإن كان فراخاً فمئذنها من الحملان وقال في رجل وطئ بيض نعامة ففدغها وهو محرم ، فقال : قضى فيه علي عليه السلام أن يرسل الفحل على مثل عدد البيض من الإبل فما لقيح وسلم حتى ينتج كان التناج هدياً بالغ الكعبة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد جميعاً ، عن أحمد بن محمد ابن أبي نصر ، عن المفضل بن صالح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا قتل المحرم قطاة فعليه حمل قد فطم من اللبن ورعي من الشجر .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن منصور ابن حازم ، عن سليمان بن خالد قال : سألته عن محرم وطئ بيض قطاة فشدخه قال : يرسل الفحل في عدد البيض من الغنم كما يرسل الفحل في عدد البيض من النعام في الإبل .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في كتاب علي صلوات الله عليه في بيض القطاة بكارة من الغنم إذا أصابه المحرم مثل ما في بيض النعام بكارة من الإبل .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قتل فراخاً وهو محرم في غير الحرم ، فقال : عليه حمل وليس عليه قيمة لأنه ليس في الحرم .

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن یاسین الضریر، عن حریر، عن حدثہ، عن سلیمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قيمة ما في القمري والدبسي والسسماني والعصفور والبلبل فقال: قيمة فإن أصابه وهو محرم بالحرم فقيمتان ليس عليه فيه دم.

۸۔ أبو علي الأشمري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام في القبرة والعصفور والصعوة يقتلهم المحرم قال: عليه مد من طعام لكل واحد.

۹۔ محمد بن جعفر، عن محمد بن عبد الحميد، عن سيف بن عميرة، عن منصور بن حازم، عن سليمان بن خالد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: في كتاب أمير المؤمنين عليه السلام من أصاب قطاة أو حجلة أو دراجة أو نظيرهن فعليه دم.

۱۰۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن حماد بن عثمان قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل أصاب طيرين واحد من حمام الحرم والآخر من حمام غير الحرم؛ قال: يشري بقيمة الذي من حمام الحرم قمحاً فيطعمه حمام الحرم ويتصدق بجزء الآخر.

باب

پرندوں اور انڈوں کا کفارہ

- ۱۔ فرمایا اگر کوئی کھوئی کو مارے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر چوزہ کو قتل کرے تو بھیڑ کا بچہ جو چارہ سے کم نہ ہو اور اگر انڈے کچل ڈالے تو ایک درہم ہے۔
- ۲۔ فرمایا کھوئی اور اس کی مثل کے مار ڈالنے کا کفارہ محرم پر ایک بکری ہے اور اگر بچے مار ڈالے ہیں تو ان کے برابر دو بھیڑ کے بچے ہوں گے اگر شتر مرغ کے انڈے کچل کر حالت احرام توڑ دے تو حضرت علی نے فرمایا کہ انڈوں کی تعداد کے مطابق نر انڈے کو اونٹنی پر تھوڑے تاکہ وہ گاہن ہو پس اس سے جو بچہ پیدا ہو گا وہ بکری کی صورت میں کبھ لے جایا جائے گا۔ (مجموع)

- ۳۔ مضر یا محرم اگر تیسرا مار ڈالے تو اس پر بھیڑ کا اتنا بڑا بچہ ہے جس کا درجہ پھوٹ گیا ہو اور پر بچنے لگا ہو اور
 ۴۔ میں نے کہا اگر محرم تیسرے انڈے کچل ڈالے فرمایا انڈوں کی تعداد کے مطابق بکری پر اس طرح چھوڑے جیسے شتر
 مرغ کے انڈوں کے کفارہ میں اونٹ کو چھوڑنا۔ (مض)
- ۵۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے (مض)
- ۶۔ اگر محرم حرم کے علاوہ پرندہ کا کچھ مار ڈالے تو اس پر ایک بھیڑ کا کفارہ ہے قیمت اس کی نہیں کیونکہ وہ حرم میں نہیں۔ (مض)
- ۷۔ میں نے پوچھا قسمی، بطریق تیسرا چڑایا اور بابل کی قیمت کے متعلق مضر یا اگر محرم نے حرم میں مارا ہے تو دو گنی قیمت
 دینی ہوگی مضر بانی نہیں۔ (مجمول)
- ۸۔ فرمایا اگر کوئی چنڈوں، چڑیا یا ممو لا مار ڈالے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد لعمام لے (مض)
- ۹۔ کتاب امیر المؤمنین میں ہے جو کوئی قنطرة (تیسرے کی ایک قسم) حملہ دیا ایک پرندہ اور بڑا تیسرا دران کی مثل اور
 پرندے مارنے پر قربانی کرنی ہوگی۔ (مجمول)
- ۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے دو پرندے اسے ایک کبوتر حرم کا اور دوسرا غیر حرم کا، مضر یا حرم کے کبوتر کی قیمت
 کا گیسوں خریدے اور وہ حرم کے کبوتروں کی قیمت کا ہدقہ لے۔ (مض)

باب ۱۱

﴿القوم يجتمعون على الصيد وهم محرمون﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ وعبد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً
 عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى جميعاً، عن عبد الرحمن بن العجاج قال: سألت
 أبا الحسن عليه السلام عن رجلين أصابا صيداً وهما حرمان الجزاء بينهما أو على كل واحد
 منهما جزاء؛ فقال: لا بل عليهما أن يجزي كل واحد منهما الصيد، قلت: إن بعض
 أصحابنا سألني عن ذلك فلم أدر ما عليه، فقال: إذا أصبتم مثل هذا فلم تدرؤا فليحكم
 بالاحتياط حتى تسألوا عنه فتعلموا.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن
 أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا اجتمع قوم على صيد وهم محرمون في صيده أو أكلوا منه
 فلي كل واحد منهم قيمته.
- ۳۔ أبو علي الأشعري، عن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن الحكم

ابن ابیمن ، عن یوسف الطاطری قال : قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام صید اكله قوم محرّمون ، قال : علیهم شاة و لیس علی الذی ذبحه إلا شاة .

۴ - عدۃ من أصحابنا عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن ابی نصر ، عن علی بن ابی حمزة ، عن ابی بصیر قال : سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن قوم اشتروا صیداً فقالت : رفیقة لهم اجعلوا لی فیہ بدرهم فجعلوا لها ، فقال : علی کل إنسان منهم فداء .

۵ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابی ولاد الحنطاط قال : خرجنا سنۃ نفر من أصحابنا إلى مکة فأوقدنا ناراً عظیمة فی بعض المنازل أردنا أن نطرح علیها الحمأ ذکیاً و کنّا عمرین فمرّ بنا طائر صافّ - قال : حمامة أو شیهبہا - فأحرقت جناحه فسقط فی النار فمات فاعتممتا لذلك فدخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام بمکة فأخبرته و سألتہ فقال : علیکم فداء واحد دم شاة تشترون فیہ جمیعاً لأنّ ذلك کان منکم علی غیر تعدّد ولو کان ذلك منکم تعدّداً لبقع فیہا الصید فوقع ألزمت کل رجل منکم دم شاة ؛ قال أبو ولاد و کان ذلك منّا قبل أن ندخل الحرم .

۶ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن شہاب ، عن ذرارة ، عن أحدهما علیہ السلام فی محرّمین أصابا صیداً ، فقال : علی کل واحد منهما الفداء .

باب

چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا

- ۱- میں نے کہا اگر دو شخص مل کر شکار کریں تو کفارہ دونوں کو دینا ہو گا یا ایک کو ، فرمایا دونوں میں سے ہر ایک کو دینا ہو گا میں نے کہا بعض لوگ ایسے مسائل پوچھا کرتے ہیں اور ہم جواب نہیں جانتے ، فرمایا احتیاط سے کام لو اور بے پوچھے نہ بتاؤ۔ (حسن)
- ۲- فرمایا اگر چند آدمی بحالت احرام مل کر شکار کریں یا اس کا گوشت کھائیں تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی قیمت دینا ہو گی۔ (حسن)
- ۳- اگر چند محرم ایک شکار کو کھائیں تو ان سب پر ایک ایک بکری ہے اور ذبح کرنے والے پر ایک سے زیادہ نہیں (مجموعہ)
- ۴- میں نے کہا ایک شکار کو بہت سے لوگوں نے کھایا ہے ان کی ایک ساتھی عورت نے کہا ، اس میں سے ایک درہم کا مجھے

دسے دو، ان میں سے ہر ایک کو ایک بکری کی قربانی کرنا ہوگی۔ (۴)

- ۵۔ اولاد حناط نے بیان کیا کہ ہم چچہ آدمی مکہ کو چلے راستہ میں ایک جگہ ہم نے آگ روشن کی تاکہ اس پر پاک گوشت ڈالیں اور ہم سب محرم تھے ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا کہیو تو کیا اس جیسا، اس کے درزوں بازو مل گئے اور وہ آگ میں گر کر گیا ہم کو صدمہ ہوا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ مندرمایا تم سب پر صرف ایک مندریہ ہے۔ ایک بکری سب کے اشتراک سے، یہ اس لئے ہے کہ بغیر ارادہ ایسا ہوا اور اگر ارادہ ایسا ہوتا تو تم سے ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوتی۔ البرودلاد نے کہا یہ واقعہ ہمارے حرم میں داخل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔ (۵)
- ۶۔ میں نے کہا دو در حرام والوں نے شکار کیا۔ فرمایا ان میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے۔ (۶)

باب ۱۰

﴿فصل ما بین صید البر والبحر وما یحل للمحرم من ذلک﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حربز، عن اُخبرہ، عن اُمی عبد اللہ ؑ قال: لا بأس بأن یصید المحرم السمک ویاکل مالحہ وطریقہ ویتزوّد۔ وقال: «أحلّ لکم صید البحر وطعامہ متاعاً لکم» قال: مالحہ الذی یا کلون وفصل ما بینہما کلّ طیر یكون فی الآجام بیض فی البرّ ویفرخ فی البرّ فهو من صید البرّ وما کان من صید البرّ یكون فی البرّ ویبیض فی البحر ویفرخ فی البحر فهو من صید البحر۔
- ۲۔ حماد بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ ؑ قال: کلّ شیء یكون أصلہ فی البحر ویكون فی البرّ و البحر فلا ینبغي للمحرم أن یقتلہ فإن قتلہ فعلیہ الجزاء کما قال اللہ عزّ وجلّ۔
- ۳۔ غدہ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن اُمی نصر، عن العلاء ابن رزین، عن محمد بن مسلم، عن اُمی جعفر ؑ قال: سألتہ من محرم قتل جرادة قال: کف من طعام وإن کان کثیراً فعلیہ دم شاة۔
- ۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حربز، عن اُخبرہ، عن اُمی عبد اللہ ؑ فی محرم قتل جرادة، قال: یطعم ثمرة والنمرة خیر من جرادة۔
- ۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ ؑ أنه قال: اعلم أن ما وطئت من الدّبا أو وطئته بعیرک فعلیک فداءہ۔

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (علیہ السلام) قال: مر علی صلوات اللہ علیہ علی قوم یا کلون جرأدا فقال: سبحان اللہ و أنتم عمرمون! فقالوا: إنما هو من صید البحر، فقال لهم: ارموه فی الماء إذا.

۷۔ علی بن ابراہیم، عن أبیه، عن حماد، عن حربز، عن زرارة، عن أحدهما (علیہ السلام) قال: المحرم یتنكب الجراد إذا کان علی الطريق فإن لم یجد بداً فقتل فلا شیء علیہ.

۸۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن إسحاق ابن عمار، عن أبي بصیر قال: سألتہ عن الجراد یدخل متاع القوم فیدوسونه من غیر تمعد لقتله أو یمرون به فی الطريق فیطأونه، قال: إن وجدت معدلاً فاعدل عنه فإن قتلته غیر متعمد فلا بأس.

۹۔ حمید بن زیاد، عن الحسن بن محمد بن سماعہ، عن غیر واحد، عن أبان، عن الطیار، عن أحدهما (علیہ السلام) قال: لا يأکل المحرم طیر الماء.

باب

خشکی اور تری کے جانوروں کے شکار میں فرق

- ۱۔ فرمایا کوئی معائنہ نہیں اگر مجرم ٹھیک کا شکار کر لے اور جو اجزاء کھانے کے ہیں وہ کھالے اور جدائی بیان کی بری اور محرم جانوروں میں، ہر وہ پرندہ جو جنگل میں رہے اور خشکی میں اندھے بچے دے وہ خشکی کا شکار کہلائے گا اور جو خشکی میں پایا جائے اور اندھے بچے دریا میں دے تو وہ شکار دریا کی کہلائے گا (مسل)
- ۲۔ جس جانور کی اصل دریا میں ہو لیکن وہ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہو تو مجرم کو چاہیے اسے قتل نہ کرے اور اگر مار ڈالے گا تو اس پر حکم خدا بدل دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۳۔ اگر مجرم کسی ٹڈی کو مار دے تو ارشاد فرمایا ایک مٹی کھانا دے کی بہت سی دبدبیاں توڑ دے گا (حسن)
- ۴۔ فرمایا اگر مجرم ایک ٹڈی کو مار ڈالے گا تو ایک چھوہارہ کسی کو کھلائے اور چھوہارہ اندھے سے بہتر ہے (مسل)

- ۵۔ ابا اگر تم نے ریہ و لایزرا چل دیا یا تمہارے اونٹ نے پامال دیا ہو تو تم پر اس کا فدیہ دینا ہے (حسن)
- ۶۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کی طرف سے گدیے جو بحالت احرام ٹڈیاں کھا رہے تھے منہ مایا سبحان اللہ تم مجرم ہو یہ تو دریائی شکار ہے ان کو بانی میں ڈال دو (م)
- ۷۔ فرمایا مجرم جب راستہ میں ٹڈیاں پائے تو انہیں پٹا دے اور اگر چارہ کار نہ ہو تو مار ڈالے اس پر کوئی کفارہ نہ ہوگا۔ (م)
- ۸۔ میں نے کہا اگر لوگوں کے سامان میں ٹڈیاں ہوں اور انہوں نے ان کو بغیر ارادہ کچن دیا ہو یا راہ میں ان کو پامال کر دیں منہ مایا اگر ان سے بچا جاسکے تو بچاؤ ورنہ ان کے قتل میں کوئی مضائقہ نہیں (مومن)
- ۹۔ فرمایا مجرم آبی پر زندہ نہ کھائے (مسل)

باب ثالث

﴿المحرم یصیب الصيد مراراً﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاذ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی المحرم یصیب الطیر، قال: علیہ الکفارة فی کل ما اصاب.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی محرم اصاب۔ دا قال: علیہ الکفارة، قلت: فان اصاب آخر قال: إذا اصاب آخر فلیس علیہ کفا۔ هو ممن قال اللہ عز وجل: «ومن عاد فینتقم اللہ منه».
- قال ابن اُبی عمیر، عن بعض اصحابہ: إذا اصاب المحرم الصيد خطأ فعليه ابدأ فی کل ما اصاب الکفارة وإذا اصابه متعمداً فان علیہ الکفارة فان عاد فأصاب ثانياً متعمداً فلیس علیہ الکفارة وهو ممن قال اللہ عز وجل: «ومن عاد فینتقم اللہ منه».

باب رابع

محرم کا کئی بار شکار کرنا

- ۱۔ اگر محرم بار بار شکار کرے تو ہر بار اسے کفارہ دینا ہوگا۔ (حسن)

۲۔ نہ فرمایا جو مجسم شکار کرے اس پر کفارہ ہے اور اگر دوبارہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں اور وہ ان میں سے ہے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور جو دوبارہ کرے تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ ابن ابی عمیر نے حضرت کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ غلطی سے مجسم شکار کرے تو ہمیشہ جب شکار کرے گا تو اس پر کفارہ ہوگا اور اگر عمداً کرے گا تو کفارہ ہوگا اور اگر دوبارہ عمدتاً اعادہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں بلکہ وہ موافق قول باری تم ان لوگوں میں سے ہوگا جن سے اللہ انتقام لے گا۔ (مسند)

﴿باب الثالث﴾

﴿المحرم بصيب الصيد في الحرم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن اُمیہ عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: ان قتل المحرم حمامة في الحرم فعليه شاة و ثمن الحمامة درهم أو شبيهه، يتصدق به أو يطعمه حمام مكة فإن قتلها في الحرم وليس بمحرم فعليه تمثيها.

۲۔ محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن اسماعیل، عن صالح بن عقیبة، عن الحارث بن المغيرة، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: سئل عن رجل أكل بيض حمام الحرم وهو محرم، قال: عليه لكل بيضة دم وعليه ثمنها سدس أو ربع الدرهم - الوهم من صالح - ثم قال: إن الدماء لم تدمه لا كله وهو محرم وإن الجزاء لم يمه لا أخذه بيض حمام الحرم.

۳۔ محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن اسماعیل، عن صالح بن عقیبة، عن یزید بن عبد الملک عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن رجل محرم مر وهو في الحرم فاتخذ عنق ظیفة فاحتلبها وشرب من لبنها قال: عليه دم وجزاؤه في الحرم ثمن اللبن.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن اُمیہ عمیر، عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان، وابن اُمیہ عمیر، عن معاوية بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إن أصبت الصيد وأنت حرام في الحرم فالقداء مضاعف عليك وإن أصبته وأنت خارج في الحرم فقيمة واحدة وإن أصبته وأنت حرام في الحل فأبنا عليك فداء واحد.

۵۔ عدۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن بعض رجاله، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إنما يكون الجزاء مضاعفا فيما دون البدنة حتى يبلغ البدنة

فَإِذَا بَلَغَ الْبِدْنَةَ فَلَا تَضَاعَفُ لِأَنَّهُ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دُونَ مِنْ يَعْظُمُ .
شَعَائِرُ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ .

۶۔ علی بن ابراہیم ، عن محمد بن عیسی ، عن الحسن بن محبوب ، عن اُمّی ولاد الحنّاط ، عن عمران بن أعین ، عن اُمّی جعفر رضی اللہ عنہ قال : قلت له : محرم تَقْتُلُ طَيْراً فِيمَا بَيْنَ الصَّافِ وَالْمَرْوَةِ عَمْدًا ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْفِدَاءُ وَالْجِزَاءُ وَيَنْزَرُ ، قَالَ : قلت : فَإِنْ فَعَلَهُ فِي الْكَعْبَةِ عَمْدًا ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْفِدَاءُ وَالْجِزَاءُ وَيَضْرِبُ دُونَ الْحَدِّ وَيَقَامُ لِلنَّاسِ كَمَا يَنْكَلُ غَيْرُهُ .

بات

حرم میں شکار کرنا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے اگر محرم قتل کرے کبوتر کو حرم میں تو اس کا کفارہ بکری ہے اور کبوتر کی قیمت ایک درہم یا اس کی مثل تصدق کرے یا وہ نہ کھلائے حرم کے کبوتروں کو اور اگر قتل کیا ہے حرم میں اور محرم نہیں ہے تو اس کی قیمت دینا ہوگی۔ (حسن)
- ۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے پاس میں جس نے حرم کے کبوتروں کے انڈے کھائے ہوں فرمایا اس کو ہر اندے کے بدلے قربانی دینا ہوگی اور اس کو دینا ہوگا پھٹا یا چوتھائی حصہ درہم کا ، یہ راوی صانع کا وہم ہے (پھٹا یا چوتھائی حصہ صانع میں ہے نہ کہ درہم میں) پھر صانع یا قربانی لازم ہوگی جب بحالت احرام کھایا ہو اور بدلہ دینا لازم ہوگا اگر اس نے حرم کے کبوتر کا انڈہ لیا ہے۔ (م)
- ۳۔ اگر محرم حرم میں ہرنی کو پکڑ کر اس کا دودھ کر پی لے تو اس پر دس قربانی ہے اور دودھ کی قیمت حرم میں دینا ہوگی۔ (م)
- ۴۔ مندرمایا اگر بحالت احرام حرم میں شکار کیا ہے تو فدیہ دو گنا دینا ہوگا اور اگر محل ہو کر حرم میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا اور اگر بحالت احرام مقام حرم میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا بدلہ دو گنا ہوگا جبکہ کفارہ بدلہ تک نہ پہنچے اور جب پہنچ جائے تو دو گنا نہ ہوگا کیونکہ یہ سب سے بڑا کفارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شعایر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ نشان ہوگا اس کے ولی تقویٰ کا (اور بدینہ شعایر

اللہ میں سے ہے۔ (مرسل)

۶۔ میں نے کہا اگر کوئی پرتندہ کو عمداً صفاد و مردہ کے درمیان قتل کرے فترمایا اس پر فدیہ بھی ہے قیمت بھی اور سزا بھی، میں نے کہا اگر کعبہ میں ایسا کرے فرمایا اس پر فدیہ بھی، اس کی قیمت بھی اور اس پر حد شرع بھی جاری کی جائے گی لوگوں کے سامنے تاکہ پھر کوئی ایسا نہ کرے۔ (حسن)

باب انوار

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد بن عيسى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: "ليبلونكم الله بشيء من الصبئ تناله أبديكم ورماحكم"، قال: حشرت لرسول الله صلى الله عليه وآله في عمرة الحديبية الوحوش حتى نالتها أبديهم ورماحهم.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن العلي بن قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: "يا أيها الذين آمنوا ليبلونكم الله بشيء من الصبئ تناله أبديكم ورماحكم"، قال: حشرت عليهم الصبئ في كل مكان حتى دنا منهم ليبلوهم الله به.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن قول الله عز وجل: "ذو اعدل منكم"، قال: العذل رسول الله صلى الله عليه وآله والإمام من بعده ثم قال: هذا مما أخطأت به الكتاب.

۴۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، رفعه في قوله تعالى: "تناله أبديكم ورماحكم"، قال: ما تناله الأيدي البيض والفراخ وما تناله الرماح فهو ما لا تصل إليه الأيدي.

۵۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل: "يحكم به ذو اعدل منكم"، قال: العذل رسول الله صلى الله عليه وآله والإمام من بعده ثم قال: هذا مما أخطأت به الكتاب.

۶۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن بعض أصحابه، عن أبي جميلة، عن زبد الشحام، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: "ومن عاد"

فینتقم الله منه ، قال : إن رجلاً انطلق وهو محرمٌ فأخذ ثعلباً فجعل يقرّب النار إلى وجهه وجعل الثعلب يصيح ويحدث من إسته وجعل أصحابه ينهونه عما يصنع ثم أرسله بعد ذلك فبينما الرجل نائمٌ إذ جاءته حبة فدخلت في فيه فلم تدعه حتى جعل يحدث كما أحدث الثعلب ثم خلّت عنه .

۷ - محمد بن یحییٰ رفعہ ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل أكل من لحم صید لا یدری ما هو وهو محرم ، قال : علیہ دم شاة .

۸ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن علی بن عقیبة ، عن اُبیہ عقیبة بن خالد عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سألتہ عن رجل قضی حجّہ ثم أقبل حتّٰی إذا خرج من الحرم استقبلہ صیدٌ قریب من الحرم و الصید متوجّہ نحو الحرم فرماہ فقتلہ ، ما علیہ فی ذلك ، قال : یقذیہ علی نحوہ .

۹ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن مہزیار قال : سألت الرجل عن المحرم یشرب الماء من قرۃ أو سقاء اتّخذ من جلود الصید هل يجوز ذلك أم لا ، فقال : یشرب من جلودہا .

باب

نواذر

۱ - فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق یہ وہ تم کو آزمائے گا کچھ اس شکار کے متعلق جسے تمہارے ہاتھ اور نیزے پالیں ، فرمایا عمرہ حدیبیہ کے وقت وحشی جانور حضرت رسول خدا کے پاس اس طرح جمع ہو گئے تھے کہ وہ ہاتھوں سے پکڑ سکتے تھے اور نیزوں سے مار سکتے تھے (حسن)

۲ - اس آیت کے متعلق پوچھا لیبلو نکسر اللہ الخ

فرمایا ہر طرٹ سے ان کے گرد وحشی جانور جمع ہو گئے تھے تاکہ ان کی وجہ سے اللہ ان کا امتحان لے (حسن)

۳ - فرمایا آیہ ذروا عدول منکم کے متعلق کہ عدل سے مراد رسول اللہ ہیں ان کے بعد امام نے فرمایا - اس میں کتابت کرنے والے نے خطا کی ہے (یعنی اصل صورت یہ ہے - ذروا عدول منکم نہ کہ ذروا عدول) (حسن)

- ۴۔ آیہ تنالہ ایذیکم دردماحکم کے متعلق فرمایا کہ تنالہ ایذی سے مراد ہے جن چیزوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں جیسے انڈے اور پتے اور دردماحکم سے مراد ہے وہ شکار جو ہاتھ سے نہ پکڑا جاسکے۔ (مرفوع)
- ۵۔ آیہ یحکم بعد ذل عدل منکم کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ہیں اور ان کے بعد امام، پھر تدایا یہ آیت منجملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والوں نے خطا کی ہے۔
- ۶۔ فرمایا اس آیت کے متعلق فمن عاد الیہ کہ ایک شخص نے لومڑی کو پکڑ کر آگ سے اس کا منہ جھلس دیا لومڑی چیخ چلا رہی تھی اور اس کی مقدمہ سے پاخانہ نکل رہا تھا اس شخص کے ساتھی ایسا کرنے سے منع کر رہے تھے۔ اس کے بعد اسے جھوڑ دیا۔ پس جبکہ یہ شخص سو رہا تھا ایک سانپ آ اور اس کے منہ میں گھس گیا یہاں تک اس کا پاخانہ نکل گیا جس طرح لومڑی ہگ رہی تھی اس کے بعد سانپ نے اسے جھوڑ دیا۔ (مرفوع)
- ۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص مجرم نے شکار کا گوشت کھا لیا اور وہ نہ جانتا تھا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے فرمایا اس کو قربانی دینا ہوگی جائزہ کے لحاظ سے۔ (مرفوع)
- ۸۔ سوال کیا ایک شخص اسکان حج ادا کر کے چلنا ناگاہ ایک شکار حرم کی دشت سے جاتا ہوا ملا اس نے تیرنا کر اسے قتل کر دیا اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا اس جائزہ کے لحاظ سے قربانی۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا ایک مجرم نے ایسی مشک یا پیار سے پانی پیا جو شکار کے چمڑے سے بنا ہوا ہے آیا یہ جایز ہے یا نہیں فرمایا پانی سکتا ہے۔ (مرفوع)

باب ۱۱

☆ (دخول الحرم) ☆

۱۔ عدۃ عن أصحابنا، عن أحدین أبي عبد الله، عن أبيه، عن القاسم بن ابراهيم عن أبان بن تغلب قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام مزاملة فيما بين مكة والمدينة فلما انتهى إلى الحرم نزل واغتسل وأخذ نعليه يديه ثم دخل الحرم حافياً فصنعت مثل ما صنع، فقال: يا أبان من صنع مثل ما رأيتني صنعت تواضعاً لله يحى الله عنه مائة ألف سيئة وكتب له مائة ألف حسنة وبنى الله عز وجل له مائة ألف درجة وقضى له مائة ألف حاجة.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن صالح بن السندي، عن حماد بن عیسی، عن حسین بن المختار، عن أبي عبيدة قال: زاملت أبا جعفر عليه السلام فيما بين مكة والمدينة فلما انتهى

إلى الحرم اغتسل وأخذ نعليه بيديه ثم مشى في الحرم ساعة .
عنه بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن المختار .
مثله .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ،
عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا دخلت الحرم فتناول من الإذخر فامضه
وكان يأمر أم فروة بذلك .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن
أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا دخلت الحرم فخذ من الإذخر فامضه .

قال الكليني : سألت بعض أصحابنا عن هذا فقال : يستحب ذلك ليطيب بها
الغف لتقيل الحجر .

۵ - أبو علي الأشعري ، محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ذريح قال
سأله عن الغسل في الحرم قبل دخوله أو بعد دخوله قال : لا يضرك أي ذلك فعلت
وإن اغتسلت بمكة فلا بأس وإن اغتسلت في بيتك حين تنزل بمكة فلا بأس .

باجل

حرم میں داخل

- ۱- میں مدینہ سے مکہ تک حضرت کا ہمسفر تھا جب آپ حرم کے پاس پہنچے تو سواری سے اترے اور غسل کیا اور اپنے
جوئے اپنے ہاتھوں میں لئے اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا اے ابان جو کوئی
اس طرح کرے گا جس طرح میں نے کیا ہے اور دے تو اضع تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ کو کرے گا اور اس کے
نام ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک لاکھ درجات عطا کرے گا اور ایک لاکھ حاجتیں بر لائے گا (بخاری)
- ۲- میں مکہ اور مدینہ کے سفر میں حضرت کے ساتھ تھا جب حرم کے قریب پہنچے تو آپ نے غسل کیا اور جوئے ہاتھ میں
لئے تب حرم میں داخل ہوئے۔ (بخاری)
- ۳- فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اندر گھاس لے کر چبانا مفرہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (بخاری)

- ۴۔ فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اذخر گھاس چباؤ، کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اصحاب سے اس کی وجہ دریافت کی، فرمایا تاکہ حجر اسود کو پوسہ دیتے وقت منہ خوشبو دار ہو۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا حرم میں داخلہ کے لئے غسل قبل داخلہ ہے یا بعد میں فرمایا اگر مکہ میں داخل ہو کر غسل کر لو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر مکہ میں آکر اپنے گھر میں نہالو تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۱

﴿قطع تلبیۃ الممتنع﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعبد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن صفوان بن یحیی؛ وابن اُمی عمیر؛ وصفوان، عن معاویۃ بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا دخلت مكة وأنت ممتنع فنظرت إلى بيوت مكة فاقطع التلبية وحد بيوت مكة التي كانت قبل اليوم عقبه المدينين وإن الناس قد أحدثوا بمكة ما لم يكن فاقطع التلبية وعليك بالتكبير والتهايل والتحميد والثناء على الله عز وجل بما استطعت.
- ۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن اسماعیل، عن حنان بن سدير عن اُبیہ قال: قال أبو جعفر وأبو عبد الله عليهما السلام: إذا رأيت أيات مكة فاقطع التلبية.
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن حماد، عن العلی بن اُبی عبد الله عليه السلام قال: الممتنع إذا نظر إلى بيوت مكة قطع التلبية.
- ۴۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن اُمی الحسن الرضا عليه السلام أنه مثل عن الممتنع متى يقطع التلبية، قال: إذا نظر إلى أعراس مكة عقبه ذي طوى، قلت: بيوت مكة؟ قال: نعم.

باب ۱۲

حج تمتع میں قطع تلبیہ

- ۱۔ فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے جب تمتع کے ارادہ سے تم مکہ میں داخل ہو اور مکہ کے مکانات نظر آنے لگیں اور عقبہ المدينین ان کی حد ہے لیکن لوگوں نے جو بات نہ تھی وہ پیدا کر لی ہے پس اس وقت تلبیہ قطع کرو اور تکبیر و تہلیل و تحمید و ثنائے الہی بجالاؤ جتنی زیادہ بجالا سکتے ہو۔ (حسن)

- ۲- سفر یا واجب تم مکہ کے گھر دیکھو تو تلبیہ بند کر دو (حسن)
 ۳- ترجمہ اوپر ہے۔ (حسن)
 ۴- مضمون وہی جو اوپر لکھا گیا

باب الحج

دخول مکہ

- ۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی بن فضال، عن یونس ابن یعقوب قال: قلت: لأبي عبد الله عليه السلام: من أين أدخل مكة وقد جئت من المدينة؟ فقال: أدخل من أعلى مكة وإذا خرجت تريد المدينة فاخرج من أسفل مكة.
- ۲- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن طلحة بن زید، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام أنه كان إذا قدم مكة بده بمنزله قبل أن يطوف.
- ۳- حمید بن زیاد، عن ابن سقاعة، عن غير واحد، عن أبان بن عثمان، عن محمد الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل يقول في كتابه: «وطهر بيتي للطائفين والماكين والركع السجود» فينبغي للعبد أن لا يدخل مكة إلا وهو طاهر قد غسل عرقه والأذى وتطهر.
- ۴- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا انتهيت إلى الحرم إن شاء الله فاغسل حين تدخله وإن تقدمت فإنه من بشر ميمون أو من فتح أو من منزلك بمكة.
- ۵- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي قال: أمرنا أبو عبد الله عليه السلام أن نغتسل من فتح قبل أن ندخل مكة.
- ۶- الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن عجلان أبي صالح قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا انتهيت إلى بشر ميمون أو بشر عبد الصمد فاغسل واخلع نعليك وامش حافياً وعليك السكينة والوقار.

۷۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قال لي : إن اغتسلت بمكة ثم نمت قبل أن تلو فاع ، غسلك .

۸۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الرجل يغتسل لدخول مكة ثم ينام فينوشأ قبل أن يدخل أبعزته ذلك أو يعيد ، قال : لا يبعزته لأنه إنما دخل بوضوء .

۹۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن نمر ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : من دخلها بسكينة غفر له ذنبه ، قلت : كيف يدخلها بسكينة ؟ قال : يدخل غير متكبر ولا متجبر .

۱۰۔ الحسين بن محمد ، عن معلمي بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يدخل مكة رجل بسكينة إلا غفر له ، قلت : ما السكينة ؟ قال : يتواضع .

باب

دخول مكة

۱۔ میں نے کہا مکہ میں کدھر سے داخل ہوں مدینہ سے آتے ہوئے فرمایا آتے ہوئے اونچے حصہ سے ادرباتے وقت نیچے سے ۔ (موتقی)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام جب مکہ آتے تو شروع کرتے اس کی منزلت کا اظہار طواف سے قبل ۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرمایا ہے اے ابراہیم واسماعیل میرے گھر کو صاف ستھرا رکھو طواف کرنے والوں ، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ، پس بندہ کو چاہیے کہ سبز زمین مکہ پر نہ داخل ہو مگر پاک و طاہر ہو کر ، اپنے پیسے کو دھوئے اور اپنے بدن کو پاک کرے ۔ (مرسل)

۴۔ جب حرم کے پاس پہنچو انشاء اللہ تو داخلہ کے وقت غسل کرو اور شہر سے باہر ہو تو بریمون یا مفاخ یا

- مکہ کے پاس والی منزل پر سے غسل کر کے داخل ہو۔ (حسن)
- ۵۔ حضرت نے مجھے حکم دیا غسل کرنے کا مقام فح سے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا تشریمون یا بسر عبد الصمد پر پہنچو تو وہیں غسل کرو اور جو تے اتار کر ننگے پاؤں چلو اور سکیینہ اور وقار سے چلو۔ (موثق)
- ۷۔ منہ مایا جب مکہ کے داخلہ کے لئے غسل کرو اور طواف سے پہلے سو جاؤ تو غسل کا اعادہ کرو (ض)
- ۸۔ فرمایا اگر کوئی دخول مکہ کے لئے غسل کرے پھر سو جائے پھر داخلہ سے پہلے وضو کرے آیا یہ کافی ہوگا یا اعادہ غسل کر منہ مایا کافی نہیں کیونکہ اس نے وضو ہی تو کیا ہے۔ (م)
- ۹۔ فرمایا جو مکہ میں سکیینہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکیینہ سے کیا مراد فرمایا ازراہ تکبر و تجبر داخل نہ ہو۔ (حسن)
- ۱۰۔ فرمایا مکہ میں جو کوئی سکیینہ سے داخل ہوگا اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکیینہ کیا ہے منہ مایا تو واضح اختیار کرے۔ (ض)

﴿باب﴾

﴿دخول المسجد الحرام﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ؛ و محمد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد الحرام فادخله حافياً على السكينة والوقار والخشوع ، وقال : ومن دخله بخشوع غفر الله له إن شاء الله ، قلت : ما الخشوع ؟ قال : السكينة ، لا تدخله بتكبر فإذا انتهيت إلى باب المسجد فقم وقل : «السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله و السلام على أنبياء الله و رسله و السلام على رسول الله و السلام على إبراهيم و الحمد لله رب العالمين» فإذا دخلت المسجد فارفع يديك و استقبل البيت وقل : «اللهم إني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكتي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وزري ، الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام ، اللهم إني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته مثابة للناس وأمناً مباركاً وهدى للعالمين ،

اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأزم طاعتك ، مطيعاً لأمرك ، راضياً بقدرك ، أسألك مسألة المضطر إليك الخائف لعقوبتك ، اللهم افتح لي أبواب رحمتك واستعملني بطاعتك ومرضاتك .

وردی أبو بصیر عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقول وأنت على باب المسجد :
 « بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله وخير الأسماء لله والحمد لله
 والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وآله ، السلام على محمد بن عبد الله السلام عليك أيها النبي
 ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله ، السلام على إبراهيم خليل الرحمن السلام
 على المرسلين والحمد لله رب العالمين ، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ، اللهم صل
 على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمد وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت
 على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميد مجيد ، اللهم صل على محمد وآل محمد عبدك ورسولك
 وعلى إبراهيم خليلك وعلى أنبيائك ورسلك وسلم عليهم و سلام على المرسلين والحمد لله رب
 العالمين ، اللهم افتح لي أبواب رحمتك واستعملني في طاعتك ومرضاتك واحفظني بحفظ
 الإيمان أبداً ما أبقيتني ، جل ثناء وجهك ، الحمد لله الذي جعلني من وفده وزوَّارِهِ و
 جعلني ممن يعمر مساجده وجعلني ممن ينجيه ، اللهم إني عبدك وذائرك في بيتك
 وعلى كل ما نهي حق لمن آتاه وزاره وأنت خير ما نهي وأكرم مزدور فأسألك يا الله يا رحمن
 بأنك أنت الله الذي لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك وبأنك واحد أحد صمد لم يلد
 ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد وأن محمداً عبدك ورسولك صلى الله عليه وآله و علي أهل بيته
 يا جواد يا كريم يا ماجد يا جبار يا كريم ، أسألك أن تجعل تحفتي إيتائي بزيارتهم
 إيتاك أو لشئ تعطيني فكل رقبتي من النار ، اللهم فك رقبتي من النار - قولها ثلاثاً -
 وأوسع علي من رزقك الحلال الطيب وادره عن شر شياطين الإنس والجن و شر
 فسقة العرب والعجم .

باجب

مسجد الحرام میں داخلہ

۱۔ فریاجب مسجد الحرام میں داخل ہونے کے پیرسکینہ دو قار و خور کے ساتھ اور سربا یا جو اس طرح

داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ میں نے کہا خشر کیا ہے فرمایا اس کینہ کبتر سے اس میں نہ جاؤ جب باب مسجد پر پہنچو تو گھرے ہو کر کہو:

السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته

بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله والسلام على أنبياء الله ورسله والسلام على رسول الله والسلام على إبراهيم والحمد لله رب العالمين

میرا سلام ہوئے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت آپ بسم اللہ وبالله ومن اللہ وما شاء اللہ اور سلام ہو انبیا و مرسلین خدا پر اور سلام ہو رسول اللہ پر اور سلام ہو حضرت ابراہیمؑ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جب مسجد میں داخل ہو کر اپنے ہاتھ بلند کر دو اور غائے کعبہ کی طرف رخ کر کے کہو: اللهم! انني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكتي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وذري الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام، اللهم! انني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته مثابة للناس وأمنأ مباركا وأهدى للعالمين، اللهم! انني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأؤم طاعتك، مطيعاً لأمرك، راضياً بقدرتك، أسألك مسألة المضطر إليك الخائف لعقوبتك، اللهم! افتح لي أبواب رحمتك واستعملني بطاعتك ومرضاتك،

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس مقام میں جو میری پہلی عبادت ہے کہ میری توبہ قبول کر اور میری خدا سے درگزر کر اور میرے گناہوں کے بوجھ کو مجھ سے ہٹا دے۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر بھیجا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ تیرا صاحب حرمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کے لئے ثواب پانے کی جگہ بنایا ہے اور امن و برکت والا اور تمام عالموں کے لئے ہدایت، میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب ہوں اور تیری اطاعت کا خواستگار، تیرے حکم کا مطیع اور تیری قدر پر راضی، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مضطر ہو کر اور تیرے عذاب سے ڈر کر، یا اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ سے اپنی اطاعت اور مرضی کا عمل کرا، اور ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ علیہ السلام نے فرمایا کہ یوں کہے جب مسجد کے دروازے پر پہنچے

بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله وعلى منة رسول الله ﷺ وخير الأسماء لله والحمد لله والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله، السلام على محمد بن عبد الله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله، السلام على إبراهيم خليل الرحمن السلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، اللهم صل

علیٰ محمد و آل محمد و بارک علیٰ محمد و آل محمد و ارحم غدا و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت
 علیٰ ابراہیم و آل ابراہیم انک حید مجید، اللہم صل علیٰ محمد و آل محمد عبدک و رسولک
 و علیٰ ابراہیم خلیلک و علیٰ انبیاءک و رسالتک و سلم علیہم و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب
 العالمین، اللہم افتح لی أبواب رحمتک و استعملنی فی طاعتک و مرضاتک و احفظنی بحفظ
 الایمان ابدأماً أبقیتنی، جل ثناء وجهک، الحمد للہ الذی جعلنی من وفده و زوآره و
 جعلنی ممن یعمر مساجده و جعلنی ممن یناجیہ، اللہم انی عبدک و ذائک فی بیتک
 و علی کل مانی حق لمن آتاه و زاره و أنت خیر مانی و أکرم موزور فأسألك یا اللہ یا رحمن
 بآنتک أنت اللہ الذی لا إله إلا أنت وحدک لا شریک لک و بآنتک واحدٌ صمدٌ لم تلد
 ولم تولد ولم یکن له کفواً أحد^(۱) و أن محمداً عبدک و رسولک صلی اللہ علیہ و علی اهل بیتہ
 یا جواد یا کریم یا ماجد یا جبار یا کریم، أسألك أن تجعل تحفتک إیّائی بزائی
 إیّاک أول شیء تعطیني فکاک رقبتي من النار، اللہم فک رقبتي من النار - تقولها ثلاثاً -
 و أوسع علي من رزقک الحلال الطیب و ادره عنی شر شیاطین الجن و انس و شر
 فسقة العرب و العجم .

بسم اللہ و باللہ و من اللہ ما شاء اللہ ادرملت رسول اللہ

پر ادر بہترین اسماء اللہ کی کے لئے ہیں اور محمد بھی اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو رسول خدا پر اور محمد بن عبد اللہ پر
 اور سلام ہو آپ پر لئے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو سلام ہو تمام انبیاء و مرسلین پر سلام ہو ابراہیم خلیل پر
 سلام ہو مرسلین پر اور محمد ہے اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر یا اللہ
 رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور برکت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رحم کر محمد و آل محمد پر مجھے تو نے برکت و رحمت نازل کی ابراہیم
 و آل ابراہیم پر، تو حمید و مجید ہے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر، وہ محمد جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور ابراہیم
 پر جو تیرے خلیل ہیں اور اپنے انبیاء اور مرسلین پر اور سلام ہو ان پر اور مرسلین پر اور محمد کا سزا دار رب العالمین
 ہے یا اللہ میرے لئے ابواب رحمت کو کھول دے اور توفیق دے کہ تیری اطاعت اور مرضی کا عمل مجھ سے صادر ہو اور ایمان
 کی حفاظت کے ساتھ میری حفاظت کر اور یہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے اپنے گھر بلایا اور اس کا زائر بنایا
 اور مجھے ان لوگوں میں سے سزا دہا جو مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مناجات کرنے والوں میں سے بنایا یا اللہ میں تیرا بندہ
 ہوں تیرے گھر کا زائر ہوں اور تو ان میں سب سے بہتر ہے جس کے پاس آیا جائے تو مستحق ہے اس کا کہ بندہ تیرے

پاس آئے اور تیرے گھر کی زیارت کرے۔ میں سوال کرتا ہوں اسے رخصت اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرا کوئی شریک نہیں تو واحد واحد و حمد ہے نہ کوئی کو پیدا کیا نہ کچھ کسی نے پیدا کیا۔ کوئی تیرا کفو نہیں۔ محمدؐ تیرے جبر رسول ہیں اے جو ادو کریم اے ماجد، ان پر اور ان کی آل پر صلوٰۃ ہو۔

اسے جبار اے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے رقرار دے میری زیارت کو اپنا تحفہ اور سب پہلے عطا کر میری گردن کی آزادی نارہنم سے اور میرے رزق حلال و طیب میں وسعت دے اور در در کہ مجھ کو شریعتیا طیس و امن و جن سے اور فاسقان عرب و عجم کے شہ سے۔ (حسن)

﴿ باب ۱۱ ﴾

﴿ (الدعاء عند استقبال الحجر واستلامه) ﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن ابن اُمی عمیر ؛ و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن اُمی عمیر ؛ و صفوان بن یحیی ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : إذا دنوت من الحجر الأسود فارفع يديك واحد الله و ابن عليه و صل علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اسأل الله أن يتقبل منك ثم استلم الحجر و قبله فإن لم تستطع أن تقبله فاستلمه بيدك فإن لم تستطع أن تستلمه بيدك فأشرا لیه و قل : « اللهم أمتني أدبتي و میثاقي تعاهدته لتشهد لي بالموافاة ، اللهم تصديقاً بكتابك و علی سنة نبيك أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أن محمداً عبده و رسوله آمنتم بالله و كفرتم بالجبوت و الطاغوت و باللات و المزي و عبادة الشيطان و عبادة كل ند يدعي من دون الله » فإن لم تستطع أن تقول هذا كله فبعضه و قل : « اللهم إليك بسطت يدي و فيما عندك عظمت رغبتي فأقبل صيحتي و اغفر لي و ارحمني ، اللهم إني أعوذ بك من الكفر و الفقر و مواقف الخزي في الدنيا و الآخرة »

۲۔ وفي رواية أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد الحرام فامشي حتى تدنو من الحجر الأسود فتستقبله و تقول : « الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحان الله و الحمد لله و لا إله إلا الله و الله أكبر ، أكبر من خلقه و أكبر ممن أخشى و أحذر و لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك و له الحمد يحيي و يميت و يميت و يحيي بيده الخير و هو على كل شيء قدير » و تصلي على النبي و آل النبي

[صلی اللہ علیہ وسلم] او تسلم علی المرسلین کما فعلت حین دخلت المسجد ثم تقول :
 « اللهم انی اومن بوعدک وأوفی بعهدهک » ثم ذکر کما ذکر معاویہ .
 ۳ - علی بن ابراہیم ، عن اسیہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حرب ، عن ذکرہ ،
 عن ابي جعفر علیہ السلام قال : إذا دخلت المسجد الحرام وحاذیت الحجر الأسود فقل :
 « أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شریک له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله آمنت بالله و
 کفرت بالطاغوت وباللآت والعزى وبعبادة الشیطان وبعبادة کلّ ندّ يدعی من دون
 الله » ثم اذن من الحجر واستلمه یمینک ثم تقول : « بسم الله والله أكبر ، اللهم امانتی
 أدبها وميثاقی تعاهدته لتشهد عندک لی بالموافاة » .

باب ۱۱

دعائے استقبال حجر

۱- فرمایا جب حجر اسود سے قریب ہو تو ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کر دو اور تیری پر در و ربہجو اور اللہ سے سوال کر دو کہ وہ
 تمہاری عبادت قبول کرے پھر حجر اسود کو بوسہ دو اور ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے بوسہ دو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو
 تو اس کی طرف اشارہ کر دو اور کہو یا اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کیا اور اپنے عہد کو پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی
 گواہی دے یا اللہ میں تصدیق کرتا ہوں تیری کتاب کی اور میں تیرے نبی کی سنت پر ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
 کوئی معبود نہیں ۔ وہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عہد و رسول میں ہیں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے
 انکار کیا ہے شیا طین لات و عزری سے اور شیا طین کی عبادت سے اور ہر اس ذات کی عبادت سے جسے اللہ کے سوا
 پوجا جاتا ہے اور یہ سب کہتا ممکن نہ ہو تو کہو یا اللہ میں نے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلا یا ہے اور جو تیرے ید قدرت
 میں ہے اس کی طرف پوری رغبت کی ہے ۔ پس تو میری تیسے کو قبول کر اور مجھے بخش دے اور رحم کر ۔ یا اللہ میں تجھ سے پناہ
 مانگتا ہوں کفر و فتنے سے اور ذلت کے مواقع سے دنیا و آخرت میں ۔

۲- حضرت نے فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو پس چلو اور حجر اسود کے قریب آؤ اسے بوسہ دو اور کہو
 الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحانه الله والحمد لله ولا إله
 إلا الله والله أكبر ، أكبر من خلقه وأكبر ممن أخشى وأحذر ولا إله إلا الله وحده لا شریک له

، له الملك وله الحمد يحيي ويميت ويحيي بينه وبينه الخير وهو على كل شيء قدير حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ملک ہے اللہ اور سزاوار حمد ہے اللہ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکبر ہے اپنی مخلوق سے اور اکبر ہے ہر اس چیز سے جس نے اسے پیدا کیا وہ وعدہ لا شریک ہے ملک اسی کلمہ حمد کا سزاوار وہی ہے وہ جلاتا اور مارتا ہے اور مارتا اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور درد بھیجو حمد و آل محمد پر اور سلام بھیجو مسلمان پر اس طرح جس طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت بھیجتا تھا پھر کہو یا اللہ میں تیرے وعدہ پر ایمان لایا ہوں تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں پھر آپ نے ذکر کیا اس کا جو معاویہ ذکر کیا کرتا تھا۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو اور محاذ حجر اسود میں پہنچو تو کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبداً و رسولہ ، میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے انکار کیا شیاطین اور لات و عزی کا اور عبادت شیاطین کا اور ہر اس کی عبادت کا جس کو خدا کا مثل قرار دے کر پوجا جاتا ہے پھر حجر کے قریب جا کر داہنے ہاتھ سے مس کرو اور کہو بسم اللہ واللہ واللہ و اکبر یا اللہ یرحمی امتی جی جی میں نے پورا کیا اور عہد تھا جسے میں نے پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے۔ (مرسل)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ الاستلام والمسح ﴾

۱۔ عن محمد بن یحیی ، عن صفوان بن یحیی ، عن یعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن استلام الركن قال : استلامه أن تلمس بطنك به والمسح أن تمسحه بيدك .

باب ۱۳

پوٹنا اور چھونا

۱۔ میں نے استلام رکن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا استلام کی صورت یہ ہے کہ اپنے شکم کو اس سے ملا دے اور مسح یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے۔

﴿ باب ۱۴ ﴾

﴿ المزاحمة على الحجر الاسود ﴾

۱۔ عن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال :

قال أبو عبد الله عليه السلام : كُتِبَ قَوْلُ : لَا بَدَّ أَنْ نَسْتَفْتِحَ بِالْحَجَرِ وَنَخْتُمَ بِهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعنه بن إسماعيل عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنت أطوف وسفيان الثوري قريب مني فقال : يا أبا عبد الله كيف كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصنع بالحجر إذا انتهى إليه ، فقلت : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يستلمه في كل طواف فريضة ونافلة ، قال : فتخلف عني قليلاً فلمّا انتهيت إلى الحجر جرت ومشيت فلم أستلمه فلحقني فقال : يا أبا عبد الله ألم تخبرني أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يستلم الحجر في كل طواف فريضة ونافلة ؟ قلت : بلى ، قال : فقد مررت به فلم تستلم ، فقلت : إن الناس كانوا يرون لرسول الله صلى الله عليه وآله ما لا يرون لي و كان إذا انتهى إلى الحجر أفرجوا له حتى يستلمه وإنني أكره الزحام .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن سيف التمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أتيت الحجر الأسود فوجدت عليه زحاماً فلم ألق إلا رجلاً من أصحابنا فسأله فقال : لا بدّ من استلامه فقال : إن وجدته خالياً وإلا فسلم من بعيد .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل حجّ ولم يستلم الحجر ، فقال : هو من السنة فإن لم يقدر فالله أولى بالعتذر .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنني لأخلص إلى الحجر الأسود فقال : إذا طفت طواف الفريضة فلا يضرك .

٦ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجر إذا لم أستطع مسكه وكثر الزحام ، فقال : أمّا الشيخ الكبير والضعيف والمرضى فمرخص وما أحب أن تدع مسكه إلا أن لا تنجد بداً .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أحمد بن محمد بن

ابی نصر ، عن محمد بن عیبد اللہ قال : سئل الرضا علیہ السلام عن الحجر الأسود وهل یقاتل علیہ الناس إذا کثروا ، قال : إذا کان كذلك فأوم إليه إيماء بيده .

۸ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن اُبی ایوب الخزّاز ، عن اُبی بصیر ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لیس علی النساء جهر بالتلیة ولا استلام الحجر ولا دخول البيت ولا سعی بین الصفا والمروة - یعنی الهرولة - .

۹ - عدۃ من اصحابنا ، عن أحمد بن اُبی عبد اللہ ، عن أحمد بن موسی ، عن علی ابن جعفر ، عن محمد بن مسلم ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : استلموا الرکن فانہ یمین اللہ فی خلقه یصافح بها خلقه مصافحة العبد - أو الرجل - یشهد لمن استلمه بالموافاة .

۱۰ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن النعمان ، عن سعید الأعرج ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : سأله عن استلام الحجر من قبل الباب ، فقال : ألیس إنما تريد أن تستلم الرکن ؟ قلت : نعم ، قال : یجزئک حیث مانالت یدک .

باب

مزامنت حجر اسود پر

- ۱ - حضرت نے فرمایا افتتاح حجر اسود سے کرو اور اسی پر ختم کرو لوگوں کی (ب کثرت ہے ، رحمہ)
- ۲ - حضرت نے فرمایا میں طوان کر رہا تھا اور سفیان ثوری میرے قریب تھا مجھ سے کہنے لگا - اے ابو عبد اللہ ، رسول اللہ کا عمل حجر اسود کے پاس آکر کیا ہوتا تھا - میں نے آنحضرت ہر طوان میں خواہ فریضہ ہو یا ناسفہ استلام کرتے تھے یہ سن کر وہ مجھ سے کچھ دور ہٹ گیا جب میں حجر کے پاس گیا تو آگے بڑھ گیا استلام نہ کیا - اس نے کہا - اے ابو عبد اللہ کیا آپ نے یہ نہیں بتایا کہ رسول اللہ ہر طوان کے بعد استلام حجر اسود کیا کرتے تھے ناسفہ ہو یا فریضہ لیکن آپ بغیر استلام کے گزار گئے میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ کے لئے جو رو آرکتے تھے ہمارے لئے روا نہیں رکھتے - جب حضرت حجر تک پہنچتے تھے تو لوگ پھٹ جاتے تھے اور آپ استلام کر لیتے تھے ہمیں اثر دام مانع ہے - (رحمہ)
- ۳ - میں نے حضرت سے کہا جب میں حجر اسود کے پاس آیا تو میں نے بہت جھوم پایا اپنے ایک دوست سے اس کے متعلق

- پوچھا اس نے کہا استلام ضروری ہے فرمایا اگر خالی حلیہ ہو تو کرو ورنہ دور سے بوسہ لے لو۔ (۴)
- ۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے حج کیا استلام نہیں کیا فرمایا وہ سنت ہے اگر قدرت نہ ہو تو اللہ بہتر عذر کا جاننے والا ہے۔
- ۵۔ میں نے کہا میں حجر اسود تک نہیں پہنچ سکا فرمایا جب تم نے طواف فریضہ ادا کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔ (۵)
- ۶۔ میں نے حضرت سے کہا اگر حجر کو مس کرنا ممکن نہ ہو اور ہجوم زیادہ ہو۔ فرمایا شیخ، کبیر اور ضعیف اور مریدین کے لئے اجازت ہے اور میں مس کرنے کے ترک کو پسند نہیں کرتا مگر جب چارہ کار نہ ہو۔ (مرسل)
- ۷۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا حجر اسود کے بارے میں کہ آیا جب لوگوں کی کثرت ہو تو ان کو بزدلی سے بچنے کے لئے لڑائی کی جائے فرمایا اگر ایسی صورت ہو تو ہاتھ سے اشارہ کیا جائے۔ (مجموع)
- ۸۔ فرمایا عورتیں باؤ از بلند تبلیہ نہ کریں اور نہ استلام حجر کریں اور نہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں اور نہ سعی صفاد مرودہ میں ہر وہ کریں۔ (حسن)
- ۹۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے استلام حجر کرو کہ وہ بمنزلہ خدا کے دامن ہاتھ کے ہے اس کی مخلوق میں جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے یہ مصافحہ بندہ کا خدا سے ہے یہ حج اپنے استلام کرنے والے کے عہد پر در کرنے کی گواہی دے گا۔ (مجموع)
- ۱۰۔ میں نے استلام حجر کے متعلق پوچھا دروازہ کی طرف سے فرمایا کیا ایسا نہیں کہ تم رکن کے استلام کا ارادہ رکھتے ہو یا میں نے کہا ہاں ارادہ تو ہے مگر مایا تو یہ کافی ہے اگر ہاتھ دہان تک نہیں پہنچتا۔ (۶)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ (الطواف و استلام الارکان) ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ، عن ابن ابی عمیر؛ وعن ابن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان عن ابن ابی عمیر؛ وصفوان بن یحیی، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال:
- طف بالبيت سبعة أشواط وتقول في الطواف: «اللهم اني أسألك باسمك الذي بمشي به علي طلل الماء كما يمشي به علي جدد الأرض وأسألك باسمك الذي تهتز له عرشك وأسألك باسمك الذي تهتز له أقدام ملائكتك وأسألك باسمك الذي دعاك به موسى من جانب الطور فاستجبت له وألقيت عليه حبة منك وأسألك باسمك الذي غفرت به لمحمد ﷺ ما تقدم من ذنبه وما تأخر وأتممت عليه نعمتك أن تفعل بي كذا و

كذا - ما أحببت من الدعاء - ، وكلما انتهيت إلى باب الكعبة فصل على النبي ﷺ و تقول فيما بين الركن اليماني والحجر الأسود : «ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار» ، قل في الطواف : «اللهم إني إليك فقير وإني خائف مستجير فلا تغير جسمي ولا تبدل اسمي» .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمد بن سنان عن عبد الله بن مسكان قال : حدثني أسوب أخو أديم ، عن الشيخ قال : قال لي أبي : كان أبي ﷺ إذا استقبل الميزاب قال : «اللهم اعتق رقبتني من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادره عني شر فسقة الجن والإنس وأدخلني الجنة برحمتك» .

٣ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن عبد السلام ابن عبد الرحمن بن نعيم قال : قلت لأبي عبد الله ﷺ : دخلت طواف الفريضة فلم يفتح لي شيء من الدعاء إلا الصلاة على محمد وآل محمد وسعيت فكان كذلك ؟ فقال : ما أعطى أحد ممن سأل أفضل مما أعطيت .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبد الله ﷺ : ما أقول إذا استقبلت الحجر ؟ فقال : كبر وصل على محمد وآله ، قال : وسعته إذا أتى الحجر يقول : «الله أكبر السلام علي رسول الله ﷺ» .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن عاصم ، عن أبي عبد الله ﷺ قال : كان علي بن الحسين ﷺ إذا بلغ الحجر قبل أن يبلغ الميزاب يرفع رأسه ثم يقول : «اللهم أدخلني الجنة برحمتك - وهو ينظر إلى الميزاب - وأجرني برحمتك من النار وعافني من السقم وأوسع علي من الرزق الحلال وادره عني شر فسقة الجن والإنس وشر فسقة العرب والعجم» .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة قال : سمعت أبا عبد الله ﷺ يقول لما انتهى إلى ظهر الكعبة حين يجوز الحجر : «يا ذا المن والطول والجود والكرم إن علي ضعيف فضاعفه لي وتقبله مني إنك أنت السميع العليم» .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن

سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يستحب أن تقول بين الركن والحجر : اللهم آتني حسنة الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ، وقال : إن ملكاً موكلاً يقول : آمين .

٨ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله لا يستلم إلا الركن الأسود اليماني ثم يقبلهما و يضع خده عليهما ورأيت أبي يفعله .

٩ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف بالبيت فإذا رجل يقول : ما بال هذين الركنين يستلمان ولا يستلم هذان ؟ قلت : إن رسول الله صلى الله عليه وآله استلم هذين ولم يعرض لهما إذا لم يعرض لهما رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ قال جميل : ورأيت أبا عبدالله عليه السلام يستلم الأركان كلها .

١٠ - أحمد بن محمد ، عن البرقي ، رفعه ، عن زيد الشحام أبي أسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف مع أبي عبدالله عليه السلام وكان إذا انتهى إلى الحجر مسحه بيده وقبله وإذا انتهى إلى الركن اليماني التزمه قلت : جعلت فداك تمسح الحجر بيدك وتلتزم اليماني ؟ فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما أتيت الركن اليماني إلا وجدت جبرئيل قد سبقني إليه يلتزمه .

١١ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن علي ، عن دبعي ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إن الله عز وجل وكل بالركن اليماني ملكاً هجيراً يؤمن على دعائكم .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إن ملكاً موكلاً بالركن اليماني منذ خلق الله السماوات والأرض ليس له هجير إلا التأمين على دعائكم فلينظر عبد بما يدعو ، فقلت له : ما الهجير ؟ فقال : كلام من كلام العرب أي ليس له عمل . وفي رواية أخرى ليس له عمل غير ذلك .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية [بن عمار] ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الركن اليماني باب من أبواب الجنة لم يلقه الله منذ فتحه . وفي رواية أخرى بابنا إلى الجنة الذي منه ندخل .

١٤ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن علي بن النعمان ، عن إبراهيم بن سنان ، عن أبي مريم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام أطوف فكان لا يمر في طواف من طوافه بالرُّكن اليماني إلَّا استلمه ثم يقول : اللهم تب عليّ حتّى أتوب و اعصمني حتّى لأعود .

١٥ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن أبي الفرج السندي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنت أطوف معه بالبيت فقال : أيُّ هذا أعظم حرمة ؟ قلت : جعلت فداك أنت أعلم بهذا مني فأعاد عليّ فقلت له : داخل البيت ، فقال : الرُّكن اليمانيُّ عليّ باب من أبواب الجنة مفتوح لشعبة آل محمد ، مستودع عن غيرهم ، وما من مؤمن يدعو بدعاء عنده إلَّا صعد دعاؤه حتّى يُلصق بالعرش ، ما بينه وبين الله حجاب .

١٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن في هذا الموضع - يعني حين يجوز الرُّكن اليماني - ملكاً أعطي سماع أهل الأرض فمن صلى على رسول الله صلى الله عليه وآله حين يبلغه أبلغه إياه .

١٧ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي - أو غيره - عن حماد ابن عثمان قال : كان بمكة رجل مولى لبني أمية يقال له : ابن أبي عوانة له عيادة وكان إذا دخل إلى مكة أبو عبد الله عليه السلام أو أحدٌ من أشباخ آل محمد عليهم السلام يبعث به وإنه أنى أبا عبد الله عليه السلام وهو في الطواف فقال : يا أبا عبد الله ما تقول في استلام الحجر ؟ فقال : استلمه رسول الله صلى الله عليه وآله فقال له : ما أراك استلمته ، قال : أكره أن أؤدي ضعيفاً وأنا ذِي قال : فقال : قد زعمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله استلمه ، قال : نعم ولكن كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا رآه عرفوا له حقّه وأنا فلا يعرفون لي حقّي .

١٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أن عليّاً صلوات الله عليه سئل كيف يستلم الأقطع الحجر ، قال : يستلم الحجر من حيث القطع فإن كانت مقطوعة من المرفق استلم الحجر بشماله .

۱۹۔ عہد بن یحییٰ، عن ذکرہ، عن عہد بن جعفر النوفلی، عن ابراہیم بن عیسیٰ عن ابيه، عن أبي الحسن علیہ السلام أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالكعبة حتى إذا بلغ الركن اليماني رفع رأسه إلى الكعبة ثم قال: «الحمد لله الذي شرّفك وعظّمك والحمد لله الذي بعثني نبياً وجعل علياً إماماً، اللهم اهدله خبار خلقك وجنبه شراد خلقك».

باب ۱۲

طواف واستلام ارکان

۱۔ فرمایا خانہ کعبہ کا طواف سات بار کرو اور طواف میں کہو۔

یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے ہاں میں اور نا ہمو از زمین چلتے ہیں اور اس نام سے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حرکت دیتا ہے اور عرش اس سے جھومتا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس ملک کو و جد میں آتے ہیں اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے موسیٰ نے طور پر دعا کی تھی اور تو نے اس کو قبول کیا اور ان پر رحمت نازل کی اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے اور نعمتوں کو ان پر تمام کیا۔ میرے ساتھ ایسا اب کر جو کچھ میری دعا سے تو پسند کرے اور جب دروازہ کعبہ پہنچے تو درود بھیج جی پر اور ان کی آل پر اور رکن یمانی اور حجرہ اسود کے درمیان کہے۔ اے ہمارے رب دنیا و آخرت میں نیکی دے اور عذاب و دوزخ سے بچا اور طواف میں کہو یا اللہ میں تیری بارگاہ کا فیقر ہوں تجھ سے خائف ہوں اور تیری پناہ چاہتیے والا میرا جسم متغیر نہ کرنا اور میرے نام کو نہ بدلنا۔ (رحمن)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد جب پرنا رکعبہ کے سامنے آتے تو کہتے یا اللہ میری گردن نار سے آزاد کر اور اپنے رزق حلال کو میرے اوپر زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور کر اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر۔ (غفر)

۳۔ میں نے کہا میں نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن سوائے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کے میں نے کوئی دعا نہیں پڑھی اسی طرح سنی کا فرمایا نہیں سب سے بہتر اس کی جرات لے گا۔ (رحمن)

۴۔ میں نے کہا میں حجر اسود کے مقابل جا کر میں کیا کہوں فرمایا بیکسر محمد و آل محمد پر درود بھیجو رادی کہتا ہے میں نے سنا کہ جب آپ حجرہ کے پاس آئے تو فرمایا اللہ اکبر اور سلام ہو رسول اللہ پر۔ (رحم)

۵۔ حضرت میزاب تک پہنچنے سے پہلے جب حجرہ کے پاس آئے تو آپ نے سر اٹھا کر نہایا یا اللہ اپنی رحمت سے مجھے جنت میں

- داخل کر اور آپ میزبان کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور مجھے نارود ووزخ سے پناہ دے اور بیماری سے بچا اور رزق حلال میں زیادتی کر اور ناسق جن و انس اور عرب و عجم کے شر سے بچاے۔ (م)
- ۶۔ میں نے حضرت سے سنا جب آپ پشت کعبہ کی طرف آئے تو یہ دعا کی۔ اے صاحب احسان و طاعت حمد و کرم میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھ سے قبول کر بے شک تو سمیع و علیم ہے (حسن)
- ۷۔ فرمایا مستحب ہے یہ کھنار کن درجہ کے درمیان یا اللہ مجھے دنیا و آخرت میں نیکی دے اور عذاب نار سے بچاے فرمایا کہ اس کا ملک موکل آمین کہتا ہے۔ (م)
- ۸۔ فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کا پھر ان دونوں کو بوسہ دیتے اور اپنا رخسارہ اس پر رکھتے، میرے والد بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (موثق)
- ۹۔ فرمایا میں طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ کیا بات ہے کہ ان دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں اور ان دو کا نہیں کرتے؟ میں نے کہا رسول اللہ انہی دو کا استلام کرتے تھے پس تم بھی ان دو سے تعرض نہ کرو جبکہ رسول اللہ نے نہیں کیا۔ جمیل کہتا ہے میں نے دیکھا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام تمام ارکان کا استلام کرتے تھے (م)
- ۱۰۔ فرمایا راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب آپ حجر کے پاس پہنچے تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور بوسہ دیا اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو اس سے چمکے گئے میں نے کہا میں آپ فدا ہوں آپ نے جو کو تو اپنے ہاتھ سے مس کیا اور رکن یمانی کو چمکے گئے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب میں رکن یمانی کے پاس آیا تو جبریل نے مجھ سے آگے بڑھ کر اسے پستے بٹھایا؟
- ۱۱۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جو اس سے پٹھا بولے اور تہاری دعاؤں پر آمین کہتا ہے۔ (موثق)
- ۱۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جب سے اس نے آسمان و زمین کو خلق فرمایا ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ صرف تہاری دعاؤں پر آمین کہے لہذا بندہ کو سوچ سمجھ کر دعا کرنی چاہیے یہ میں نے کہا ہجر کیا ہے فرمایا یہ ایک کلام ہے کلام عرب سے یعنی اس کا کوئی عمل نہیں۔ (حسن)
- ۱۳۔ فرمایا رکن یمانی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے جب سے خدا نے اسے کھولا ہے بند نہیں کیا اور ایک روایت میں ہے وہ ہمارا دروازہ ہے جنت کی طرف جس سے ہم داخل ہوں گے (حسن)
- ۱۴۔ میں امام باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا حضرت ہر طواف میں جب رکن یمانی کی طرف سے گزرتے تو اس سے پٹٹ جاتے پھر فرماتے یا اللہ جب میں توبہ کروں میری توبہ قبول کر اور بچا مجھے جب میں نہ لوٹوں۔ (م)
- ۱۵۔ میں حضرت کے ساتھ طواف کر رہا تھا فرمایا خدا کی قسم یہ بڑی حرمت والا ہے میں نے کہا میں آپ فدا ہوں آپ اس کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس کا حضرت نے پھر اعادہ فرمایا میں نے کہا کیا اس سے داخل بیت مراد ہے نہ فرمایا

رکن یمانی مراد ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو کھلا ہوا ہے شبیعان آل محمد کے لئے، زکوان کے غریب، جو بندہ مومن اس کے پاس دعا کرتا ہے اس کی دعا عرش تک پہنچتی ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا۔ (ص)

۱۶۔ فرمایا یہ ہے وہ جگہ یعنی جب رکن یمانی کی فرشتہ کو گزرتا پاتا ہے تو جو اہل ارض سے سنا ہے وہ اسے بتاتا ہے پس

جو محمد آل محمد پر درود بھیجتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے تو وہ اس فرشتہ تک پہنچتا ہے۔ (ص)

۱۷۔ مکہ میں ایک شخص ابن دل عوانہ نامے رہتا تھا جو بنی امیہ کا غلام تھا جبکہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام یا

آل محمد میں سے کوئی شخص اس سے ملتا تو ان سے بحث کرتا وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ آپ طواف

میں تھے کہے۔ لے ابو عبد اللہ آپ استلام حجر اسود کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے اس کا استلام کیا

اس نے کہا میں نے آپ کو تو استلام کرتے نہیں دیکھا، فرمایا میں نے اچھا نہ سمجھا کہ کسی کو در کو ایذا دوں یا ایذا پاؤں

اس نے کہا رسول اللہ تو استلام کرتے تھے فرمایا لیکن ان کا حق پہنچانے تھے اور میں ہوں کہ لوگ میرا حق نہیں پہنچاتے۔

۱۸۔ میں نے کہا جس کا ہاتھ کٹ گیا ہو وہ استلام کیسے کرے۔ فرمایا اگر کوئی سے کٹ گیا ہے تو بائیں ہاتھ سے کرے۔ (ص)

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہہ کا طواف کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس

کی جس نے مجھے نبی اور علی کو امام بنایا یا اللہ اس کی طرف نیک بندوں کو بھیج اور شریر بندوں سے اسے بچا (مرسل)

﴿باب ۱۲﴾

﴿الملتزم والدعاء عندہ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن

العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: من أين أستلم

الكعبة إذا فرغت من طوافي؟ قال: من دبرها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل،

عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن استلام الكعبة فقال: من

دبرها.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن

سويد، عن عبد الله بن سنان قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا كنت في الطواف السابع

فأنت المتعوذ وهو إذا قمت في دبر الكعبة هذا، الباب فقل: «اللهم البيت بيتك و

العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النار ، اللهم من قبلك الروح والفرج ، ثم استلم الركن اليماني ثم أتت الحجر فاختم به .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه كان إذا انتهى إلى الملتزم قال لمواليه : أميطوا عني حتى أقرأ لربّي بذنوبي في هذا المكان فإنّ هذا مكان لم يقرأ عبد لربّه بذنوبه ثم استغفر الله إلا غفر الله له .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا فرغت من طوافك وبلغت مؤخر الكعبة - وهو بحداء المستجادون الركن اليماني بقليل - فابسط يديك على البيت والصق بطنك وخدك بالبيت وقل : اللهم البيت بيتك والعبد عبدك وهذا مكان العائذ بك من النار ، ثم أقرأ لربك بما عملت فإنه ليس من عبد مؤمن يقرأ لربّه بذنوبه في هذا المكان إلا غفر الله له إن شاء الله و تقول : اللهم من قبلك الروح والفرج والعافية ، اللهم إن عملي ضعيف فضاعفه لي و اغفر لي ما اطلعت عليه مني وخفي على خلقك ، ثم تستجير بالله من النار وتخبر نفسك من الدعاء ثم استلم الركن اليماني ثم أتت الحجر الأسود .

باب

ملتزم اور اس کے قریب دعا

۱۔ میں نے پوچھا جب میں طواف کر چکوں تو استلام کہاں سے کروں فرمایا چپے کی طرف سے . (رض)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے . (مجمول)

۳۔ فرمایا جب تم ساتویں طواف میں ہو اور کعبہ کے چپے کو دورہ اڑھ کے مقابل تو کہو

اللهم البيت بيتك و العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النار ، اللهم من

يا الله گھر تیرا ہی گھر ہے اور بندہ

قبلك الروح والفرج

- تیرا بندہ ہے اور یہ جگہ ہے تجھ سے پناہ مانگنے کی دوزخ سے یا اللہ میری طرف سے رُح ہے فرحت ہے اس کے بعد رکن یمانی کا استلام کرے پھر حجر کے پاس اگر شتم کرے۔ (۴)
- ۴۔ حضرت جب ملتزم کے پاس آتے تو اپنے غلاموں سے فرماتے میرے پاس سے ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کروں اس جگہ، یہ جگہ ہے کہ جس بندہ نے اپنے رب کے سامنے انکار گناہ کیا، اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا جب تم طواف سے فارغ ہو اور کعبہ کے موخر حصہ میں پہنچو جو مستجار کے مقابل ہے رکن یمانی کے علاوہ کچھ دور، پس اپنے ہاتھ کعبہ پر پھیلاؤ اور اپنا بدن اور رخسارے اس سے لگاؤ اور کہو

«اللَّهُمَّ الْبَيْتَ بَيْتَكَ وَالْعَبْدَ عَبْدَكَ وَهَذَا حَكَّانَ الْعَامِذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

یا اللہ گھرتے اور گھرے اور بندہ

تیرا بندہ ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں بندہ نار دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہے پھر اپنے رب کے سامنے جو گناہ کئے ہیں ان کا اقرار کر دو چونکہ مومن ایسا کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے انشاء اللہ اور کہو

اللَّهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ الرُّوحَ وَالْفَرْجَ وَالْعَافِيَةَ ، اللَّهُمَّ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعَفْهُ لِي وَاعْفُ عَنِّي مَا أَطْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَنِّي عَلَى خَلْقِكَ ،

یا اللہ تیری

طرف سے راحت ہے فرحت ہے عافیت ہے یا اللہ میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھے بخش دے تو میرے ہر عمل پر مطلع ہے اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے پھر نار دوزخ سے پناہ مانگ اور اپنے نفس کے لئے دعا کر پھر استلام رکن یمانی کر پھر حجر اسود کے پاس آ۔ (حسن)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ فضل الطواف ﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ يَوْسُفَ ، عَنْ ذَكْرِ بْنِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونِ الصَّائِعِ قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام

فقال : قدمت حاجباً ، فقال : نعم ، فقال : أتدري ما للحاج ؟ قال : لا ، قال : من قدم حاجباً و طاف بالبيت وصلى ركعتين كتب الله له سبعين ألف حسنة وعفى عنه سبعين ألف سيئة ورفع له سبعين ألف درجة وشفعه في سبعين ألف حاجة وكتب له عتق سبعين ألف رقبة قيمة كل رقبة عشرة آلاف درهم .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليماني عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أبي يقول : من طاف بهذا البيت أسبوعاً وصلى ركعتين في أي جوانب المسجد شاء كتب الله له ستّة آلاف حسنة وعفى عنه ستّة آلاف سيئة ورفع له ستّة آلاف درجة وقضى له ستّة آلاف حاجة ، فما عجل منها فبرحه الله وما أخر منها فشقوا إلى دعائه .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن أخبره ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : دخلت عليه وأنا أريد أن أسأله عن مسائل كثيرة فلمّا رأيته عظم عليّ كلامه فقلت له : ناولني يدك أو رجلك أقبّلها فناولني يده فقبّلتها فذكرت [قول] رسول الله ﷺ فدمعت عيني فلمّا رأني مطاطماً رأسي قال : قال رسول الله ﷺ : ما من طائف يطوف بهذا البيت حين تزول الشمس حاسراً عن رأسه حافياً يقارب بين خطاه ويقض بصره ويستلم الحجر في كل طواف من غير أن يؤذي أحداً ولا يقطع ذكر الله عزّ وجلّ عن لسانه إلّا كتب الله عزّ وجلّ له بكل خطوة سبعين ألف حسنة وعفى عنه سبعين ألف سيئة ورفع له سبعين ألف درجة وأعتق عنه سبعين ألف رقبة فمن كل رقبة عشرة آلاف درهم وشفّع في سبعين من أهل بيته وقضيت له سبعون ألف حاجة إن شاء فعاجله وإن شاء فأجله .

باب

فضیلت طواف

۱ - ایک شخص علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم حج کو آئے ہو اس نے کہا ہاں سہرا یا کیا تم جانتے ہو کہ حج کا کیا ثواب ہے اس نے کہا نہیں ، فرمایا حج کے لئے اگر طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز

پڑھے تو اللہ اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجتیں بر لاتا ہے اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جس میں ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔ (بخاری)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اس گھر کے سات طواف کرے اور در رکعت نماز مسجد کے کسی جانب پڑھے اللہ اس کے لئے پچھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور پچھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور پچھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور پچھ ہزار حاجتیں بر لاتا ہے پس جلدی کی جائے اللہ کی رحمت کے لئے اور زیادہ دیر بکھڑا جائے شوق دعائیں (حسن)

۳۔ میں ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ چند مسائل دریافت کروں جب میں نے حضرت کو دیکھا تو ان کے کلام کی عظمت میرے دل میں قائم ہوئی۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ یا پیراٹھائیے تاکہ میں بوسہ دوں، حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے بوسہ دیا پھر میں نے قول رسول ذکر کیا۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے اور سر جھکا ہوا تھا حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اس گھر کا طواف کرے اس طرح کہ ننگے سر اور ننگے پیر ہو اور پاس پاس قدم رکھے اور آنکھیں جھکائے ہو اور ہر طواف میں استسلام تجسس کرے بغیر اس کے کہ کسی کو ایذا دے اور اپنی زبان پر ذکر خدا برابر جاری رکھے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ستر ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ستر ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ ہر غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اور شفاعت کرتا ہے اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے لئے ان کی ستر حاجتیں بر لاتا ہے خواہ جلد یا بدیر۔ (مسند)

باب ۱۲

[ان الصلاة والطواف ایہما افضل]

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، وعبداللہ بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن ابي عمیر، عن هشام بن الحکم، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال: من اقام بمكة سنة فالطواف افضل له من الصلاة ومن اقام سنتين خلط من ذا ومن ذا ومن اقام ثلاث سنين كانت الصلاة افضل [له من الطواف]

۲۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر بن عبد اللہ، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال: الطواف لغير اهل مكة افضل من الصلاة و الصلاة لأهل مكة افضل.

۳۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن ابن فضال ، عن ابن القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : طواف قبل الحج أفضل من سبعين طواف بعد الحج .

باب ۱۲۵

صلوة و طواف دونوں میں کیا افضل ہے

- ۱۔ فرمایا جو اقامت کرے مکہ میں ایک سال تو اس کا طواف نماز سے افضل ہوگا اور دو سال قیام کرے تو برابر صورت ہوگی اور جو تین سال قیام کرے تو نماز افضل ہوگی (حسن)
- ۲۔ فرمایا جو لوگ مکہ نہیں ان کا طواف نماز سے افضل ہے اور اہل مکہ کی نماز افضل ہے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا طواف قبل حج افضل ہے ستر طوافوں سے بعد حج۔ (حسن)

﴿ باب ۱۲۶ ﴾

﴿ حد موضع الطواف ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ؛ وغیرہ ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عیسیٰ ، عن یاسین الضریع عن حریر بن عبد اللہ ، عن محمد بن مسلم قال : سألتہ عن حد الطواف بالبیت الذی من خرج منه لم یکن طائفاً بالبیت ، قال : کان الناس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوفون بالبیت والمقام وأنتم الیوم تطوفون ما بین المقام و بین البیت فکان الحد موضع المقام الیوم فمن جازہ فلیس بطائف والحد قبل الیوم والیوم واحد قدر ما بین المقام و بین البیت من نواحي البیت کلها فمن طاف فنباعد من نواحيه أبعد من مقدار ذلك کان طائفاً بغیر البیت بمنزلة من طاف بالمسجد لأنہ طاف فی غیر حد ولا طواف لہ .

باب ۱۲۷

حد موضع طواف

- ۱۔ میر نے پوچھا حد طواف بیت کے متعلق اس کے لئے جو اس سے نکلے بغیر طواف بیت کے فرمایا عہد رسول میں لوگ طواف

کرتے تھے بیت اور مقام ابراہیم کا اور اب تم طواف کرتے ہو درمیان مقام اور بیت کے۔ پس اب حد ہے جائے مقام جو اس سے تجاوز کرے اس کا حج نہیں اور حد آج سے پہلے کی ہے اور اب مابین مقام و بیت ہے تمام نواحی بیت سے، پس جس نے طواف کیا وہ درہو ایک نواحی سے اور اس کی دوری بقدر اس کے ہوگی اور وہ بیت کا طواف کرنے والا نہ ہوگا بلکہ مسجد الحرام کا طواف کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ حد معین کے خلاف طواف کرے گا۔ پس اس کا طواف نہ ہوگا۔ (مجموع)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ حد المشی فی الطواف ﴾

۱۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن البرقي ، عن عبد الرحمن ابن سيابة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الطواف فقلت : أسرع وأكثر أو أبطئ ؟ قال : مشى بين المشيين .

باب ۱۳

طواف میں چلنے کی حد

۱۔ میں نے پوچھا کہ طواف میں تیز دوڑے یا آہستہ چلے نہ فرمایا دونوں کے درمیان چال ہو۔

﴿ باب ۱۴ ﴾

﴿ الرجل يطوف فتنرض له الحاجة أو العلة ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن جبیل ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل طاف شوطاً أو شوطين ثم خرج مع رجل في حاجة فقال : إن كان طواف نافله بنى عليه وإن كان طواف فريضة لم يبن عليه .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن بعض أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن حنبل یحدث فی طواف الفریضة وقد طاف بعضه قال : یرج فیتوضأ فإن کان

جاز النصف بنى على طوافه وإن كان أقل من النصف أعاد الطواف .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن فضال عن حماد بن عيسى ، عن عمران الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثلاثة أشواط من الفريضة ثم وجد خلوة من البيت فدخله كيف يصنع ؟ فقال : يقضي طوافه وقد خالف السنة فليعد طوافه .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا طاف الرجل بالبيت أشواطاً ثم اشتكى أعاد الطواف - يعني الفريضة - .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة ثم اعتل علة لا يقدر معها على تمام الطواف ، فقال : إن كان طاف أربعة أشواط أمر من يطوف عنه ثلاثة أشواط فقد تم طوافه وإن كان طاف ثلاثة أشواط ولا يقدر على الطواف فإن هذا مما غلب الله عليه فلا بأس بأن يؤخر الطواف يوماً ويومين فإن خلت العلة عاد فطاف أسبوعاً وإن طالت علة أمر من يطوف عنه أسبوعاً ويصلي هودكيتين ويسعى عنه وقد خرج من إحرامه وكذلك يفعل في السعي وفي رمي الجمار .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن عبد العزيز ، عن أبي عزة قال : مررت بأبي عبد الله عليه السلام وأنا في الشوط الخامس من الطواف فقال لي : انطلق حتى نعود ههنا رجلاً . فقلت له : إنما أنا في خمسة أشواط فأتيت أسبوعاً قال : أقطعه واحفظه من حيث تقطع حتى نعود إلى الموضع الذي قطعت منه فتبني عليه .

٧ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن زريع ، عن أبي إسماعيل السراج ، عن سكين بن عمار ، عن رجل من أصحابنا يكنى أبا أحمد قال : كنت مع أبي عبد الله عليه السلام في الطواف يده في يدي إذ عرض لي رجل له إلي حاجة فأومأت إليه يدي فقلت له : كما أنت حتى أفرغ من طوافي ، فقال لي أبو عبد الله عليه السلام : ما هذا ؟ قلت : أصلحك الله

رجل جاءني في حاجة ، فقال لي : مسلم هو ، قلت : نعم ، فقال لي : اذهب معه في حاجته ، قلت له : أصلحك الله فأقطع الطواف ؟ فقال : نعم ، قلت : وإن كنت في المفروض ؟ قال : نعم وإن كنت في المفروض ؛ قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : من مشى مع أخيه المسلم في حاجته كتب الله له ألف ألف حسنة و عى عنه ألف ألف سيئة ورفع له ألف ألف درجة .

باب ۱۲۸

اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے ہاں جس نے طواف کا ایک چکر یا دو لگانے کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ کسی ضرورت سے باہر نکلے۔ فرمایا اگر طواف ٹالنا تھا تو بقیہ شوط پورا کرے اور اگر فریضہ تھا تو شروع سے کرے۔ (حسن)
- ۲۔ کسی نے پوچھا اگر طواف فریضہ میں حدث صادر ہو جائے فرمایا باہر آجائے اور وضو کرے اگر نصف سے زیادہ طواف کر چکا تھا تو باقی اور کرے اور اگر نصف سے کم تھے تو از سر نو طواف کرے (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ میں سے تین شوط کئے تھے کہ اسے بیت اللہ خالی نظر آیا وہ اس میں داخل ہو گیا فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ (مسوئ)
- ۴۔ اگر طواف فریضہ میں چند شوط کے بعد کوئی شکایت پیدا ہو تو طواف کا اعادہ کرے۔ (حسن)
- ۵۔ پوچھا ایک شخص طواف فریضہ کر رہا تھا کہ بیمار ہو گیا اور اس قابل نہ رہا کہ طواف پورا کرے فرمایا اگر چار شوط کر لئے تھے تو کسی سے کہے کہ اس کی طرف سے تین شوط کرے اس طرح اس کا طواف پورا ہو جائے گا اور اگر تین شوط کئے ہیں اور طواف پر قادر نہیں تو چونکہ یہ اللہ کی طرف رکاوٹ ہے لہذا کوئی مضائقہ نہیں ، اگر ایک یا دو روز تاخیر سے بجالائے اگر بیماری دور ہو جائے تو اعادہ کرے اور سات شوط کرے اور بیماری اگر طول پکڑ جائے تو کسی اور سے طواف کرنے کو کہے آسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی طرف سے سعی کرے احرام کے ساتھ اسی طرح رمی الجمرات کرے۔ (فی)
- ۶۔ حضرت میری طرف سے گزرے جبکہ میں طواف کا پانچواں شوط کر رہا تھا فرمایا چلے آؤ تاکہ یہاں سے دوسرے شخص کو لوٹاؤ۔ میں نے کہا میں پانچواں شوط کر رہا ہوں سات پاؤں سے ہو جائے دیجئے۔ فرمایا قطع کرو اور یاد رکھو جہاں سے قطع کیا ہے تاکہ واپس آکر وہیں سے شروع کرو اور پہلے پر بنار کھو (مبول)

۷۔ میں حضرت کے ساتھ طواف میں تھا حضرت کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا کہ ایک شخص میرے سامنے آیا جس کی کوئی حاجت تھی میں نے کہا ٹھہرو تاکہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں حضرت نے پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے کہا اس کی کچھ سے کوئی حاجت ہے فرمایا کیا یہ کوئی مسلمان ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو اس کے ساتھ حاجت پوری کرنے جاؤ۔ میں نے کہا تو کیا میں طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں میں نے کہا چاہے طواف فریضہ ہو، فرمایا ہاں چاہے طواف فریضہ ہو اور حضرت نے نہر مایا جو کوئی بندہ مسلم کی حاجت براری کو جائے گا اللہ اس کے لئے ہزاروں حسنة لکھے گا اور ہزاروں گناہ معاف کرے گا اور ہزار بار درجات بلند کرے گا۔

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿الرَّجُلُ يَطُوفُ فَيُعْبَى أَوْ تَقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن شہاب، عن هشام عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في رجل كان في طواف فريضة فأدركته صلاة فريضة قال: يقطع طوافه ويصلي الفريضة ثم يعود ويتم ما بقي عليه من طوافه.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سأله عن الرجل يكون في الطواف قد طاف بعضه وبقي عليه بعضه فيطلع الفجر فيخرج من الطواف إلى الحجر أو إلى بعض المسجد إذا كان لم يوتر فيوتر ثم يرجع إلى مكانه فيتم طوافه أفترى ذلك أفضل أم يتم الطواف ثم يوتر وإن أسفر بعض الإسفار؟ قال: أبده بالوتر واقطع الطواف إذا خفت ذلك ثم أتم الطواف بعد.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل كان في طواف الفريضة فأقيمت الصلاة، قال: يصلي معهم الفريضة فإذا فرغ بنى من حيث قطع.

۴۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رباب قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الرجل يعبد في الطواف أنه أن يستريح؟ قال: نعم يستريح ثم يقوم فيبني على طوافه في فريضة أو غيرها يفعل ذلك في سعيه وجميع

مناسکہ .

۵۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الرجل يسري في طوافه فقال : نعم أنا قد كانت توضع لي مرققة فأجلس عليها .

باب ۱۲۶

وقت طواف وقت نماز آجانا

- ۱۔ فرمایا اگر کوئی طواف فریضہ کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت آجائے تو طواف کو قطع کر کے نماز ادا کرے اس کے بعد جو طواف باقی رہ گیا ہے اسے پورا کرے۔ (۲)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کر لیا ہے اور کچھ باقی ہے کہ صبح طلوع ہوئے لگی اور وہ طواف سے باہر آکر حجر کی طرف یا کسی مسجد کی طرف جبکہ نماز وتر اس نے ادا نہ کی ہو یا پس ادا کرے پھر اپنی جگہ پر آکر طواف پورا کرے تو آیا آپ کے نزدیک یہ افضل ہے یا طواف کو ختم کر کے نماز وتر پڑھنا، فرمایا پہلے وتر پڑھے اور پھر طواف کرے اگر وقت جانے کا خوف ہو نماز کے بعد طواف پورا کرے۔ (۲)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک طواف فریضہ ادا کر رہا ہے کہ نماز جماعت کے لئے اقامت ہونے لگی فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے بعد نماز جہاں سے طواف قطع کیا تھا پورا کرے (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص طواف میں تھک جاتا ہے کیا جایز ہے کہ وہ آرام کرے۔ فرمایا ہاں کرے پھر جہاں سے چھوٹا ہے طواف پجالے فریضہ ہو یا نافلہ، ایسا ہی سہی اور تمام مناسک میں کرے۔ (۲)
- ۵۔ حضرت سے پوچھا کیا طواف میں وقت نکال آرام کر سکتا ہے فرمایا ہاں۔ (۲)

﴿ باب ۱۲۷ ﴾

﴿ السهو في الطواف ﴾

- ۱۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة فلم يدر سته

طاف أم سبعة ، قال : فليعد طوافه ، قلت : ففاته ؟ قال : ما أرى عليه شيئاً والا إعادة أحب إليّ وأفضل .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل لم يدر ستة طواف أو سبعة ؟ قال : يستقبل .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : سألته ، عن من طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدر ستة طواف أو سبعة ؟ قال : يستقبل ، قلت : ففاته ذلك ؟ قال : ليس عليه شيء .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل شك في طواف الفريضة قال : يعيد كلما شك ، قلت : جعلت فداك شك في طواف نافلة ؟ قال : يبني على الأقل .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن هارون بن خازجة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثمانية أشواط المفروض ، قال : يعيد حتى يثبت .

٦ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سماعة ابن مهران ، عن أبي بصير قال : قلت : رجل طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدر ستة طواف أم سبعة أم ثمانية ؟ قال : يعيد طوافه حتى يحفظ ، قلت : فأنه طاف وهو متطوّع ثمانى مرّات وهوناس ؟ قال : فليتمّه طوافين ثم يصلي أربع ركعات فأما الفريضة فليعد حتى يتم سبعة أشواط .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في رجل طاف فأوهم ؟ فقال : طفت أربعة أو طفت ثلاثة ؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام : أي الطوافين كان طواف نافلة أم طواف فريضة ؟ قال : إن كان طواف فريضة فليلق ما في يده وليستأنف وإن كان طواف نافلة فاستيقن ثلاثة وهو في شك من الرابع أنه طاف فليبن على الثلاثة فإنّه يجوز له .

۸۔ أبوعلی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق ابن عمار قال: قلت لأبي عبد الله علیه السلام: رجل طاف بالبيت ثم خرج إلى الصفا فطاف بين الصفا والمروة فینا هو يطوف إذ ذکر أنه قد ترك بعض طوافه بالبيت، قال: یرجع إلى البيت فینم طوافه ثم یرجع إلى الصفا والمروة فینم ما بقی.

۹۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر عن الحسن بن عطیة قال: سألہ سلیمان بن خالد و أنامہ عن رجل طاف بالبيت ستة أشواط، قال أبو عبد الله علیہ السلام: وكيف يطوف ستة أشواط؟ قال: استقبل الحجر و قال: الله أكبر و عقد واحداً فقال أبو عبد الله علیہ السلام: يطوف شوطاً، قال سلیمان: فإِنَّه فاتہ ذلك حتى أتى أهله قال: يأمر من يطوف عنه.

۱۰۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن علی بن عقیبة، عن ابی کہس قال: سألت أبا عبد الله علیہ السلام عن رجل نسي طواف ثمانية أشواط، قال: إن ذکر قبل أن یبلغ الركن فلیقطعہ.

باب

طواف میں سہو

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ میں نے کہا وہ اگر ختم کر چکا ہو فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن میں اعادہ کو اچھا اور افضل سمجھتا ہوں (۴) میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا مگر اسے شک ہوا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات، فرمایا اسے پورا کرے۔
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص، طواف فریضہ ادا کرتے کرتے بھول گیا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا اسے چھ قرار دے کر پورا کرے میں نے کہا اگر ختم کر چکا ہو فرمایا تو کچھ نہیں۔ (۵)
- ۳۔ میں نے کہا اگر طواف فریضہ میں کسی کو شک ہو۔ فرمایا جب شک ہو اعادہ کرے۔ میں نے کہا اگر طواف تائید میں شک ہو فرمایا کم پر بتا دیکھ۔ (۶)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے آٹھ شوط طواف واجب کے لئے فرمایا اعادہ کرے تاکہ طواف درست ہو جائے۔ (۷)

- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن بھول گیا کہ یہ شرط چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں فرمایا اپنے طواف کا اعادہ کرے اور یاد رکھے۔ میں نے کہا اگر طواف نافلہ ہو اور سبھول کر آٹھ شوط کر لے فرمایا وہ طواف تمام کرے پھر چار رکعت نماز بجالائے اگر فریضہ ہو تو اعادہ کرے تاکہ سات شوط پورے ہوں۔ (مجموع)
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص کو طواف میں شک ہوا کہ چوتھا ہے یا تیسرا، فرمایا در طوافوں میں سے کون سا طواف تھا طواف نافلہ یا طواف فریضہ، اگر طواف فریضہ تھا تو جو کچھ کہنا ہے اسے چھوٹے اور کبیرے طواف کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو یقین کرے کہ تیسرا ہے اور اس کے بعد چار طواف اور کرے یہ اس کے لئے جائز ہے (موتقی)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا پھر صفا کی طرت کیا اور صفا و مردہ کا طواف اثنائے طواف میں یاد آیا کہ طواف بیت میں کچھ چھوٹ گیا ہے فرمایا پلٹ آئے اور طواف کو پورا کر کے پھر صفا و مردہ کی طرت آئے اور باقی کو پورا کرے (موتقی)
- ۹۔ ایک شخص نے چھ شوط کئے حضرت نے فرمایا وہ ایک اور کرے اس نے کہا وہ ختم کر کے گھر چلا گیا فرمایا کسی سے کہے کہ اس کی طرت سے ایک طواف کرے۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے بھول کر آٹھ شوط کر لے فرمایا اگر رکن تک پہنچے سے پہلے یاد آیا ہے تو اسے قطع کر دے۔ (مجموع)

باب ۳۱

☆ (الاقراء بین الاسابیع) ☆

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن سعید، عن محمد بن سنان، عن عبد اللہ بن مسکان، عن زرارة قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: إنما یکرہ أن یجمع الرجل بین الأسبوعین والطوافین فی الفریضة فأما فی النافلة فلا بأس.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن علی بن ابی حمزة قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام عن الرجل یطوف بقرن بین الأسبوعین فقال: إن شئت ودیت لك عن أهل مکة، قال: فقلت: لا والله مالی فی ذلك من حاجة جمعت فذاك ولكن ارجو لی ما أدبني الله عز وجل به، فقال: لا تقرن بین أسبوعین كلما طفت أسبوعاً فصلت رکعتین وأما أنا فربما قرنت الثلاثة والأربعة، فظنرت إلیه، فقال: إنی مع هؤلاء.

۳۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن أحمد النهدي، عن محمد بن يزيد، عن عمر بن يزيد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إنما يكره القرآن في الفريضة فأما السافلة فلا والله ما به بأس.

باب

دو طوافوں کو ملانا

- ۱۔ منہمایا مکرہ ہے کہ کوئی دو طوافوں کو جو سریفہ ہوں بغیر دو رکعت پہنچ میں پڑھے ملا دے۔ اس طواف نافلہ میں کوئی حرج نہیں۔ (رض)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص طواف کرتا ہے اور دو سات شوٹوں کو ملا دیتا ہے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم سے عمل اہل مکہ بیان کروں میں نے کہا لا واللہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، لیکن آپ مجھ سے بیان فرمادیں تاکہ معلوم ہو کہ حکم خدا کیا ہے فرمایا دو سات شوٹوں کو مدت ملا دجیب سات شوٹ پورے کر لو تو دو رکعت نماز پڑھو لیکن ملا دیتا ہوں تین اور چار کو، یہ سن کر میں نے حضرت کی طرف دیکھا۔ فرمایا (مجبوراً) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (رض)
- ۳۔ میں نے حضرت سے سنا مکرہ ہے ملانا فریضہ میں لیکن نافلہ میں حرج نہیں۔ (مجموع)

﴿باب ۳﴾

﴿من طاف واختصر في الحج﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حفص بن البختري، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يطوف بالبيت [فاختصر] قال: يقضي ما اختصر من طوافه.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من اختصر في الحج في الطواف فليعد طوافه من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود.

باب ۳۲

جو طواف کو حجہ تک مختصر کرے

- ۱۔ فرمایا جو بیت کا طواف کرے وہ پورا کرے جو اس نے کم کیا ہے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا جو مختصر کرے طواف حج میں اس کا اعادہ کرنا چاہیے جو اسود سے حج اسود تک۔ (حسن)

﴿ باب ۳۳ ﴾

﴿ من طاف علی غیر وضوء ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مِثْقَى ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ أَيْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّوْفِ ؟ قَالَ : لَا .

۲۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حِزَّةٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَ أَبَنَسَكَ الْمَنَاسِكَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ فَإِنَّ فِيهِ صَلَاةً .

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ رِزْبِينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا عليهما السلام عَنْ رَجُلٍ طَافَ طَوَافَ الْفَرِيضَةِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طَهْوَرٍ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ وَيُعِيدُ طَوَافَهُ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً تَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ .

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْعَمْرِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ جُنُبٌ فَذَكَرَ وَهُوَ فِي الطَّوْفِ قَالَ : يَقْطَعُ طَوَافَهُ وَلَا يَتَدُّ بِشَيْءٍ مِمَّا طَافَ ؛ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ قَالَ : يَقْطَعُ طَوَافَهُ وَلَا يَتَدُّ بِهِ .

باب ۱۳

بغیر وضو طواف کرنا

- ۱- میں نے کہا ایک شخص بغیر وضو طواف کرتا ہے کیا یہ طواف میں شمار ہوگا۔ فرمایا نہیں۔ (م)
- ۲- پوچھا گیا کیا مناسک حج بے وضو ادا کر سکتے ہیں فرمایا ہاں سوائے طواف بیت کے کہ اس میں نماز ہے (م)
- ۳- میں نے کہا ایک شخص طواف بے وضو ادا کرتا ہے فرمایا وضو کر کے طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو وضو کر کے دو رکعت نماز نافلہ پڑھے۔ (م)
- ۴- میں نے کہا ایک شخص نے بحالت جنابت طواف بیت کیا اور طواف میں ذکر کیا تو شرعاً وہ طواف کو قطع کرے اس کو کسی شمار میں نہ لایا جائے۔ میں نے کہا اگر کسی کو آٹھ طواف یاد آئے کہ اس نے وضو نہیں کیا ہے۔ فرمایا طواف قطع کرے وہ کسی شمار میں نہیں (م)

باب ۱۴

﴿من بدأ بالسعي قبل الطواف أو طاف و آخر السعي﴾

- ۱- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل طاف بالكعبة ثم خرج فطاف بين الصفا والمروة فبينما هو يطوف إذ ذكر أنه قد ترك من طوافه بالبيت قال : يرجع إلى البيت فيتم طوافه ثم يرجع إلى الصفا والمروة فيتم ما بقي ، قلت : فإنه بدء بالصفا والمروة قبل أن يبدء بالبيت ؟ فقال : يأتي البيت فيطوف به ثم يستأنف طوافه بين الصفا والمروة ، قلت : فما فرق بين هذين ؟ قال : لأن هذا قد دخل في شيء ، من الطواف وهذا لم يدخل في شيء ، منه .
- ۲- محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بين الصفا والمروة قبل أن يطوف بالبيت ، فقال : يطوف بالبيت ثم يعود إلى الصفا والمروة فيطوف بينهما .
- ۳- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن

سويد، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يقدم حاجاً وقد اشتد عليه الحر فيطوف بالكعبة ويؤخر السعي إلى أن يبرد فقال : لا بأس به وربما فعلته .

۴ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يطوف بالبيت ، فيدخل وقت العصر أيسمي قبل أن يصلي أو يصلي قبل أن يسعي ؟ قال : لا بل يصلي ثم يسعي .

۵ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزبن قال : سأله عن رجل طاف بالبيت فأعفى أيؤخر الطواف بين الصفا والمروة إلى غد ؟ قال : لا .

باب سعی و تہل طواف

۱ - میں نے کہا ایک شخص نے کعبہ کا طواف کیا پھر وہاں سے نکل صفا و مروه کے درمیان طواف کیا بحالت طواف یاد آیا کہ اس نے طواف بیت نہیں کیا فرمایا وہ بیت کی طرف لوٹ آئے اور اپنا طواف پورا کر کے صفا و مروه کی طرف جائے اور باقی کو تمام کرے۔ میں نے کہا اس نے صفا و مروه سے ابتداء کی قبل بیت فرمایا بیت کی طرف آئے اور طواف کرے پھر صفا و مروه کے درمیان طواف شروع کرے میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا یہ داخل ہو چکا تھا طواف میں اور وہ داخل نہیں ہوا تھا۔ (نوٹ)

۲ - فرمایا اگر کوئی قبل طواف بیت صفا و مروه کا طواف کر لے تو اسے پہلے طواف بیت کرنا چاہیے پھر صفا و مروه کے درمیان طواف کرے۔ (مجمول)

۳ - میں نے کہا ایک شخص صبح کو آکر ہاتھ اگرنی کا اس پر اثر ہو گیا پس اس نے کعبہ کا طواف تو کر لیا مگر سعی میں گری کا اثر زائل ہونے تک تاخیر کر فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کہیں میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ (۴)

۴ - میں نے کہا ایک آدمی طواف بیت کر رہا ہے کہ وقت نماز عصر داخل ہو گیا آیا وہ نماز سے پہلے سعی کرے یا سعی سے پہلے نماز پڑھے فرمایا سعی سے پہلے نماز پڑھے۔ (۲)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت کا طواف کیا اور تھک گیا تو کیا وہ کل سعی کر سکتا ہے فرمایا نہیں۔ (۴)

باب ۳۱

﴿طواف المريض ومن يطاف به محمولا من غير علة﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن الرئیس بن خیشم قال: شهدت أبا عبد الله عليه السلام وهو يطاف به حول الكعبة في محل وهو شديد المرض فكان كلما بلغ الركن اليماني أمرهم فوضوه بالأرض فأخرج يده من كوة المحمل حتى يجزأ على الأرض ثم يقول: ارفعوني فلمّا فعل ذلك مرّاً في كل شوط قلت له: جعلت فداك يا ابن رسول الله إن هذا يشق عليك فقال: إنني سمعت الله عز وجل يقول: «ليشهدوا منافع لهم» قلت: منافع الدنيا أو منافع الآخرة فقال: الكل.

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبد الرحمن بن الحجاج ومعاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المبطلون والكسبر يطاف عنهما ويرمي عنهما الجمار.

۳۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سأله عن المريض المفلوب يطاف عنه بالكعبة؟ قال: لا، ولكن يطاف به.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبيان يطاف بهم ويرمي عنهم، قال: وقال أبو عبد الله عليه السلام: إذا كانت المرأة مريضة لا تعقل يطاف بها أو يطاف عنها.

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني عن إسماعيل بن عبد الخالق قال: كنت إلى جنب أبي عبد الله عليه السلام وعنده ابنه عبد الله وابنه الذي يليه فقال له رجل: أصلحك الله يطوف الرجل عن الرجل وهو مقبض بمكة ليس به علة؟ فقال: لا، لو كان ذلك يجوز لأمرت ابني فلاناً فطاف عني - سمي الأصغر - وهما يسمعان.

باب ۳۱

طواف مریض

۱۔ میں حاضر خدمت حضرت ابو عبد اللہ ہوا آپ محل میں بیٹھے ہوئے کعبہ کے گڑ طواف فرما رہے تھے اور سخت بیمار تھے جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ محل کو زمین پر رکھو پھر آپ نے اپنا ہاتھ محل کے دو شندان سے نکالا اور اس کو زمین پر کھینچا پھر سر مایا گئے اسٹاؤ جب چند بار ایسا ہی ہر شو طیم ہوا تو میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں یہ تو آپ کے لئے بڑا تکلیف دہ امر ہے فرمایا میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چاہیے کہ لوگ حاضر ہوں اپنے منافع کے لئے میں نے کہا منافع دنیا یا منافع آخرت فرمایا دونوں۔

۲۔ فرمایا استقار کا بیمار اور جس کے اعضاء شکست ہو گئے ہوں ان کی طرف سے دوسرا طواف وری جرات کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس مریض کے متعلق جو مرض سے مغلوب ہو پوچھا کہ اس کی طرف سے طواف کیا جائے سر مایا نہیں بلکہ وہ خود کرے۔ (موقوف)

۴۔ فرمایا جو عورت مریض ہو اور صاحب عقل کامل نہ ہو تو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کوئی کرے۔ (حسن)

۵۔ میں حضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا اور میرے پاس آپ کے فرزند عبد اللہ اور دوسرے فرزند ان کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا اس شخص کی طرف سے طواف کیا جاسکتا ہے جو مکہ میں مقیم ہو اور اس کو کوئی بیماری بھی نہ ہو سر مایا اگر یہ جایز ہوتا تو میں اپنے بیٹے فلاں کو حکم دیتا کہ وہ میری طرف سے طواف کرے بیٹے کا نام اصغر یا اور وہ دونوں عاجز ارے سن رہے تھے۔ (حسن)

باب ۳۲

۱۔ (رکعتی الطواف و وقتہما و القراءة فیہما والدعاء)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير؛ وعبد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا فرغت من طوافك فانت مقام إبراهيم عليه السلام فصل رکعتین واجعله أماماً واقراء فی الا ولی منہما سورة التوحید قل هو اللہ احد، فی الثانية قل یا ایہا الکافرون، ثم تشهد و الحمد للہ و انن علیہ و صل علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اسأله أن یقبل منک و هاتان الرکعتان هما الفریضة لیس یکره لک أن تصلیہما فی أي الساعات شئت، عند طلوع

الشمس وعند غروبها ولا تؤخرهما ساعة تطوف وتفرغ فصلهما .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان قال :
رأيت أبا الحسن موسى عليه السلام يصلي ركعتي طواف الفريضة بحيال المقام قريباً من ظلال
المسجد .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن
محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة وفرغ من طوافه
حين غربت الشمس قال : وجبت عليه تلك الساعة الركنتان فليصلهما قبل المغرب .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرّضا
عليه السلام : أصلي ركعتي طواف الفريضة خلف المقام حيث هو الساعة أوجبت كان على عهد
رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : حيث هو الساعة .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق
ابن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : ما رأيت الناس أخذوا عن الحسن والحسين عليهما السلام
إلا الصلاة بعد العصر وبعد الغداة في طواف الفريضة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض
أصحابنا قال : قال أحدهما عليهما السلام : يصلي الرجل ركعتي الطواف طواف الفريضة والنافلة
بقل هو الله أحد وقل يا أيها الكافرون .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله
عليه السلام عن الرجل يطوف الطواف الواجب بعد العصر يصلي الركعتين حين يفرغ من
طوافه قال : نعم أما بلغك قول رسول الله صلى الله عليه وآله : يا بني عبد المطلب لا تمنعوا الناس من
الصلاة بعد العصر فتمنعوه من الطواف .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبيان بن عثمان ،
عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا ينبغي أن تصلي ركعتي طواف الفريضة إلا عند
مقام إبراهيم عليه السلام فأما التطوّع فحيث شئت من المسجد .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ،

عن یحییٰ الأزرقی، عن أبی الحسن علیہ السلام قال: قلت له: إني طفت أربعة أسابيع فأعيت أفاضلي ركعاتها وأنا بالسنن قال: لا، قلت: فكيف يصلي الرجل إذا اعتلّ ووجد فترة صلاة الليل جالساً وهذا لا يصلي، قال: فقال: يستقيم أن تطوف وأنت جالس قلت: لا، قال: فصل وأنت قائم.

باب ۳۶

دو رکعت طواف ان کا وقت اور ان میں قرأت

- ۱- فرمایا جب تم اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو مقام ابراہیم پر آؤ اور دو رکعت نماز پڑھو مقام کو سامنے رکھ کر رکعت اول میں سورہ قل ہو اللہ اور رکعت ثانی میں قل یا ایہا الکافرون، پھر شہد کے بعد حمد و ثنائے الہی کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عمل کو قبول کرے، یہ دونوں رکعتیں فرض ہیں کوئی مجبوری نہیں، جب چاہو طلوع فجر سے غروب تک پڑھ لو لیکن یہ خیال رہے کہ طواف سے فارغ ہوتے ہی ان کو پڑھا جائے۔ (حسن)
- ۲- میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھتے ہوئے مقام جہاں میں ظلال المسجد کے قریب (حسن)
- ۳- میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا، اراکے بعد سورج غروب ہو گیا فرمایا اس پر واجب تھیں دو رکعت جو اسے قبل مغرب پڑھنی چاہیے تھیں۔ (حسن)
- ۴- میں نے کہا طواف میں واجب کی دو رکعت پڑھتا ہوں خلاف مقام اس حیثیت سے کہ وہ وقت ہوتا ہے یا اس حیثیت سے کہ وہ عہد رسول میں تھا فرمایا اس حیثیت سے کہ وہ اس کا وقت ہے۔ (م)
- ۵- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ لوگوں نے نہیں لیا امام حسن اور امام حسین علیہم السلام سے مگر بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح طواف فریضہ میں۔ (مشفق)
- ۶- فرمایا نماز طواف فریضہ ہو یا نافلہ سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھنی چاہیے (درسل)
- ۷- میں نے کہا ایک شخص طواف واجب کرتا ہے بعد عصر، کیا وہ دو رکعت طواف سے فارغ ہوتے ہی ادا کرے فرمایا ہاں، کیا تم تک رسول خدا کا یہ کلام نہیں پہنچا، آپ نے فرمایا اے اولاد عبدالمطلب لوگوں کو نماز بعد عصر سے منع نہ کرو

اور ان کو طواف سے فائدہ اٹھانے دو۔ (رحمن)

- ۸۔ فرمایا طوافِ نفلہ کی نماز مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھو اور تلافی طواف کی جس مسجد میں چاہو پڑھ لو۔ (رحمہ)
- ۹۔ میں نے کہا میں نے سات شوط والے چار طواف کئے اور میں تھک گیا تو کیا ان کی رکعات بیٹھ کر پڑھ لوں فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ کیسے جبکہ ایک بیمار آدمی جو سست پڑ گیا ہو نماز شب بیٹھ کر پڑھتا ہے اور یہ نہیں پڑھ سکتا، کیا تم طواف بیٹھ کر کر سکتے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تو نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ (رحمہ)

باب ۱۲

﴿الھو فی رکعتی الطواف﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نسي أن يصلي الركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام في طواف الحج والعمرة، فقال: إن كان بالبلد صلى ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام فإن الله عز وجل يقول: «واتخذوا من مقام إبراهيم مصلًى» وإن كان قد ارتحل فلا أمره أن يرجع

۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ و محمد بن إسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ و صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل نسي الركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام فلم يذكر حتى ارتحل من مكة؛ قال: فليصلهما حيث ذكر أو ذكرهما وهو في البلد فلا يبرح حتى يقضيهما.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن عبيد بن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة ولم يصل الركعتين حتى طاف بين الصفا والمروة ثم طاف طواف النساء ولم يصل الركعتين حتى ذكر بالآبطح فصلّى أربع ركعات، قال: يرجع فيصلّي عند الملقام أربعاً.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن المنثري قال: نسيت ركعتي الطواف خلف مقام إبراهيم عليه السلام حتى انتهيت إلى منى فرجعت إلى مكة فصلّيتهما فذكرنا ذلك لأبي عبد الله عليه السلام، فقال: ألا صلّاهما حيث ذكر

۵۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عيسى، عن
ذکرہ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: في رجل طاف طواف الفريضة ونسي الركعتين
حتى طاف بين الصفا والمروة قال: يعلم ذلك الموضع ثم يعود فيصلّي الركعتين ثم يعود
مكانه.

۶۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين،
عن محمد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: سئل عن رجل طاف طواف الفريضة ولم
يصلّ الركعتين حتى طاف بين الصفا والمروة وطاف بعد ذلك طواف النساء ولم يصل
أيضاً لذلك الطواف حتى ذكر بالآبطح، قال: يرجع! مقام إبراهيم عليه السلام فيصلّي.
۷۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة،
عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سألته عن رجل دخل مكة بعد العصر فطاف بالبيت وقد
علمناه كيف يصلي فنسي فتعد حتى غابت الشمس ثم رأى الناس يطوفون فقام فطاف
طوافاً آخر قبل أن يصلي الركعتين لطواف الفريضة، فقال: جاهل! قلت: نعم، قال:
ليس عليه شيء.

۸۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسين زعلان، عن الحسين بن بشير، عن هشام بن
المنثري، وحنان قال: طفنا بالبيت طواف النساء ونسينا الركعتين فلمّا صرنا بمنى
ذكرناهما فأتينا أبا عبد الله عليه السلام فسالناه، فقال: صليّاهما بمنى.

باب

ركعات طواف بين الصفا والمروة

- ۱۔ میں نے کہا طواف حج عمرہ کے بعد ایک شخص دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھنی بھول گیا۔ فرمایا اگر وہ شہر میں ہے تو دو
رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مقام ابراہیم پر نماز پڑھو اور چلا گیا ہے تو اسے لوٹنے کے لئے
میں نہیں کہتا۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا بھول گیا اور اسے یاد نہ آیا اور رکعت سے چلا گیا اور جہاں یاد آئے

دور رکعت پڑھے اور اگر اس وقت یاد آئے جبکہ وہ شہر میں ہو تو جب اذانہ کرے وہاں سے نہ جائے (اصح)
۳۔ فرمایا اگر کوئی طواف واجب کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے پھر تہمت بھی کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے البتہ میں پہنچ کر یاد آئے تو چار رکعت نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ لوٹے اور چار رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے (موتقی)

- ۴۔ راوی کہتا ہے مقام ابراہیم پر طواف کی دو رکعتیں پڑھنی بھول گیا اور منیٰ میں پہنچ گیا وہاں سے مکہ آیا اور دو رکعت پڑھیں اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہم نے کیا۔ فرمایا جہاں یاد آتا وہیں پڑھ لیتے۔ (بھول)
۵۔ فرمایا جو شخص طواف فریضہ کرے اور دو رکعت بھول جائے پھر طواف صفا و مروہ کرے تو اس کو اپنی جگہ یا درکنی چاہیے اور وہاں سے لوٹے کہ آئے اور دو رکعت پڑھے کہ پھر وہیں چلا جائے۔ (مرسل)
۶۔ پوچھا گیا ایک شخص نے طواف فریضہ کیا اور دو رکعت نماز نہ پڑھی پھر طواف صفا و مروہ کیا اور اس کے بعد طواف قمار کیا اور نماز نہ پڑھی طواف واجب کی مقام البتہ پر یاد آیا فرمایا وہ مقام ابراہیم پر پلٹ کر جائے (اور نماز پڑھے) (۴)
۷۔ میں نے کہا ایک شخص بعد عصر مکہ میں داخل ہوا اور اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور ہم نے اسے بتا دیا تھا کہ بعد طواف نماز پڑھنی ہے وہ بھول گیا اور بیٹھ رہا۔ سوچ غروب ہو گیا۔ پھر اس نے لوگوں کو طواف کرنے دیکھا کھڑا ہوا اور دوسرا طواف کیا قبل اس کے کہ وہ دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھے فرمایا کیا وہ جاہل ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو اس پر کچھ نہیں۔ (۵)
۸۔ ہم دونوں نے طواف بیت کیا اور دو رکعت نماز پڑھنا بھول گئے ہم نے ابو عبد اللہؑ سے پوچھا۔ فرمایا منیٰ ہی میں پڑھ لو۔

﴿ باب ۱۱ ﴾

﴿ (نوافل الطواف) ﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ ؛ وغیرہ ، عن أحمد بن [محمد بن] هلال ، عن أحمد بن محمد ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أول ما يظهر القائم من العدْلان بنادي مناديه أن يسلم صاحب النافلة لصاحب الفريضة الحجر الأسود والطواف .
۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الطواف أبكتني الرجل بإحصاء صاحبه ؛ فقال : نعم
۳۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم بن

عمرو ، عن أيوب أخي أديم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : القراءة وأنا أطوف أفضل أو أذكر الله تبارك وتعالى ؟ قال : القراءة ، قلت : فإن مرُّ بسجدة وهو يطوف ؟ قال : يؤمِّي برأسه إلى الكعبة .

٤ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن مشي ، عن زياد بن يحيى الحنظلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تطوفن بالبيت وعليك برطلّة ^(٤) .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي الفرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام أكان لرسول الله صلى الله عليه وآله طواف يعرف به ؟ فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يطوف بالليل والنهار عشرة أسابيع ثلاثة أوّل الليل وثلاثة آخر الليل واثنين إذا أصبح واثنين بعد الظهر وكان فيما بين ذلك راحته .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن علي بن النعمان ، عن داود بن فرقد ، عن عبد الأعلى قال : رأيت أمّ فروة تطوف بالكعبة عليها كساء متشكّرة فاستلمت الحجر بيدها اليسرى فقال لها رجل ممن يطوف : يا أمة الله أخطأت السنة ، فقالت : إنما لأغنياء عن علمك .

٧ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد قال : قال أبو الحسن عليه السلام : أتدري لم سميت الطائف ؟ قلت : لا ، قال : إن إبراهيم عليه السلام لما دعا ربه أن يرزق أهله من الثمرات قطع لهم قطعة من الأردن فأقبلت طافت بالبيت سبعا ثم أفرّها الله في موضعها وإنما سميت الطائف للطواف بالبيت .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن زياد القندي قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إنني أكون في المسجد الحرام وأنظر إلى الناس يطوفون بالبيت وأنا قاعد فأغتم لذلك ، فقال : يا زياد لا عليك فإن المؤمن إذا خرج من بيته يؤمّ الحج لا يزال في طواف وسعي حتى يرجع .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن هشام التميمي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل كان معه صاحبة لا تستطيع القيام على رجلها فحملها زوجها في محل فطاف بها طواف الفريضة بالبيت وبالصفا والمروة أيجزئ

ذلك الطواف عن نفسه طوافه بها، فقال: إيهما الله إذا .

١٠ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن أبي حمزة،

عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: دعى الطواف وأنت تشبهه .

١١ - محمد بن يحيى، وغيره، عن محمد بن أحمد، عن العباس بن معروف، عن موسى

ابن عيسى اليه قوبى، عن محمد بن ميسر، عن أبي الجهم، عن أبي عبد الله، عن آباءه، عن

علي عليه السلام أنه قال في امرأة نذرت أن تطوف على أربع، قال: تطوف أسبوعاً ليديها

وأسبوعاً لرجليها .

١٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن صفوان قال: سألته عن ثلاثة دخلوا في

الطواف فقال واحد منهم لصاحبه: تحفظوا الطواف فلما ظنوا أنهم قد فرغوا قال

واحد: ممي ستة أشواط، قال: إن شكوا كلهم فليستأنفوا وإن لم يشكوا وعلم

كل واحد منهم ما في يده فليبنوا .

١٣ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن أبي

عبد الله عليه السلام في المرأة تطوف بالصبي وتسمى به هل يجزى ذلك عنها وعن الصبي؟

فقال: نعم .

١٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن

أبي عبد الله عليه السلام قال: يستحب أن تطوف ثلاثمائة وستين أسبوعاً عدداً أيام السنة فإن

لم تستطع ثلاثمائة وستين شوطاً فإن لم تستطع فما قدرت عليه من الطواف

١٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن يونس بن يعقوب قال:

قلت لأبي عبد الله عليه السلام: هل نشرب ونعمن في الطواف؟ قال: نعم .

١٦ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عبد الله بن يحيى

الكاظمي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: طاف رسول الله صلى الله عليه وآله على ناقته العضب

وجعل يستلم الأركان بمحجنه ويقبل المحجن .

١٧ - أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام

طواف في العشر أفضل من سبعين طوافاً في الحج .

۱۸ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن اُمی عبد اللہ
 ﷺ قال : قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی امرأۃ نذرت أن تطوف علی أربع فقال:
 تطوف أسبوعاً لیدبها وأسبوعاً لرجلیها

باب ۱۲

لوادر طواف

- ۱- فرمایا سب سے پہلے جب ظہور قائم آل محمد ہو گا ایک منادی ندا کرے گا جس پر طواف نافذ ہے وہ سلام کرے اس کو جس پر استلام مجرد طواف واجب ہے۔ (م)
- ۲- پوچھا گیا حضرت سے آیا یہ کافی ہے کہ طواف میں شروط کو اس کا ساتھی گنتا جائے فرمایا ہاں۔ (م)
- ۳- میں نے کہا طواف میں سوروں کی قرأت بہتر ہے یا ذکر خدا۔ فرمایا قرأت میں نے کہا اگر طواف میں کوئی سجدہ دسجدہ مستند ہو یا بنا برقیۃ کرے۔ فرمایا اپنے سر سے کعبہ کی طرف اشارہ کرے۔ (م)
- ۴- فرمایا طواف بیت میں اپنی محرومی شکل کی تلند رائے لڑائی سر پر نہ رکھے۔ (م)
- ۵- میں نے کہا کیا رسول اللہ طواف کرتے تھے فرمایا رات اور دن میں دس مرتبہ سات سات شروط تین بار اَدُل شب میں تین بار آخر شب اور دو بار صبح کو اور دو بار بعد ظہر اور ان دونوں کے درمیان آپ آرام فرماتے تھے۔ (مجبور) میں نے دیکھا ام فروہ (مادر امام جعفر صادق) کعبہ کا طواف ایک بدنما چادر میں کرتی تھیں تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں پس آپ نے استلام حجر بایں ہاتھ سے کیا۔ ایک شخص نے کہا اے کنیز خدا تم نے یہ طواف خلاف سنت کیا ، فرمایا ہم تمہارے علم پر اعتماد نہیں کرتے۔ (حسن)
- ۶- فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کیا تم جانتے ہو کہ طایف کا نام طایف کیوں ہوا میں نے کہا نہیں فرمایا ابراہیم نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے پس خدا نے ان کو (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطع ان کے لئے معین کیا یہ سسر ترین چلی اور طواف بیت کیا سات بار پھر خدا نے اس کو اس کی جگہ پر فستار دیا اس نے اس کا نام طایف ہوا۔ (م)
- ۸- میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قدامتوں میں مسجد الحرام میں ہونا ہوں اور لوگوں کو طواف کرتے دیکھتا ہوں درآنحالیکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں فرمایا لے زیادہ گناہ نہیں ، جب بندہ مومن بقصد رجوع گھر سے نکلتا ہے تو وہ واپس تک طواف رسی میں شمار ہوتا ہے۔ (حسن)

- ۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے ساتھ اس کی بہن ہے جو اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکتی اس کے شوہر نے اسے محل میں اٹھایا اور طواف فریضہ بیت و طواف صفا و مروہ ادا کیا آیا یہ اس کے لئے اپنی طرف سے طواف بھی کافی ہو گا اسے فرمایا ہاں۔ (۲)
- ۱۰۔ فرمایا طواف کو چھوڑ دو اگر لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اسے پورا نہیں کر سکتے۔ (مرسل)
- ۱۱۔ میں نے کہا ایک عورت نے چار طواف کی نذر کی سرزایا نہیں سات کی کرنی چاہئے سات اپنے ہاتھوں کے اور سات اپنے پیروں کے۔ (مجمول)
- ۱۲۔ میں نے کہا تین شخص طواف میں داخل ہوئے ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا طواف گنتے رہنا جب انھوں نے گمان کیا کہ وہ فارغ ہو گئے تو ان میں سے ایک نے کہا میرا شمار تو چھ شوٹا کا ہے حضرت نے فرمایا اگر سب نے شک کیا ہے تو پھر سے طواف کریں اور اگر سب نے شک نہیں کیا ہے اور ہر ایک کو اپنا شمار یاد ہے تو اسی پر بنا کریں۔ (حسن)
- ۱۳۔ میں نے کہا ایک عورت نے اپنے بچے کے ساتھ طواف و سہ کی یہ اس کے لئے اور بچہ کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں۔ (حسن)
- ۱۴۔ فرمایا مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ بار ایک سال کے دنوں کے برابر طواف کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سو ساٹھ شوٹا ہی کر لے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو جتنے زیادہ کر سکتا ہو کرے۔ (حسن)
- ۱۵۔ میں نے کہا کیا ہم اٹھائے طواف میں پانی پی سکتے ہیں فرمایا ہاں۔ (مؤثق)
- ۱۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ناقہ غنبار پر طواف کیا اور ارکان کا استلام اور بوسہ دیا مجھ کو۔ (حسن)
- ۱۷۔ فرمایا کہ ذی الحجہ کے عشرہ اولیٰ میں افضل ہے طواف حج کے زمانہ میں ستر طوافوں سے (۴)
- ۱۸۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے چار شوٹا نذر کی ہو فرمایا وہ سات کہہ اپنے ہاتھوں کے لئے اور سات اپنے پیروں کے لئے۔ (حسن)

باب ۱۳

﴿استلام الحجر بعد الرکعتین وشرب ماء زمزم قبل الخروج الى﴾

﴿الصفا والمروة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ؛ وابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إذا فرغت من الرکعتین فأت الحجر الأسود وقبله واستلمه أو أشرب إليه

فإنه لا بد من ذلك ، وقال : إن قدرت أن تشرب من ماء زمزم قبل أن تخرج إلى الصفا فافعل وتقول حين تشرب : « اللهم اجعله علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كل داء » .
سقم ، قال : وبلغنا أن رسول الله ﷺ قال حين نظر إلى زمزم : « لولا أنني أشق على أمتي لأخذت منه ذنوباً أو ذنوبين » .

۲ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد الله ﷺ قال : إذا فرغ الرجل من طوافه وصلى ركعتين فليأت زمزم وليستق منه ذنوباً أو ذنوبين وليشرب منه وليصب على رأسه وظهره وبطنه ويقول : « اللهم اجعله علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كل داء وسقم » ، ثم يعود إلى الحجر الأسود .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر الثاني ﷺ ليلة الزيادة طاف طواف النساء وصلى خلف المقام ثم دخل زمزم فاستقى منها بيده بالدلو الذي يلي الحجر وشرب منه وصب على بعض جسده ثم أطلع في زمزم مرتين . وأخبرني بعض أصحابنا أنه رآه بعد ذلك بسنة فعل مثل ذلك .

باب ۱۳۹

استلام حجر

۱- فرمایا جب طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو حجر کے پاس آؤ اسے بوسہ دو اور اس سے پیو اور اس کی طرف اشارہ کر دے ضروری ہے اور نہ فرمایا اگر یہ ممکن نہ ہو تو صفا جائے زمزم کا پانی پیو اور کہو یا اللہ میرے علم کو نافع قرار دے اور رزق کو واسع اور شیفاء قرار دے ہر دو روزہ آزار سے عداوت علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جبکہ آپ کی نظر زمزم پر گئی اگر میری امت پر میری یہ سنت مشاق نہ ہو تو تو میں چساؤ زم زم سے ایک یا دو ڈول نکالتا - (حسن)

۲- نہ فرمایا جب آدمی طواف سے فارغ ہو اور دو رکعت نماز پڑھ لے تو زمزم پر آئے ایک یا دو ڈول اس سے نکالے اور اس کو پیئے اور اپنے سہم پشت اور شام پر ڈالے اور کہے یا اللہ اس کو علم نافع ، رزق واسع اور ہر دور

کی دو اترار دے پھر حجر اسود کی طرف آئے۔ (حسن)
 سور میں نے شب زیارت میں امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا طواف نسا کرتے ہوئے اور مقام ابراہیم کے پچھے نماز پڑھتے ہوئے پھر آپ زمزم پر آئے اور آپ نے وہ ڈول جو حجر کے پاس تھا پھر ادر پانی پیا اور اپنے جسم پر پھر دکا دوبارہ پھر زمزم پر آئے۔ میرے ایک دوست نے خبر دی کہ چھ بار ایسا ہی کیا (۴)

﴿باب﴾

﴿الوقوف علی الصفا والدعاء﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، وعجل بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن رسول الله ﷺ حين فرغ من طوافه وركعتيه قال : أبده بما بدء الله عز وجل به من إتيان الصفا ، إن الله عز وجل يقول : « إن الصفا والمروة من شعائر الله » . قال أبو عبد الله عليه السلام : ثم أخرج إلى الصفا من الباب الذي خرج منه رسول الله ﷺ وهو الباب الذي يقابل الحجر الأسود حتى تقطع الوادي وعليك السكينة والوقار فاصعد على الصفا حتى تنظر إلى البيت وتستقبل الركن الذي فيه الحجر الأسود واحمد الله وامن عليه ثم اذكر من آلائه وبلائه وحسن ما صنع إليك ما قدرت على ذكره ثم كبر الله سبعاً واحده سبعاً وهلكه سبعاً وقل : « لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد بحسبي ويميت وهو حي لا يموت وهو على كل شيء قدير » ثلاث مررات ، ثم صل على النبي ﷺ وقل : « الله أكبر على ما هدانا والحمد لله على ما أولانا والحمد لله الحي القيوم والحمد لله الحي الدائم » ثلاث مررات ، وقل : « أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، لا نعبد إلا إياه مخلصين له الدين ولو كره المشركون » ثلاث مررات اللهم إني أسألك العفو والعافية واليقين في الدنيا والآخرة ثلاث مررات اللهم آتني في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ثلاث مررات ثم كبر الله مائة مرة وهلك مائة مرة واحمد مائة مرة وسبح مائة مرة وتقول : « لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وغلب الأحزاب وحده فله الملك وله الحمد وحده اللهم بارك لي في الموت و

في ما بعد الموت ، اللهم إني أعوذ بك من ظلمة القبر و وحشته ، اللهم أظلمي في ظل عرشك يوم لا ظل إلا ظلك ، وأكثر من أن تستودع ربك دينك ونفسك وأهلك ، ثم تقول : « أستودع الله الرحمن الرحيم الذي لا يضيع ودائعه نفسي وديني وأهلي ، اللهم استعملني على كتابك وسنة نبيك وتوفني على ملته وأعذني من الفتنة » ثم تكبر ثلاثاً ثم تعيدها مرتين ثم تكبر واحدة ثم تعيدها فإن لم تستطع هذا فبعضه ؛ و قال أبو عبد الله عليه السلام : إن رسول الله ﷺ كان يقف على الصفا بقدمه يقر سورة البقرة مترتلاً .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : حدثني جميل قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل من دعاء موقوت أقوله على الصفا والمروة ؟ فقال : تقول إذا وقفت على الصفا : « لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير » ثلاث مرات .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن زدارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام كيف يقول الرجل على الصفا والمروة ؟ قال : يقول : « لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير » ثلاث مرات .

٤ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الحميد ابن سعيد قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن باب الصفا قلت : إن أصحابنا قد اختلفوا فيه بعضهم يقول : الذي يلي السقاية وبعضهم يقول : الذي يلي الحجر ، فقال : هو الذي يلي السقاية حدث صنعه داود وفتحته داود .

٥ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن علي بن النعمان يرفعه قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا صعد الصفا استقبل الكعبة ثم رفع يديه ثم يقول : « اللهم اغفر لي كل ذنب أذنبته قط » فإن عذبت فعد علي بالمغفرة فإنك أنت الغفور الرحيم ، اللهم افعل بي ما أنت أهله فإنك إن تفعل بي ما أنت أهله ترحمني وإن تعد بني فأنت غني عن عذابي وأنا محتاج إلى رحمتك فيا من أنا محتاج إلى رحمة ارحمني ، اللهم لا تفعل بي

ما أنا أهله فأتك إن تفعل بي ما أنا أهله تعذبني ولم تظلمني ، أصبحت أتقي عدلك ولا أخاف جورك فيا من هو عدل لا يجور ارحمني .

۶۔ محمد بن یحییٰ ، عن حمدان بن سلیمان ، عن الحسن بن علی بن الولید رفعہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أراد أن يكثر ماله فليطل الوقوف على الصفا والمروة .

۷۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسين ، عن الحسن بن أبي الحسن ، عن صالح ابن أبي الأسود ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس على الصفا شيء موقت .

۸۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى أبي عبد الله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام صعد المروة فآلقى نفسه على الحجر الذي في أعلاها في ميسرتها واستقبل الكعبة .

۹۔ علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد ، عن أحمد بن الجهم الخزّاز ، عن محمد بن عمر بن يزيد ، عن بعض أصحابه قال : كنت وراء أبي الحسن موسى عليه السلام على الصفا - أو على المروة - وهو لا يزيد على حرفين اللهم إني أسألك حسن الظن بك في كل حال وصدق النية في التوكل عليك .

باب

کوه صفا پر وقوف

۱۔ نشرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف اور اس کی دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں بتا کرتا ہوں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے صفا و مروه شعائر اللہ ہیں فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پھر نکلو صفا کی طرف اس دروازہ سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور وہ دروازہ مقابل میں حجر اسود کے ہے یہاں تک کہ تودادی کو طے کرے اور سینکھ اور وقار کے ساتھ صفا پر چڑھو یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر آنے لگے اور استفحال کرو اس رکن کا جس میں حجر اسود ہے اللہ کی حمد و شاکر کرو اور اس کی نعمتوں اور آذنائشوں کو یاد کرو اور ان کو جو تم پر احسانات کئے ہیں جس قدر تم میں قوت ہو اس کا ذکر دو پھر سات تکبیریں کہو ، سات بار الحمد للہ کہو ، سات بار لا الہ الا اللہ

- وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد بحیی ویمیت وهو حی لا یموت وهو علی کل شیء قذیر پھر محمد و آل محمد پر درود بھیج کر کہو : اللہ اکبر علی ما ہدانا والحمد للہ علی ما أولانا والحمد للہ الحی القيوم والحمد للہ الحی الدائم تین بار اور پھر کہو : اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہ واشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہ ورسولہ ، لانعبد اِلَّا اِیَّہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ المشرکون ، تین بار پھر کہو : اللہم ! اِنِّیْ اَسْأَلُکَ العفو والعافیۃ والیقین فی الدنیا والآخرۃ تین بار پھر : اللہم ! اَتَنَا فی الدنیا حسنة و فی الآخرۃ حسنة وقنا عذاب النار تین بار پھر اللہ واکر سو بار ، لا الہ الا اللہ سو بار ، الحمد للہ سو بار ، تسبیح یعنی سبحان اللہ سو بار اور پھر : لا اِلَہَ اِلَّا اللہ وحدہ اَنْجَز وعده و نصر عبده و غلب الا حزاب وحدہ فلہ الملک ولہ الحمد وحدہ وحدہ اللہم بَارِکْ لِی فی الموت و فی ما بعد الموت ، اللہم ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ظِلْمَةِ الْقَبْرِ وَ حَشْتِهِ پھر تکبیر کہ تین بار پھر دو مرتبہ یہ دعا پڑھے پھر ایک بار اللہ اکبر کہے پھر یہ دعا پڑھے ، اللہم ! اَظْلَمْنِیْ فِی ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ ، وَاکْثَرْ مِنْ اَنْ تَسْتُوْدِعَ رَبِّکَ دِیْنَکَ وَ نَفْسَکَ وَ اَهْلَکَ ، پھر کہو : اَسْتُوْدِعُ اللہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَ دَائِعِہٖ نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ وَ اَهْلِیْ ، اللہم ! اسْتَمْلِئْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَ سُنَّةِ نَبِیِّکَ وَ تُوْفِّقْنِیْ عَلٰی مَلٰئِکَتِہٖ وَ اَعِزِّنِیْ مِنَ الْفِتْنَةِ الْکُبْرٰی سَبَّحْہُ پڑھے کہ بعض پڑھے فرمایا احقر نے کہ رسول اللہ کو مصفا پر کھڑے ہوئے اور قرآن کے ساتھ سورہ بقرہ پڑھتے تھے۔
- ۲- میں نے کہا کیا کو مصفا پر پڑھنے کے لئے کوئی مخصوص دعا ہے فرمایا تین بار یہ دعا پڑھو لا اِلَہَ اِلَّا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد بحیی ویمیت وهو علی کل شیء قذیر
- ۳- ترجمہ نمبر ۲ میں دیکھو۔ (۴)
- ۴- میں نے پوچھا کس دروازہ سے مصفا پر جایا جائے بعض کہتے ہیں جو متصل سقایہ ہے بعض کہتے ہیں متصل حجر ہے فرمایا جو متصل سقایہ ہے وہ جدید ہے جسے داؤد نے بنایا اور اسی کے کھولا ہے نہ مجھول
- ۵- فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام جب مصفا پر چڑھتے تو کعبہ کی طرف رخ کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے (۴)
- اللہم اغفر لی کل ذنب اذنبته قط فان عدت فعد علی بالمغفرة فانک انت الغفور الرحیم ، اللہم ! اَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ فَاَنْتَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تَعَذَّبْنِیْ فَانْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا عَاجِزٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فِیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ اَرْحَمْنِیْ ، اللہم ! لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَہْلُہٗ فَاَنْتَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَہْلُہٗ تَعَذَّبْنِیْ وَلَمْ تَنْظَرْ لِمَنِّیْ ، اَصْبَحْتَ اَتَقِیْ عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَکَ فِیَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا یَجُورُ اَرْحَمْنِیْ ۔

- ۷- فرمایا جو مال کی زیادتی چاہتا ہو وہ صفا و مروہ پر زیادہ ٹھہرے۔ (مجموع)
- ۸- فرمایا صفا پر عمل کئے کوئی مخصوص چیز نہیں۔ (ض)
- ۹- میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کوہ مروہ پر چڑھے اور اپنے کو اس پتھر پر گرایا جو اس کی چوٹی پر بائیں طرف تھا اور کعبہ کی طرف رخ کیا۔ (ض)
- ۹- میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پس پشت تھا صفا و مروہ پر آپ نے ان کلموں سے زیادہ نہ فرمایا۔ (ض)
- اللهم إني أسألك حسن الظن بك في كلِّ حال وصدق النية في التوكل عليك

﴿باب الثامن﴾

﴿السعي بين الصفا والمروة وما يقال فيه﴾

- ۱- عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسن، عن زرعة، عن سماعة قال: سألته عن السعي بين الصفا والمروة، قال: إذا انتهيت إلى الدار التي على يمينك عند أول الوادي فاسع حتى تنتهي إلى أول زقاق عن يمينك بعد ما تجاوز الوادي إلى المروة فإذا انتهيت إليه فكف عن السعي وامش مشياً وإذا جئت من عند المروة فابد، من عند الزقاق الذي وصفت لك فإذا انتهيت إلى الباب الذي من قبل الصفا بعد ما تجاوز الوادي فاكف عن السعي وامش مشياً فإنما السعي على الرجال وليس على النساء سعي.
- ۲- أحمد بن محمد، عن محمد بن يحيى، عن غياث بن إبراهيم، عن جعفر، عن أبيه عليه السلام قال: كان أبي يسعي بين الصفا والمروة ما بين باب ابن عباد إلى أن يرفع قدميه من المسيل لا يبلغ زقاق آل أبي حسين.
- ۳- محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن أسلم، عن يونس، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ما من بقعة أحب إلى الله من المسعى لأنه يندل فيها كل جبار. وروي أنه سئل لم جعل السعي؟ فقال: مذلة للجبارين.
- ۴- عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد رفعه قال: ليس لله منسك أحب إليه من

السمي وذلك أنه بذل فيه الجبارين .

٥ - أحمد بن محمد ، عن التيملي ، عن الحسين بن أحمد الحلبي ، عن أبيه ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جعل السمي بين الصفا والمروة مذلة للجبارين .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : انحدر من الصفا ماشياً إلى المروة وعليك السكينة والوقار حتى تأتي المنارة وهي على طرف المسعى فاسمع ملاً فزوجك . وقل : « بسم الله والله أكبر وصلى الله على محمد وعلى أهل بيته ، اللهم اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم وأنت الأعز الأكرم » حتى تبلغ المنارة الأخرى فإذا جاوزتها قل : « يا ذا المن والفضل والكرم والنعمة والجلود اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت » ثم امش وعليك السكينة والوقار حتى تأتي المروة فاصعد عليها حتى يبدو لك البيت واضع عليها كما صنعت على الصفا وطف بينهما سبعة أشواط تبده بالصفا وتختم بالمروة .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى لأبي عبد الله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام يبتدىء بالسمي من دار القاضي المخزومي ، قال : ويمضي كما هو إلى زقاق العطارين .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن معاوية بن حكيم ، عن محمد بن أبي عمير ، عن الحسن بن علي الصيرفي ، عن بعض أصحابنا قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن السمي بين الصفا والمروة فريضه أم سنة ؟ فقال : فريضة ، قلت : أوليس قال الله عز وجل : « فلا جناح عليه أن يطوف بهما » قال : كان ذلك في عمرة القضاء إن رسول الله صلى الله عليه وآله شرط عليهم أن يرفعوا الأصنام من الصفا والمروة فتشاغل رجل وترك السمي حتى انقضت الأيام وأعيدت الأصنام فجاءوا إليه فقالوا : يا رسول الله إن فلاناً لم يسمع بين الصفا والمروة وقد أعيدت الأصنام فأمر الله عز وجل . « فلا جناح عليه أن يطوف بهما » أي وعليهما الأصنام .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل ترك شيئاً من الرَّمَل

فی سعيه بین الصفا والمروة ، قال : لاشي ، عليه ، و روي أن المسعى كان أوسع مما هو اليوم ولكن الناس ضيقوه .

۱۰ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل ترك السعي متعمداً ، قال : عليه الحج من قابل .

باب

سعی بین الصفا والمروة

- ۱- میں نے صفا و مروه کے درمیان سعی کو پوچھا فرمایا جب تم اس گھرنک پہنچو جو تمہاری دائیں طرف مشرق وادی میں ہے تو سعی کرو ، جب پہنچو اپنی دائیں طرف دائے تنگ راستہ میں وادی سے گزر کر مروه کی طرف تو سعی کو روک دو اور معمولی چال چلو جب مروه کے پاس پہنچو تو مشرق کو اس تنگ راستہ سے جو میں نے بیان کیا جب اس دروازہ پر پہنچو جو صفا کی طرف ہے وادی سے گزرنے کے بعد تو سعی ختم کرو اور معمولی چال چلو ، سعی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں (موقوف)
- ۲- فرمایا میرے والد سعی کرتے تھے صفا و مروه کے درمیان اور جب باب ابن عباد کے درمیان ہے یہاں تک کہ جب بڑھتے میل سے تو نہ پہنچتے تھے آل ابی صین دائے تنگ راستہ تک - (موقوف)
- ۳- میں نے حضرت سے سنا کہ اللہ کو سعی سب سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ وہ ہر سرکش کو ذلیل کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ سعی کس لئے ہے فرمایا جباروں کو ذلیل کرنے کے لئے - (مض)
- ۴- فرمایا ارکان حج میں اللہ کو سب سے زیادہ سعی محبوب ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں - (مض)
- ۵- اللہ نے سعی کو اس لئے رکھا ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں - (مسل)
- ۶- فرمایا حضرت نے صفا سے مروه کو جاتے ہوئے سکینہ و وقار سے چلو جب میدان تک آؤ تو وہاں سے سعی کرو اور کہو

بسم الله والله أكبر وصلی الله علی

محمد و علی اهل بیته ، اللهم اغفر وارحم و تجاوز عما تعلم و أنت الاعز الأکرم ، حتی تبلغ المائة الأخری فاذا تجاوزتها قل : « یا ذا المن والفضل والکرم والنعما والجود

اغفر لی ذنوبی إنه لا یغفر الذنوب إلا أنت

- پھر سینہ و قار سے چلو اور مردہ آؤ اور اس پر چڑھو یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پس دینا ہی عمل کر دینا صفا پر کیا تھا اور دونوں کے درمیان طواف کرو سات بار صفا سے شروع کرو اور مردہ پر ختم۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے دارقاسمی مخزومی سے سنی کی ابتداء کی اور وہ عطاروں کے کوچ کی طرف سے گزرے۔ (م)
- ۸۔ میں نے پوچھا کہ صفا و مردہ کے درمیان سنی کرنا فرض ہے یا سنت، فرمایا فرض ہے میں نے کہا آیت سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا اس میں تو یہ ہے کہ کوئی گناہ نہیں اس پر جو ان دونوں کا طواف کرے مگر یہ آیت عمرہ قضا کے متعلق ہے۔ رسول اللہ نے کفار مکہ سے مشرط کی تھی کہ وہ صفا و مردہ سے بت بٹالیں، ایک مسلمان اور کام میں مشغول ہوگی یہاں تک کہ ایام حج گزر گئے اور بت اپنی جگہ پر پھر آگئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا فلاں نے صفا و مردہ کے درمیان سنی نہیں کی اور بت پھر اپنی جگہ پر رکھے گئے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ نہیں ہے گناہ اس کے لئے جو دونوں کا طواف کرے در آخر ایک ان دونوں پر بت رکھے ہوئے ہوں۔ (مسل)
- ۹۔ میں نے کہا ایک شخص سنی صفا و مردہ کے درمیان رمل در میان چال چھوڑے اس پر کوئی گناہ نہیں اور یہ بھی فرمایا سنی میں پہلے آج سے زیادہ سہولت تھی لوگوں نے اسے تنگ بنا دیا ہے۔
- ۱۰۔ فرمایا اگر کوئی عمدہ سنی کو ترک کر دے تو اس کو سال آئندہ پھر حج کرنا ہوگا۔ (حسن)

باب ۱۱

﴿من بدء بالمروة قبل الصفا أو سعى في السعي بينهما﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل بدء بالمروة قبل الصفا، قال: يعيد ألا ترى أنه لو بدء بشماله قبل يمينه في الوضوء... أو أن يعيد الوضوء...
- ۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن العجاج، عن أبي إبراهيم عليه السلام في رجل سعى بين الصفا والمروة ثمانية أشواط ما عليه؟ فقال: إن كان خطأ أطرح واحداً واعتد بسبعة.
- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن جميل بن دراج قال: حججنا ونحن صرورة فسمعنا بين الصفا والمروة أربعة عشر شوطاً فسألت أبا عبد الله عليه السلام عن ذلك، فقال: لا بأس بسبعة لك وسبعة تطرح.

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن إسماعیل بن مرآر ، عن یونس ، عن علی الصائغ قال : سئل أبو عبد الله علیہ السلام وأنا حاضر عن رجل بده بالمروة قبل الصفا ، قال : بعيد ألا ترى أنه لو بده بشماله قبل یمنه کان علیه أن یبده یمینه ثم یبعد علی شماله .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ؛ وصفوان بن یحیی ، عن معاویة ابن عمار قال : من طاف بین الصفا والمروة خمسة عشر شوطاً طرح ثمانية واعتد بسبعة وإن بده بالمروة فلیطرح ولیبده بالصفا .

باب ۱۲۲

مروہ سے ابتدا

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص نے سعی کی ابتدا مروہ سے کی۔ فرمایا وہ دوبارہ سعی کرے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو کوئی وضو میں بائیں ہاتھ دھوئے اسے وضو دوبارہ کرنا چاہیے (ض)
- ۲۔ فرمایا اگر کسی نے غلطی سے بجائے سات بار کے آٹھ بار سعی کی ہے تو ایک کو نظر انداز کر کے سات ہی شمار کرے (۴)
- ۳۔ ہم نے پہلی بار حج کیا اور صفا و مروہ کے درمیان ۱۲ بار سعی کی حفت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں سات کو نظر انداز کرے
- ۴۔ ترجمہ نمبر میں دیکھو (۴)
- ۵۔ فرمایا جو صفا و مروہ کے درمیان پندرہ شوط کرے تو آٹھ کو نظر انداز کر کے سات کو شمار کرے اور اگر ابتدا مروہ سے کی ہے تو صفا سے ابتدا کرے اور جو کرپا ہے اسے نظر انداز کرے۔ (۴)

باب ۱۲۳

❦ (الإسراحة في السعي والركوب فيه) ❦

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن العلی بن اُبی عبد الله علیہ السلام قال : سأله عن السعي بین الصفا والمروة علی الدابة ، قال : نعم و علی المحمل .

۲۔ معاویہ بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يسمي بين الصفا والمروة راكباً ، قال : لا بأس والمشى أفضل .

۳۔ ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف بين الصفا والمروة أسترشح ؛ قال : نعم إن شاء جلس على الصفا والمروة وبينهما فيجلس .

۴۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان ، عن عبد الرحمن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يجلس بين الصفا والمروة إلا من جهد .

۵۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن النساء يطفن على الإبل والدواب أيجزئن أن يقفن تحت الصفا والمروة ؛ قال : نعم بحيث يرين البيت .

۶۔ زعنه ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس على الراكب سعي ولكن ليسرع شيئاً .

باب ۱۱

سعی میں استراحت

- ۱۔ میں نے کہا کیا مجبوری میں چوبایہ پر سعی کر سکتے ہیں فرمایا ہاں چوبایہ پر بھی اور محل میں بھی۔ (من)
- ۲۔ فرمایا صفا و مردہ کے درمیان سعی سوار ہو کر ہو سکتی ہے لیکن چلتا افضل ہے۔ (من)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص صفا و مردہ کے درمیان طواف کرتا ہے : وہ آرام چاہتا ہے کیا آرام کرے فرمایا ہاں اگر چاہے تو صفا و مردہ پر بیٹھ جائے یا ان دونوں کے درمیان۔ (من)
- ۴۔ فرمایا صفا و مردہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر اگر ارادہ چاہتا ہے۔ (من)
- ۵۔ میں نے کہا کچھ عورتیں اونٹ یا چوہاؤں پر سعی کر رہی ہیں کیا ان کو اجازت ہے کہ وہ صفا و مردہ کے پچھلے جائیں فرمایا ہاں بشرطیکہ کعبہ کو دیکھتی رہیں۔ (م)
- ۶۔ فرمایا نہیں ہے راکب پر سعی مگر جبکہ جلدی ہو (م)

باب ۳۱

﴿من قطع السعی للصلاة أو غيرها والسعی بغير وضوء﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال : قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام : الرجل یدخل فی السعی بین الصفا والمروة فیدخل وقت الصلاة ینخفض أو یقطع ویصلی ویعود أو ینتہی کما هو علی حاله حتی یفرغ ؛ قال : أو لیس علیہما مسجد لا ، بل یصلی ثم یعود ، قلت : یجلس علیہما ؛ قال : أو لیس هو ذابسعی علی الدواب .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن یحیی الأزرق ، عن اُبی الحسن علیہ السلام قال : قلت له : الرجل یسعی بین الصفا والمروة ثلاثہ أشواط أو أربعة ثم ینزل أنتم سعیہ بغير وضوء ؛ قال : لا بأس ولو أنتم نسکھ بوضوء کان أحب إلی .

باب ۳۲

نماز کے لئے سعی کو قطع کرنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص سعی کرتے دگا مفا و مروہ کے درمیان ناگاہ وقت نماز آگیا ، کم کرے یا قطع کرے اور نماز پڑھ کر پھر لوٹ آئے یا دستور سعی کرتا رہے منہ مایا کیا دونوں پہاڑوں پر مسجد نہیں . اسے چاہیے کہ نماز پڑھے پھر واپس اگر سعی کرے . میں نے کہا ان دونوں پر بیٹھ سکتا ہے فرمایا اگر چہ پایہ پر سعی نہیں کر رہا (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص مفا و مروہ کے درمیان تین چار شوط کر چکا ہے کہ اس نے پیشاب کیا ، کیا بغیر وضو اپنی سعی پوری کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن وضو کے ساتھ کچھ زیادہ پسند ہے . (مروث)

باب ۳۳

﴿تقصیر المتمتع وأحلاله﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، وابن اُبی عمیر ؛ وعدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد

عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن حماد بن عيسى جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا فرغت من سبائك وأنت متمتع فقصر من شعرك من جوانبه ولحيتك وأخذ من شاربك وقلم أظفارك وأبق منها لحجك وإذا فعلت ذلك فقد أحلتك من كل شيء يحل منه المعمر وأحرمت منه فطف بالبيت تطوعاً ما شئت .

۲ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام أحل من عمرته وأخذ من أطراف شعره كله على المشط ثم أشار إلى شاربها فأخذ منه الحجام ثم أشار إلى أطراف لحيته فأخذ منه ، ثم قام .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن رفاعة ابن موسى قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف بالبيت ويسعى أيتطوع بالطواف قبل أن يقصر ، قال : ما يعجبني .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، وحفص ابن البختري ، وغيرهما ، عن أبي عبد الله عليه السلام في عزم يقصر من بعض ولا يقصر من بعض ، قال : يجزئه .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن أسلم قال : لما أراد أبو جعفر - يعني ابن الرضا عليه السلام - أن يقصر من شعره للعمرة أراد الحجام أن يأخذ من جوانب الرأس فقال له : ابدنه بالناسية فبد بها .

۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، و صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن متمتع قرأ أظفاره وأخذ من شعر رأسه بشقص ، قال : لا بأس ليس كل أحد يجد جلعماً .

باب

تقصير متمتع

۱ - فرمایا جب تم سعی سے فارغ ہو جاؤ گے متمتع میں تو ہر طرف سے اپنے سر کے بال کوٹاؤ اور اپنی دائیں اور بائیں

- کے بال ترشواؤ اور ناخن کٹواؤ اور باقی رکھو ان کو اپنے رخ کے لئے اور جب تم یہ کر چکو تو جو چیزیں احرام میں تم پر حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو گئیں پس اب اپنی خوشی سے جتنی بار چاہو بیت اللہ کا طواف کرو۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو پورے سر کے بال کنگھی سے کٹوائے پھر آپ نے اشارہ کیا مونچھوں کی طرف حجام نے ان کی اصلاح کی پھر داؤد سے بال کٹوائے پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ (ص)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص طواف بیت کرتا ہے اور سنی کرتا ہے آیا قبل تقصیر وہ طواف مندوب کر لے فرمایا مجھے تعجب نہ آ رہا تھا قبل تقصیر طواف مندوب کرنا۔ (ص)
- ۴۔ میں نے کہا ایک حرم کچھ بال کٹواتا ہے اور کچھ نہیں کٹواتا۔ فرمایا کالی ہے (من)
- ۵۔ امام رضا علیہ السلام سے صاحبزادہ ابو جعفر نے عمرہ کے لئے جب بال کٹوانے چاہے تو حجام نے اطراف سر سے کاٹنے کا ارادہ کیا۔ فرمایا پیشانی سے ابتدا کرو اس نے ایسا ہی کیا۔ (بخاری)
- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنے ناخن کٹائے اور سر کے بال تیر کے پیلاں سے کاٹے۔ منہ مایا کیا حسن ہے ہر ایک کو تریشی نہیں ملتی۔ (حسن)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ المتمتع نسي أن يقصر حتى يهل بالحج أو يحلق رأسه أو يقع أهله ﴾
 ﴿ قبل أن يقصر ﴾

۱۔ عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام عن رجل متمتع نسي أن يقصر حتى أحرم بالحج ، قال : يستغفر الله .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل أهل بالعمرة ونسي أن يقصر حتى دخل في الحج قال : يستغفر الله ولا شيء عليه وتمت عمرته .

۳۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن رجل تمتع بالعمرة إلى الحج فدخل مكة وطاف وسعى ولبس ثيابه وأهل ونسي أن يقصر حنثه . خرج إلى عرفات ، قال : لا بأس به يبني على العمرة وطوافها وطواف الحج على أثره .

۴ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثم بالصفة والمروة وقد تمتع ثم عجل فقبل امرأته قبل أن يقصر من رأسه ، فقال : عليه دم بهريقه وإن جامع فعليه جزور أو بقرة .

۵ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاوية بن عمار قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن تمتع وقع على امرأته ولم يقصر ؛ فقال : ينحر جزوراً وقد خفت أن يكون قد نل حجه إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه .

۶ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك إني لما قضيت نسكي للعمرة أتيت أهلي ولم أقصر قال : عليك بدنة ، قال : قلت : إني لما أردت ذلك منها ولم تكن قصرت امتنعت فلمّا غلبتها قرّضت بعض شعرها بأسنانها ، فقال : رحها الله كانت أقمه منك عليك بدنة وليس عليها شيء .

۷ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن تمتع حلق رأسه بمسكة ، قال : إن كان جاهلاً فليس عليه شيء وإن تمتد ذلك في أول أشهر الحج بثلاثين يوماً منها فليس عليه شيء وإن تمتد بعد الثلاثين التي يوفّر فيها الشعر للحج فإنّ عليه دماً بهريقه .

۸ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حفص بن البختري ، عن غير واحد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي للمتمتع بالعمرة إلى الحج إذا أحل أن لا يلبس قميصاً ولا يتشبه بالمحرمين .

باب

حج تمتع میں تقصیر کا بھول جانا

۱ - میر نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو تمتع والا حج کر رہا ہو اور وہ بال کٹوانے بھول جائے اور حج کا احرام باندھ لے فرمایا وہ اللہ سے استغفار کرے۔ (م)

- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو عمرہ کرے اور بال کٹوانے بھول جائے اور حج کے مناسک میں داخل ہو فرمایا اللہ سے استغفار کرے اس پر کوئی الزام نہیں اس کا عمرہ پورا ہو گیا۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا اور مکہ میں داخل ہو کر طواف کیا اور سعی کی اور اپنا لباس پہنا اور رمل ہو گیا اور تقصیر کرانا بھول گیا یہاں تک کہ وہ عرسات چلا گیا فرمایا کوئی حصرح نہیں وہ اپنے طواف کی بنا پر عمرہ پر گئے اور اس کے بعد طواف حج کرے۔ (۱۲)
- ۴۔ پوچھا ایک شخص نے طواف بیت کیا پھر صفاد مردہ میں سعی کی اور یہ عمرہ تمتع تھا پھر جلد بازی سے کام لے کر اس نے اپنی بی بی کا بوسہ لیا قبل سر کے بال کٹوانے کے، فرمایا وہ قربانی دے اور اگر جماعت کرتی ہے تو ایک اونٹ دے یا ایک گائے۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا اس تمتع کرنے والے کے متعلق جو جماعت کرے اپنی عورت سے در آنکھ ایک اس نے بال نہیں کٹوائے فرمایا وہ ایک اونٹ خر کرے اور کچے ڈر ہے کہ وہ اگر عالم مسئلہ تھا تو اس کے حج میں رخصہ پڑ جائے گا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے عمرہ کے مناسک ادا کئے اور پھر بغیر تقصیر کے میں نے اپنی ذمہ سے مقاربت کی فرمایا تجھ پر ایک اونٹ کی قربانی ہے۔ میں نے کہا جب میں نے اس سے ایسا ارادہ کیا تو اس نے تقصیر نہیں کی تھی تو مجھے مقاربت سے منع کیا مگر میں اس پر غالب آیا اس نے اپنے کچھ بال اپنے دانتوں سے کاٹے۔ فرمایا اللہ اس پر رحم کرے وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے تجھ پر ایک اونٹ ہے اس پر کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا ایک حج تمتع کرنے والے نے مکہ میں اپنا سر منڈوا دیا فرمایا اگر وہ جاہل تھا تو کچھ نہیں اور اگر عمدہ حج کے مسنون میں سے تیس دن کے اندر ایسا کیا ہے تو کچھ نہیں اور اگر تیس دن کے بعد ان ایام میں جن میں حج کے لئے بال منڈانا ضروری ہوتا ہے ایسا کیا ہے تو اس کو ایک قربانی دینا ہوگی۔ (۱۳)
- ۸۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ جب عمرہ سے قبل ہو تو قمیص نہ پہنے اور حج کے ایام تک اپنے کو ٹخنوں کے مشابہ رکھے

باب ۱۳

﴿الْمُتَمَتِّعُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ خَارِجًا مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ احْلَالِهِ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيہ، عن حماد بن عیسی، عن ابي عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال :
من دخل مكة متمتعاً في أشهر الحج لم يكن له أن يخرج حتى يقضي الحج فإن عرّضت له

حاجة إلى عسفان أو إلى الطائف أو إلى ذات عرق خرج محرماً ودخل ملبياً بالحج فلا يزال على إحرامه فإن رجع إلى مكة رجع محرماً ولم يقرب البيت حتى يخرج مع الناس إلى منى على إحرامه وإن شاء كان وجهه ذلك إلى منى ، قلت : فإن جهل وخرج إلى المدينة أو إلى نحوها بغير إحرام ثم رجع في إبان الحج في أشهر الحج يريد الحج أيدخلها محرماً أو بغير إحرام ؟ فقال : إن رجع في شهره دخل بغير إحرام وإن دخل في غير الشهر دخل محرماً ،

قلت : فأى لأجرامين والمتعتين ، متعة الأولى أو الأخيرة ؟ قال : الأخيرة وهي عمرته وهي المحتبس بها التي وصلت بحجته ؛ قلت : فما فرق بين المفردة وبين عمرة المتعة إذا دخل في أشهر الحج ؟ قال : أحرم بالعمرة وهو ينوي العمرة ثم أحل منها ولم يكن عليه دم ولم يكن محتبساً بها لأنه لا يكون ينوي الحج .

٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتمتع بجبى ، فيقضي متعته ثم تبدوله الحاجة فيخرج إلى المدينة أو إلى ذات عرق أو إلى بعض المعادن ، قال : يرجع إلى مكة بعمرة إن كان في غير الشهر الذي يتمتع فيه لأن لكل شهر عمرة وهو مرتين بالحج ، قلت : فإن دخل في الشهر الذي خرج فيه ؟ قال : كان أبي مجاوراً ههنا فخرج متلقياً بعض هؤلاء ، فلمّا رجع بلغ ذات عرق ، أحرم من ذات عرق بالحج ودخل وهو محرم بالحج .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتمتع بالعمرة إلى الحج يريد الخروج إلى الطائف قال : يهل بالحج من مكة وما أحبّ له أن يخرج منها إلا محرماً ولا يتجاوز الطائف إنها قريبة من مكة .

٤ - ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل قضى متعته ثم عرضت له حاجة أراد أن يخرج إليها ، قال : فقال : فليغتسل للأحرام وليهل بالحج وليمض في حاجته وإن لم يقدر على الرجوع إلى مكة مضى إلى عرفات .

٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن زرارة ، عن أبيان ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المتمتع [هو] محتبس لا يخرج من مكة حتى يخرج إلى الحج

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ غَلَامَهُ أَوْ تَضِلَّ رَاحِلَتُهُ فَيُخْرِجُ مُحَرَّمًا وَلَا يَجَاوِزُ إِلَّا عَلَى قَدَرِ مَا لَا تَقْوَاهُ عَرَفَةَ .

باب ۱۲

اگر حج تمتع کرنے والے کو مکہ سے باہر جانا پڑے

- ۱۔ فرمایا جو تمتع کے لئے حج کے مہینوں میں داخل مکہ ہو تو حج کرنے سے پہلے اسے مکہ سے نہ جانا چاہیے اگر کوئی ضرورت عسکان، طائف یا ذات عرق جانے کے لئے پیش آجائے تو احرام باندھے نکلے اور تبلیہہ کرتا ہو حج کے لئے آئے، احرام برابر جاری رہے اگر مکہ لوٹے تو بحالت احرام لوٹے اور بیت کے قریب نہ جائے جب تک وہ ان کے ساتھ بحالت احرام منیٰ کی طرف روانہ نہ ہو یا خود منیٰ کی طرف روانہ ہو۔ میں نے کہا اگر وہ جاہل ہو اور بغیر احرام مدینہ وغیرہ کی طرف چلا جائے اور پھر حج کے ارادہ سے حج کے مہینوں میں لوٹے تو آیا احرام سے داخل ہو یا بغیر احرام فرمایا اگر وہ لوٹا ہے حج کے مہینوں میں تو داخل ہو بغیر احرام اور اگر ماہ حج کے علاوہ داخل ہو تو حرم داخل ہو، میں نے کہا ان دونوں احراموں اور دونوں تمتع میں کون ٹیک سمجھا جائے، منہ مایا آخر والا وہی اس کا عمر ہے اور وہی اس حج کے ساتھ والا عمر ہوگا، میں نے کہا کیا فرق ہے عمر مفردہ اور عمر تمتع میں جب وہ حج کے مہینوں میں داخل ہو فرمایا احرام عمر نیت عمر پر ہے پھر اس سے محل ہو اگر حج کی نیت نہیں کھتا میں نے پوچھا ایک تمتع کرنے والے نے مکہ آکر عمر تمتع کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آئی، وہ مدینہ یا ذات عرق یا معادن کی طرف چلا گیا۔ فرمایا وہ مکہ عمرہ کے لئے لوٹے اگر وہ جہینہ علاوہ ان مہینوں کے ہے جس میں عمرہ تمتع کیا جاتا ہے ہر جہینہ کا عمرہ ہے اور وہ من ہے حج کے ساتھ، میں نے کہا اگر وہ اسی مہینہ میں آجائے جس میں وہ گیا تھا فرمایا میرے والد یہاں رہتے تھے وہ بعض لوگوں کی ملاقات کو باہر گئے جب وہ واپسی میں ذات عرق آئے تو وہاں سے انھوں نے احرام باندھا وہ اسی صورت سے مکہ آکر ارکان حج بجالائے۔ (مسئق)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص عمرہ حج تمتع کرنا چاہتا ہے وہ طائف کی طرف چلا گیا فرمایا وہ حج کے لئے بکیر کے اور اسے نہیں چلے تھے کہ بغیر احرام نکلے اور اسے طائف سے آگے نہ بڑھنا چاہیے۔ وہ مکہ سے قریب ہے حج کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں) (حسن)
- ۳۔ پوچھا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا پھر کسی ضرورت سے اسے وہاں سے جانا پڑا۔ فرمایا اسے چاہئے کہ غسل کرے اور بکیر حج کہے اور اپنی ضرورت کو جائے پھر اگر مکہ نہ آ سکے تو عرفات چلا جائے۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا حج تمتع کرنے والا مکہ میں رہنے کا یا بند ہے وہ حج کرنے تک مکہ سے نہ جائے مگر اس صورت میں کہ غلام بھاگ گیا ہو یا سواری کا جانور گم ہو گیا ہو اور جائے تو اتنی دور نہیں کہ عرفہ فوت ہو جائے۔ (غیر)

باب ۱۲۸

﴿الوقت الذی یفوت فیہ المتعة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن ہشام بن سالم ؛ ومرارم وشعیب عن ابی عبد اللہ ؑ عن الرجل المتمتع بدخل لیلۃ عرفۃ فیطوف و یسئ تم یحل تم یحرم ویأتی منی ، قال : لا بأس .

۲۔ عدۃ من اصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن حماد بن عیسی ، عن محمد بن میمون قال : قدم أبو الحسن ؑ متمتعاً لیلۃ عرفۃ فطاف و أحل و أتى بعض جواریه تم أهل بالحج وخرج .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن مکیر ، عن بعض اصحابنا أنه سأل أبا عبد اللہ ؑ عن المتعة متى تكون ؟ قال : يتمتع ماظن أنه یدرك الناس بمنی .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن اسماعیل بن مرار ، عن یونس ، عن یعقوب بن شعیب المیثمی قال : سمعت أبا عبد اللہ ؑ یقول : لا بأس للمتمتع إن لم یحرم من لیلۃ التردیۃ متى ما تيسر له ما لم یخف فوت الموقفین .

۵۔ عدۃ من اصحابنا ، عن سهل بن زیاد رفعه ، عن ابی عبد اللہ ؑ فی متمتع دخل یوم عرفۃ فقال : متعته تامۃ إلى أن تقطع التلیۃ .

باب ۱۲۹

وقت فوت متع

۱۔ پوچھا ایک شخص نے کہ والا شہنشاہِ عرب نے کی رات میں آتا ہے طواف و سعی کرتا ہے پھر احرام باندھ کر منی میں آتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ امام رضا علیہ السلام حج تمتع کرنے عرفہ کی رات کو آئے طواف کیا اور محل ہو گئے اور اپنی ایک کینز سے ہم بستری کی پھر حج کی تکبیر کہی اور وہاں سے چلے آئے۔ (مجمول)

- ۳۔ حضرت سے پوچھا تمتع کے متعلق کب تک ہو لا ستر یا واجب لوگ منہ سے نہ جائیں۔ (مرسل)
- ۴۔ میں نے حضرت سے سنا کوئی حرج نہیں تمتع کرنے والے کے لئے اگر احرام نہ باندھے شب ترویہ سے جب تک اسے موقوفین کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔ (مجمول)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے تمتع کرنے والے کے متعلق جو پریم عرفہ آیا کہ اس نے تمتع پورا کیا یہاں تک کہ وہ تلبیس کو قطع کرے (م)

باب ۱۲۹

❦ احرام الحائض والمستحاضة ❦

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض تريد الإحرام ، قال : تغتسل وتستنفر وتحنشي بالكرفسف وتلبس ثوباً دون ثياب إحرامها وتستقبل القبلة ولا تدخل المسجد وتهل بالحج بغير صلاة .

۲۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن عمر بن أبان الكلبي قال : ذكرت لأبي عبد الله عليه السلام المستحاضة فذكر أسماء بنت عميس فقال : إن أسماء ولدت عند أبي بكر بالبداء و كان في ولادتها البركة للنساء لمن ولدت منهن أو طمئت فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله فاستنفرت وتنطقت بمنطقة وأحرمت .

۳۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المرأة الحائض تحرم وهي لا تصلي ، قال : نعم إذا أتت الوقت فلتحرم .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحكم ، عن محمد بن زياد ، عن محمد بن مروان ، عن زيد الشحام ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن امرأة حاضت وهي تريد الإحرام فطمئت قال : تغتسل وتحنشي بكرفسف وتلبس ثياب الإحرام وتحرم فإذا كان اللبن خلعتا ولبست ثيابها الآخر حتى تطهر .

باب ۱۳۱

احرام حایض و مستحاضہ

- ۱۔ میں نے حضرت سے حایض عورت کے متعلق پوچھا جو احرام کا ارادہ کرتی ہے نہ فرمایا وہ اپنا خون روئی سے صاف کر کے
 فرج کو منگوسے کسی کر باندھے کہ خون باہر نہ آئے اور احرام کے لباس کے علاوہ اور کپڑے پہنے، رو بقبلہ ہو اور مسجد الحرام
 میں داخل نہ ہو اور حج کے لئے پہلہ کرے۔ (موتقی)
- ۲۔ میں نے حضرت سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا آپ نے اس سلسلے میں ایک واقعہ اسما بنت عمیس کا سنایا کہ جب محمد بن ابوبکر
 کو انھوں نے جنگل میں جنا اور اس ولادت میں برکت ہوئی تھنے والی کو ادھیض والی عورتوں کے لئے مسئلہ معلوم ہونے سے
 حضرت نے ان کو حکم دیا کہ فرج کو صاف کرنے کے بعد کسی کر باندھ لیں اور پھر انھوں نے احرام باندھا۔ (۴)
- ۳۔ میں نے کہا جیسی وال عورت احرام باندھے در آسمان لیکہ وہ نماز نہیں پڑھتی، فرمایا ہاں جب وقت آئے احرام باندھے۔ (۴)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو حایض ہو اور احرام باندھنا چاہتی ہو اور اسے خون آجائے۔ فرمایا غسل کرے روئی باندھے
 اور احرام کا لباس پہنے جب رات آئے تو اسے اناکے اور اپنے دوست کے کپڑے پہنے جب تک ظاہر ہو (۵)

باب ۱۳۲

ثم ما یجب علی الحائض فی اداء المناسک

- ۱۔ عدۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن اُمی عمیر، عن حفص
 ابن البختري، عن العلاء بن صبیح، و عبد الرحمن بن الحجاج، و علي بن دؤاب، و
 عبد الله بن صالح کلهم یروونه عن اُمی عبد الله رضی اللہ عنہ قال: المرأة المتمتعۃ إذا قدمت مكة
 ثم حاضت تقيم ما بینها و بین الترویة فان طهرت طافت بالبيت و سعت بین الصفا و
 المروة و ان لم تطهر إلى يوم الترویة اغتسلت و احتشمت ثم سعت بین الصفا و المروة ثم
 خرجت إلى منی فاذا قضت المناسک و زارت البيت طافت بالبيت طوافاً لعمرتها ثم
 طافت طوافاً للحج ثم خرجت فسمعت فاذا فعلت ذلك فقد أحلت من كل شيء یحل
 منه المحرم إلا فراش زوجها فاذا طافت أسبوعاً آخر حل لها فراش زوجها

٢ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن درست الواسطي ، عن عجلان أبي صالح قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة متمتعة قدمت مكة فرأت الدم ، قال : تطوف بين الصفا والمروة ثم تجلس في بيتها ، فإن طهرت طافت بالبيت وإن لم تطهر فاذا كان يوم التروية أفاضت عليها الماء وأهلت بالحج من بيتها وخرجت إلى منى وقضت المناسك كلها فاذا قدمت مكة طافت بالبيت طوافين ثم سعت بين الصفا والمروة فاذا فعلت ذلك فقد حل لها كل شيء ما خلا فرائس زوجها .

٣ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن ابن رباط ، عن درست بن أبي منصور ، عن عجلان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : متمتعة قدمت فرأت الدم كيف تصنع ؟ قال : تسعي بين الصفا والمروة وتجلس في بيتها فإن طهرت طافت بالبيت وإن لم تطهر فاذا كان يوم التروية أفاضت عليها الماء وأهلت بالحج وخرجت إلى منى فقضت المناسك كلها فاذا فعلت ذلك فقد حل لها كل شيء ما عدا فرائس زوجها ، قال : وكنت أنا و عبيد الله بن صالح سمعنا هذا الحديث في المسجد فدخل عبيد الله على أبي الحسن عليه السلام فخرج إلي فقال : قد سألت أبا الحسن عليه السلام عن رواية عجلان فحدثني بنحو ما سمعنا من عجلان .

٤ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسن ، عن علي بن رباط عن عبيد الله بن صالح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : امرأة متمتعة تطوف ثم طمئت قال : تسعي بين الصفا والمروة وتقضي متعتها .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن حذاف ، عن ابن أبي نجران ، عن مثنى العنقا ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : في المرأة المتمتعة إذا أحرمت وهي طاهر ثم حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتى تطهر ثم تقضي طوافها وقد قضت عمرتها وإن هي أحرمت وهي حائض لم تسع ولم تطف حتى تطهر .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن علي بن أسباط ، عن درست عن عجلان أبي صالح أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا اعتمرت المرأة ثم اعتكفت قبل أن تطوف قدمت السعي وشهدت المناسك فاذا طهرت وانصرفت من الحج قضت

طواف العمرة وطواف الحج وطواف النساء ثم أحلت من كل شيء .

۷ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن یونس بن یعقوب ، عن رجل أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول وسئل عن امرأة متمتعة طمئت قبل أن تطوف فخرجت مع الناس إلى منى [فقال] : أليس هي على عمرتها وحجتها فلتطف طوافاً للعمرة وطوافاً للحج .

۸ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن بعض أصحابه ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المرأة تجبی ، متمتعة فطمئت قبل أن تطوف بالبيت فيكون طهرها يوم عرفة فقال : إن كانت تعلم أنها تطهر و تطوف بالبيت و تحل من إحرامها و تلحق بالناس فلتفعل .

۹ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة طافت بالبيت ثم حاضت قبل أن تسعى ، قال : تسعى ، قال : وسألته عن امرأة سعت بين الصفا والمروة فحاضت بينهما ، قال : تتم سعيها .

۱۰ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن مثنى الحنطاط ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في المرأة المتمتعة إذا أحرمت وهي طاهر ثم حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتى تطهر ثم تقضي طوافها وقد تمت متعتها وإن هي أحرمت وهي حائض لم تسع ولم تطف حتى تطهر .

باب ۵۱

ادائے مناسک میں حائض پر کیا واجب ہے

- ۱۔ نہ مایا حرج تسبیح کرے اگر وہ مکہ میں آئے کے بعد حائض ہو قیام کرے تردید تک اگر ظاہر ہو جائے بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مردہ کے درمیان سنی کرے اور اگر ظاہر نہ ہو یوم تردید تک تو غسل کرے فرج پر ردی باندھے پھر صفا و مردہ کے درمیان سنی کرے پھر منی کی طواف کرے جب مناسک پورے کرے اور کعبہ کی زیارت کرے تو

بیت اللہ کا طواف عمرہ کرے۔ پھر طواف حج کرے پھر پہلے اور سنی کرے جب یہ کرچکے تو اس کے لئے ہر وہ نئے حلال ہوگئی جو محرم پر حرام تھی سو اسے اپنے شوہر کے فرش پر جانے کے جب سات طواف کرے تو یہ بھی حلال ہو جائے گا۔ (۴)

۲۔ میں نے کہا ایک عورت حج تمتع کے لئے مکہ آئی تو اسے خون آنے لگا۔ فرمایا وہ صفاد مردہ کے درمیان طواف کرے پھر اپنے گھر بیٹھے۔ اگر پاک ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر ظاہر نہ ہو تو جب یوم ترویہ آئے تو اپنے اوپر پانی ڈالے اور قصد حج کرے اپنے گھر سے اور منی کی طرف طواف کرے جب مکہ آئے تو بیت اللہ کے دو طواف کرے پھر صفاد مردہ میں سنی کرے۔ جب یہ کرچکے تو سو اسے شوہر کے پاس جانے کے ہر شے اس پر حلال ہے۔ (۵)

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا (۶)

راوی کہتا ہے کہ میں نے اور عبید اللہ بن صالح نے یہ حدیث مسجد میں سنی عبید اللہ امام رضا کی خدمت میں آیا اس نے میری طرف آکر کہا میں نے امام علیہ السلام سے روایت عجلان (سابقہ نمبر ۲) کے متعلق پوچھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو روایت عجلان میں ہے۔

۴۔ میں نے کہا حج تمتع کرنے والی ایک عورت نے طواف کیا اس کے بعد اسے حیض آنے لگا فرمایا وہ صفاد مردہ کے درمیان سنی کرے اور پورا کرے تمتع کو۔ (۷)

۵۔ حضرت نے فرمایا تمتع والی عورت اگر احرام بحالت طہارت باندھے۔ پھر تمتع سے پہلے حیض آنے لگے تو وہ سنی کرے اور پاک ہونے تک طواف نہ کرے، پھر طواف کرے عمرہ پورا ہو گیا اور اگر احرام کے ساتھ ہی حیض آئے تو سنی نہ کرے اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے۔ (۸)

۶۔ فرمایا جب عورت عمرہ کر رہی ہو اور اسے حیض آنے لگے طواف سے پہلے تو وہ سنی کرے اور مناسک میں موجود رہے جب ظاہر ہو جائے اور حج سے لوٹے تو ادا کرے طواف عمرہ اور طواف حج اور طواف نسا پس ہر شے اس کے لئے حلال ہے۔ (۹)

۷۔ فرمایا تمتع والی عورت اگر طواف سے قبل حیض ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ منی کی طرف جائے گویا یہ اس کا عمرہ اور حج نہیں، اسے ایک طواف عمرہ کا اور ایک طواف حج کا کرنا چاہیے۔ (۱۰)

۸۔ میں نے کہا ایک عورت تمتع کے لئے آئی اور وہ طواف بیت سے پہلے حیض ہو گئی اور اس کا ہر یوم عرفہ ہو گا فرمایا اگر وہ اپنے ہجر کو جانتی ہے تو کعبہ کا طواف کرے اور اپنا احرام ختم کرے اور لوگوں سے مل جائے اسے یہی کرنا چاہیے (۱۱)

۹۔ میں نے کہا ایک عورت نے بیت کا طواف کیا۔ پھر سنی سے قبل حیض ہو گئی فرمایا سنی کرے، میں نے کہا جو عورت صفاد مردہ کے درمیان سنی کرتے ہوئے حیض ہو جائے فرمایا اپنی سنی کو تمام کرے۔ (۱۲)

۱۰۔ فرمایا جو تمتع عورت بحالت طہارت احرام باندھے پھر حیض آنے لگے قبل تمتع پورا کرنے کے تو سنی نہ کرے لیکن ظاہر ہونے

مکہ کعبہ کا طواف ذکر سے پاک ہونے پر طواف کرے تو اس کا تمتع پورا ہوا اور طہارت سے پہلے طواف ذکر سے رہن

باب ۱۱

❦ (المرأة تحيض بعد ما دخلت في الطواف) ❦

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة طافت بالبيت في حج أو عمرة ثم حاضت قبل أن تصلي الركعتين، قال: إذا طهرت فلتصل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وقد قضت طوافها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن سلمة بن الخطاب، عن علي بن الحسن، عن علي بن أبي حمزة؛ ومحمد بن زياد، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا حاضت المرأة وهي في الطواف بالبيت أو بين الصفا والمروة فجازت النصف فعملت ذلك الموضع فإذا طهرت رجعت فأنتمت بقية طوافها من الموضع الذي علمته فإن هي قطعت طوافها في أقل من النصف فعليها أن تستأنف الطواف من أوله.

۴۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن ابن مسكان، عن إسحاق بن سماع اللؤلؤ قال: أخبرني من سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول: المرأة المتمتعة إذا طافت بالبيت أربعة أشواط ثم رأت الدّم فتمتعها تامة.

باب ۱۲

طواف میں حیض آنا

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے حج یا عمرہ کا طواف کیا پھر حیض ہو گئی تو اس کے کہ دو رکعت نماز طواف پڑھے فرمایا جب ظاہر ہو جائے تو موقتاً ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے پس اس کا طواف پورا ہو گیا

۲۔ فرمایا عورت طواف بیت کہ رہی ہو یا صفا و مروه کے درمیان ہو اور نصف کرچی ہو اور اسے معلوم ہو وہ جسکے تو پاکی ہونے کے بعد وہاں آئے اور بقیہ طواف پورا کرے جہاں سے اسے حیض کا علم ہو اٹھا پس اگر اس نے طواف کو نصف

اول میں قلیل کیا تھا تو اسے چاہیے کہ اسے فرطوان کرے۔ (م)
 ۳۔ اگر کوئی عورت کعبہ کے چار طواف کرے اور پھر حایض ہو تو اس کا تمتع پورا ہو گیا۔ (مجمول)

﴿ باب ۱۵۲ ﴾

﴿ ان المستحاضة تطوف بالبيت ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن زراذہ ، عن اُبی جعفر علیہ السلام : ان اسماء بنت عمیس نفست بمحمد بن اُبی بکر فأمرها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حين أرادت الإحرام من ذي الحليفة أن تحتشي بالكرفس والخرق وتهل بالحج فلمّا قدموا مكة وقد نسكوا المناسك وقد أتم لها ثمانية عشرة يوماً فأمرها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أن تطوف بالبيت وتصلّي ولم ينقطع بها الدم ففعلت ذلك .

۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن محمد بن أسلم ، عن یونس بن یعقوب ، عن حماد ، عن اُبی عبد الله علیہ السلام قال : المستحاضة تطوف بالبيت وتصلّي ولا تدخل الکعبة .

باب ۱۵۳

طواف مستحاضہ

- ۱۔ فرمایا اسماء بنت عمیس کو خونِ نفاس آیا ولادت محمد بن ابی بکر میں پس جب انھوں نے احرام کا ارادہ کیا منزلِ ذی حلیفہ سے تو رسول اللہ نے حکم دیا کہ روئی سے صاف کر کے گدی باندھیں اور حج کا اہلہ کریں۔ جب لوگ مکہ میں آئے اور مناسک ادا کرنے لگے تو بنتِ عمیس کو انھارہ دن ہو گئے تھے رسول اللہ نے حکم دیا کہ وہ طواف بیت کریں اور نماز پڑھیں حالانکہ خونِ بند نہ ہوا تھا انھوں نے ایسا ہی کیا۔ (م)
- ۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ مستحاضہ والی عورت طواف کرے کعبہ کا اور نماز پڑھے مگر کعبہ کے اندر داخل نہ ہو۔ (م)

﴿ باب ۱۵۴ ﴾

۱۔ اُبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحییٰ ، عن

إسحاق بن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن جارية لم تحض خرجت مع زوجها وأهلها فعاضت فاستحييت أن تعلم أهلها وزوجها حتى قضت المناسك وهي على تلك الحال فواقعها زوجها ثم رجعت إلى الكوفة فقالت لأهلها : كان من الأمر كذا وكذا ، قال : عليها سوق بدنة وعليها الحج من قابل وليس على زوجها شيء .

۲ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن زياد ، عن حماد ، عن رجل قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا طافت المرأة الحائض ثم أرادت أن تودع البيت فلتقف على أدنى باب من أبواب المسجد وتودع البيت .

۳ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : أرسلت إلى أبي عبد الله عليه السلام أن بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتلن فكيف تصنع ؟ فقال : تنتظر ما بيننا وبين التروية فإن طهرت فلتهل وإلا فلا تدخلن عليها التروية إلا وهي محرمة .

۴ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن فضيل ابن يسار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا طافت المرأة طواف النساء وطافت أكثر من النصف فعاضت نفرت إن شاءت .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب الخزاز قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فدخل عليه رجل ليلاً فقال : أصلحك الله امرأة معنا حاضت ولم تطف طواف النساء ؟ فقال : لقد سئلت عن هذه المسألة اليوم ، فقال : أصلحك الله أنا وزوجها وقد أحببت أن أسمع ذلك منك ، فأطرق كأنه بناجي نفسه وهو يقول : لا يقيم عليها جمالها ولا يستطيع أن تتخلف عن أصحابها ، تمضي وقد تم حجها .

باب ۳۵

نادر

۱ - امام رضا عليه السلام سے یہی نے کہا کہ ایک کینز جس کو حیض نہیں آیا تھا اپنے شوہر اور گھروالوں کے ساتھ حج کو

چلی اور اسے حیض آنے لگا مگر شرم کی وجہ سے نہ تو اپنے گھر والوں سے کہا نہ اپنے شوہر سے اسی حال میں مناسک حج ادا کئے پھر وہ کوئی تہ گھر والوں کو بتایا کہ معاملہ یہ ہے نہ مایا وہ ستر بانی کا ایک اونٹ پیسے اور اگلے سال دوبارہ حج کرے۔ اس کا شوہر پر کچھ نہیں (موتی)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب عورت طوات کرے حیض میں پھر خانہ کعبہ کو رخصت کرنا چاہے تو ابواب مسجد میں حج دروازہ سے زیادہ قریب ہو اس سے رخصت کریں۔ (منا)

۳۔ میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے حیض آ رہا ہو فرمایا وہ انتظار کرے اس کے اور ترویہ کے درمیان اگر ظاہر ہو جائے تو حج کرے ورنہ نہیں مگر جبکہ وہ حرم ہو۔ (منا)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر عورت طوات نہ نصف سے زیادہ کچھ ہو اور وہ حائض ہو جائے۔ پس اگر وہ چاہے تو مکہ سے چلی جائے۔ (مسئل)

۵۔ میں حضرت کی خدمت میں تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ایک عورت ہمارے ساتھ ہے وہ حائض ہو گئی ہے دراصل ایک طوات نہ نہیں کر پائی تھی۔ فرمایا تم نے یہ مسئلہ آج پوچھا۔ اس نے کہا میں اس کا شوہر ہوں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب آپ سے سنوں حضرت نے تھوڑی دیر تاہل کے بعد فرمایا اگر اس کا اونٹ والا نہیں ٹھہر سکتا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑ سکتی تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (منا)

باب ۱۵۴

(علاج الحائض)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد - أو غيره - عن الحسن بن علي بن يقطين، عن أخيه الحسين قال: حججت مع أبي دمع [أخت لي] فلما قدمنا مكة حاضت فجزعت جزعاً شديداً خوفاً أن يفوتها الحج فقال لي أبي: أنت أبا الحسن عليه السلام وقل له: إن أبي يقرئك السلام ويقول لك: إن فتاة لي قد حججت بها وقد حاضت وجزعت جزعاً شديداً مخافة أن يفوتها الحج فما تأمرها؟ قل: فأنيت أبا الحسن عليه السلام وكان في المسجد الحرام فوفقت بعدهاء فلما نظر إلي أشار إلي فأنيت وقلت له: إن أبي يقرئك السلام - وأدبني إليه ما أمرني به أبي - فقال: أبلغه السلام وقل له فليأمرها أن تأخذ قطنه بماء اللبن فلتستدخلها فإن الدم سينقطع عنها و تقضي مناسكها كلها، قال: فانصرفت إلى أبي

فَأَدْبَتَ إِلَيْهِ قَالَ : فَأَمْرَهَا بِذَلِكَ فَفَعَلَتْهُ فَانْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَشَهِدَتْ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فَلَمَّا
أَنَّ ارْتَحَلَتْ مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ وَصَارَتْ فِي الْمَحْمَلِ عَادَ إِلَيْهَا الدَّمُ .

باب ۱۵۱

علاج حائض

۱۔ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کو گیا میرے ساتھ میری اسن تھی مکہ پہنچے تو وہ حائض ہو گئی وہ سخت مضطرب تھی اس خیال سے کہ اب وہ حج نہ کر سکے گی میرا باپ نے کہا ابو الحسن علیہ السلام کے پاس جاؤ اور یہ واقعہ بیان کر دو اور پوچھو آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں حضرت کے پاس گیا آپ مسجد الحرام میں تھے۔ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور جو کچھ میرے باپ نے کہا تھا بیان کیا۔ فرمایا اپنی بہن سے کہو روئی کو اب شیریں بھگو کر رکھو خون بند ہو جائے گا اور وہ مناسک حج ادا کر سکے گی چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اور اس نے سب مناسک ادا کئے۔ حج کے بعد جب مکہ سے نکلے اور محل میں بیٹھی خون پرجاری ہو گیا۔ (مرسل)

باب ۱۵۲

﴿ دعاء الدم ﴾

۱۔ علمي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أشرفت المرأة على مناسكها وهي حائض فلتغتسل ولتحتش بالكرسف ولتقف هي ونسوة خلفها فيؤمّن على دعائها وتقول : «اللهم إني أسألك بكل اسم هو لك أو تستبيت به لأحد من خلقك أو استأثرت به في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم وبكلمة حرف أنزلته على موسى وبكلمة حرف أنزلته على عيسى وبكلمة حرف أنزلته على محمد عليه السلام إلا أذهبت عني هذا الدم» وإذا أرادت أن تدخل المسجد الحرام أو مسجد الرسول عليه السلام فليكن مثل ذلك ، قال : وتأتي مقام جبرئيل عليه السلام وهو تحت الميزاب فإنه كان مكانه إذا استأذن على نبي الله عليه السلام قال : فذلك مقام لا تدعو الله فيه

حائض تستقبل القبلة وتدعو بدعاء الدم إلا رأت الطهر إن شاء الله .

۲ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عمن ذكره ، عن ابن بکیر ، عن عمر بن یزید قال : حاض صاحبتي وأنا بالمدينة وكان ميعاد جماعنا وإتيان مقامنا وخرجنا قبل أن تطهر ولم تقرب المسجد ولا القبر ولا المنبر فذكرت ذلك لآبي عبدالله عليه السلام فقال : مرها فلنغتسل ولنأت مقام جبرئيل عليه السلام فإن جبرئيل كان يبعثني فيستأذن على رسول الله صلى الله عليه وآله وإن كان على حال لا ينبغي أن يأذن له قام في مكانه حتى يخرج إليه وإن أذن له دخل عليه ، فقلت : وأين المكان ؟ فقال : حيال الميزاب الذي إذا خرجت من الباب الذي يقال له : باب فاطمة بهذا القبر إذا رفعت رأسك بهذا الميزاب والميزاب فوق رأسك والباب من وراء ظهرك وتجلس في ذلك الموضع وتجلس معها نساء ولتدع ربها ويؤمن على دعائها ، قال : فقلت : وأي شيء تقول ؟ قال : تقول : « اللهم إني أسألك بأنك أنت الله ليس كمثلك شيء أن تفعل لي كذا وكذا » قال : فصنعت صاحبتي الذي أمرني فطهرت و دخلت المسجد ، قال : وكان لنا خادمٌ أيضاً فحاضت فقالت : يا سيدي ألا أذهب أنازادة فأصنع كما صنعت سيدتي ، فقلت : بلى ، فذهبت فصنعت مثل ما صنعت مولاتها فطهرت ودخلت المسجد .

۳ - محمد بن یحیی ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسن ، عن عبدالله بن عثمان ، عن عبدالله بن مسكان ، عن بكر بن عبدالله الأزدي شريك أبي حمزة الثمالي قال : قلت لآبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك إن امرأة مسلمة صحبتني حتى انتهيت إلى بستان بني عامر فحرمت عليها الصلاة فدخلها من ذاك أمر عظيم فخافت أن تذهب متعتها فأمرتني أن أذكر ذلك لك وأسألك كيف تصنع ، فقال : قل لها فلنغتسل نصف النهار وتابس نياباً نظافاً وتجلس في مكان نظيف وتجلس حولها نساء يؤمنن إذا دعت وتعاهد لها زوال الشمس فإذا زالت فمرها فلندع بهذا الدعاء وليؤمنن النساء على دعائها حولها كلما دعت تقول : « اللهم إني أسألك بكل اسم هو لك وبكل اسم سميت به لأحد من خلقك وهو مرفوع مخزون في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم الذي إذا سئلت به كان حقاً عليك أن تجيب أن تقطع عني هذا الدم » فإن انقطع

الدُّمَّ وَلَا دَعَتْ؛ إِذَا الدُّعَاءُ الثَّانِي فَقُلْ لَهَا فَلَنتَقِلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَى مُوسَى ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابٍ مِنْ كِتَابِكَ وَبِكُلِّ دَعْوَةٍ دَعَاكَ بِهَا مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَتِكَ أَنْ تَقْطَعَ عَنِّي هَذَا الدُّمَّ، فَإِنْ انْقَطَعَ فَلَمْ تَرِيْومَهَا ذَلِكَ شَيْئاً وَإِلَّا فَلْتَقْطَعْ مِنَ الْغَدَفِيْ مِثْلَ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي اغْتَسَلْتُ فِيْهَا بِالْأُمْسِ فَإِذَا ذَاكَ الشَّمْسُ فَلْتَقْطَعْ وَلْتَدْعُ بِالدُّعَاءِ وَلِيُؤْمِنَنَّ النِّسْوَةُ إِذَا دَعَتْ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَلَا تَرَفَعُ عَنْهَا الدُّمَّ حَتَّى قَضَتْ مَتَعَهَا وَحُجَّتَهَا وَانْصَرَفْنَا رَاجِعِينَ فَلَمَّا اتَّهَيْنَا إِلَى بَسْتَانَ بَنِي عَامِرٍ عَادُوْهَا الدُّمَّ فَقُلْتُ لَهُ: أَدْعُوْا بِهَذَيْنِ الدُّعَائَيْنِ فِي دُبُرِ صَلَاتِيْ فَقَالَ: أَدْعُ بِالْأَوَّلِ إِنْ أَحْبَبْتَ وَأَمَّا الْآخِرُ فَلَا تَدْعُ بِهِ إِلَّا فِي الْأَمْرِ الْفَظْلِيْعِ يَنْزِلُ بِكَ.

باب ۱۱ دعائے دم

۱۔ فرمایا جب حج کے ایام عورت کو حیض آئے تو وہ غسل کرے اور اپنی گدی بدلتے اور وہ سبھرے اور عورتیں اس کے پیچھے اس کی دعا پڑھیں کہیں وہ یوں دعا کرے۔ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ أَوْ تَسْمِيَتْ بِهِ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَى مُوسَى ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»

۲۔ پھر وہ مقام جبرئیل پر آئے جو تخت میزاب بنے وہ جگہ جے جہاں جبرئیل نے حضرت رسول خدا ﷺ کے آنے کی اجازت چاہی تھی حایض رو بقبیلہ ہو کر یہاں خدا سے دعا کرے اور دعائے دم کرنے کے بعد اس کو بھر ہو جائے گا۔

۳۔ جب میں مدینہ میں تھا تو میری زوجہ حایض ہو گئی اور ہم ایسے اونٹ والے سے چلتے لادقت مقرر تھا اور ہمارا ٹھہرنا اور چلنا اس کے ظاہر ہونے سے پہلے ہونا تھا میں نے اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا۔ فرمایا اس سے کہو کہ غسل کرے اور مقام جبرئیل پر آئے۔ جبرئیل علیہ السلام جب آتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے اذن طلب کرتے تھے اگر حضرت مشغول ہوتے تو

ان کو اذن نہ دیتے اور اپنے مقام پر ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ حضرتؑ کے پاس آئے اگر اذن مل جاتا تو داخل ہوتے، میں نے کہا وہ مقام کہاں ہے فرمایا میزاب کے پاس یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم اس دروازے سے نکلو جو بابِ فاطمہ کہلاتا ہے مقابل قبر مبارک تو جب سر اٹھاؤ گے تو مقابل میزاب کے ہو گے اور میزاب تمہارے سر پر ہو گا اور دروازہ تمہاری پشت پر، پس عورت اس جگہ بیٹھے اور اس کے ساتھ کچھ اور عورتیں ہوں جو اس کی دعا پڑھیں کہیں، میں نے کہا کیا کہے وہ کہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں تو اللہ ہے تیری مثل کوئی شے نہیں، پس تو میرے ساتھ آیا ایسا کر، رادی کہتا ہے میری ساتھی نے ایسا ہی کیا اور وہ پاک ہو گئی اور وہ مسجد میں داخل ہو گئی اور بہائے ساتھ ایک خادمہ بھی تھی وہ بھی حایض ہو گئی اس نے کہا اے میرے سردار میں بھی نہیں جاسکتی کیا کبھی ایسا ہی کروں جیسا میری مالک نے کیا ہے۔ میں نے کہا اں پس اس نے بھی ایسا ہی کیا وہ بھی پاک ہو گئی اور داخل مسجد ہوئی۔ (مرسل)

میں نے کہا ایک مسلمان عورت ہمارے ساتھ تھی جب ہستان بنی عامر پہنچے تو وہ نماز سے محروم ہو گئی وحی میں آئے لگا اس سے اسے برا صدمہ ہوا اور یہ خون ہوا کہ وہ حج تمتع نہ کر سکے گی اس نے مجھ سے کہا کہ اس کا ذکر میں آپ سے کروں اور پوچھوں کہ وہ کیا کرے۔ فرمایا اس سے کہو کہ وہ غسل کرے دوپہر کو اور پاک پڑے پہنے اور پاک جبکہ پڑے اور اس کے گرد آئین کپنے کے لئے کچھ عورتیں ہوں وہ زوال شمس تک انتظار کرے جب زوال پانڈیر ہو جائے تو اس طرح دعا کرے اور اس کے گرد والی عورتیں آئین کہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ تَسْمِيتُ بِهِ لَأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَهُوَ مَرْفُوعٌ مُخْرَجُونَ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ تَجِيبَ أَنْ تَقْطَعَ عَنِّي هَذَا الدَّمِ

اگر خون بند ہو جائے تو تیر در نہ یہ دوسری دعا کرے۔

واللهم إني أسألك بكل حرف أنزلته
على عهد عليه السلام وبكل حرف أنزلته على موسى عليه السلام وبكل حرف أنزلته على عيسى
عليه السلام وبكل حرف أنزلته في كتاب من كتبك وبكل دعوة دعاك بها ملك من ملائكتك
أن تقطع عني هذا الدم

اگر خون بند ہو جائے اور دن کچھ نہ دیکھے تو خیر ورنہ پھر دعا کرے اور خود تیس آمین کہیں اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اس نے حج تمتع کر لیا جب وہاں سے لوٹ کر ہرستان بنی عامر میں آئے تو پھر جاری ہو گیا۔ میں نے حضرت سے کہا کیا نماز کے بعد میں بھی یہ دعا پڑھ لیا کروں مفسر مایا اگر چاہو تو پہلے دعا پڑھ لیا کرو، رہی تو اسے کسی سخت مسیبت کے وقت پڑھو

باب (١٥)

❖ (الاحرام يوم التروية) ❖

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعنه بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان يوم التروية إن شاء الله فاغتسل وألبس ثوبيك وادخل المسجد حافياً وعليك السكينة والوقار ، ثم صل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام أو في الحجر ثم أقعد حتى تزل الشمس فصل المكتوبة ثم قل في دبر صلاتك كما قلت حين أحرمت من الشجرة وأحرم بالحج ، ثم امض وعليك السكينة والوقار فإذا انتهيت إلى الرضا دون الردم قلب فإذا انتهيت إلى الردم وأشرفت على الأبطح فادفع صوتك بالنلبية حتى تأتي منى .

٢ - وفي رواية أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أردت أن تحرم يوم التروية فاصنع كما صنعت حين أردت أن تحرم وخذ من شاربك ومن أظفارك وأطل عاتك إن كان لك شعر واتف إبطيك واغتسل وألبس ثوبيك ثم ائت المسجد الحرام فصل فيه ست ركعات قبل أن تحرم وتدعوا لله وتساله العون وتقول : «اللهم إني أريد الحج فيسره لي وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي» وتقول : «أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطيب والياب أريد بذلك وجهك والدأر الآخر وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي» ثم تلب من المسجد الحرام كما بالبيت حين أحرمت وتقول : «لبيك بحجة تمامها وبلاغها عليك» وإن قدّرت أن يكون [في] رواحك إلى منى زوال الشمس وإلا فمتى ما تيسر لك من يوم التروية .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سأله عن رجل أتى المسجد الحرام وقد أزمع بالحج يطوف بالبيت قال : نعم ما لم يحرم .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي أحمد عمرو بن حريث الصيرفي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : من أين أهل بالحج ؟ فقال : إن شئت من رحلك وإن شئت من الكعبة وإن شئت من الطريق .

۵۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن یونس بن یعقوب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام من أي المسجد أحرم يوم التروية ؟ فقال : من أي المسجد شئت .

۶۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسين ، عن سليمان بن محمد ، عن حربز ، عن زرارہ قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : متى ألبس بالحج ؟ فقال : إذا خرجت إلى منى ، ثم قال : إذا جعلت شعب دب على يمينك والمقبة عن يسارك فلب بالحج .

باب ۱۵۶

احرام روز ترویہ

- ۱۔ فرمایا جب یوم ترویہ ہو تو غسل کر کے دوڑوں پہننے اور نئے ہاؤں مسجد میں داخل ہو اور سکیذہ و وقار کے ساتھ آؤ اور مقام ابراہیم یا حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو پھر زوال شمس تک بیٹھو پھر نماز فریضہ پڑھو اور نماز کے بعد وہی کہو جو شجرہ سے احرام باندھتے وقت اور احرام کے وقت کہا تھا پھر سکیذہ و وقار سے جلو جب ردم کے قریب مقام نفا پر پہنچو تو تبلیہ کرو اور جب ردم پڑا اور ابلا پر آؤ تو بلند آواز سے تبلیہ کر دیہاں تک کر مئی پہنچو . (ص ۱۱)
- ۲۔ فرمایا اگر تم یوم ترویہ احرام باندھنا چاہو تو وہی کرو جو تم نے احرام کے وقت کیا تھا اپنی مونچھیں کٹواؤ ، ناخن تراشواؤ ، بٹلوں کے ہاں صاف کراؤ اور سونے زہار صاف کر دے غسل کرو اور دوڑوں پہننے اور مسجد حرام میں آؤ وہاں چھ رکعت نماز پڑھو قبل احرام کے اور اللہ سے دعا کرو مدد چاہو اور کہو

«اللهم إني أريد الحج فيسره لي وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي»

پھر کہو

«أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطيب والنبات أريد بذلك وجهك والدّار الآخرة وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي»

پھر تبلیہ کر مسجد الحرام سے اسی طرح جیسے تبلیہ اہرام کے وقت کیا تھا اور کہو:

لَبَّيْكَ بِحُجَّةِ تَمَامِهَا وَبِلَاغِهَا عَلَيْكَ وَإِنْ قَدَرْتَ

- اگر زوال آفتاب کے وقت مٹی جاسکو تو جاؤ ورنہ جب ممکن ہو یوم تزدیہ سے۔ (درسل)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص مسجد الحرام میں آیا اور حج کا ارادہ رکھتا ہے وہ طواف بیت کرتا ہے تو یہ ٹھیک ہے مگر مایا ہاں جب تک اہرام نہ باندھے۔ (من)
- ۴۔ میں نے کہا کہاں سے پہلہ کرے فرمایا اگر چاہے تو اپنی سواری سے اگر چاہے تو کعبہ سے اگر چاہے تو راستہ سے (م)
- ۵۔ میں نے کہا یوم تزدیہ کس مسجد سے اہرام باندھوں فرمایا جس مسجد سے چاہو۔ (موتقن)
- ۶۔ میں نے کہا کب تبلیہ حج کروں فرمایا جب مٹی کو چلو پھرتے رہا جب شعیب درہ تہاے داہنی طرف ہو اور عقیر بائیں طرف توجہ کے لئے تبلیہ کرو۔ (مجموع)

﴿ باب ۱۵ ﴾

الحج ماشياً والنقطاع مشى الماشى ﴿﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن فضال، عن ابن بكير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إنا نريد أن نخرج إلى مكة مشاة؛ فقال لنا: لا تمشوا إذا خرجوا ركباناً قلت: أسألك الله إنّه بلغنا عن الحسن بن علي صلوات الله عليهما أنّه كان يحجّ ماشياً فقال: كان الحسن بن علي عليه السلام يحجّ ماشياً وتساوق معه الماحمل والرحال.
- ۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن سيف التمار قال: قلت لأبي عبد الله: إنا كنا نخرج مشاة فبلغنا عنك شيء فماترى؟ قال: إن الناس ليحجّون مشاة ويركبون، قلت: ليس عن ذلك أسألك، قال: فعن أي شيء سألت؟ قلت: إنيهما أحب إليك أن تصنع؟ قال: تركبون أحب إليّ فإنّ ذلك أقوى لكم على الدعاء والعبادة.
- ۳۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المشي أفضل أو الركوب؟ فقال: إذا كان

الرجل موسراً فمشى ليكون أقل لنفقه فالركوب أفضل .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن رفاعۃ ؛ وابن بکیر ، عن اُبی عبد اللہ ؑ : أنه سئل عن الحج ماشياً أفضل أوراكباً ، قال : بل راكباً فإن رسول الله ﷺ حج راكباً .

۵۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن رفاعۃ قال : سألت أبا عبد الله ؑ عن مشي الحسن ؑ من مكة أو من المدينة ، قال : من مكة . وسألته إذا زرت البيت أركب أو أمشي ؛ فقال : كان الحسن ؑ يركب وركباً . وسألته عن الركوب أفضل أو المشي ؛ فقال : الركوب ، قلت : الركوب أفضل من المشي ؛ فقال : نعم لأن رسول الله ﷺ ركب .

۷۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إسماعيل بن همام ، عن أبي الحسن الرضا ؑ قال : قال أبو عبد الله ؑ في الذي عليه المشي في الحج : إذا رمى الجمال زاد البيت راكباً وليس عليه شيء .

باب

پایادہ حج

- ۱۔ میں نے کہا ہم پایادہ مکہ جانا چاہتے ہیں فرمایا پایادہ نہ جاؤ سواری پر جاؤ ، میں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ امام مسن پایادہ حج کیا کرتے تھے فرمایا ضرور ایسا تھا لیکن ان کے ساتھ محملیں بہتی تھیں لوگ ہوتے تھے (موتقن)
- ۲۔ میں نے کہا ہم پایادہ حج کرتے تھے ہم نے آپ کے متعلق کچھ سنا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے فسرمایا لوگ پایادہ بھی حج کرتے ہیں اور سواری ہو کر بھی ۔ میں نے کہا میرا یہ سوال نہیں ، فسرمایا پھر کیا ہے میں نے کہا میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے نزدیک کون سا طریقہ بہتر ہے فرمایا سواری ہو کر جانا تمہارے لئے بھی بہتر ہے تاکہ تم اچھی طرح دعا اور عبادت کر سکو ۔ (مسند)
- ۳۔ میں نے حج پایادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر ، فسرمایا اگر وہ مالدار ہے تو پیدل چلے تاکہ اپنے خرچ میں کمی کرے اور سواری پر چلنا زیادہ بہتر ہے ۔ (مذہب)
- ۴۔ میں نے پوچھا حج پایادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر فسرمایا سواری پر ، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ حج سواری پر کرنا

- ۵۔ میں نے کہا امام حسنؑ کا پیدل چلنا مکہ سے ہوتا تھا یا مدینہ سے فرمایا مکہ سے، میں نے کہا جب فاذ کعبہ کی زیارت کرتے تھے تو سوار ہوتے تھے یا پیدل فرمایا سوار سے زیارت کرتے تھے۔ میں نے کہا سوار ہی افضل ہے یا پیادہ چلنا، فرمایا سوار ہی افضل ہے کیونکہ رسول اللہؐ سوار ہو کر جاتے تھے (م)۔
- ۶۔ فرمایا رمی جمرات پیادہ کرے اور زیارت کعبہ سوار ہو کر تو کوئی گناہ نہیں

باب ۱۵۸

﴿تقديم طواف الحج للمتمتع قبل الخروج الى منى﴾

- ۱۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتمتع إذا كان شيخاً كبيراً أو امرأة تخاف الحيض تعجل طواف الحج قبل أن تأتي منى؟ فقال: نعم من كان هكذا يعجل. قال: وسألت عن الرجل يحرم بالحج من حجة ثم يرى البيت خالياً فيطوف به قبل أن يخرج عليه شيء؟ فقال: لا، قلت: المفرد بالحج إذا طاف بالبيت وبالصفا والمروة يعجل طواف النساء؟ فقال: لا إنما طواف النساء بعد ما يأتي منى.
- ۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكة ومعه نساء قد أمرهن فتمتنعن قبل التردية يوم أربوهمين أو ثلاثة ففحشي علي بعضهن الحيض، فقال: إذا فرغن من تمتعتهن وأحللن فينظر إلى التي يخاف عليها الحيض فيأمرها فتغتسل وتهل بالحج من مكانها ثم تطوف بالبيت وبالصفا والمروة فإن حدث بها شيء قطعت بقية المناسك وهي طامت فقلت: أليس قد بقي طواف النساء؟ قال: بلى، قلت: فهي مرتنة حتى تفرغ منه؟ قال: نعم، قلت: فلم لاتركها حتى تقضي مناسكها؟ قال: يبقى عليها منسك واحد أهون عليها من أن تبقى عليها المناسك كلها غنافة الحدنان، قلت: أبا الجهم أن يقيم عليها والرفقة؟ قال: ليس لهم ذلك تستعدي عليهم حتى يقيم عليها حتى تظهر وتقضي مناسكها.

- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: رجل كان متمتعاً وأهل بالحج

قال : لا يطوف بالبيت حتى يأتي عرفات فإذا هوطاف قبل أن يأتي منى من غير علة فلا يعتد بذلك الطواف .

۴- علی بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن اسماعیل بن مرار ، عن یونس ، عن اسماعیل ابن عبد الخالق قال : سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام يقول : لا بأس أن يعجل الشيخ الكبير والمریض والمرأة والمعلول طواف الحج قبل أن يخرج إلى منى .

باب ۱۵۸

منی جانے سے پہلے طواف حج تمتع

- ۱- میں نے پوچھا اس تمتع کے متعلق جو بہت بوڑھا ہو یا وہ عورت جو حیض سے ڈر کر جلدی کرے طواف حج میں قبل منی جانے کے، فسر یا یا ہاں جو دیا ہو تو وہ جلدی کر سکتے ہیں نے کہا حج کے لئے مکہ سے احرام باندھ آئے، پھر بیت اللہ کو خالی پا کر طواف کرتا ہے قبل اس کے کہ کچھ اور کرے فسر یا یا نہیں، میں نے کہا ہاں افراد میں طواف بیت کرے اور صفاء مردہ میں سعی کرے اور جلدی سے طواف نہ کرے فرمایا ایسا نہ کرے طواف نہ منی کے بعد ہے۔ (موثق)
- ۲- میں نے کہا ایک شخص مکہ میں داخل ہوا اس کے ساتھ کچھ عورتیں ہیں اس نے حکم دیا کہ وہ یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے ارکان تمتع بحال لائیں کیوں کہ اسے بعض کے حایض ہونے کا خوف تھا فسر یا یا جب تمتع سے فارغ ہو کر محل ہو جائیں تو ان پر نظر کرے جن سے حیض آنے کا خوف تھا پس انھیں حکم دے کہ غسل کر کے اپنی جگہ جاکا ہلبہ کریں پھر طواف بیت کریں۔ اور صفاء مردہ کا اگر کوئی شے حادث ہو تو بحالت حیض یقیناً مناسک ادا کرے۔ میں نے کہا طواف نہ تو باقی رہ جائے گا۔ فرمایا اس میں نے کہا وہ تو فارغ ہونے تک پابند ہے فرمایا ہاں میں نے کہا تمام مناسک ادا کرنے تک اسے ترک کیوں نہ کرے فرمایا ایک ہی عبادت تو اس کی باقی رہ جائے گی جس کا ادا کرنا اس کے لئے آسان ہو گا بہ نسبت سب مناسک ادا کرنے کے، دونوں حدیثوں کے خون سے اگر بھانہ لائے۔ میں نے کہا اگر اونٹ یا ٹھہرنا نہیں چاہتا اور مہربانی نہیں کرتا۔ فرمایا لوگ اسے مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ عورت کے ظاہر ہونے اور مناسک ادا کرنے تک رکے رہیں۔ (ضعیف)
- ۳- میں نے کہا ایک تمتع والے نے ہلبہ حج کیا۔ فرمایا جب تک عزائم نہ جائے طواف بیت نہ کرے اگر بغیر کسی علت کے منی میں جائے سے پہلے طواف کرے گا تو وہ طواف شمار نہ ہو گا۔ (حسن)
- ۴- فرمایا کوئی حرج نہیں اگر بوڑھا آدمی، بیمار آدمی، عورت یا مجبور منی میں جانے سے پہلے طواف کرے۔ (ضعیف)

باب ۱۵۸

﴿تقديم الطواف للمفرد﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن المفرد للحجَّ بدخل مكة يقدم طوافه أو يؤخره فقال: سواء.

۲۔ عددٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان بن يحيى، عن حماد بن عثمان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مفرد الحجَّ يقدم طوافه أو يؤخره فقال: هو والله سواء عجله أو أخره.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن ابن بکیر، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن مفرد الحجَّ يقدم طوافه أو يؤخره، قال: يقدمه فقال رَجُلٌ إلى جنبه: لكنَّ شيخِي لم يفعل ذلك، كان إذا قدم أقام بفتح حتى إذا رجع الناس إلى منى راح معهم، فقلت له: من شيخك؟ قال: علي بن الحسين عليه السلام، فسألت عن الرجل فإذا هو أخو علي بن الحسين عليه السلام لأمته

باب ۱۵۹

تقديم طواف بركه مفرد

۱۔ میں نے کہا حج مفسر کرنے والا مکہ میں آتا ہے اور طواف کو مقدم کرتا ہے یا موخر فرمایا برابر ہے (موثق)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔

۳۔ میں نے حج مفرد کے متعلق پوچھا۔ طواف مقدم ہے یا موخر، فرمایا مقدم، ایک شخص جو پہلے میں بیٹھا تھا کہنے لگا لیکن میرا شیخ ایسا نہیں کرتا وہ مقام فی میں رہتا ہے جب تک لوگ منی جاتے ہیں وہ ان کے ساتھ جاتا ہے میں نے کہا تمہارا شیخ کون ہے کہا علی بن الحسین میں نے کہا یہ شخص کون ہے۔ معلوم ہوا وہ حضرت علی بن الحسین کے سوتیلے بھائی ہیں۔

باب ۱۰

☆ (الخروج الى منى) ☆

۱۔ ابو علیؑ الأشمريؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسنؑ قال: سألت عن الرجل يكون شيخاً كبيراً أو مريضاً يخاف ضغاط الناس وزحامهم يحرم بالحج ويخرج إلى منى قبل يوم التروية؟ قال: نعم، قلت: يخرج الرجل الصحيح يلتمس مكاناً ويتروّح بذلك المكان؟ قال: لا، قلت: بمجئ يوم؟ قال: نعم، قلت: بيومين؟ قال: نعم، قلت: ثلاثة؟ قال: نعم، قلت: أكثر من ذلك؟ قال: لا.

۲۔ علیؑ بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن أبي عبد اللهؑ قال: على الإمام أن يصلي الظهر بمنى ثم يبيت بها ويصبح حتى تطلع الشمس ثم يخرج إلى عرفات.

۳۔ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن رفاعه، عن أبي عبد اللهؑ قال: سألت هل يخرج الناس إلى منى غدوة؟ قال: نعم إلى غروب الشمس.

۴۔ علیؑ بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد اللهؑ قال: إذا توجهت في منى قل: اللهم إني أرجو إياك أدعوك فبلغني أملي وأصلح لي عملي.

باب ۱۱

منى کو جانا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص بہت بوڑھا ہے یا مریض ہے وہ لوگوں کے اثر و دام اور کشمکش سے گھبراتا ہے احرام حج باندھتا ہے اور یوم ترویہ سے پہلے منی جاتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا ایک تندرست آدمی مکان کی تلاش میں نکلتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ایک دن کی تعبیل ہو سکتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا دو دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا اس سے زیادہ فرمایا نہیں (مسئلہ ۱۱)

- ۲۔ فرمایا امام ہجر کی نماز میں پڑھتا ہے اور رات کو وہاں رہتا ہے صبح کو سوچ نکلتے پر وہاں سے عسکرات جانا ہے۔ (من)
- ۳۔ میں نے کہا کیا لوگ بوقت صبح نماز جاسکتے ہیں فرمایا عشر رب شمس تک (۱۰)
- ۴۔ فرمایا منی پہنچو تو کہو۔

۱۔ اللہ میری امید تھی ہے اور میری دعا تھی ہے ہے پس میری امید پوری کر اور میرے عمل کو درست کر۔ (من)

﴿ باب ۱۶ ﴾

﴿ نزول منی وحدودھا ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ : و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحییٰ ، وابن اُمی عمیر ، عن معاویہ بن عمار قال : قال ابو عبد اللہ علیہ السلام : إذا انتهیت إلى منی فقل : اللهم هذه منی وهي مما مننت بها علينا من المناسک فأسألك أن تمنّ علينا بما مننت به علی أنبیاءک ، فأنا ما أنا عبدک وفي قبضتک ، ثمّ تصليّ بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر والإمام يصليّ بها الظهر لیسعه إلا ذلك و موضع عليك أن تصليّ بغيرها إن لم تقدر ثمّ تدركهم بعرفات ، قال : وحدّ منی من العقبة إلى وادي محسر .

باب ۱۷

نزول منی اور اس کے حدود

۱۔ فرمایا جب منی پہنچو تو کہو۔

اللهم هذه منی وهي مما مننت بها علينا من المناسک فأسألك أن تمنّ

علينا بما مننت به علی أنبیاءک ، فأنا ما أنا عبدک وفي قبضتک

یا اللہ یہ منیٰ ہے اور اس سے تو نے احسان کیا ہمارے ادیر غناسکا کا، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم احسان کر جیسے تو نے اس کی وجہ احسان کیا ہے اپنے انہسیار پر، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں، پھر ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور صبح کی نماز دہاں پڑھو اور امام دہاں ظہر کی نماز پڑھیں ان کے لئے اس سے زیادہ کی وسعت نہیں تمہارے لئے توسیع ہے کہ اگر قدرت نہیں اس کے علاوہ پرہیز کی قوت نہ پڑھو، پھر لوگوں سے عرفات میں مل جاؤ اور منیٰ کی حدود اداۃ عقیدہ سے رادی حشر تک ہے۔

﴿ باب ۱۶۲ ﴾

﴿ الفدوالی عرفات وحدودھا ﴾

۱۔ حید بن زیاد، عن ابن سماعة، عمن ذکرہ، عن أبان، ~~عن~~ عن ابي جعفر عجلالہ عن ابي عبد اللہ عجلالہ قال: من السنة ألا يخرج الإمام من منى إلى عرفة حتى تطلع الشمس.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن عمران الحلبي، عن عبد الحميد الطائفي قال: قلت لأبي عبد اللہ عجلالہ: إننا - ثمة فكيف نصنع؟ قال: أما أصحاب الرحال فكانوا يصلون الغداة بمنى وأما أنتم فامضوا حتى تصلوا في الطريق.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد اللہ عجلالہ قال: إذا غدوت إلى عرفة فقل: وأنت متوجه إليها: «اللهم إني صعدت وإياك اعتمدت ووجهك أرددت فأسألك أن تبارك لي في رحلتني وأن تقضي لي حاجتي وأن تجعلني اليوم ممن تبارك به من هو أفضل مني» ثم تلب وأنت غاد إلى عرفات فإذا انتهيت إلى عرفات فاضرب خباك بنمرة - ونمرة هي بطن عرنة دون الموقف ودون عرفة - فإذا زالت الشمس يوم عرفة فاغتسل وصل الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين وإنما تجل العصر وتجمع بينهما لتفرغ نفسك للدعاء فاتته يوم دعاء ومسألة؛ قال: وحد عرفة من بطن عرنة ونوبة ونمرة إلى ذي المجاز وخلف الجبل موقف.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: قال أبو عبد اللہ عجلالہ: الغسل يوم عرفة إذا زالت الشمس وتجمع بين الظهر والعصر

بأذان وإقامتين .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حفص بن البختری ؛ وهشام ابن الحكم ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ : أنه قيل له : أيما أفضل الحرم أو عرفة ؟ فقال : الحرم فقيل : وكيف لم تكن عرفات في الحرم ؟ فقال : هكذا جعلها الله عز وجل .

۶۔ عدۃ عن أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن اسماعیل ، عن علی بن النعمان عن ابن مسکان ، عن اُبی بصیر ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : حدث عرفات من المازنین إلى أقصى الموقف .

باب ۱۶۲

عرفات میں اگلا دن اور اس کے حدود

- ۱۔ فرمایا سنت ہے کہ (امام مقلی سے عرفات نہ جائے جب تک سورج نہ نکلے۔ (درمسل)
- ۲۔ میں نے کہا پیدل ہوں تو کیا کروں فرمایا جو سوار یوں دے ہیں دو صبح کی نماز میں پڑھیں اور تم لوگ چلتے رہو اور نماز صبح راستہ میں پڑھو۔ (م)
- ۳۔ فرمایا جب عرفہ میں صبح کر دو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہو "اللھم ! إلیک صمدت وإیّاک اعتمدت ووجھک أدوت فأسألك أن تبارک لی فی رحلتی وأن تقضی لی حاجتی و أن تجعل لی الیوم ممن تبارک بہ من هو أفضل منی"
- پھر تبلیغہ کر دو صبح عرفات میں ہو جب عرفات پہنچو تو غرہ میں ٹھہرو اور غرہ بطن عرفہ میں ہے موقف کے پاس اور عرفہ کے نزدیک ، جب عرفہ میں زوال شمس ہو جائے تو غسل کرو اور نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور عصر کی نماز میں جلدی کرو اور دو دنوں نمازیں ایک ساتھ پڑھو تاکہ تم غارغ ہو جاؤ دعا کے لئے کیونکہ یہ دن دعا اور سوال کا ہے فرمایا حد عرفہ بطن عرفہ و ثوبہ وغرہ سے ذی الجہاز تک ہے اور پہاڑ کے عقب میں موقف ہے (م)
- ۴۔ فرمایا یوم عرفہ غسل کرے جب زوال شمس ہو جائے تو ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھے ایک اذان اور دو اقامت (م)
- ۵۔ حضرت نے پوچھا کیا کون افضل ہے حرم یا عرفہ ، فرمایا حرم ، اس نے کہا عرفات حرم میں کیوں نہیں منہ پایا اللہ نے اس

کو ایسا ہی قرار دیا ہے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حدیثات مازمیں سے انتہائی موقف تک ہے (م)

﴿ باب ۱۶۳ ﴾

﴿ قطع تلبیۃ الحاج ﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر علیہ السلام أنه قال: الحاج يقطع التلبية يوم عرفة زوال الشمس.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: قطع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم التلبية حين زاعت الشمس يوم عرفة وكان علي بن الحسين علیہ السلام يقطع التلبية إذا زاعت الشمس يوم عرفة؛ قال: أبو عبد الله علیہ السلام: فإذا قطعت التلبية فمليك بالتهليل والتحميد والتمجيد والثناء على الله عز وجل.

باب ۱۶۴

قطع تلبیۃ

- ۱۔ فرمایا حاجی زوال آفتاب کے بعد یوم عرفة تلبیہ قطع کرے (م)
- ۲۔ فرمایا زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ نے تلبیہ قطع کیا عرفہ کے دن اور علی بن الحسین علیہما السلام تلبیہ کو قطع کرتے تھے جب سورج ڈھلک جاتا عرفہ کے دن، حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تلبیہ بند کرو تو اس کے بعد اللہ کی تہلیل و تحمید و تجمید و ثناء کرو۔ (حسن)

﴿ باب ۱۶۵ ﴾

﴿ الوقوف بعرفة وحده الموقف ﴾

- ۱۔ عدہ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن ابن رجا، عن مسمع، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: عرفات كلها موقف وأفضل الموقف سفح الجبل.

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا وقفت بعرفات فادن عن الهضاب - و الهضاب هي الجبال - فإن النبي صلى الله عليه وآله قال : إن أصحاب الأراك لاحق لهم - يعني الذين يقفون عند الأراك - .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله في الموقف : ارتفعوا عن بطن عرنة ؛ وقال : أصحاب الأراك لاحق لهم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قف في ميسرة الجبل فإن رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بعرفات في ميسرة الجبل فلما وقف جعل الناس يتندرون إخفاف ناقته فيقفون إلى جانبه فتحاها ففتلوا مثل ذلك فقال : أيها الناس إنه ليس موضع إخفاف ناقتي الموقف ولكن هذا كله موقف [وأشار بيده إلى الموقف] و فعل مثل ذلك في المزدلفة ؛ فإذا رأيت خللاً فسد به نفسك و راحتك فإن الله عز و جل يحب أن تسد تلك الخلل و انتقل عن الهضاب و اتق الأراك فإذا وقفت بعرفات فاحمد الله و هلكه و مجده و اتن عليه و كبره مائة تكبيرة و اقره قل هو الله أحد مائة مرة و تخير لنفسك من الدعاء ما أحببت و اجتهد فإنه يوم دعاء و مسألة و تعوذ بالله من الشيطان فإن الشيطان لن يذهلك في موضع أحب إليه من أن يذهلك في ذلك الموضع و إياك أن تشتغل بالنظر إلى الناس و اقبل قبل نفسك وليكن فيما تقول : « اللهم رب المشاعر كلها فك رقبتي من النار و أوسع علي من الرزق الحلال و ادر عني شر فسقة الجن و الإنس ، اللهم لا تمكربي ولا تخدعني ولا تستدرجني بأسمع السامعين و بأبصر الناظرين و بأأسرع العاصين و بأأرحم الراحمين أسألك أن تصلي علي محمد و آل محمد و أن تفعل بي كذا و كذا » وليكن فيما تقول و أنت رافع يديك إلى السماء : « اللهم حاجتي التي إن أعطيتها لم بضرني ما تمنعني و إن منعتها لم ينفعني ما أعطيتني أسألك خلاص رقبتي من النار اللهم إني عبدك و ملك يدك و ناصيتي بيدك و أجلي بملكك أسألك أن توفقني لما يرضيك عني و أن تسلم مني مناسكي التي أريتها إبراهيم خليلك و ذلك عليها حبيبك

عبدُ اللَّهِ ، وليكن فيما تقول : « اللهم أجعلني ممن رضيت عمله وأطلت عمره وأحييته بعد الموت حياة طيبة » .

٥ - عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حماد بن عيسى ، عن عبد الله بن ميمون قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بعرفات فلما هممت الشمس أن تغيب قبل أن تندفع قال : « اللهم إني أعوذ بك من الفقر ومن تشقت الأمر ومن شر ما يحدث بالليل والنهار أمسى ظلمي مستجيراً بفوك و أمسى خوفي مستجيراً بأمانك و أمسى ذلّي مستجيراً بعزك و أمسى وجهي الفاني مستجيراً بوجهك الباقي ياخير من سئل وبأجود من أعطى جللني برحمتك وألبسني عافيتك واصرف عني شرّ جميع خلقك » قال عبد الله بن ميمون : و سمعت أبي يقول : « ياخير من سئل و يا أوسع من أعطى و يا أرحم من استرحم » ثم صل حاجتك .

٦ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن الحسن بن علي ، عن صالح بن أبي الأسود ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في شيء من الدُّعَاء عشية عرفة شيء موقت .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه قال : رأيت عبد الله بن جندب بالموقف فلم أرموقفاً كان أحسن من موقفه ما زال ماداً يديه إلى السماء ودموعه تسيل على خدي حتى تبلغ الأرض فلما انصرف الناس قلت له : يا أبا محمد ما رأيت موقفاً قط أحسن من موقفك ، قال : والله مادعوت إلا لإخواني و ذلك أن أبا الحسن موسى بن جعفر عليه السلام أخبرني أنه من دعا لأخيه بظهر الغيب نودي من العرش : ذلك مائة ألف ضعف مثله ، فكبره أن أدع مائة ألف ضعف مضمونة لواحد لا أدري يستجاب أم لا .

٨ - عدةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن ابن أبي عمير قال : كان عيسى بن أعين إذا حج فصار إلى الموقف أقبل على الدُّعَاء لإخوانه حتى يفيض الناس . قال : فقلت له : تنفق مالك و تعب بدلك حتى إذا صرت إلى الموضع الذي تبت فيه الحوائج إلى الله عز وجل أقبلت على الدُّعَاء لإخوانك وترك نفسك ؟ قال : إني على ثقة من دعوة الملك لي و في شك من الدُّعَاء لنفسي .

٩ - أحمد بن محمد العاصمي ، عن علي بن الحسين السلمي ، عن علي بن أسباط عن إبراهيم بن أبي البلاد - أو عبد الله بن جندب - قال : كنت في الموقف فلما أفضت لقيت

إبراهيم بن شعيب فبسمت عليه و كان مصاباً باحدى عينيه و إذا عبته الصبيحة حراء كأنها علقه دم فقلت له : قد أصبت باحدى عينيك و أنا والله مشفق على الأخرى فلو قصرت من البكاء قليلاً ؛ فقال : والله يا أبا عبد م دعوت لنفسى اليوم بدعوة ، فقلت : فلمن دعوت ؛ قال : دعوت لإخواني لأنني سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من دعا لأخيه بظهر الغيب و كل الله به ملكاً يقول : ذلك مثله ، فأردت أن أكون إنما أدعوا لإخواني و يكون الملك يدعولي لأنني في شك من دعائي لنفسي ولست في شك من دعاء الملك لي .

۱۰ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن النضر بن سويد ، عن عمرو بن أبي المقدم قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام يوم عرفة بالموقف و هو ينادي بأعلى صوته : أيها الناس إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان الإمام ثم كان علي بن أبي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي عليه السلام ثم هـ فينادي ثلاث مرات لمن بين يديه و عن يمينه و عن يساره و عن خلفه اننى عشر صوتاً قال عمرو : فلما أتيت منى سألت أصحاب العريضة عن تفسير هـ فقالوا : هـ لغة بني فلان : أنا فسالوني . قال : ثم سألت غيرهم أيضاً من أصحاب العريضة فقالوا مثل ذلك .

۱۱ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إذا ضاقت عرفة كيف يصنعون ؛ قال : يرتفعون إلى الجبل

باب

عرفه میں وقوف اور حد موقف

- ۱- فرمایا کہ عرفات پورا موقع ہے اور افضل موقف ذریعہ جبل ہے (نہ)
- ۲- فرمایا جب عرفات میں وقوف ہو تو ہفتاب پہاڑ سے قریب ہو رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اصحاب کے لئے حج نہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اراک کے پاس ٹھہرتے ہیں (نہ)
- ۳- فرمایا رسول اللہ نے کہ بطن عرس سے بلندی پر رہو اور اصحاب اراک کا حج نہیں ہوتا۔ (حسن)
- ۴- فرمایا پہاڑ کی بائیں طرف ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں وقوف اسی طرح کیا تھا جب لوگ آپ کے ناکہ کو مڑ رہے تھے پہنانے میں جلدی کرنے لگے اور ٹھہرنے میں بھی اس کی ایک طرف پس ناکہ کو مڑنے والوں نے ایسا ہی کیا

تب آپ نے فرمایا لوگو یہ جگہ میرے ناقہ کو موزہ پہننے کی نہیں ہے یہ سب کاسب موقف ہے اور موقف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا یہ کل موقف ہے اور ایسا ہی مزدلفہ میں کیا اگر کوئی خلل دیکھو تو اپنی سواری کو روک لو، خدا پسند کرتا ہے اس روکنے کو پھر منتقل ہو ہضاب سے اور پھر ارک سے، جب عرفات میں ٹھہرو تو اللہ کی حمد کرو تہلیل و تمجید و ثنا کرو اور سو باتیں کہو اور سو بار قل ہو اللہ پڑھو پھر جو دعا چاہو کرو اور دیر تک مانگو کیونکہ یہ دن دعا و سوال کا ہے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ شیطان ایسی جگہ تمہیں غافل نہ کرے جو خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور اپنے کو اس سے بچاؤ کہ لوگوں کی طرف نظر کرو اور اپنے نفس کی طرف توجہ کرو اور یہ کہنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ رَبُّ الْمَشَاطِرِ كُلِّهَا فَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَعْ عَنِّي شَرَّ فُسْقَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ لَا تَمَكِّرْ بِي وَلَا تَخْذَعْ بِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي يَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ وَيَا أَبْصَرَ النَّظَائِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ عَجْدَ وَآلِ عَجْدَ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي

اور یہ بھی کہنا چاہیے در آئی لیکہ تمہارے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوں

اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أُعْطِيَتْ لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أُعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَامْلِكْ يَدَكَ وَنَاصِيَتِي بِيَدِكَ وَأَجَلِي بِعِلْمِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَوْفِّقَنِي لِمَا يَرْضِيكَ عَنِّي وَأَنْ تَسْلِمَ مِنِّي مَنَاسِكِي الَّتِي أُرِيدُهَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَدَلَّتْ عَلَيْهَا حَبِيبُكَ عَجْدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور یہ بھی کہنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيَتْ عَمَلُهُ وَأَطْلَتْ عَمْرُهُ وَأَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً

فرمایا کہ رسول اللہ نے جب عرفات میں قیام کیا تو سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے کہا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمَنْ تَشَقَّتْ الْأَمْوَالُ مِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسَى ظَلَمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَى خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسَى ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسَى وَجْهِی الْفَانِي مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي بِاخِيرِ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى جَلَمَنِي بِرَحْمَتِكَ وَالْبَسَنِي عَافِيَتِكَ وَأَصْرَفَ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ

اور عبد اللہ بن میمون نے کہا۔ میں یہ کہتے

۷۔ فرمایا عرفات کی رات سے بہتر دعا کے لئے وقت نہیں (مخ)

۸۔ میں نے عبد اللہ بن جذب کو موقف میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا اس کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے رخساروں سے آنسو ڈھک کر زمین تک پہنچ گئے تھے جب لوگ چلے گئے تو میں نے کہا۔ اے ابو محمد میں نے تم سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا۔ انھوں نے کہا میری دعا صرف اپنے بھائیوں کے لئے رہتی اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے شہزاد عا اپنے بھائی کے لئے کی۔ تخت عرش سے ندا آئی تمہارے لئے لا کھوں اجر ہیں پس میں نے بڑا جانا اس امر کو کہ ایک دعا کے عوض اتنا کثیر ثواب جس کا ہوا سے ترک کر دوں میں نہیں جانتا کہ یہ دعا قبول ہوگی یا نہیں۔ (حسن)

۸۔ راوی نے کہا عیسیٰ بن ایں جب حج کر کے موقف میں آئے تو اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہے جب تک لوگ وہاں رہے۔ میں نے کہا تم نے اپنا مال خرچ کیا اور اپنے بدن کو تکلیف دی، جب تم اس مقام پر آئے جہاں اللہ سے حاجتیں بیان کی جاتی ہیں تو تم اپنے بھائیوں کے لئے دعا مانگتے گئے اور اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگتے انھوں نے کہا مجھے دوسرا کے لئے دعا کے قبول ہونے کا یقین ہے اور اپنے میں شک ہے۔ (مخ)

۹۔ میں موقف سے جب فارغ ہوا تو ابراہیم بن شعیب سے ملا۔ میں نے ان پر سلام کیا ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور صبح آنکھ خون کے لوتھڑے کی طرح سُرخ ہو رہی تھی، میں نے کہا آپ ایک آنکھ تو مے بیٹھے، مجھے دوسری کا بھی ڈر ہے۔ بہتر ہو گا کہ آپ رونا کچھ کم کر دیں انھوں نے کہا واللہ لے ابو محمد میں اپنے نفس کے لئے کوئی دعا نہیں مانگتا میں نے کہا پھر کس کے لئے انھوں نے کہا اپنے بھائیوں کے لئے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے خدا ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہے وہ کہتا ہے اس کا دو گنا تجھ کو ملے گا اس لئے میں نے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کی اور ایک فرشتہ میرے لئے دعا کرتا ہے میں اپنے نفس کے لئے اپنی دعا کے قبول ہونے میں شک کرتا ہوں اور میرے لئے جو دعا فرشتہ کرتا ہے اس میں مجھے شک نہیں۔ (مخ)

۱۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو روز عرفہ دیکھا کہ بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالب تھے ان کے بعد حسنؑ اور ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد محمد بن علی ان کے بعد احمد تین ہزار آپ نے یہی فرمایا سنا ہے اور اپنے اور بائیں طرف دانوں سے بارہ مرتبہ نیچے دانوں سے غزوئے کہا جب میں مئی میں آیا تو میں نے عرب کے لغت دانوں سے لفظ احمد کے معنی پوچھے ایک نے کہا بنی فلان کی زبان میں اس کے معنی میں کے ہیں پھر میں نے اور لوگوں سے پوچھا۔ (انھوں نے بھی یہی بتایا۔) (مخ)

۱۱۔ میں نے کہا اگر وقت عرفہ تنگ ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا پہاڑ پر چڑھیں۔ (مخ)

﴿باب ١٥﴾

﴿الإفاضة من عرفات﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : متى الإفاضة من عرفات ؟ قال : إذا ذهب الحمرة - يعني من الجانب الشرقي - .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إن المشركين كانوا يفيضون من قبل أن تغيب الشمس فخالفهم رسول الله ﷺ فأفاض بعد غروب الشمس قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : إذا غربت الشمس فأفاض مع الناس عليك السكينة والوقار وأفاض بالاستغفار فإن الله عز وجل يقول : «ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إن الله غفور رحيم» فإذا انتهيت إلى الكتيب الأحمر عن يمين الطريق فقل : «اللهم ارحم موقفي وزد في علمي وسلم لي ديني وتقبل مناسكي» وإياك والوجيف الذي يصنعه الناس فإن رسول الله ﷺ قال : أيها الناس إن الحج ليس بوجيف الغيل ولا إبطاع الأبل ولكن اتقوا الله وسيروا سيراً جيلاً ، لا توطئوا ضعيفاً ولا توطئوا مسلماً وتوءموا واتصدوا في السير فإن رسول الله ﷺ كان يكف ناقته حتى يصيب رأسها مقدّم الرجل ويقول أيها الناس عليكم بالدعة فسنة رسول الله ﷺ تتبع ، قال معاوية : وسمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : «اللهم أعطني من النار» وكررها حتى أفاض ، فقلت : ألا تفيض فقد أفاض الناس ؟ فقال : إني أخاف الزحام وأخاف أن أشرك في غنت إنسان .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى ، عن هارون بن خازجة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في آخر كلامه حين أفاض : «اللهم إني أعوذ بك أن أظلم أو أظلم أو أقطع رجلاً أو أؤذي جاراً» .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن ضريس الكناسي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل أفاض من عرفات قبل أن تغيب الشمس ، قال : عليه بدنة ينحرها يوم النحر فإن لم يقدر

صام ثمانية عشر يوماً بمكة أو في الطريق أو في أهله .

۵ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يوكل الله عز وجل ملكين بمأزمني عرفة فيقولان : سلم سلم .

۶ - وعنه ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ملكان يفرجان للناس ليلة مزدلفة عند المأزمين الضيقين .

باب

عرفات سے چلنا

- ۱- میں نے حضرت سے کہا عرفات سے کب چلیں فرمایا جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے۔ (موفق)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورج غروب ہو جائے تو لوگوں کے ساتھ چل دو مگر سیکنہ اور وقار کے ساتھ اور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چلو جس طرف لوگ چلیں اور اللہ سے استغفار کرو جتنے شک اللہ عنہ و رحیم ہے۔ جبہ کشیبہ احرر پہنچو جو راستہ کے داہنی طرف ہے تو کھو خداوند امیر کے موقف پر رجم کر ، میرے علم میں زیادتی کر اور میرے دیں کو سالم رکھ اور مناسک کو قبول کر ، اور تیز چلانے سے اونٹوں کے پھور رسول اللہ نے فرمایا ہے لوگوں کو گھوڑوں کی دوڑ سے اونٹوں کی پہاگ بلکہ اللہ سے ڈرو اور چلو آہستہ آہستہ ، نہ تو کسی ضعیف کو کچلو اور نہ کسی مسلمان کو پاؤں مارو بلکہ درمیانی چال اختیار کرو ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ کو اس طرح روکتے تھے کہ اس کا سر پیروں سے مل جاتا تھا اور فرماتے تھے لوگوں کی چال چلو ، پس سنت رسول کا اتباع کرنا چاہیے۔ معاویہ نے کہا حضرت ابو عبد اللہ کو میں نے فرماتے سنا ، یا اللہ تجھے ناز سے آدا کر ، جب چلتے یہی فرماتے۔ میں نے کہا لوگ چلتے گئے آپ کیوں نہیں چلتے۔ فرمایا میں ہجوم سے ڈرتا ہوں مجھے خوف ہے کہ میں کسی انسان کو تکلیف دینے میں شریک نہ ہو جاؤں۔ (حسن)
- ۳- روانگی کے وقت میں نے آخر بار حضرت کو فرماتے سنا یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مج پر ظلم کرے اور قطع رحم کرنے یا کسی پر زور کو ستانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (موفق)
- ۴- میں نے کہا ایک شخص قبل غروب آفتاب عرفات سے چل پڑا۔ فرمایا اس کو ایک ہزار سترہ ہائی کے دن بخیر کرنا ہوگا اور اس کا مقدر نہ ہو تو اسٹارہ دن ملک میں یا راستہ میں یا اپنے گھر جا کر روزے رکھے۔ (۲)
- ۵- فرمایا اللہ تعالیٰ عرفات کے ایک تنگ مقام پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے جو کہتے ہیں سلامتی سے سلامتی سے۔ (۱)

۶۔ فرمایا دو فرشتے لوگوں کے لئے مزدلفہ کی رات میں شادگی پیدا کرتے ہیں دو تنگ راستوں میں۔ (۴)

﴿ باب ۱۶ ﴾

﴿ لیلۃ المزدلفۃ والوقوف بالمشعر والافاضۃ منہ و حدودہ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ؛ وحماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: قال: لا تصل المغرب حتی تأتی جمعا فنصلي بها المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد وإقامتين وأنزل بطن الوادي عن يمين الطريق قريباً من المشعر ويستحب للصورة أن يقف على المشعر الحرام ويطأه برجله ولا يجاوز الحياض ليلة المزدلفة ويقول: «اللهم هذه جمع، اللهم إني أسألك أن تجمع لي فيها جوامع الخير، اللهم لا تؤنسني من الخير الذي سألتك أن تجمعه لي في قلبي وأطلب إليك أن تعرفني ما عرفت أوليائك في منزلي هذا وأن تقيني جوامع الشر» وإن استطعت أن تحيي تلك الليلة فافعل فإنه بلغنا أن أبواب السماء لا تنلق تلك الليلة لأصوات المؤمنين، لهم دوي كدوي النحل يقول الله جل ثناؤه: إذا همكم وأنتم عبادي أدبتم حقني وحق علي أن أستجيب لكم فيحط الله تلك الليلة عن أذان يحط عنه ذنوبه ويفر لمن أراد أن يغفر له.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن ابن مسكان، عن عنبسة بن مصعب قال: سألت أبا عبد الله ؑ عن الركعات التي بعد المغرب ليلة المزدلفة، فقال: صلها بعد العشاء أربع ركعات.

۳۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن رجل، عن أبي عبد الله ؑ قال: يستحب للصورة أن يطأ المشعر الحرام وأن يدخل البيت.

۴۔ علي بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ و ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن أبي عبد الله ؑ قال: أصبح على طهر بعد ما تصلي الفجر فقف إن شئت قريباً من الجبل وإن شئت حيث شئت فإذا وقعت فاحمد الله واثن عليه واذكر من آلامه و بلائه ما قدرت عليه وصل على النبي ﷺ وليكن من قولك: «اللهم رب المشعر الحرام فك رقبتي

من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادري عني شر فسقة الجن والانس ، اللهم أنت خير مطلوب إليه و خير مدعو و خير مسؤول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطني هذا أن تقيلي عثرتي و تقبل معذرتي و أن تجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوى من الدنيا زادي ثم أفض حين بشرق لك نير و تروى الإبل موضع إخفافها .

۵۔ ابوعلی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام أي ساعة أحب إليك أن أفيض من جمع فقال : قبل أن تطلع الشمس بقليل فهي أحب الساعات إلي ، قلت : فإن مكنتها حتى تطلع الشمس ، قال : ليس به بأس .

۶۔ علی بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تجاوز وادي عسر حتى تطلع الشمس .

باب

شب مزدلفہ

۱۔ فرمایا حضرت نے مت ملاؤ مغرب کو جب تم تمام حج ہو جاؤ تو مغرب و شام کی نماز ایک ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور بلطن وادی میں راستہ کے دائیں طرف مشعر کے قریب اتراؤ اور مردہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں قوت کرے اور اپنے پیروں سے اس پر چلے اور شب مزدلفہ تباہی سے آگے نہ بڑھے اور کہے یا اللہ یہ جمع ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے نیکیوں کو جمع کر یا اللہ جس نیکی کا میں نے تجھ سے سوال کیا ہے اس سے مایوس نہ کہ اور اس کو میرے دل میں جمع کر میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معرفت کا مجھے اس منزل میں اس چیز کی معرفت کرانی ہے تو نے اپنے ادیباء کو اور مجھ کو پکا مشرک جمع کرنے والی چیز سے ، اور حضرت نے فرمایا اگر طاقت ہو تو اس رات کو عبادت میں گزار دو ، ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ اس رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان مومنین کی آوازیں کے لئے جن کی آوازیں کی گونج شبہ کی لکھیوں کی طرح ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے میرے اوپر غرض ہے کہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں میں تمہارا رب ہوں تم نے میرا حق ادا کیا ، پس اللہ گناہ معاف کرنا ہے اس کے جو گناہ معاف کرنا چاہے اور بخشتا ہے اسے جو بخشوانا چاہتا ہو ۔ (م)

۲۔ میں نے کہا شب مزدلفہ بعد مغرب کتنی رکعتیں پڑھے فرمایا بعد عشاء چار رکعت ۔ (م)

- ۳۔ فرمایا مردہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں چلے اور بیت اللہ میں داخل ہو۔ (۱۲)
- ۴۔ فرمایا صبح کو طہارت کے ساتھ نماز صبح پڑھنے کے بعد اور اگر چاہو تو قریب جبل شہر و پھر جہاں چاہو، پس جب ٹھہرو تو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اس کی نعمتوں اور بلاؤں کو یاد کرو یعنی تم میں طاقات ہو اور حمد و آل حمد پر درود بھیجو اور یہ کہنا چاہیے
- اللهم رب المشعر الحرام فک رقبتي من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادر عني شر فسقة الجن والانس، اللهم أنت خير مطلوب إليه وخير مدعو وخير مسؤول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطنی هذا أن تقبلني عنرتي و تقبل معذرتي وأن تجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوى من الدنيا زادي
- یا اللہ، اے مشعر الحرام کے رب میری گردن نار دوزخ سے آزاد کر اور رزق حلال کو زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ، یا اللہ تو سب سے بہتر طلب کرنے والوں کو دینے والا ہے، سب سے بہتر دعاؤں کا سننے والا ہے، سب سے بہتر سوال کا پورا کرنا والا ہے ہر آئیو گئے کے لئے تیرے یہاں انعام ہے، میرے لئے بھی اس مقام پر انعام قرار دے اور میری لغزشوں کو دور کر اور میری مغفرت قبول کر اور میری غلطیوں سے درگزر کر اور دنیا کا داراہ میرے لئے تقویٰ کو مستعار دے پھر چل پڑو جب کوہ شیر دیکھائی دے تو یہ جگہ اونٹوں کو سوزہ پہنانے کی ہے (یعنی سفر کے لئے اونٹوں کو تیار کرنا) (حسن)
- ۵۔ میں نے کہا کثافت آپ کے نزدیک چلنے کے لئے بہتر ہے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے میرے نزدیک یہ بہترین وقت ہے میں نے کہا اگر طلوع تک ٹھہر جائیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (موثق)
- ۶۔ فرمایا وادی محسر سے دت گرد وجب تک طلوع شمس نہ ہو۔ (حسن)

باب ۱۶۴

(۱) السعی فی وادی محسر (۲)

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیه، عن ابن ابي عمیر، عن حفص بن البختري؛ وغيره عن ابي عبد الله عليه السلام أنه قال لبعض ولده: هل سمعت في وادي محسر فقال: لا، قال: فأمره أن يرجع حتى يسعی، قال: فقال له ابنه: لا أعرفه، فقال له: سل الناس.
- ۲۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن العجمي، عن بعض أصحابنا قال: مر رجل بوادي محسر فأمره أبو عبد الله عليه السلام بعد الانصراف إلى مكة أن يرجع فیسعی.
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیه؛ و محمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن

ابن ابی عمیر ، صفوان بن یحیی ، عن معاویہ بن عمار ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا مررت بوادی محسر - وهو : ادعظیم بین جمع ومنی وهو : إلى منی أقرب - فاسع فيه حتى تجاوزه فإن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حرك ناقته وقال : « اللهم سلم لي عهدي واقبل توبتي وأجب دعوتي واخلفني فيمن تركت بعدي » .

۴ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن محمد بن اسماعیل ، عن ابی الحسن علیہ السلام قال : الحركة في وادي محسر مائة خطوة .

۵ - محمد بن یحیی ؛ وغیرہ ، عن أحمد بن محمد ؛ و محمد بن اسماعیل ، عن علی بن النعمان ، عن عبد اللہ بن مسکان ، عن ابی بصیر ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : حد المزدلفة من محسر إلى المأزمين .

۶ - ابو علی الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن إسحاق بن عمار ، عن ابی الحسن علیہ السلام قال : سألتہ عن حد جمع ، قال : ما بین المأزمين إلى وادي محسر .

۷ - محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ؛ وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد جميعاً ، عن ابن أبي نصر ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبد اللہ علیہ السلام : إذا كثر الناس بجمع وضائق عليهم كيف يصنعون ؟ قال : يرتفعون إلى المأزمين .

۸ - أحمد بن محمد العاصمي ، عن علی بن الحسن التيملي ، عن عمرو بن عثمان الأزدي ، عن محمد بن عذافر عن عمر بن یزید قال : الرَّمَل في وادي محسر قدر مائة ذراع .

باب

وادی محسر میں سعی

- ۱ - حضرت نے اپنے ایک لڑکے سے فرمایا تم نے وادی محسر کی سعی کی انھوں نے کہا نہیں ، فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کر کے آؤ صاحبزادہ نے کہا میں اس کو نہیں جانتا ، فرمایا لوگوں سے پوچھ لینا۔
- ۲ - ایک شخص وادی محسر سے گزرا حضرت ابو عبد اللہ نے اس کے مکہ میں آنے کے بعد فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کرو۔ (مترجم)
- ۳ - فرمایا جب تم وادی محسر سے گزرو تو سعی کرو یہ بہت بڑی وادی ہے جمع اور مٹی کے درمیان ، وہ مٹی سے زیادہ قریب

ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت دی اپنے ہاتھ کو اور سترایا اللہ میرے ہمد کو یہ قرار رکھو اور میری توبہ کو قبول کرو اور میری دعا قبول کرو اور میرا غلبہ بنا جو میں نے چھوڑا ہے اپنے بعد (من)

۴۔ وادی محسر میں سو قدم چلے (من)

۵۔ فرمایا حد مزدلفہ سے زمین تک ہے۔ (م)

۶۔ فرمایا جمع کی حد ماہرین سے وادی محسر تک ہے (موتقن)

۷۔ میں نے کہا جب لوگ حج میں زیادہ ہو جائیں اور جگہ تنگ ہو فرمایا ماہرین پر چڑھ جائیں۔ (موتقن)

۸۔ وادی محسر میں ریت سورتہ تک ہے۔ (مجمول)

باب ۶۸

عن (من جہل أن یقف بالمشر)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الرَّجُلُ إِذَا أَجْمَعَ وَالْمَرْأَةُ الضَّعِيفَةُ بِكُونِهَا مَعَ الْجَمْعِ الْأَعْرَابِيِّ فَإِذَا أَفَاضَ بِهِمْ مِنْ عَرَفَاتٍ مَرَّ بِهِمْ كَمَا مَرَّ بِهِمْ إِلَى مَنَى وَلَمْ يَنْزِلْ بِهِمْ جَمْعًا ، فَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ صَلَّوْا بِهَا فَقَدْ أَجْزَأَهُمْ ، قُلْتُ : وَ إِنْ لَمْ يَصَلُّوْا بِهَا ، قَالَ : ذَكَرُوا اللَّهَ فِيهَا فَإِنْ كَانُوا ذَكَرُوا اللَّهَ فِيهَا فَقَدْ أَجْزَأَهُمْ .

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جَعَلْتَ فِدَاكَ إِنْ صَاحِبِي هَذَيْنِ جَهْلَانِ أَنْ يَقِفَا بِالْمَزْدَلِفَةِ ؟ فَقَالَ : يَرْجِعَانِ مَكَانَهُمَا فَيَقِفَانِ بِالْمَشْرِ سَاعَةً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ يَخْبِرْهُمَا أَحَدٌ حَتَّى كَانَ الْيَوْمُ وَقَدْ نَفَرَ النَّاسُ ، قَالَ : فَتَكْسِرُ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : أَلَيْسَا قَدْ صَلَّيَا الْعِدَّةَ بِالْمَزْدَلِفَةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَا قَدْ قَفْنَا فِي صَلَاتِهِمَا ؟ قُلْتُ : بَلَى ، فَقَالَ : ثُمَّ حَبَّيْهُمَا ، ثُمَّ قَالَ : الْمَشْرُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ وَالْمَزْدَلِفَةُ مِنَ الْمَشْرِ وَإِنَّمَا يَكْفِيهِمَا الْيَسِيرُ مِنَ الدُّعَاءِ .

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَمَرَّ بِالْمَشْرِ فَلَمْ يَقِفْ حَتَّى أَتَى إِلَى مَنَى وَرَمَى الْجَمْرَةَ وَلَمْ يَعْلَمْ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، قَالَ : يَرْجِعُ إِلَى الْمَشْرِ فَيَقِفُ بِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْمِي الْجَمْرَةَ .

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عَنْ معاوية

ابن عساکر قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في رجل أفاض من عرفات فأتى منى ؟ قال : فليرجع فبأنه يوماً فيقف بها وإن كان الناس قد أفاضوا من جمع .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن يعقوب الخثعمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في رجل لم يقف بالمردفلة ولم يبت بها حتى أتى منى فقال : ألم ير الناس [و] لم ينكر منى حين دخلها ؟ قلت : فإن جهل ذلك ؟ قال : يرجع ، قلت : إن ذلك قد فات ؟ فقال : لا بأس .

۶ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أفاض من عرفات مع الناس ولم يلبث معهم بجمع و مضى إلى منى متعمداً أو مستخفاً فعليه بدنة .

باب

توقف مشعر سے ناواقف ہو

۱ - میں نے کہا ایک نبی مرد کے ساتھ ایک ضیفہ تھی وہ دونوں ایک جمال عربی کے ساتھ تھے جب عرفات سے چلے تو گزر گئے ان کے ساتھ جیسے منی کی طرف گئے تھے مقام جمع میں نہ اترے اگر انہوں نے نماز پڑھ لی تھی تو کافی ہے میں نے کہا اگر نہیں پڑھی ۔ نہ سنا یا اگر ذکر خدا کر لیا تو بھی کافی ہے ۔ (م)

۲ - میں نے کہا میرے دو ساتھی مزدلفہ میں ٹھہرے ، نہ سنا یا وہ لوٹ کر جائیں اور مشعر میں کچھ دیر توقف کریں ۔ میں نے کہا اگر ان کو کسی نے بتایا ہی نہ ہوتا ایسکہ وہ دن گزر گیا اور لوگ وہاں سے چلے گئے کہ حضرت نے تھوڑی دیر سہ جھکایا پھر انہوں نے صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تھی میں نے کہا ہاں نہ سنا یا تو ان دونوں کا چ پورا ہو گیا پھر نہ سنا یا مزدلفہ اور مشعر ایک ہی ساتھ ہیں اور ان کو تھوڑی دیر دھا کرنا بھی کافی ہوتا ۔ (م)

۳ - میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا ، مشعر کی طرف سے گزرا مگر ٹھہرا نہیں اور منی چلا گیا اور رسی جمرات کی اور اس کو لمبہ ہوتا ایسکہ دن چڑھ گیا فرمایا وہ لوٹ کر جائے اور وہاں ٹھہرے پھر لوٹ کر آئے اور رسی جمرات کرے (موقوف)

۴ - میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا اور منی آیا فرمایا وہ لوٹ چلے اور جمع میں آئے اور وہاں ٹھہرے اگرچہ لوگ جمع سے چلے گئے ہوں ۔ (مچھل) ۵ - ایک شخص نے مزدلفہ میں قیام نہ کیا اور وہاں شب بٹس نہ ہوا اور منی چلا آیا ۔ فرمایا کیا اس نے اور لوگوں کو جاتے نہیں دیکھا تھا اور اس نے منی سے انکار نہیں کیا جب اس میں داخل ہوا ۔ میں نے کہا وہ اس مسئلہ سے جاہل تھا ۔ فرمایا وہ لوٹ جائے میں نے کہا

یہ موقع تو اس سے ہاتھ دیا۔ فرمایا تو مضائقہ نہیں۔ (مسند)
 ۶۔ نہر یا جو شخص غنات سے لوگوں کے ساتھ چلے اور ان کے ساتھ نہر کے گہرے اور ایسا لٹایا استحقاق کرے تو اس کا کفارہ
 ایک بدنہ ہے۔ (مسند)

﴿بَابُ ۱۱﴾

﴿مَنْ تَعَجَّلَ مِنَ الْمَزْدَلَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن
 رئاب، عن مسمع، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل وقف مع الناس بجمع ثم أفاض قبل أن
 يفيض الناس قال: إن كان جاهلاً فلا شيء عليه، وإن كان أفاض قبل طلوع الفجر فعليه
 دم شاة.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن ابن بن
 عثمان، عن سعيد السمان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن رسول الله صلى الله عليه وآله
 عجل النساء ليلاً من المزدلفة إلى منى وأمر من كان ممنون عليها هدي أن ترمي ولا
 تبرح حتى تذبح ومن لم يكن عليها ممنون هدي أن تمضي إلى مكة حتى تزور.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن بعض
 أصحابنا، عن أحدهما عليه السلام قال: لا بأس بأن يفيض الرجل بليل إذا كان خائفاً.

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن علي بن
 أبي حمزة، عن أحدهما عليه السلام قال: أينما امرأة أو رجل خائف أفاض من المشعر الحرام
 ليلاً فلا بأس فليرم الجمره ثم ليمنض وليأمر من يذبح عنه وتقصر المرأة ويحلق
 الرجل ثم ليطف بالبيت وبالصفاء والمرءة ثم ليرجع إلى منى فإن أتى منى ولم يذبح
 عنه فلا بأس أن يذبح هو وليحمل الشعر إذا حلق بمكة إلى منى وإن شاء قصر وإن كان قد
 حج قبل ذلك.

۵۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن أبي المغيرة،
 عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: رخص رسول الله صلى الله عليه وآله للنساء والصبيان أن
 يفيضوا بليل ويرموا الجمار بليل وأن يسلوا الغداة في منازلهم فإن خفن الحيض مضين
 إلى مكة وكلن من بضحتي عنهن.

۶۔ احمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن عبد الله بن مسکان ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا بأس بأن تقدم النساء إذا زال الليل فيقفن عند المشعر الحرام ساعة ، ثم ينطلق بهن إلى منى فيرمين الجمرة ، ثم يصبرن ساعة ، ثم يقصرن و ينطلقن إلى مكة فيطفن إلا أن يكن يردن أن يذبح عنهن فأنهن يؤكلن من يذبح عنهن .

۷۔ وعنه ، عن علي بن النعمان ، عن سميد الأعرج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك معنا نساء فأفيض بهن بليل ، قال : نعم تريد أن تصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله ، قال : قلت : نعم ، فقال : أفض بهن بليل ولا تقض بهن حتى تقف بهن بجميع ثم أفض بهن حتى تأتي بهن الجمرة العظمى فيرمين الجمرة فإن لم يكن عليهن ذبح فليأخذن من شعورهن ويقصرن من أطفارهن و يمحضن إلى مكة في وجوههن و يطفن بالبيت ويسعين بين السفا و المروة ثم يرجعن إلى البيت و يطفن أسبوعاً ، ثم يرجعن إلى منى وقد فرغن من حجتهن ، و قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله أرسل معهن أسامة .

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، و غيره ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رخص رسول الله صلى الله عليه وآله للنساء والضعفاء أن يفيضوا من جمع بليل وأن يرموا الجمرة بليل فإن أرادوا أن يزوروا البيت و كلوا من يذبح عنهن .

باب مزدلفہ سے قبل فجر چلنا

- ۱۔ جو لوگوں کے ساتھ جمع میں کھڑا اور لوگوں سے پہلے چل دیا پس اگر جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عالم ہو کہ چاہیے تو اس پر ایک بکرہ کی قربانی ہے۔ (۲۱)
- ۲۔ فرمایا کہ حضرت رسول خدا جل جلالہ کرتے تھے عورتوں کو مزدلفہ سے منائے جانے میں اور جن عورتوں پر ہدی ہوتی تھیں ان کو حکم دیتے کہ وہ رمی نہ کریں جب تک قربانی نہ کریں اور جن پر قربانی نہ ہوتی ان کو حکم مکہ جانے کا دیتے تاکہ وہ زیارت کعبہ کریں۔ (۲۲)

- ۳۔ فرمایا اگر کوئی خائف ہو تو کوئی حرج نہیں اگر وہ رات ہی کو پہل دے۔ (مرسل)
- ۴۔ فرمایا اگر کوئی مرد یا عورت خائف ہو اور شعرا حرام سے رات ہی پہل کرے تو کوئی حرج نہیں اور رومی جرات کرے اور کسی سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرنے اور عورت ہال کٹوائے اور مرد سر منڈوائے پھر طواف بیت کرے اور مفاد مردہ میں سلی کرے پھر منیٰ کی طرف آئے اگر منیٰ جا کر معلوم ہو کہ اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا گیا تو خود ذبح کرے اور شعرا ہائے جب ستر منڈائے لکھن میں تو منیٰ جائے اور اگر چاہے تو ہال کٹوائے اگر اس سے پہلے ذبح کر لیا ہے۔ (م)
- ۵۔ رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بچوں کو کہ وہ رات ہی کو پہل دیں (اور رات ہی کو رومی جرات کریں اور صبح کی غزاد اپنی منسز لوں میں پڑھیں اور عورتوں کو حیض کا خون ہو تو وہ مکہ جائیں اور کسی کو اپنی طرف سے شتر مانی کے لئے معین کریں۔ (م)
- ۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں جب رات قریب زوال ہو تو عورتوں کو آگے بھیج دیں وہ شعرا حرام میں توقف کریں ایک گھڑی پھر وہاں سے منیٰ کی طرف جائیں رومی جرات کریں پھر ذرا ٹھہریں ہال کٹوائیں پھر مکہ کی طرف جائیں طواف کریں اگر ایسی صورت میں کہ چاہیں ان کی طرف سے کوئی قربانی کرے تو اسے اپنی طرف سے معین کریں۔ (م)
- ۷۔ میں نے کہا میرے ساتھ عورتیں ہیں میں رات کو ان کے ساتھ چل دیتا ہوں فرمایا تم ایسا ہی کرتے ہو جیسا رسول اللہ نے کیا تھا میں نے کہا صحیح ہے فرمایا ان کے ساتھ رات کو جاؤ لیکن ان کے ساتھ ٹھہرو نہیں، تم ان کے ساتھ جمع میں ٹھہرو، پھر ان کے ساتھ جبرہ عظمیٰ پہر آؤ وہ وہاں رومی جبرہ کریں اگر ان کو شتر مانی دینا نہیں ہے تو ہال کٹوائیں، ناخن تراشیں، اور مکہ چلی جائیں اور طواف بیت کریں اور مفاد مردہ کے درمیان سلی کریں پھر بیت کی طرف آئیں اور سات بار طواف کریں پھر منیٰ کی طرف لوٹیں پس حج الوداع کا تمام ہو گیا۔ فرمایا رسول اللہ نے عورتوں کے ساتھ اسامہ کو بھیجا تھا۔ (م)
- ۸۔ فرمایا رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بکڑیوں کو کہ گھٹے سے رات پہلی چلی جائیں اور رات ہی کو رومی جرات کریں اور اگر بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتی ہوں تو اپنی طرف سے کسی کو قربانی کرنے کے لئے معین کریں (حسن)

باب ۱۰

(من فاته الحج)

- ۱۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن حنبل؛ وسئل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب عن دادة الرقي قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام بمنى إذا جاء رجل فقال: إن قوماً قدموا يوم النحر وقد فاتهم الحج فقال: نسأل الله العافية وأرى أن يهريق كل واحد منهم دم شاة ويحلون وعليهم الحج من قابل إن انصرفوا إلى بلادهم وإن أقاموا

حتی تمضي ایام التشریق بمكة ثم يخرجوا إلى ذقت أهل مكة وأحرموا منه و
اعتصموا فليس عليهم الحج من قابل .

۲ - علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ؛ و غند بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن
صفوان بن یحیی ؛ وابن اُمی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال :
من أدرك جمعا فقد أدرك الحج وقال : أیتما قارن أو مفرد أو متمتع قدم وقد فاته الحج
فليحل بعمرة وعليه الحج من قابل ؛ قال : و قال في رجل أدرك الإمام و هو بجمع
فقال : إن ظن أنه يأتي عرفات فيقف بها قليلا ثم يدرك جمعا قبل طلوع الشمس فليأتها
وإن ظن أنه لا يأتها حتی يفيضوا فلا يأتها وليقم بجمع فقد تم حجه .

۳ - علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن جمیل بن درّاج ، عن
اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك المشعر الحرام يوم النحر من قبل زوال الشمس
فقد أدرك الحج .

۴ - عدۃ من أصعابنا ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن ابن فضال ، عن عبد اللہ
ابن المغيرة ، عن إسحاق بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك المشعر الحرام
وعليه خمسة من الناس قبل أن تزلزل الشمس فقد أدرك الحج .

۵ - أحمد بن محمد ، عن ابن اُمی عمیر ، عن هشام بن الحكم ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ
قال : من أدرك المشعر الحرام وعليه خمسة من الناس فقد أدرك الحج .

۶ - علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن بعض أصعابه ، عن اُمی عبد اللہ
رضی اللہ عنہ قال : قال : تدری لم جعل ثلاث هنا ؛ قال : قلت : لا قال : فمن أدرك شيئا منها فقد
أدرك الحج .

باب

حج کا حج فوت ہو جائے

۱ - میں حضرت کے ساتھ تھا ایک شخص ؟ اور کہنے لگا کہ کچھ لوگ قربانی کے دن آئے اور ان کا حج فوت ہو گیا اور یا ہم اللہ سے
عافیت کا سوال کرتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک کو ایک بکری فدا کر کے مکہ میں جانا چاہیے اور اگلے سال حج کرنا چاہیے اگر وہ

اپنے شہروں کو پلٹ جائیں اور اگر قیام کریں تو یہاں تک کہ ایام تشریق (عید کے بعد تین دن) مکہ میں گزریں پھر وہ اہل مکہ کے وقت پر عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر لیں۔ ان پر اگلے سال حج نہ ہوگا۔ (مختلف فیہ)

۲۔ منسرایا جو حج کو پہنچ جائے اس نے حج کو پایا اور منسرایا جو حج قرآن یا حج مفرد یا حج تمتع کے لئے آئے اور حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے بعد مکمل ہو جائے۔ اگلے سال اسے حج کرنا ہوگا اور اس کے ہاں سے میں فرمایا جو ان دنوں کو پائے وہ جمع میں ہو منسرایا اگر اس کو یہ گمان ہو کہ وہ غنات میں کچھ دیر ٹھہرے گا، پھر جمع میں آ جائے گا طلوع شمس سے پہلے تو آ جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ وہ نہیں آ پائے گا تو وہاں نہ جائے لوگوں کے جانے تک تو جمع میں نسیام کرے اس کا حج پورا ہو گیا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا جو مشورہ رام پہنچ گیا روز قرانی زوال آفتاب سے پہلے تو اس کا حج پورا ہو گیا (حسن)

۴۔ فرمایا جس نے مشورہ رام کو پایا روز زوال آفتاب سے قبل پہنچ آویں (حفاظت کے لئے) اس کے پاس ہوں تو اس نے حج کو پایا۔ (موقوف)

۵۔ ترجمہ نمبر ۴ میں ہے (۴)

۶۔ منسرایا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کے تین مقام کیوں رکھے گئے ہیں میں نے کہا نہیں، فرمایا ان میں سے جس نے تھوڑا سا ٹھہراؤ بھی پایا اس نے حج کو پایا۔ (حسن)

باب ۱۰

﴿ حصی الجمار من أين تؤخذ وہ قد ارھا ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال : خذ

حصی الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بنی أجزاک .

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن منی الحنطاط

عن زرارۃ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : سألتہ عن الحصی الّتی برمی بہا الجمار، فقال :

تؤخذ من جمع و تؤخذ بعد ذلک من منی .

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن حماد، عن ربیع، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام

قال : خذ حصی الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بنی أجزاک .

۴۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن علی بن أبی

حزۃ، عن أبی بصیر قال : سمعت أبابعد اللہ علیہ السلام يقول : التلط الحصی ولا تکسرن منہن

شیخاً

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حصى الجمار إن أخذته من الحرم أجزأك وإن أخذته من غير الحرم لم يجزئك ، قال : وقال : لا ترمي الجمار إلا بالحصى .

۶۔ ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في حصى الجمار قال : كره الصم منها وقال : خذ البرش .

۷۔ عدة من أصعابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : حصى الجمار تكون مثل الأنملة ولا تأخذها سوداء ولا بيضاء ولا حرا أخذها كحلية منقطة تغذفن خذفاً وتضعها على الإبهام وتدفعها بظفر السبابة و ارمها من بطن الوادي واجعل يمينك كلفن ولا ترم على الجمرة و تقف عند الجمرتين إلا زليين ولا تقف عند جمرة العقبة .

۸۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يجوز أخذ حصى الجمار من جميع الحرم إلا من المسجد الحرام و مسجد الخيف .

۹۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن ياسين الضرير ، عن حريز ، ممن أخبره ؛ عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت من أين ينبغي أخذ حصى الجمار قال : لا تأخذ من موضعين : من خارج الحرم و من حصى الجمار ولا بأس بأخذه من سائر الحرم .

باب

جمار کے سنگریزے کہاں سے لئے جائیں

۱۔ جمار کی سنگریزیاں مقام حج سے لی جائیں اور اگر تم نے نما میں ترک کر لی ہیں تو رانی ہے (حسن)

۲۔ ترجمہ اور پر ہے۔ (خ)

۳۔ مضمون واحد (حسن)

- ۴۔ کنکریاں چنوا در اس کا کوئی حصہ توڑ دہیں (۱۴)
- ۵۔ سنو یا اگر کنکریاں حرم سے لگتی ہیں تو کافی ہیں ورنہ نہیں اور سنو یا جمار کو سنگسار نہ کرو مگر کنکریوں سے (حسن)
- ۶۔ سنو یا سب سے کنکریاں مکروہ ہیں اور سنو یا نقطہ دار لو (حسن)
- ۷۔ سنو یا کنکریاں مثل انگلی کے بیوں۔ کالی، سفید اور سرخ نہ ہو، نقطہ دار ہوں انگوٹھے پر رکھو اور انگشت سب سے ناخن سے مارو۔ اوپر جبرہ کے نہ جاؤ بلکہ بطن وادی سے مارو، تمام کنکریاں داہنے ہاتھ سے مارو اور جبرہ پر جا کر نہ مارو، پہلے درجہ کے پاس۔ کوڑے ہو جبرہ عقہ کے پاس نہ کوڑے ہو۔ (موثق)
- ۸۔ سنو یا جانے بے کنکریاں لیکن تمام حرم سے مگر سید الحوام اور سید حنیف سے نہ لی جائیں (موثق)
- ۹۔ سنو یا دو جگہوں سے کنکریاں نہ رو آؤں حرم کے باہر سے دوسرے جگہوں پر سے، باقی تمام حرموں سے لے سکتے ہو (مچھل)

باب الثانی

(یوم النحر ومبذء الرمی وفضله)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: خذ حصی الجمار ثم ائت الجمرۃ القصوی التي عند العقبة فلازمها من قبل وجهها ولا ترمها من أعلاها ولا تتول والحصی فی یدک: «اللهم هؤلاء حصیاتی فاحصن لہ و ارفعن فی علی» ثم ترمی و تقول مع کل حصاة: «اللہ اکبر، اللهم ادر عني الشیطان اللهم تصدیقاً بکتابک و علی سنة نبيک صلی اللہ علیہ وسلم، اللهم اجعله حجاً مبروراً و عملاً مقبولاً و سباً مشكوراً و ذنباً مغفوراً و لیکن فیما بینک و بین الجمرۃ قد د عشرة أذرع أو خمسة عشر ذراعاً فإذا أتیت رحلک و رجعت من الرمی فقل: «اللهم بک وقت و علیک توکلت فنعمة الرب و نعم المولی و نعم النصیر». قال: و يستحب أن یرمی الجمار علی ظهر

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن علی بن حذید، عن جمیل بن دراج، عن زرارۃ، عن أحدهما رضی اللہ عنہما قال: سأله عن رمی الجمرۃ يوم النحر مالها ترمی وحدها ولا ترمی من الجمار غیرها يوم النحر؟ فقال: قد کن یرمین کلین و لکنهم ترکوا ذلک، فقلت له: جعلت فداک فأرعبین؟ قال: لا ترمین أما نرضی أن تصنع مثل ما نضع.

۳۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارۃ،

عن حمران قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رمي الجمار فقال : كن يرمين جميعاً يوم النحر ، فرميتها جميعاً بعد ذلك ، ثم حدثته فقال لي : أما ترضى أن تصنع كما كان علي عليه السلام يصنع ؟ فتركته .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام ؛ وعن ابن أذينة ، عن ابن بكير قال : كانت الجمار ترمى جميعاً ، قلت : فأرميها ، فقال : لا أما ترضى أن تصنع كما أصنع .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن سعيد الرضمي قال : رمى أبو عبد الله عليه السلام الجمرة العظمى فرأى الناس وقوفاً قياماً وسطهم ثم نادى بأعلى صوته : أيها الناس إن هذا ليس بموقف - ثلاث مرات - ففعلت .

۶ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن محمد بن قيس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ لرجل من الأنصار : إذا رميت الجمار كان لك بكل حصاة عشر حسنات تكتب لك لما تستقبل من عمرتك .

۷ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حربز ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رمي الجمار قال : له بكل حصاة يرمي بها تحط عنه كبيرة موقفة .

باب

يوم نحر

۱ - فرمایا لشکریاں لو اور جبرہ نقوی کے پاس آؤ جو فقہ کے پاس ہے پس اسے سامنے کی طرف سے سنگسار کرو اس کے اوپر سے نہیں اور ہاتھ میں سنگریاں لے کر کہو : اللہم ہولاً حصباتی فاحصن لہ وارفعن فی علی .
 ثم ترمي و تقول مع كل حصاة : " الله أكبر ، اللهم ادر عنى الشيطان اللهم تصديقاً بكتابك و على سنة نبيك ﷺ ، اللهم اجعلني حجاً مبروراً و عملاً مقبولاً و سعياً مشكوراً و ذنباً مغفوراً ، وليكن فيما بينك و بين الجمرة قدر عشرة أذرع أو خمسة عشر ذراعاً فإذا أنت رحلت و رحمت من الرمي قل : اللهم بك ونقت و عليك توكلت فنعم

الرب ونعم المولى ونعم النصير یا اللہ یہ میری کنکریاں ہیں ان کو (شیطان سے) میری حفاظت قرار دے اور میرے علم میں ان کو بلند کر، پھر راد اور کہو ہر کنکری پر اللہ اکبر یا اللہ دود رکھ مجھ سے شیطان کو یا اللہ تیری کتاب تصدیق کرتا ہوں اور میں تیرے ہی کے طریقہ پر ہوں یا اللہ میرے حج کو ہر دیر سے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور قرار دے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے اور میرے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو جب سودا کی طرٹ آؤ اور ری سے لو تو کہو یا اللہ میں نے تجھ پر ہستا دیکھا ہے اور تجھ پر ہر دوسرا کیا تو کیا اچھا اور کیا اچھا مولا ہے اور کیا اچھا مددگار ہے اور مستحب ہے کہ ری طہارت سے ہو۔ (حسن)

- ۲۔ میں نے کہا یوم نحر کیا ایک ہی جبرہ کو ری کرے اور اس کے سوا دہاں دوسرے جبروں کو ری نہ کرے وہ سب ری کو مانتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا میں نے کہا پھر میں نے کہا تو میں ان کو ری فرمایا انہیں وہی کر جو ہم کرتے ہیں۔ (۱۶۰) ری
- ۳۔ سوال کیا گیا ری جمار سے فرمایا یوم نحر سب کو ری کیا جاتا تھا پس میں نے اس کے بعد سب کو ری اور حضرت نے بیان کیا فرمایا کیا تم دس پر رانی نہیں کہ تم وہ کر دو جو حضرت علیؑ نے کیا۔ پس میں نے ترک کیا۔ (دو نوٹ)
- ۴۔ فرمایا یوم تمام جبروں کو ری کیا جاتا تھا۔ میں نے کہا تو میں ان کو ری کروں فرمایا انہیں وہی کر جو ہم کرتے ہیں (دوسرا)
- ۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے جبرہ عثمانی کو ری کیا اور لوگوں کو دہاں ٹھہرا ہوا پایا آپ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر کہا بلند آؤ اڑو سے لوگ یہ موقف نہیں ہے پس میں نے ایسا ہی کیا۔ (دعا)
- ۶۔ رسول اللہؐ نے ایک مرد انصار سے جو ری کر رہا تھا فرمایا ہر کنکری پر دس جسنہ تیرے نام پر تیری باتیں مسزک لکھے جائیں گے۔ (۱۶۱)
- ۷۔ فرمایا ری الجمار کے متعلق کہ ہر کنکری پر ایک سخت گناہ لکھا ہوا تھا کیا جاتا ہے (۱۶۲)

باب ثانی

(رمی الجمار فی ایام التشریق) (۱۶۳)

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ؛ و ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ عَلَيْهِ السَّلَامُ قال: ارم فی کلّ یوم عند زوال الشمس وقل کما قلت حین رمیت جمرة العقبة فابعد بالجمرة الاولى فادمها عن يسارها فی بطن المسيل وقل کما قلت یوم النحر، قم عن يسار الطريق فاستقبل القبلة فاحمد الله واتن علیه وصل علی النبی ﷺ ثم تقدّم

قليلًا فتدعو وتساله أن يتقبل منك ثم تقدم أيضاً ثم افعل ذلك عند الثانية واصنم كما صنمت بالأولى وتقف وتدعوا لله كما دعوت ثم تمضي إلى الثالثة عليك السكينة والوقار فارم ولا تقف عندها .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجمار ، فقال : قم عند الجمرتين ولا تقم عند جمرة العقبة ، قلت : هذا من السنة ؟ قال : نعم ، قلت : ما أقول إذا رميت ؟ فقال : كبر مع كل حصاة .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : خذ حصي الجمار بيدك اليسرى و ارم باليمينى .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عماد ، عن أبي بصير ، و صفوان ، عن منصور بن حازم جميعاً ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رمي الجمار من طلوع الشمس إلى غروبها .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال للحكم بن عتيبة : ما حدث رمي الجمار ؟ فقال الحكم : زوال الشمس ، فقال أبو جعفر عليه السلام : رأيت لو أنهما كانا رجلين فقال أحدهما لصاحبه : احفظ علينا متاعنا حتى أرجع أكان يفوته الرمي ، هو والله ما بين طلوع الشمس إلى غروبها .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : رخص رسول الله صلى الله عليه وآله لرعاة الإبل إذا جاؤوا بالكيل أن يرموا .

٧ - أحمد بن محمد ، عن إسماعيل بن همام قال : سمعت أبا الحسن الرضا عليه السلام يقول : لا ترمي الجمرة يوم النحر حتى تطلع الشمس ؛ وقال : ترمي الجمار من بطن الوادي و تجعل كل جمرة عن يمينك ثم تنفلت في الشق الآخر إذا رميت جمرة العقبة .

٨ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الغسل إذا أراد أن يرمي ، فقال : ربمّا اغتسلت فأما من السنة فلا .

۹۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سألتہ عن الغسل إذا رمى الجمار ، فقال : ذمما فعلت وأما [من] السنة فلا ولكن من الحر والعرق .

۱۰۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن العلاء بن رزین ، عن محمد بن مسلم قال : سألت اُبا جعفر رضی اللہ عنہ عن الجمار ، فقال : لا نرم الجمار إلا وأنت علی طهر .

باب ۳۱ ایام تشریق میں رمی الجمار

۱۔ فرمایا پھر روزِ نحر والی شمس کے وقت رمی کرو اور وہی کہو جو حجرۃ العقبہ کی رمی کے وقت کہا تھا حجرہ اولیٰ سے ابتداء کر کے بائیں طرف سے اس کے رمی کر دین میں میل میں اور وہی کہو جو یومِ نحر کا تھا راستہ کے بائیں جانب رو قبیلہ کرتے ہو محمد دشمنانِ قدا کر دے محمد آلِ محمد پر درود بھیجو پھر تھوڑا آگے بڑھو ، دعا کرو اور سوال کرو کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے ، پھر آگے بڑھو اور وہی کہو جو دوسرے حجرہ پر کیا تھا اور وہ کہو جو پہلے پر کیا تھا اور پھر کہو اللہ سے دعا کرو جیسے دعا کی تھی پھر سیکھو دو قار سے تیسرے کے پاس جاؤ ، رمی کرو اور اس کے پاس ٹھہرو نہیں (مسند)

۲۔ میں نے حضرت سے حمار کے متعلق پوچھا کہ آیا دونوں جبروں کے قریب کھڑے ہو حجرہ عقبہ کے قریب نہ کھڑے ہو میں نے کہا کیا یہ سنت ہے فرمایا ہاں ، میں نے کہا رمی کے وقت کیا کہوں فرمایا ہر کنکری پر تکبیر کہو۔ (۲)

۳۔ فرمایا کنکریاں بائیں ہاتھ میں رکھو اور داہنے سے پھینکو۔ (۲)

۴۔ فرمایا رمی جمرات کا وقت طلوع شمس سے غروب تک ہے (موتقی)

۵۔ فرمایا حضرت نے رمی کی حد زوال کے نزدیک ہے ، فرمایا حضرت نے اگر دو شخص ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے کہے جب

تک میں لوگوں تم پر سے سامان کی حفاظت کرنا اگر طلوع شمس سے غروب تک وہ لوگ تو اس کی رمی فوت نہ ہو جائیں

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے اونٹوں کے چراہوں سے کہا کہ جب وہ رات میں آئیں تو ری کریں۔ (۲)

۷۔ فرمایا روزِ قربانی طلوع فجر سے پہلے حجرہ کو رمی کر دے اور فرمایا جمار کو رمی کر دین وادی سے اور ہر حجرہ کو داہنی طرف تو پھر

مشتعل ہو دوسری طرف جب حجرہ عقبہ پر رمی کرو۔ (۲)

- ۸۔ میں نے کہا کیا رمی کا ارادہ کرے تو غسل کرے فرمایا سنت نہیں ہے لیکن اگر غسل کر لیتا ہوں (موتی)
 ۹۔ میں نے غسل کے متعلق سوال کیا رمی جرات کے لئے فرمایا میں اکثر ایسا کرتا ہوں لیکن یہ سنت نہیں ہے لیکن گرمی اور پسینہ کے لئے کر لیا جائے (مومن)
 ۱۰۔ میں نے پوچھا جمار کے لئے غسل کرنے کے متعلق فرمایا جمار بغیر طہارت نہ کرو۔ (رض)

باب الثانی

❦ (من خالف الرمی اوزاد اولقص) ❦

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ؛ و أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن مسمع ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل نسي رمي الجمار يوم الثاني فبده بجمرة العقبة ثم الوسطى ثم الأولى يؤخر ما رمى بما رمى ويرمي الجمرة الوسطى ثم جمرة العقبة .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ؛ و حماد ، عن الحلبي ، جميعاً ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يرمي الجمار منكوسة ، قال : يعيد على الوسطى و جمرة العقبة .

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم بن عمرو ؛ عن عبد الأعلى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : رجل رمى الجمرة بست حصيات و وقعت واحدة في الحصى ، قال : يعيدها إن شاء من ساعته وإن شامن الفدا إذا أراد الرمي ولا يأخذ من حصى الجمار ؛ قال : و سألته عن رجل رمى جمرة العقبة بست حصيات و وقعت واحدة في المحمل ، قال : يعيدها .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ذهبت أرمي فإذا في يدي ست حصيات فقال : خذ واحدة من تحت رجلك .

۵۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في رجل أخذ إحدى و عشرين حصاة فرمى بها فزادوا واحدة فلم يدر من أين تنقص ، قال : فليرجع فليرم كل واحدة بحصاة ، فإن سقطت من رجل حصاة فلم يدر أين تنقص هي ؛ قال : يأخذ من تحت قدميه

حصاة فیرمی بها ، قال : و إن رمیت بحصاة فوقعت فی محمل فأعد مکانها فإن هی أصابت إنساناً أو جملاً ثم وقعت علی الجمار أجزأك ؛ وقال فی رجل رمی [الجمار فرمی] الأولى بأربع والأخیرین بسبع سبع قال : يعود فیرمی الأولى بثلاث وقد فرغ و إن کان رمی الأولى بثلاث ورمی الأخیرین بسبع سبع فلیعد و لیومن جمیعاً بسبع سبع و إن کان رمی الوسطی بثلاث ثم رمی الأخری فلید الوسطی بسبع و إن کان رمی الوسطی بأربع رجع فرمی بثلاث ؛ قال : قلت : الرجل ینکس فی رمی الجمار فیبده بجمرة العقبة ثم الوسطی ثم العظمی ؛ قال : يعود فیرمی الوسطی ثم یرمی جمرة العقبة و إن کان من الغد .

باب رمی خلاف کرنا یا کم وزیادہ کرنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص یوم ثانی کی حمرات بھول گیا پس اس نے ابتدا کی حجرہ عقبہ سے پھر درمیان پھر اول فرمایا نہیں دی کی اس نے جو رمی کی وہ رمی کرے حجرہ وسطی سے پھر رمی کرے حجرہ عقبہ پر (۴)
- ۲۔ ایک شخص نے انہی رمی کی فرمایا وہ نوے وسطی کی طرف ، پھر عقبہ پر آئے ۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص رمی حمرات کرتا ہے چھ کنسکریوں سے اور ایک رہ جاتی ہے فرمایا اعادہ کرے چاہے اس کے وقت میں چاہے دوسرے روز اور جب رمی کرنا چاہے تو حجرہ پر پڑی ہوئی کنسکریاں نہ لے ۔ میں نے کہا ایک شخص نے حجرہ عقبہ پر چھ کنسکریاں ماریں اور ایک رہ گئی اور مکمل میں جائے ۔ فرمایا اس کا اعادہ کرے ۔ (۴)
- ۴۔ میں نے کہا میں رمی کرنے گیا دیکھا تو میرے ہاتھ میں چھ کنسکریاں تھیں فرمایا ایک پیروں کے نیچے سے اٹھالے ۔ (خ)
- ۵۔ جو شخص کہیں کنسکریاں لے اور رمی کرے تو ایک زیادہ معلوم ہو اور یہ نہ جانے کہ کس حجرہ پر ایک کم لگا فرمایا نوٹے اور ہر ایک پر ایک ایک کنسکری اور مائے اگر کسی سے ایک کنسکری گر جائے اور نہ جانے کہ کہاں کم مائے تو اپنے پیروں کے نیچے سے ایک کنسکری اٹھالے اور اسے مائے اگر کوئی کنسکری مکمل میں رہ جائے تو اس کا اعادہ کرے اگر کسی انسان کو جاگے یا مکمل میں لگ کر حجرہ پر جا پڑے تو کافی ہے فرمایا اس شخص کے متعلق جو حجرہ اولی پر چار کنسکریاں مائے اور دوسرے دو پر سات سات تو وہ نوٹے اور حجرہ اولی پر تین اور مائے ، پس رمی پوری ہوئی اور اگر تین ماری ہیں اول پر اور سات سات دوسروں پر تو سب پر سات سات مائے اور اگر درمیان پر تین ماری ہیں پھر آخر پر ماری ہیں

تو درمیانی پر سات مائے اور درمیانی پر سات مائے ہیں تو لڑے اور ری کرے۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی ری کی اس نے حجر عقبہ سے شرمایا پھر درمیانی پر پھر بڑے پر فرمایا لڑے اور دوبارہ مائے اول، وسطیٰ پر پھر عقبہ پر اگرچہ دوسرے دن ہو، (حسن)

باب ۱۵

❦ (من لسی رمی الجمار أو جهل) ❦

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت له رجل نسى أن يرمي الجمار حتى أتى مكة قال: يرجع فيرميها بفصل بين كل رميتين بساعة، قلت: فاته ذلك وخرج، قال: ليس عليه شيء، قال: قلت: فرجل نسى السعي بين الصفا والمروة، فقال: يعيد السعي، قلت: فاته ذلك حتى خرج، قال: يرجع فيعيد السعي إن هذا ليس كرمي الجمار إن الرمي سنة والسعي بين الصفا والمروة فريضة.

۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، وغيره، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله علیہ السلام في رجل أفاض من جمع حتى انتهى إلى منى فعرض له عارض فلم يرم الجمره حتى غابت الشمس قال: يرمي إذا أصبح مرتين إحداهما بكرة وهي للأمس والأخرى عند زوال الشمس وهي ليومه.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن جمیل، عن زرارۃ، و محمد بن مسلم، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام أنه قال في الخائف: لا بأس بأن يرمي الجمار بالليل ويضحي بالليل ويفيض بالليل.

۴۔ وعنه، عن فضالة بن أيوب، عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله علیہ السلام ما تقول في امرأة جهلت أن ترمي الجمار حتى نفرت إلى مكة، قال: فلترجع وترمي الجمار كما كانت ترمي والرجل كذلك.

۵۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن سماعة، عن أبي عبد الله علیہ السلام أنه كره رمي الجمار بالليل ورخص للعبد والرأعي في رمي الجمار ليلاً.

باجا

رمی الجمار بھول جائے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص رمی جمرات بھول گیا اور مکہ چلا آیا فرمایا لوٹ جائے اور رمی کرے اور دونوں رمیوں کے درمیان ایک گھڑی کا فرق ہو، میں نے کہا وقت جاتا رہا، فرمایا اس پر کچھ نہیں میں نے کہا وہ صفادہ مردہ کے درمیان سعی بھول گیا فرمایا اعادہ کرے میں نے کہا اس کا وقت جاتا رہا، کہا لوٹے اور دوبارہ سعی کرے یہ رمی جمرات کی طرح نہیں رمی سنت ہے اور سعی واجب ہے (مس)

۲۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو جمع سے چلے اور مٹی پہنچے پھر کوئی عارضہ ہو جائے وہ رمی جمرہ نہ کرے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فرمایا جب صبح ہو تو دوبارہ رمی کرے ایک صبح کو کل کے بدلے میں اور دوسرا ذوال آفتاب کے وقت آن کے بدلے (مس)

۳۔ مخالف کے لئے فرمایا وہ رات ہی میں رمی کرے۔ رات میں نہ رمی کرے اور رات ہی میں چلا جائے (مس)

۴۔ اگر کوئی عورت رمی جمرات کرنا بھول جائے اور مکہ چلی جائے فرمایا وہ لوٹے اور رمی جمار کرے اور مرد کے لئے بھی یہی ہے (مس)

۵۔ حضرت مکہ وہ جانتے تھے رات کی جمار کرنے کو اور اجازت دی ہے رمی کرنے کی رات کو غلام اور پردہ لہے کو (مرفوع)

﴿باجا﴾

☆ (الرمی عن العلیل والصبيان والرمی راكباً) ☆

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ؛ و عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الكسير والمبطون يرمي عنهما قال : والصبيان يرمي عنهم .

۲۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن المريض يرمي عنه الجمار ، قال : نعم يحمل إلى الجمره و يرمي عنه .

۳۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن عتبة بن مصعب قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام يرمي بمشي

و برکب فحدثت نفسي أن أسأله حين أدخل عليه فابتدأني هو بالحديث فقال : إن علي بن الحسين عليه السلام كان يخرج من منزله ماشياً إذا رمى الجمار ومنزلي اليوم أنفس من منزله فأركب حتى آتي منزله فإذا انتهيت إلى منزله مشيت حتى أرمي الجمرة

۴۔ أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن مثنى ، عن رجل ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليه السلام أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجمار ماشياً .

۵۔ أحمد بن محمد ، عن علي بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر عليه السلام يمشي بعد يوم النحر حتى يرمي الجمرة ثم ينصرف راكباً و كنت أراه ماشياً بعد ما يعاذي المسجد بمنى .

قال : وحدثني علي بن محمد بن سليمان النوفلي ، عن الحسن بن صالح ، عن بعض أصحابه قال : نزل أبو جعفر عليه السلام فوق المسجد بمنى قليلاً عن دابته حتى توجه ليرمي الجمرة عند مضرب علي بن الحسين عليه السلام فقلت له : جعلت فداك لم نزلت ههنا ؟ فقال : إن ههنا مضرب علي بن الحسين عليه السلام و مضرب بني هاشم و أنا أحب أن أمشي في منازل بني هاشم .

باب

رمی کرنا پیمائے صبیان کا اور راکب کا

- ۱۔ شکستہ اعضاء اور مبتلون کی طرف سے اور بچوں کی طرف سے کوئی اور رمی کرے۔ (حسن)
- ۲۔ مریض کی طرف سے دوسرا رمی کرے۔
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ مٹھی میں چلتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا حضرت کے پاس جاؤں گا پوچھوں گا جب میں آیا تو حضرت نے خود ہی وہ بات بیان کر دی قرایا علی بن الحسین علیہ السلام اپنی منزل سے پیادہ چلتے تھے جب رمی حمرات کو آتے تھے آج میری منزل ان کی منزل سے دور ہے پس میں سوار ہو کر اپنی منزل پر آتا ہوں اور ان کی منزل پر پہنچتا ہوں تو پیادہ ہو کر رمی حمرات کرتا ہوں۔ (رف)
- ۴۔ رسول اللہ پیادہ رمی حمرات کرتے تھے۔ (درسل)
- ۵۔ میں نے حضرت کو دیکھا یوم نحر کے بعد پیدل چلتے دیکھا رمی جمرہ کے لئے ، پھر سوار ہو کر چلتے ، میں نے دیکھا تھا پیدل

جبکہ مسجد نئی کے سامنے آئے تھے اپنی سواری سے کچھ دور پھرتو چہ ہوئے رکی جبرہ کی طرف حضرت علی بن الحسینؑ کی خیمہ گاہ کے پاس، میں نے کہا آپ یہاں سواری سے کیوں اترے۔ فرمایا یہ مقام ہے خیمہ نصب کرنے کا علی بن الحسینؑ اور بنی ہاشم کے پس میں نے یہاں پیدل چلتا پسند کیا۔

﴿باب ۱۴۴﴾

﴿(أَيَّامُ النُّحْرِ)﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن كليب الأسدي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن النحر، فقال: أمّا بمنى فثلاثة أيام و أمّا في البلدان فيوم واحد.
- ۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حميل بن دراج، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الأضحية يومان بعد يوم النحر و يوم واحد بالأمصار.

باب ۱۴۵

أَيَّامُ نَحْرِ

- ۱۔ منی میں قربانی تین دن ہے اور شہر میں ایک دن۔ (حسن)
- ۲۔ شرمایا یوم نحر کے بعد قربانی دو دن ہے اور شہر میں ایک دن۔ (حسن)

﴿باب ۱۴۶﴾

﴿(أَدْنَى مَا يَجْزِي مِنَ الْهَدْيِ)﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن ابن محبوب، عن ابن رهاب، عن أبي عبيدة، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «فَعَن تَمَتُّعٍ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ» قال: شاة.
- ۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ و ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يجزي من المتمتع شاة.

باب ۱۸۸

ہدی کی کم سے کم صورت

- ۱۔ فرمایا حضرت نے حج تمتع میں ہدی کی کم سے کم صورت بکری ہے (۴)
۲۔ ترجمہ ادب ہے (حسن)

﴿باب ۱۸۹﴾

﴿من يجب عليه الهدى وأين يذبحه﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن ابن مسکان، عن سعید الأعرج قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: من تمتع في أشهر الحج ثم أقام بمكة حتى يحضر الحج من قابل فعليه شاة ومن تمتع في غير أشهر الحج ثم جاور حتى يحضر الحج فليس عليه دم إنما هي حجة مفردة وإنما الأضحية علم أهل الأمصار.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن عبد اللہ بن المغيرة، عن عبد اللہ بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الأضحية أوجب على من وجد لنفسه وعباله؟ قال: أما نفسه فلا يذبحه وأما لعباله إن شاء تركه.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، وأحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن إبراهيم الكرخي، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل قدم يديه مكة في العشر فقال: إن كان هدباً واجباً فلا ينحره إلا بمنى وإن كان ليس بواجب فلينحره بمكة إن شاء وإن كان قد أشعره وقلده فلا ينحره إلا يوم الأضحية.

۴۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: الرجل يخرج من حجته شيئاً يلزمه منه دم يجوز أن يذبحه إذا رجع إلى أهله؟ فقال: نعم، وقال: فيما أعلم - يتصدق به، قال: إسحاق - وقلت لأبي إبراهيم عليه السلام: الرجل يخرج من حجته ما يجب عليه الدم ولا يهريقه حتى يرجع إلى أهله؟ فقال: يهريقه في أهله و يأكل منه الشيء.

۵۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن يونس بن يعقوب، عن

شعب العفر قوفی قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : سقت في العمرة بدنة أين أنحرها ؟ قال : بمكة ، قلت : أي شيء ، أعطني منها ؟ قال : كل ثلثاً واحداً ثلثاً وتصدق بثلك .
 ۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت : لأبي عبد الله عليه السلام : إن أهل مكة أنكروا عليك أنك ذبحت هديك في منزلك بمكة فقال : إن مكة كلها منحر .

باب

ہدی کس پر واجب ہے اور کہاں فسخ کرے

- ۱ - ستر یا جو عمرہ تہجد کے مہینوں میں کرے پھر مکہ میں اقامت کرے اور اگلے سال حج کو آئے تو اس پر ایک بکری ہے اور جو حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ تہجد کرے وہ چند سال بعد حج کو آئے تو اس پر کوئی ستر بانی نہیں ہے حج مفسر ہے ستر بانی شہر والوں پر ہے ۔ (بخاری)
- ۲ - حضرت سے ستر بانی کے متعلق پوچھا گیا آیا واجب ہے اس پر جو اپنے اہل و عیال کے لئے تہجد رکھتا ہو ۔ فرمایا اپنے لئے تو کرے اہل و عیال کے لئے اختیار ہے اگر چاہے ۔ (ترمذی)
- ۳ - فرمایا جو ستر بانی کو مکہ میں دس دن کے اندر لے آئے اور قلاوہ بھی ڈال دے تو اس کو وہ یوم قربانی ہی ذبح کر دجہول میں نے کہا ایک حج کر چکتا ہے اور اس پر ستر بانی کا کفارہ ہے تو کیا اپنے گھر آجانے کے بعد ذبح کرے فرمایا ہاں ۔
- ۴ - اسقن نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے کہا ۔ ایک حج کرنا ہے اور اس پر کفارہ میں ستر بانی واجب ہے اور اس نے وہ ستر بانی نہیں کی ۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آگیا کیا اب وہ ستر بانی کرے ستر نایا ہاں ذبح کرے اور اس سے کچھ کھائے بھی ۔ (مسئق)
- ۵ - میں نے کہا میں عمرہ ہی ہدی کو لے گیا پس کہاں ذبح کروں ستر نایا مکہ میں ، میں نے کہا کیسے تقسیم کرو فرمایا ایک ثلث کھاؤ ایک ثلث دیدہ دو اور ایک ثلث تصدق کرو ۔ (مسئق)
- ۶ - میں نے کہا آپ نے جو مکہ کے اندر اپنے گھر میں قربانی کی تو اہل مکہ نے اسے برا کہا ستر نایا مکہ کن کاٹل جائے بخیرے و حسن ،

باب

﴿ ما يستحب من الهدى وما يجوز منه وما لا يجوز ﴾

- ۱ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن عثمان حدثه ، عن حماد بن عثمان قال :

سالت أبا عبد الله عليه السلام عن أدنى ما يجزى من أسنان الغنم في الهدى فقال : الجذع من الضأن ، قلت : فالمعز ، قال : لا يجزى الجذع من المعز ، قلت : ولم ، قال : لأن الجذع من الضأن يلقح والجذع من المعز لا .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الإبل و البقر أتسما أصل أن يضحي بها ، قال : ذوات الأرحام ، فسألت عن أسنانها ، فقال : أمّا البقر فلا يضرك ماى أسنانها ضحيّت و أمّا الإبل فلا يصلح إلا التي فمافوق .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن محمد بن حمران ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أسنان البقر تبعها ومسنتها في الذبيح سواء .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، قال : حدثني من سمعه يقول ضحى تكسر أسود أقرون فحل فإن لم تجد أسود فأقرن فحل يأكل في سواد ويشرب في سواد وينظر في سواد .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن النعجة أحب إليك أم الماعز ، قال : إن كان الماعز ذكراً فهو أحب إلي وإن كان الماعز أنثى فالنعجة أحب إلي ، قال : قلت : فالخصي يضحي به ، قال : لا إلا أن لا يكون غيره ، وقال : يصلح الجذع من الضأن فأما الماعز فلا يصلح ، قلت : الخصي أحب إليك أم النعجة ، قال : المرضوض أحب إلي من النعجة وإن كان خصياً فالنعجة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا اشترى الرجل البدنة مهزولة فوجد لها عينة فقد أجزأت عنه وإن اشترى مهزولة فوجد لها مهزولة فإنها لا تجزى عنه .

٧ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعه ، عن غير واحد ، عن أبيان بن عثمان ، عن سلمة أبي حفص ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه عليه السلام قال : كان علي عليه السلام يكره التشريم في الآذان والخرم ولا يرى به بأساً إن كان ثقب في موضع الوسم وكان يقول : يجزى من البدن الثني ومن المعز الثني ومن الضأن الجذع .

٨ - أبان ، عن عبد الرحمن ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : الكبش في أرضكم أفضل

من الجزور .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يشتري هدياً وكان به عيب - عود أو غيره - فقال : إن كان نقد ثمنه فقد أجزء عنه ، وإن لم يكن نقد ثمنه ردّه ، واشترى غيره ؛ قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : اشتر فحلاً سميناً للمتعة فإن لم تجد فموجوه ، فإن لم تجد فممن فحولة المعز فإن لم تجد فتمجة فإن لم تجد فما استيسر من الهدي ، قال : و يجرى في المتعة الجذع من الضأن ولا يجرى جذع المعز ، قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام في رجل اشتري شاة ثم أراد أن يشتري أسمن منها ، قال : يشتريها فإذا اشتراها باع الأولى . قال : ولا أدري : شاة قال أو بقرة .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : صدقة رغيف خير من نسك مهزولة .
١١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الضحية تكون الأذن مشقوقة فقال : إن ذن شقها رسماً فلا بأس وإن كان شقاً فلا يصلح .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : لا تضحي بالمرجاء بين عرجها ولا بالهجناء ولا بالجرباء ولا بالخرقاء ولا بالخذاء ولا بالعضباء .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الأضحية بكسر قرنها قال : إذا كان القرن الدأخل صحيحاً فهو يجرى .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا رميت الحجرة فاشتر هديك إن كان من البدن أو من البقر وإلا فاجعل كبشاً سميناً فحلاً فإن لم تجد فموجوه من الضأن فإن لم تجد فنبساً فحلاً فإن لم تجد فما [أس] تيسر عليك وعظم شعائر الله عز وجل فإن رسول الله صلى الله عليه وآله ذبح عن أمهات المؤمنين بقرة بقرة ونحر بدنة .

١٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عیم بن القاسم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الهرم الذي وقعت ثناباه أنه لا بأس به في الأضاحي وإن اشترته مهزولاً فوجدته سميناً أجزأك وإن اشتريت مهزولاً فوجدته مهزولاً فلا يجزي.

۱۲- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إبراهيم بن محمد ، عن السلمي ، عن داود الرقي قال : سألني بعض الخوارج عن هذه الآية « من الضان اثنين ومن المعز اثنين » قل آذكري حرم أم الاثنين . « ومن الإبل اثنين ومن البقر اثنين » ما الذي أحل الله من ذلك وما الذي حرم ؟ فلم يكن عندي شيء ، فدخلت على أبي عبد الله عليه السلام وأنا حاج فأخبرته بما كان فقال : إن الله عز وجل أحل في الأضحية بمنى الضان والمعز الأهلية وحرم أن يضحي بالجلية وأما قوله : « ومن الإبل اثنين ومن البقر اثنين » فإن الله تبارك وتعالى أحل في الأضحية الإبل العراب وحرم فيها البغاتي وأحل البقر الأهلية أن يضحي بها وحرم الجلية ، فانصرفت إلى الرجل فأخبرته بهذا الجواب ، فقال : هذا شيء حملته الإبل من الحجاز .

باب

ہدی میں کیا مستحب ہے

- ۱- میں نے کہا ہدی میں کم سے کم کس عمر کا ہو فرمایا بھیر دوسال کی میں نے کہا اور بکری ، فرمایا بکری دوسال کی کافی نہیں کیونکہ دوسال کی بھیر گاہیں ہو جاتی ہے اور بکری نہیں (م)
- ۲- میں نے پوچھا کہ آیا اونٹ کی قربانی افضل ہے یا بیل کی ، فرمایا دونوں مادہ ہوں میں نے پوچھا اونٹوں کے متعلق فرمایا گائے میں کوئی نقصان نہیں کہتے ہی دانتوں کی ہو مگر اونٹ دو یا زیادہ دانتوں کا ہو۔ (حسن)
- ۳- فرمایا گائے دوسال کی ہو یا تین سال کی ذبح کے لئے برابر ہے (مجبور)
- ۴- فرمایا قربانی کر دایے میں نہ سے کی جو کالا ہو ، چمبہ سینک ہو ، نہ ہو ، اگر کالا ہو تو بے سینک کا نہ ہو اچھی طرح چرنے والا ہو نا تازہ اور تند رست ہو۔ (مرسل)
- ۵- میں نے کہا بھیر آپ کو زیادہ پسند ہے یا بکری ، فرمایا بکری میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اگر بکری تو بھیر بہتر ہے میں نے کہا حق کی قربانی کی جائے فرمایا نہیں مگر دریں صورت کہ دوسرا جانور نہ ملے فرمایا بھیر کا بچہ بہتر ہے اور

بکری مناسب نہیں، میں نے کہا خفقی زیادہ بہتر ہے یا بھیڑ، فرمایا مرغوض (چھوٹے ٹھیسرے والا) بہتر ہے بھیڑ سے اور اگر خفقی ہو تو بھیڑ بہتر ہے۔ (رض)

۷۔ فرمایا اگر کوئی دبلہ اونٹ خریدے اور وہ موٹا ہو جائے تو کافی ہے اور اگر دبلہ خریدے اور دبلہ ہی رہے تو کافی نہیں (حسن)۔
۸۔ حضرت ابو عبد اللہ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو یہ جاننے تھے قربانی کن پھینے اور کن کئے کی اور نہیں بڑا جانتے تھے اگر داغ دینے کی جگہ سو داغ ہو اور ستر مایا بدنہ کا سن دو سال کا اور بھیڑ کا دو سال کا ہونا کافی ہے۔ (مجموع)

۸۔ فرمایا میندھا تھا تھائے شہرہ میں افضل ہے کسری ہوئی اون والی بھیڑ سے۔ (مرسل)
۹۔ فرمایا اگر کوئی قربانی کا جانور خریدے اور وہ کانا وغیرہ ہو تو اگر قیمت سے چلا ہے تو خریدنے والے واپس کر کے دوسرا خریدنا چاہیے نہ موٹا تازہ قتلے والے کو اگر نہ لے تو کمزور اگر اونٹ دینا نہ لے تو بکرا اگر نہ لے تو بھیڑ اگر یہ بھی نہ لے تو جو میسر آجائے۔ قتلے میں کافی ہے بھیڑ کا بچہ نہ کہ بکری کا بچہ اور اگر کوئی بکری خریدے پھر اس سے زیادہ کوئی پلے تو پہلی کو فروخت کر کے دوسری خرید لے۔ راوی نے کہا میں جانتا بکری کہا تھا یا گائے۔ (مرسل)
۱۰۔ رسول اللہ نے فرمایا ایک روٹی صدقہ میں دینا بہتر ہے دہلی قربانی سے۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا قربانی پر اگر داغ دینے سے اگر کھال جل جائے تو مضائقہ نہیں اور اگر دیسے پھٹ گئی ہے تو قربانی نہ کرے۔ (حسن)
۱۲۔ فرمایا رسول اللہ نے قربانی نہ کی جائے ایسے جانور کی جو شکرا (جو، دبلہ، خاشکی، سینک، ٹوٹا ہو)۔ (م)
۱۳۔ فتر مایا سینک لڑنے کی قربانی نہ ہوگی ہاں اگر داخلی حصہ صحت ہے تو ہو سکتی ہے۔ (حسن)
۱۴۔ فرمایا رمی جمرہ کے بعد اپنی قربانی خرید لو خواہ اونٹ ہو یا گائے ورنہ موٹا میندھا ہاں اگر نہ لے تو دبلہ بھیڑ اگر نہ لے تو تیس نو دہرن اور بکری کے ٹٹنے سے جو بچہ پیدا ہو اگر نہ لے تو جو میسر آئے، شعائر اللہ کی تعلیم کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ایک گائے قربانی کرتے اور اپنی طرف سے اونٹ بکرتے تھے۔ (م)

۱۵۔ فرمایا ستر بانی ہو سکتی ہے ایسے بوڑھے جانور کی جس کے اگلے دو دانت گر گئے ہوں اگر تم نے دبلہ جانور خریدنا اور وہ موٹا ہو گیا تو کافی ہے اور اگر دبلہ خریدنا اور دبلہ ہی رہا تو کافی نہیں۔ (م)

۱۶۔ مجھ سے ایک تابعی نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ بھیڑ کا جوڑا (انرا اور مادہ) بکری کا جوڑا ان سے کہو آیا حرام کئے ہیں یا مادہ اور اونٹ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا۔ پس بتاؤ اللہ نے ان میں سے کس کو حلال کیا ہے اور کس کو حرام، میرے پاس اس کا جواب نہ تھا میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں آیا۔

میں ج کر رہا تھا حضرت کو میں نے یہ سوال بتایا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قربانی کے لئے مٹا میں بھیڑ اور بکری پالتو، اور حرام کی ہیں پہاڑی اونٹ اور گائے ہیں اللہ نے ستر بانی کے لئے حلال کیا ہے پالتو اونٹ کو اور حرام کیا ہے

بخاتی نسل کو اور دینی گاؤں کو حلال کیا ہے اور پہاڑی کو حرام، یہ سن کر میں اس شخص کے پاس گیا اور یہ جواب بیان کیا ہے اس نے کہا یہ جواب مجاز سے اونٹوں پر آیا ہے۔ (مجموع)

﴿باب ۱۸﴾

﴿الهدی بنتج او یحلب او یرکب﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «لكم فيها منافع إلى أجل مسمى» قال: إن احتاج إلى ظهركها ركبها من غير أن يعنف عليها وإن كان لها لبنٌ حلبها حلاباً لا ينهكها.

۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن نتجت بدنتك فاحلبها مالا يضر بولدها ثم انحرهما جميعاً، قلت: أشرب من لبنها وأستني؟ قال: نعم، وقال: إن علياً أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا رأى [أ] أناساً يمشون قد جهدهم المشي حلهم على بدنهم؛ وقال: إن ضلت راحلة الرجل أو هلكت ومعها هدي فليركب على هديه.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن العلاء، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن البدنة تنتج أحلبها؟ قال: أحلبها حلباً غير مضر بالولد ثم انحرهما جميعاً، قلت: يشرب من لبنها؟ قال: نعم و يستني إن شاء.

بَابُ الْهَدْيِ

ہدی کا دودھ دینا اور اس پر سوار ہونا

۱۔ سنا یا اس آیت کے متعلق "ایک وقت معین تک تمہارے لئے ان سے نفع حاصل کرتا ہے" اگر ضرورت ہو تو اس کی پشت پر سوا دی کر کے بغیر اس پر ظلم کئے اور اگر دودھ والی ہو تو دودھ لے کر اتنا کہ اس کا بچہ دودھ سے محروم نہ رہے۔ (مجموع)

- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمھارے بدن کے پچھ پیچا ہو تو اس کا دودھ دودھ لو لیکن اس کے پچھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے اسے بھر کر وہاں سے اس کا دودھ پی لوں اور دوسروں کو پلاؤں نہ فرمایا ہاں، اور نہ فرمایا امیر المومنینؑ جب راستہ میں کسی کو تھکا ہوا دیکھتے تو اپنے بدن پر بٹھالیتے اور حضرت نے فرمایا اگر کسی کی سواری کا اونٹ کھ جائے یا مرغ جائے اور اس کے ساتھ بدی ہو تو اس پر سوار ہو جائے (م)
- ۳۔ میں نے کہا اگر بدن نے پچھ بیا ہے آیا اس کا دودھ لیا جائے فرمایا دودھ لو مگر اس کے پچھ کو نقصان نہ پہنچے پھر دونوں کو بھر کر دو، میں نے کہا اس کا دودھ پی لے اور پلائے فرمایا ہاں اگر چاہے۔ (م)

﴿بَابُ ۱۸﴾

﴿الهدی يعطى أو يهلك قبل أن يبلغ محله والاكل منه﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن آخرہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كل من ساق هدياً تطوعاً فمطب هديه فلا شيء عليه يشربه ويأخذ نعل التقليد فيفمسها في الدّم و يضرب به صفحة سنامه ولا بدل عليه و ما كان من جزاء صيد أو نذر فمطب فعل مثل ذلك و عليه البدل و كل شيء إذا دخل الحرم فمطب فلا بدل على صاحبه تطوعاً أو غيره .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ؛ عن ابن أبي عمير ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اشترى أضحية فماتت أو سرق قبل أن يذبحها ، فقال : لا بأس وإن أبدلها فهو أفضل و إن لم يشتر فليس عليه شيء .
- ۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن رجل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البدنة يهديها الرجل فتكسر أو تهلك ، فقال : إن كان هدياً مضموناً فإن عليه مكانه و إن لم يكن مضموناً فليس عليه شيء ؛ قلت : أو يأكل منه قال : نعم .
- ۴۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن الهدى الواجب إذا أصابه كسر أو عطب أيده صاحبه ويستعين بشئته على هدي آخر ؛ قال : يبيعه ويتصدق بشئته و يهدي هدياً آخر .
- ۵۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن

رزین ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليه السلام قال : إذا وجد الرجل هدباً ضالاً فليعرفه يوم النحر واليوم الثاني واليوم الثالث ثم يذبحه عن صاحبه عشية يوم الثالث ؛ وقال في الرجل يبعث بالهدي الواجب فيهلك الهدي في الطريق قبل أن يبلغ و ليس له سعة أن يهدي ، فقال : الله سبحانه أولى بالمعذر إلا أن يكون يعلم أنه إذا سأل أعطى .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن رجل اشترى هدباً لثمنه فأتى به أهله و ربطه ثم انحل و هلك هل يجزئه أو يعيد ؟ قال : لا يجزئه إلا أن يكون لاقوة به عليه .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل اشترى كيشاً فهلك منه ؛ قال : يشتري مكانه آخر ، قلت : فإن اشترى مكانه آخر ثم وجد الأول ؛ قال : إن كانا جميعاً قاضين فليذبح الأول وليبيع الآخر وإن شاء ذبحه وإن كان قد ذبح الآخر فليذبح الأول معه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يضل هديه فيجده ورجل آخر فينخره فقال : إن كان نحره بمنى فقد أجزءه عن صاحبه الذي ضل منه وإن كان نحره في غير منى لم يجز عن صاحبه .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليه السلام في رجل اشترى هدباً فنخره فمر به رجل فخره فقال : هذه بدنسي ضلكت مني بالأمس وشهد له رجلان بذلك ، فقال : له لحمها ولا يجزئ عن واحد منهما ، ثم قال : ولذلك حرت السنة بأشمارها وتقليدها إذا عرفت .

باب ۱۲

اگر ہدی اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھک جائے یا مرجے

- ۱۔ مندرمایا جب کوئی استنبیاء ہدی کو لے کر چلے اور ہدی ہلاک ہو جائے تو اس کو خیر لازم نہیں، قتلہ وہ کے جوتے لے اور اس کے خون میں ڈبوئے اور اس کے کوبان پر اسے اور کوئی دلیل وجوب بخری اس پر نہیں اگر وہ بدن بدلہ شکار کا ہو یا نذر ہو اور یہی صورت واقع ہو تو اس پر بدل ہوگا اور اگر حصرم میں داخل ہونے کے بعد مرجائے تو اس پر بدل نہیں استنبیاء ہو یا وجوہاً (مرسل)
- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے فتر بانی کے لئے جانور خرید لیا وہ مر گیا یا چوری ہو گیا ذبح کرنے سے پہلے مندرمایا کوئی صریح نہیں اگر بدلہ کر دے تو بہتر ہے اور اگر نہ خریدے تو الزام نہیں (دھن)
- ۲۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص قرآن لے کر چلا پس اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ہلاک ہو گیا فرمایا اگر وہ کسی درخت کے قتلہ اس کا بدلہ کرنا ہوگا اور اگر نہیں تھا تو اس پر کچھ نہیں میں نے کہا (خبر کچھ) اس کا گوشت کھائے فرمایا ہاں (مرسل)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص ہدی واجب لے کر چلا ناگاہ اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا وہ تھک کر بیٹھ رہا تو کیا اس کا مالک اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے دوسرا جانور خرید لے، مندرمایا اس کی قیمت تصدق کر دے اور دوسری ہدی بجا (دھن)
- ۵۔ فرمایا اگر کوئی گم کردہ ہدی کو پالے تو اس کا تعارف کر لئے فتر بانی کے پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن (اگر چتر نہ پٹے تو) تیسرے دن کی شام کو اس کی طرف سے خبر کر لے اور اس کے پالے میں مندرمایا جو ہدی واجب بھیجے راستہ میں ہدی ہلاک ہو جاتی ہے اور اپنے مقام تک نہیں پہنچتی اور اس کے پاس دوسرا جانور خریدنے کے لئے بیس نہیں، فرمایا اللہ عذر کا قبول کرنے والا ہے۔ (۴)
- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کے لئے ہدی کو خرید لیا اسے لے کر گھوڑا یا اور باندھا وہ کھل گئی اور لاپتہ ہو گئی آیا یہ کافی ہے فرمایا نہیں کافی نگر اس صورت میں کہ اسے قدرت نہ ہو۔
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک مینڈھا خرید لیا وہ گم ہو گیا مندرمایا اس کی جگہ دوسرا خریدے، میں نے کہا اگر وہ دوسرا خریدے اور پھر ہلاک جائے۔ فرمایا اگر وہ دونوں ہو تو پہلے کو ذبح کرے اور دوسرے کو بیچ ڈالے اور اگر دوسرے کو ذبح کیا ہے تو پہلے کو بھی ذبح کرے۔ (دھن)
- ۸۔ فرمایا اگر کسی کی ہدی گم ہو گئی ہے اور دوسرے نے اسے پالیا ہے اور اس نے خر کیا ہے فرمایا اگر اس نے مٹی میں خر کیا ہے تو قربان اس کے لئے کافی ہوگی جس نے اسے گم کیا تھا اور اگر مٹی کے علاوہ کہیں اور خر کیا ہے تو کافی نہ ہوگی۔ (دھن)

۹۔ فرمایا اگر کوئی ہدی خریدے اور کوئی اسے پہچان کر کہے یہ میرا ہدیہ ہے جو مل کھو گیا تھا اور دو آدمی گواہی بھی دیں فرمایا گوشت اس کے لئے ہوگا لیکن دونوں میں سے ایک کے لئے بھی یہ قرانی کافی نہ ہوگا اسی لئے قرآن اعلان کرنے اور پہنچانے کا حکم ہے کہ پہچان ہو سکے۔ (۲)

﴿ باب ۱۸۲ ﴾

﴿ البدنة و البقرة عن کم تجزی ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن عبد الله بن سنان قال : كان رسول الله ﷺ يذبح يوم الأضحي كبشين أحدهما عن نفسه و الآخر عمن لم يجد من أمته ؛ و كان أمير المؤمنين عليه السلام يذبح كبشين أحدهما عن رسول الله ﷺ و الآخر عن نفسه .

۲۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن قوم غلت عليهم الأضحية و هم متمتعون و هم مترفقون و ليسوا بأهل بيت واحد و قد اجتمعوا في مسيرهم و مضربهم واحد ، ألهم أن يذبحوا بقرة ؟ فقال : لا أحب ذلك إلا من ضرورة .

۳۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن رجل يسمي سوادة قال : كنتا جماعة بمنى فعرزت الأضحية فنظرنا فإذا أبو عبد الله عليه السلام واقف على قطيع يساوم بغنم و بما كسبهم مكاساً شديداً فوقفنا ننظر فلمّا فرغ أقبل علينا فقال : أظنكم قد تعجبتم من مكاسي ؟ قلنا : نعم ، فقال : إن المعبون لا محمود ولا مأجور ألکم حاجة ؟ قلنا : نعم أصلحك الله إن الأضحية قد عزت علينا ، قال : فاجتمعوا فاشتروا جزوراً ، فيما بينكم ، قلنا : ولا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا و اشتروا بقرة فيما بينكم فاذبحوها ، قلنا : ولا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا فاشتروا فيما بينكم شاة فاذبحوها فيما بينكم ، قلنا : تجزي عن سبعة ؟ قال : نعم و عن سبعين .

۴۔ علي بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن عمر بن أذينة . عن حران قال : عزت البدن سنة بمنى حتى بلغت البدنة مائة دينار فسنل أبو جعفر عليه السلام عن ذلك فقال : اشتركوا فيها ، قال : قلت : کم ؟ قال : ما خف هو أفضل ، قلت : عن کم تجزي ؟

قال : عن سبعین

باب ۱۸۳

بدنہ اور بقر میں کتنے شریک ہوں

- ۱۔ رسول اللہ یوم نحر دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرا اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے، اور اہل المؤمنین دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرا رسول اللہ کی طرف سے۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کو پسند ہے حج تمتع قربانی کرنا ہے اور نہ، رفیق و مدارات سے پیش آنے والے ہیں لیکن ایک خاندان سے نہیں ہیں بلکہ راہ میں ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں کیا وہ سب مل کر ایک گائے کر لیں شریک یا میں یہ پسند نہیں کرتا مگر بوقت ضرورت۔ (حسن)
- ۳۔ ہماری ایک جماعت منی میں تھی قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں تھی ہم کھڑے تک رہے تھے تاکہ وہ حضرت ابو عبد اللہؑ کو بکریوں کے ٹکڑے کے پاس کھڑے دیکھا اور ان پر سخت ٹیکس لگانے والوں کے پاس جیب آپ نارغ ہو تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم تعجب کر رہے ہو ٹیکسوں پر، ہم نے کہا جی ہاں فرمایا مہسوں (خرید و فروخت میں دھوکا دینے والا) پسندیدہ نہیں اور نہ اسے اجر ملے گا کیا تمہاری کوئی حاجت ہے کہنے لگا ہاں، اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں ہے فرمایا بل کر ایک اونٹ خرید لو اور نحر کر کے اپنے درمیان بانٹ لو میں نے کہا زاد راہ اتنا نہیں فرمایا تو مل کر ایک گائے خرید لو فرمایا اس کی بھی گنجانٹیں نہیں، فرمایا سب مل کر ایک بکری خرید لو اور اسے ذبح کر کے تقسیم کر لو میں نے کہا کیا سات آدمیوں کی شریکت ہو سکتی ہے فرمایا اس بلکہ ستر تک کی۔ (مجموع)
- ۴۔ ایک سال اونٹوں کی قیمت منی میں بہت زیادہ ہو گئی حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا قربانی میں شریک ہو جاؤ میں نے کہا کتنے لوگ ہوں فرمایا جتنے کم ہوں اچھا ہے میں نے کتنے ہو سکتے ہیں فرمایا ستر۔ (حسن)

باب الذبح

۱۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الله ابن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «فاذكروا اسم الله عليها صواف» قال: ذلك حين تصف للشمع تربط يديها مابين الخف إلى الركبة و وجوب جنوبها إذا وقعت على الأرض.

٢- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام كيف تنحر البدنة ، فقال تنحر وهي قائمة من قبل اليمين .

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : النحر في اللبة والذئب في الحلق .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : لا يذبح لك اليهودي ولا النصراني أضحية لك فإن كانت امرأة فلتذبح لنفسها وتستقبل القبلة و تقول : « وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض حنيفاً ، اللهم منك ولك » .

٥- وعنه ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان علي بن الحسين عليه السلام يجعل السكين في يده الصبي ثم يقبض الرجل على يد الصبي فيذبح .

٦- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان وابن أبي عمير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا اشتريت هديك فاستقبل به القبلة واتحراه وأذبحه وقل : « وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين ، إن صلوني ونسكي وحياتي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين ، اللهم منك ولك بسم الله والله أكبر اللهم تقبل مني » ثم أمر السكين ولا تنضمها حتى تموت .

٧- محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن موسى بن جعفر البغدادي ، عن جميل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تدره بمعنى بالذئب قبل الحلق وفي الحقيقة بالحلق قبل الذئب .

٨- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عبد الرحمن بن أبي هاشم البجلي ، عن أبي خديجة قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام وهو ينحر بدنته معقولة يدها اليسرى ثم يقوم من جانب يدها اليمنى ويقول : « بسم الله والله أكبر ، اللهم هذا منك ولك ، اللهم تقبل مني » ثم يقطع في لبتنها ثم يخرج السكين بيده فإذا وجبت قطع موضع الذئب بيده .

باب

ذبح

- ۱۔ مندرایا اس آیت کے متعلق جب نحر کے لئے لٹایا جائے اس کے پیر کھڑوں سے بیکر گھٹنوں تک باندھ دیئے جائیں اور جب وہ زمین پر لیٹ جائے تب اس کے پہلو چاک کئے جائیں۔ (م)
- ۲۔ پوچھا حضرت سے کیسے نحر کیا جائے؟ فرمایا نحر کر دے اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں اور نحر کرنے والا داہنی طرف کھڑا ہو جائے۔
- ۳۔ فرمایا نحر ہوتا ہے لبہ (گردن کا گوشہ) اور ذبح ہوتا ہے حلق میں۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا یہودی یا نصرانی نحر نہ کرے اگر عورت ہے تو ذبح اپنے لئے رو بقبلہ ہو کر کرے اور کہے (حسن)

« وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ »

- ۵۔ فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام لٹکے کے ہاتھ میں چھری دیتے تھے پھر ایک شخص اس کے ہاتھ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔ (حسن)

- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب قربانی کا جانور خریدو تو اسے قبلہ رخ کر کے نحر یا ذبح کر دے اور کہو (حسن)

« وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَواتِي وَنُصْرَتِي وَمُحِبَّاي وَمُحِبَّاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لِأَشْرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي »

پھر چھری چلا دے اور جب تک مر نہ جائے اسے ادمیراومت۔

- ۷۔ فرمایا مٹی میں حلق سے پہلے ذبح کر دے اور عقیقہ میں ذبح سے پہلے حلق ہو۔ (مقبول)
- ۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو بدتہ نحر کرتے دیکھا اس کا باپاں اگلا پیر بندھا ہوا تھا آپ اس کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اور مندرایا

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي

پھر آپ نے اس کے بعد پرچا تو ارا پھر اپنے ہاتھ سے چھری نکال اور اس کے ذبح کرنے کی جگہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹا۔

﴿باب ١٨٩﴾

﴿الاكل من الهدى الواجب والصدقة منها و اخراجه من منى﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أمر رسول الله ﷺ حين نحر أن يؤخذ من كل بدنة حذوة من لحمها ثم تطرح في برمة ثم تطبخ و أكل رسول الله ﷺ و علي عليه السلام منها و حسبا من مرقها .

٢ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله تعالى : «فاذا وجبت جنوبها» (قال : إذا وقعت على الأرض) فكلوا منها و أطعموا القانع والمعتر ، قال : القانع الذي يرضى بما أعطيه ولا يسخط ولا يكلم ولا يلوى شدة غضبا والمعتر المأربك لتطمعه .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن لحوم الأضاحي ، فقال : كان علي بن الحسين و أبو جعفر عليه السلام يتصدقان بذلك على جيرانهم ذلك على السؤال و ذلك بمسكونه لأهل البيت .

٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ؛ و حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد جميعاً ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الهدى ما يأكل منه الذي يهديه في منته و غير ذلك ، فقال : كما يأكل من هديه .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن فداء الصيد يأكل صاحبه من لحمه فقال : يأكل من أضحيته و يتصدق بالفداء .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « فاذا وجبت

جنوبها فكلوا منها وأطعموا القانع والمعتّر" قال : القانع الَّذي يقنع بما أعطيته والمعتّر الَّذي يعتريك والسائل الَّذي يسألك في يديه والبائس هو الفقير .

۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن إخراج لحوم الأضاحي من منى فقال : كنّا نقول : لا يخرج منها شيء ، لحاجة الناس إليه فأما اليوم فقد كثر الناس فلا بأس بإخراجه .

۸ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل بن مرارة ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت عن رجل أهدى هدياً فانكسر فقال : إن كان مضموناً - والمضمون ما كان في يمين يعني نذراً أو جزءاً - فعليه فداؤه قلت : أياكل منه ؟ فقال : لا إنمّا هو للمساكين ، فإن لم يكن مضموناً فليس عليه شيء ، قلت : أياكل منه ؟ قال : يأكل منه .

و روي أيضاً أنّه يأكل منه مضموناً كان أو غير مضمون .

۹ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى أبي عبد الله عليه السلام قال : رأيت أبا الحسن الأول عليه السلام دعا بيده ففتحها فلمّا ضرب الجزّ أدون عراقيبها فوقعت إلى الأرض وكشفوا شيئاً عن سنامها قال : اقطعوا واكلوا منها [وأطعموا] فإن الله عز وجل يقول : « فإذا وجبت جنوبها فكلوا منها وأطعموا » .

۱۰ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ وعن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نهانا رسول الله ﷺ عن لحوم الأضاحي بعد ثلاث ثم أذن فيها وقال : كلوا من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وأذخروا .

باب

هدي واجب كاهنانا

۱ - نحر کے بعد رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر زبان کا تھوڑا تھوڑا گوشت دیں اور اس کو ہانڈی میں ڈال کر پائیں رسول اللہ

نے اور حضرت علیؑ نے اس میں سے کچھ کھایا اور شور بایا۔ (حسن)

۲۔ آئیہ فاذو حجت جنو بھٹا الخ فرمایا جب اس کا گوشت کاٹ لیا جائے تو اس میں سے خانہ اور مسز دونوں تم کے محتاجوں کو دیا جائے۔ خانہ وہ ہے کہ جو کچھ تم اسے دے دو وہ اس پر غصہ کرے اور نہ دل گرفتہ ہو اور نہ غصہ میں ہونٹ چڑھائے اور مغز پیشہ و فقیر ہے (مرسل)

۳۔ میں نے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا فرمایا حضرت علی بن حسین اور امام محمد باقر علیہ السلام تصدیق کرتے تھے ایک تہائی پر ادرسیوں کو اور ایک تہائی سوال کرنے والوں کو اور ایک تہائی رکھتے تھے اپنے اہل بیت کے لئے۔

۴۔ میں نے کھانج تمتع وغیرہ میں جو گوشت ہدیہ میں آئے تو اس سے کیا کھائے فرمایا جیسے اپنی ہدی سے کھائے (موشق)

۵۔ میں نے پوچھا شکار کے بدلہ کی قربانی کے متعلق کیا قربانی کرنے والا اس کا گوشت کھائے۔ فرمایا وہ اپنی قربانی کا کھائے اور فقیر والی کا گوشت تصدق کرے۔ (حسن)

۶۔ آئیہ فاذو حجت الخ کے متعلق فرمایا خانہ وہ ہے کہ جسے تم دے دو اس پر خانہ ہو اور مسز وہ پیشہ و فقیر ہے جو زیادہ لینے پر بحث کرے اور سائل وہ ہے جو سوال کرے اس کا جو اس کے سامنے ہے اور اس فقیر ہے۔ (حسن)

۷۔ میں نے سوال کیا منی میں قربانی کے گوشت نکالے گا۔ فرمایا پہلے ہم کہتے تھے اس سے کچھ نہ نکالا جائے کیونکہ لوگوں کو اس کی احتیاج ہے لیکن اب حاجیوں کی کثرت ہے اس کے نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا اگر کوئی ہدی بھیجے اور وہ مر جائے۔ فرمایا اگر وہ نذریا فدیہ ہے تو اس پر اس کا بدلہ ہے میں نے کہا کیا اس سے کھائے فرمایا نہیں وہ حق مساکین ہے (مقبول)

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ کوئی حالت ہو کھانا جائز ہے۔

۱۰۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو دیکھا کہ آپ نے بدنہ منگایا اور اس کو خرچ کیا جب اذنوں کے ضرب لگانا تو ان کی گردن کے موٹے پٹے کٹ گئے اور کو ان کا کچھ حصہ کھل گیا۔ فرمایا اسے کاٹو اور کھاؤ۔ اللہ فرماتا ہے جب اس کے دست و بازو کاٹ چکو تو خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ (مخ)

۱۱۔ فرمایا امانینؑ نے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا ہم کو قربانی کا گوشت کھانے سے، تین دن کے بعد پھر اجازت دی تین دن کے بعد کھانے کی اور ذبیحہ کرنے کی۔ (موشق)

باب ۱۸

❖ (جلود الہدی) ❖

۱۔ علی بن ابراہیم، عن آئیہ، عن ابن ابی عمیر، عن حفص بن البغتری، عن

ابی عبد اللہؑ قال: نہی رسول اللہ ﷺ أن يعطى العجز أو من جلود الہدی و أجلاہا

شیئاً

۲۔ و فی روایۃ معاویۃ بن عمار ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : ینتفع بجلد الأضحية و یشتری به المتاع و إن تصدق به فهو أفضل و قال : نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنة ولم یعط الجزأین جلودھا ولا قلائدھا ولا جلالھا ولكن تصدق به ولا تعط السلاخ منها شیئاً ولكن أعطه من غیر ذلك .

باب

ہدی کی کھال

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قصاب کو ہدی کی کھال اس کی جھول سے کچھ بھی دینے کو، ایک روایت میں ہے کہ قربانی کی جلدوں سے ساناں خریدنا جائز ہے اور اگر حدیث میں دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی نہ لیا اور قصابوں کو نہ لڑکھائیں دیں نہ غلام لے نہ جھولیں بلکہ ان کا حدیث دیا اور نہ کھال اتارنے والے کو اس میں سے کچھ دیا

﴿ بابکھا ﴾

﴿ (الحلق والتقصیر) ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن الحسن ، عن إبراهيم بن مسلم ، عن أبي شبل ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : إن المؤمن إذا حلق رأسه بمنى ثم دفنه جاء يوم القيامة وكل شعرة لها لسان طلق تلبی باسم صاحبها .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مفضل بن صالح ، عن أبان بن تغلب قال : قلت لأبي عبد اللہ علیہ السلام : للرجل أن يفسل رأسه بالخطمي قبل أن يحلقه ؟ قال : بقصر و يفسله .

۳۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعة ، عن غیر واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد اللہ ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم النحر يحلق رأسه ويقلم أظفاره ويأخذ من شاربیه ومن أطراف لحيته .

۴۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن علی بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن علیہ السلام قال : إذا اشتريت أضفیتک ووزنت نمنها واصلت فی رحلتک فقد

بلغ الهدي علكه فان أحببت أن تحلق فاحلق .

٥ - و باسناده ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت عن رجل جهل أن يقصر من رأسه أو يحلق حتى ارتحل من منى قال : فليرجع إلى منى حتى يحلق بها شعره أو يقصر وعلى الصرورة أن يحلق .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي للصرورة أن يحلق وإن كان قدحج فإن شاء قصر وإن شاء حلق ، قال وإذا لبس شعره أو عقصه فإن عليه الحلق وليس له التقصير .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : على الصرورة أن يحلق رأسه ولا يقصر وإنما التقصير لمن حج حجة الإسلام .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نسي أن يقصر من شعره وهو حاج حتى ارتحل من منى ، قال : ما يعجبني أن يلقى شعره إلا بمنى ، وقال : في قول الله عز وجل : « ثم ليقصوا تقههم » قال : هو الحلق وما في جلد الإنسان .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يحلق رأسه بمكة ، قال يرد الشعر إلى منى .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن آبائه ، عن علي عليه السلام قال : السنة في الحلق أن يبلغ العظمين .

١١ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقصر المرأة من شعرها لعمرتها قدر أنملة .

١٢ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : إنا حين نفرنا من منى أقمنا أياماً ثم حلقنا رأسي طلب التلذذ فدخلني من ذلك شيء ، فقال : كان أبو الحسن صلوات الله عليه إذا خرج من مكة فأتى بثيابه حلق رأسه ؛ وقال في قول الله عز وجل : « ثم ليقصوا تقههم وليوفوا نذورهم » قال : التفت تقليم الأظفار وطرح

الوسخ و طرح الإحرام .

۱۳۔ عن عبد بن حمید ، عن عبد بن أحمد ، عن عبد بن عیسیٰ ، عن یاسین الضریر ، عن حربز ، عن زرارۃ أن رجلاً من أهل خراسان قدم حاجاً و كان أقرع الرأس لا یحسن أن یتلبی فاستفتی له أبو عبد الله علیه السلام فأمر أن یتلبی عنه و یمرّ المومسی علی رأسه فإن ذلك یجزیہ عنه .

حلق و تقصیر بالی

- ۱۔ سر یا ہر جس میں منیٰ یا سر منڈوائے گا اور منیٰ ہو گا تو روز قیامت اس کا بال صاف زبان میں تبلیہ کرے گا اس کا نام لے کر۔ (مجموع)
- ۲۔ فرمایا مرد کو چاہیے اپنا سر خلی سے دھوئے قبل سر منڈوانے کے اور فرمایا بال کٹوانے اور غسل کرے۔ (حسن)
- ۳۔ رسول اللہ یوم نحر سر منڈوائے تھے ناخن کٹواتے تھے مونچھیں ترشواتے تھے اور درازگی کے اطراف کو کٹواتے تھے (مسل)
- ۴۔ فرمایا جب تم قرآن کا جانور خرید لو اور قیمت دے دو اور وہ تمہاری سواری کے ساتھ ہو اور بڑی اپنے مقام پہ پہنچ جائے تو اگر چاہو تو سر منڈاؤ (حسن)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نہیں کہ بال کٹوائے یا سر منڈوائے اور منیٰ سے چل دیتا ہے فرمایا وہ لوٹے سر منڈوائے یا بال کٹوائے اور مردہ کو بال منڈوانے چاہئیں۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا مردہ کو بال منڈوانے چاہئیں اگرچہ کر لیا ہے تو اختیار ہے چاہے کٹوائے یا منڈوائے اور فرمایا جس کے بال نہ ہوں گے ہوں گے دار ہوں اس کو منڈوانے چاہئیں نہ کہ کٹوائے۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا مردہ کو سر منڈوانا چاہیے کٹوائے نہیں، کٹوانا اس کے لئے ہے جو حلق کرے۔
- ۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حلق میں اپنے بال کٹوانے بھول جائے یہاں تک کہ وہ منیٰ سے کوچ کر جائے تو وہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ وہ منیٰ کے علاوہ بال کٹوائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہئے وہ اپنی کفایت دور کریں اور وہ سر منڈوانا اور جلد بدن کا میل صاف کرنا ہے۔
- ۹۔ فرمایا جو کوئی مکہ میں سر منڈوائے وہ منیٰ میں بھی منڈوائے۔ (حسن)
- ۱۰۔ حضرت علیؑ نے فرمایا سنت ہے دو کانوں کی جڑوں تک سر منڈوائے۔ (موسق)

- ۱۱۔ فرمایا عروہ میں عورت بقدر ایک انگلی کے بال کوٹائے۔ (۱۴)
- ۱۲۔ امام رضا علیہ السلام جب مکہ سے نکلتے تو اپنے کپڑے پہنے ہوتے اور سر منڈا ہوا ہوتا اور یہ آیت پڑھتے
- لِيقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نَذْرَهُمْ، قال: التفت تقليم الأظفار وطرح الوسخ وطرح الإحرام فرما حضرت
- نے تفت سے مراد ہے ناخن کوٹنا، میل دور کرنا اور احرام اتارنا۔ (مقبول)
- ۱۳۔ ایک شخص خراسان سے حج کرنے آیا اس کے سر پر بال نہ تھے اور اچھی طرح تلبیہ نہیں کر سکتا، تقاضا کرتے اس کے
- مستحق ہو چکا کیا آپ نے حکم دیا کہ کوئی اس کا طرف سے تلبیہ کرے اور اس کے سر پر استرا پھر دینا کافی ہے۔

﴿باب ۸﴾

۱۰ (من قدم شيئاً أو آخره من مناسكه)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يزور البيت قبل أن يحلق، قال: لا ينبغي إلا أن يكون ناسياً ثم قال: إن رسول الله ﷺ أتاه أناس يوم النحر فقال بعضهم: يا رسول الله إنني حلقنا قبل أن أذبح وقال بعضهم: حلقنا قبل أن أرمي فلم يتركوا شيئاً كان ينبغي لهم أن يؤخروه إلا قدّموه، فقال: لا حرج.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال: قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام: جعلت فداك إن رجلاً من أصحابنا رمى الجمره يوم النحر وحلق قبل أن يذبح فقال: إن رسول الله ﷺ لما كان يوم النحر أتاه طوائف من المسلمين فقالوا: يا رسول الله ذبحنا من قبل أن نرمي وحلقنا من قبل أن نذبح، ولم يبق شيء مما ينبغي لهم أن يقدموه إلا أخرروه ولا شيء مما ينبغي لهم أن يؤخروه إلا قدّموه، فقال رسول الله ﷺ: لا حرج لا حرج.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ وسهل بن زياد جميعاً، عن ابن محبوب، عن أبي أيوب الخزاز، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل زار البيت قبل أن يحلق، قال: إن كان زار البيت قبل أن يحلق وهو عالم أن ذلك لا ينبغي له فإن عليه دم شاة.

۴۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية

ابن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل نسى أن يذبح بمنى حتى زار البيت فاشترى بمكة ثم ذبح، قال: لا بأس قد أجزء عنه.

باب ۱۸۸

مناسک میں مقدم و موخر کرنا

- ۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو منہ کعبہ کی زیارت کرے قبل طق فرمایا نہیں وہ چاہئے تھا بھول ہو جائے تو خیر پھر منہ فرمایا یوم نحر رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے ایک نے کہا رسول اللہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے منہ دوا یا ایک نے کہا میں نے رمی سے پہلے طق کر لیا انہوں نے ہر شے جو موخر تھی مقدم کر دیا، فرمایا کوئی حرج نہیں (حسن)
- ۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمارا ایک ساتھی ہے جس نے رمی جبرہ کی یوم نحر اس کے پاس کچھ مسلمان آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا اور ذبح سے پہلے منہ دوا یا کوئی چیز ایسی نہ دی جو مقدم تھی اسے موخر کر دیا ہوا اور جو موخر تھی اسے مقدم نہ کر دیا ہو حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں (ص)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طق سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کی۔ منہ فرمایا اگر عالم مسئلہ تھا اور اس نے ایسا کیا تو ایک بکری ذبح کر کے (ص)
- ۴۔ منہ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو بھول گیا منہ میں ذبح کرنا اور اس نے کعبہ کی زیارت کی پھر اس نے مکہ میں جانور منہ دیر کر کے ذبح کیا فرمایا کانی ہے (ص)

﴿ باب ۱۸۹ ﴾

﴿ ما یحل للرجل من اللباس والطیب اذا حلق قبل أن یزور ﴾

- ۱۔ أبوعلیٰ الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن سعید ابن یسار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المتمتع إذا حلق رأسه قبل أن یزور البيت یطأ به بالحنا قال: نعم الحناء والثیاب والطیب وکل شیء إلا النساء۔ وذا دعا علی مرتین أو ثلاثة۔ قال: وسألت أبا الحسن عليه السلام عنها فقال: نعم الحناء والثیاب والطیب وکل شیء إلا النساء۔

- ۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام قلت: المتمتع یغظن رأسه إذا حلق؟ فقال: یا بنی حلق رأسه

اعظم من تغطيته إياه .

۳۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی بن یقطين ، عن یونس مولى علی ، عن أبي أيوب الخزاز قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام بعد ما ذبح خلق ثم ضمّده رأسه بمسك و زار البيت و عليه قميص و كان متمتعاً .
علی بن ابراهیم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مراد ، عن یونس ، عن أبي أيوب نحوه .

۴۔ أبو علی الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحییٰ ، عن الزّهری عن النّجّاج قال : ولد لأبي الحسن عليه السلام مولود بمنی فأرسل إلینا يوم النحر بخصيص فيه زعفران و كنّا قد خلقنا ، قال عبد الرّحمن : فأكلت أنا و أبي الکاهن و مرّازم أن پاکلا و قال : لم تزر البيت فسمع أبو الحسن عليه السلام كلامنا فقال لمصادف و كان هو الرسول الذي جاءنا به . في أي شيء كانا يتكلمون قال : أكل عبد الرّحمن و أبي الآخران و قال : لم تزر بعد ، فقال : أصاب عبد الرّحمن ثم قال : أما يذكر حین أوتينا به في مثل هذا اليوم فأكلت أنا منه و أبي عید الله أخی أن يأكل منه فلمّا جاء أبي حرّش علی فقال : یا أبا إن موسى أكل خصيصاً فيه زعفران و لم يزر بعد ، فقال أبي : هو أقرّ منك أليس قد خلقتم رؤوسكم .

۵۔ صفوان ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا ابراهیم عليه السلام عن المتمتع إذا خلق رأسه ما یحلّ له ، فقال : كل شيء إلا النساء .

باب ۱۸۹

ہر دو کے لئے کیا لباس ہو

- ۱۔ میں نے پوچھا تہنّی کرنے والے کے لئے جب زیارت سے پہلے اپنا سر منڈوالے ہندی لگانا جائز ہے فرمایا حنا ، لباس اور خوشبو اور ہر شے سائے غورتوں کے دو یا تین بار حضرت نے یہ فرمایا میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا فرمایا ہاں حنا کپڑے اور خوشبو سب جائز ہے غورتوں کے سوا ۔ (۴۱۰)
- ۲۔ میں کہا تہنّی کرنے والا حلق کے بعد اپنا سر منڈو صاف سے فرمایا لے لڑیہ حلق و اس اعظم ہے بہ نسبت سر چھپانے کے (روشن)
- ۳۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا ذبح کے بعد حلق کرایا پھر سر پر مشک کا ضماد کیا اور بیت اللہ کی زیارت کی ایک

تعیض پہنے ہوئے حج تمتع میں کی۔ (۲)

ابو ایوب نے بھی یہی روایت کی ہے۔

۴۔ راوی نے کہا امام رضا علیہ السلام کے مضاف میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت نے ہمارے لئے اس کے گوشت کا ایک کھانا پکوا کر بھیجا جس میں زعفران تھا اور ہم سرمنڈوا چکے تھے عبدالرحمن راوی نے بیان کیا میں نے تو کھایا کاپلی اور مرادم نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے ابھی بیت اللہ کی زیارت نہیں کی۔ ابو الحسن علیہ السلام نے ہمارا کلام سنا ، مصادق نے جو حضرت کی طرف سے کھانا لایا تھا ہم سے یہ کہا یہ کس امر پر گفتگو کر رہے ہیں۔ عبدالرحمن نے کہا کہ اس کے بعد نہ ہوگی اس نے کہا کہ وہ دن یاد نہیں جب ہم لائے تھے حضرت کی طرف سے فلاں دن تو میں نے اس میں سے کھایا تھا اور سیر کھائی عبداللہ نے انکار کیا تھا اس کے کھانے سے۔ جب ابی ذرؓ آیا تو اس نے کہا باہا جان موسیٰ نے وہ کھانا کھایا جس میں زعفران تھا اور اس نے بعد میں زیارت بیت نہ کی۔ میرے باپ نے کہا وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے کیا تم نے اپنے سر نہیں منڈوا لئے تھے۔ (موتقی)

۵۔ فرمایا تمتع کرنے والا جب سرمنڈوا لے تو اس پر ہر شے سوائے عورتوں کے حلال ہو جاتی ہے (موتقی)

﴿باب ۱۱﴾

﴿صوم المتمتع اذا لم يجد الهدي﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنْ دِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْمَتَمَتِّعِ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ ، قَالَ : يَصُومُ قَبْلَ التَّوْبَةِ يَوْمَ وَ يَوْمَ التَّوْبَةِ وَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ قَدَّمَ يَوْمَ التَّوْبَةِ ، قَالَ : يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَ التَّشْرِيقِ ، قُلْتُ : لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ جَسَالَهُ ، قَالَ : يَصُومُ يَوْمَ الْحَصْبَةِ وَ بَعْدَهُ يَوْمَيْنِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا الْحَصْبَةُ ، قَالَ : يَوْمُ نَفَرِهِ ، قُلْتُ : يَصُومُ وَهُوَ مُسَافِرٌ ، قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ هُوَ يَوْمُ عَرَفَةَ مُسَافِراً إِنَّمَا أَهْلُ بَيْتِ نَقُولُ ذَلِكَ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ » يَقُولُ فِي ذِي الْحِجَّةِ .

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ذَرَّادَةَ ، عَنْ أَحَدِهِم عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَ أَحَبَّ أَنْ يَقْدَّمَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ فِي أَوَّلِ الْعَشْرِ فَلَا بَأْسَ .

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ غَدَّانِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ

صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن متمتع لم يجد هدياً قال : يصوم ثلاثة أيام في الحج يوماً قبل التروية و يوم التروية و يوم عرفة ، قال : قلت : فإن فاتته ذلك ، قال : يتسحر ليلة الحصة و يصوم ذلك اليوم و يومين بعده ، قلت : فإن لم يقم عليه جماله أئصومه في الطريق ، قال : إن شاء صامها في الطريق و إن شاء إذا رجع إلى أهله .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن متمتع يدخل يوم التروية وليس معه هدي ، قال : فلا يصوم ذلك اليوم ولا يوم عرفة و يتسحر ليلة الحصة فيصبح صائماً وهو يوم النفر و يصوم يومين بعده .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له رجل : متمتع بالعمرة إلى الحج في عيبته ثياب له يبيع من ثيابه و يشتري هديه ، قال : لا هذا يترتب به المؤمن ، يصوم ولا يأخذ شيئاً من ثيابه .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام في متمتع بجدة الثمن ولا يجد الغنم قال : يخلف الثمن عند بعض أهل مكة و يأمر من يشتري له و يذبح عنه وهو بجزى ، عنه فإن مضى ذو الحجة أخر ذلك إلى قابل من ذي الحجة .

٧ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن يحيى الأزرق قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن متمتع كان معه نمن هدي وهو يجد بمثل ذلك الذي معه هدياً فلم يزل يتوانى و يؤخر ذلك حتى إذا كان آخر النهار غلت الغنم فلم يقدّر أن يشتري بالذي معه هدياً ، قال : يصوم ثلاثة أيام بعد أيام التشريق .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل تمتع فلم يجد هدياً فصام الثلاثة الأيام فلمّا قضى نسكه بداله أن يقيم بمكة ، قال : ينتظر مقدم أهل بلاده فإذا ظن أنهم قد دخلوا فليصم السبعة الأيام .

٩ - أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليه السلام

قال : سألته عن رجل تمتع فلم يجد ما يهدي [به] حتى إذا كان يوم النفر وجد ثمن شاة أذبج أو يصوم ، قال : بل يصوم فإن أيام الذبيح قد مضت .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من لم يصم في ذي الحجة حتى يهلّ هلال المحرم فعليه دم شاة وليس له صوم و يذبحه بمنى .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن بهر ، عن حماد بن عثمان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن تمتع صام ثلاثة أيام في الحج ثم أصاب هدياً يوم خرج من منى ، قال : أجزأه صيامه .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن معاوية بن عثمان قال : من مات ولم يكن له هدي لم تمتعه فليصم عنه وليه .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن رجل تمتع بالعمرة إلى الحج ولم يكن له هدي فصام ثلاثة أيام في الحج ثم مات بعد ما رجع إلى أهله قبل أن يصوم السبعة الأيام أعلى وليه أن يقضي عنه ، قال : ما أرى عليه قضاء .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عقبة بن خالد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل تمتع وليس معه ما يشتري به هدياً فلمّا أن صام ثلاثة أيام في الحج أسر أو اشتري هدياً فینحره أو يدع ذلك و يصوم سبعة أيام إذا رجع إلى أهله ، قال : يشتري هدياً فینحره و يكون صيامه الذي صامه نافلاً له .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه في قوله عز وجل : فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج و سبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة . قال : كمالها كمال الأصحبة .

١٦ - بعض أصحابنا ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن عبد الله الكرخي قال : قلت للرضا عليه السلام : الم تمتع يقدم وليس معه هدي أو يصوم ما لم يجب عليه ، قال : يصبر إلى يوم النحر فإن لم يصب فهو ممن لم يجد .

باب ۱۱ تمتع کرنے والے کا روزہ

۱۔ میں نے حضرت سے اس ج تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جو قربانی نہ کر سکا نہ فرمایا وہ تین روزے رکھے ایک قبل ترویہ (۸ رزی الحجہ) اور ایک روز ترویہ اور ایک روز عرفہ میں نے کہا اگر وہ کیا ہی روز ترویہ ہو، فرمایا پھر تین دن یوم تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ رزی الحجہ) میں رکھے۔ میں نے کہا اس کا اونٹ والا اتنا نہیں ٹھہرتا فرمایا پھر ایک یوم حصہ اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا حصہ کیا ہے فرمایا تمہارے چلنے کا دن، میں نے کہا کیا سفر میں روزہ رکھے فرمایا ہاں کیا یوم عرفہ وہ مسافر نہیں تھا اور ہم اہلیت، یہ اس آیت کے مطابق کہتے ہیں پس حج میں (یعنی ذی الحجہ) میں دن روزے نہیں (۱۴)

۲۔ فرمایا جو ہدی نہ پاس کے تو میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ دو عشرہ میں تین دن مقدم رکھے۔ (موقوف)

۳۔ میں نے اس تمتع کے متعلق سوال کیا جو ہدی کو نہ پاس کے نہ فرمایا وہ حج میں تین دن روزہ رکھے ایک دن قبل ترویہ ایک دن ترویہ کا اور ایک یوم عرفہ، میں نے کہا اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے نہ فرمایا چلنے کی رات کو سوئی کھائے اور اس دن روزہ رکھے اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا اگر اس کا اونٹ والا نہ ٹھہرے۔ فرمایا چاہے تو راستہ میں روزہ رکھے ورنہ گھر جا کر۔ (حسن)

۴۔ میں نے تمتع کے متعلق پوچھا کہ وہ یوم ترویہ داخل ہوتا ہے اور اس کے پاس ہدی نہیں ہے نہ فرمایا وہ اس روز روزہ رکھے، عرفہ کے دن نہیں اور کوچا کی رات کو سوئی کھائے اور اس دن کو چا کرے، روزہ رکھے اور دو دن بعد میں۔ (۱۵)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کا عمرہ کرتا ہے اس کی گھڑی میں کپڑے ہیں اسے بچ کر ہدی خریدنا ہے۔ فرمایا مومن کی زینت ان چیزوں سے نہیں ہوتی وہ روزہ رکھتا ہے اور اپنے کپڑوں سے کچھ نہیں لیتا۔ (مسل)

۶۔ نہ فرمایا اس تمتع کے بالے میں جس کے پاس قیمت تو ہو لیکن بکری نہ ملے۔ فرمایا وہ قیمت کو کسی اہل ملک کو دے اور اسے بکری خریدے کہ بچے اور یہ کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرے تو یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا اور نہ فرمایا اور یہ کام وہ گشتہ ذی الحجہ سے آخری ذی الحجہ تک کرے۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا اس تمتع کے لئے جس کے پاس ہدی کی قیمت ہو اور اسے اس قیمت کی ہدی مل بھی رہی ہو لیکن وہ خریدنے سے ناخبر کرے اور دن کے آخری حصہ میں بکری کی قیمت گراں ہو جائے اور وہ اس رقم سے جو اس کے پاس ہے نہ خریدے تو

سرایا ایام تشریق کے بعد تین دن روزے رکھے۔ (۴)

۸۔ میں نے اس تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا ہے ہی نہیں لی اس نے تین دن روزے رکھے جب وہ اپنے مناسک ادا کر چکا تو اسے مکہ میں قیام کرنا پڑا اس پر اسے زیادہ اپنے شہر والے لوگوں کے آنے کا انتظار کرے جب معلوم ہو کر وہ آگئے تو سات روزے رکھے۔ (۵)

۹۔ میں نے کہا ایک تمتع کرنے والے نے ہدی نہ پائی جب چلنے لگا تو بکری کی قیمت اس کے پاس آگئی تو آیا وہ ذبح کرے یا روزہ رکھے فرمایا روزہ رکھے کیونکہ ذبح کا وقت تو گزر گیا۔ (موتقی)

۱۰۔ فرمایا جو ذی الحج میں روزے نہ رکھے اور حرم کا چاند نظر آجائے تو اس کا کفارہ ایک بکری ذبح کرنا ہے اس کے روزہ نہیں اسے منیٰ میں لے جا کر ذبح کرے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے تین روزے رکھے پھر اسے ہدی لی گئی جس دن وہ منیٰ سے چلا فرمایا روزہ کانی ہیں (مخبر) فرمایا جو مرجعے اور قربانی نہ کی ہو تو اس کے دل کو چاہیے کہ روزہ رکھے۔ (۶)

۱۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے عمرہ حج تمتع کیا لیکن قربانی نہ کی اس نے ذی الحج میں تین روزے رکھے پھر خرگیا اس کے بعد وہ اپنے گھر آیا وہ سات روزے نہ رکھ پایا تو کیا اس کے دلی پر قضا ہے فرمایا میرے نزدیک قضا نہیں۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کیا لیکن ہدی خریدنے کو اس کے پاس پیسہ نہیں آیا تین دن روزہ رکھنا اس کے لئے آسان ہے یا ہدی خرید کر ذبح کرنا یا ان دونوں کو چھوڑ کر سات دن روزے رکھنا اپنے گھر جا کر فرمایا ہدی کو خرید کر خر کرنا اور جو روزے رکھے ہوں گے وہ نافلہ قرار پائیں گے۔ (محبول)

۱۴۔ اس آیت کے متعلق فرمایا کمال قربانی میں ہے

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

۱۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کے لئے آیا مگر ہدی اس کے ساتھ نہیں تو کیا روزہ رکھے جو اس پر واجب نہیں فرمایا یوم نحر تک صبر کرے اگر نہ ملے تو وہ مثل اس کی ہے جس نے نہ پایا۔ (محبول)

باب ۱۹

☆ (الزيارة والغسل فيها) ☆

۱۔ الحسين بن عقیل، عن معلى بن عقیل، عن الحسن بن علی الوشاء، عن أحمد بن

عائذ، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الغسل إذا زار البيت

من منى ، فقال : أنا أغتسل من منى ثم أزور البيت .

٢- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن غسل الزبارة يغتسل الرجل بالليل ويזור في الليل بغسل واحد أبجزمه ذلك ؛ قال يجزمه ما لم يحدث [ما يوجب] وضوءاً فإن أحدث فليغسله بالليل .

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي للمتمتع أن يزور البيت يوم النحر أو من ليلته ولا يؤخر ذلك .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في زيارة البيت يوم النحر قال : زره فإن شغلت فلا يضرك أن تزور البيت من الغد ولا تؤخره أن تزور من يومك فإنه يكره للمتمتع أن يؤخره و موسع للمفرد أن يؤخره فإذا أتيت البيت يوم النحر فقم على باب المسجد قلت : « اللهم أعني على نسكك و سلمني له وسلمه لي أسألك مسألة الليل الذليل المعترف بذنبه أن تغفر لي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي ، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك و أؤم طاعتك متبعاً لأمرك راضياً بقدرك أسألك مسألة المضطر إليك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبغني عفوك و تجبرني من النار برحمتك » ثم تأتى الحجر الأسود فتستلمه و تقبله ، فإن لم تستطع فاستلمه يديك و قبل يديك ، فإن لم تستطع فاستقبله و كبر و قل كما قلت حين طفت بالبيت يوم قدمت مكة ثم طف بالبيت سبعة أشواط كما وصفت لك يوم قدمت مكة ثم صل عند مقام إبراهيم عليه السلام ركعتين تقرأ فيهما بقل هو الله أحد و قل يا أيها الكافرون ثم ارجع إلى الحجر الأسود فقبله إن استطعت و استقبله و كبر ثم أخرج إلى الصفا فاصعد عليه و اصنع كما صنعت يوم دخلت مكة ثم أتت المروة فاصعد عليها و طف بينهما سبعة أشواط ، تبده بالصفا و تختتم بالمروة فإذا فعلت ذلك فقد أحللت من كل شيء أحرمت منه إلا النساء ثم ارجع إلى البيت و طف به أسبوعاً آخر ثم صل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثم أحللت من كل شيء و فرغت من حجك كله و كل شيء أحرمت منه .

۵۔ عن أحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ذكره قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: جعلت فداك متمتع زار البيت طواف الحج ثم طواف طواف النساء ثم سعى؟ فقال: لا يكون السعي إلا قبل طواف النساء، فقلت: عليه شيء؟ فقال: لا يكون السعي إلا قبل طواف النساء.

بابا زیارت

- ۱۔ میں نے پوچھا خان کعبہ کی زیارت کے لئے منیٰ میں غسل کیا جائے فرمایا میں منیٰ میں غسل کر کے زیارت کرتا ہوں (مخبر)
- ۲۔ میں نے غسل زیارت کے متعلق سوال کیا، مرد غسل کرے رات کو اور زیارت کرے رات میں ایک غسل سے تو کیا یہ کافی ہے فرمایا کافی ہے جب تک ناقص وضو حدیث صادر نہ ہو اگر ہو جائے تو رات میں پھر غسل کرے (موقوف)
- ۳۔ فرمایا متمتع کو چاہیے کہ روز قمرانی زیارت بیت کرے یا اسی رات میں اور اس میں تاخیر کرے (حسن)
- ۴۔ فرمایا یوم نحر بیت اللہ کی زیارت کر دو اگر ہجوم کی وجہ سے رات کو موقع نہ ملے تو صبح کو سہا در تاخیر نہ کر دو اور زیارت کر دو ای روز کیونکہ متمتع کے لئے تاخیر کر دہ ہے اور توسیع صبح مفرد دانے کے لئے اگر وہ تاخیر کرے اور جب یوم نحر بیت اللہ کے پاس آؤ تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہو۔

اللهم أعني على نسكك و

سألني له وسألني لي أسألك مسألة الليل الذليل المعترف بذنبه أن تغفر لي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأؤم طاعتك متبعاً لأمرك راضياً بقدرتك أسألك مسألة المضطر إليك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبلغني عفوكم وتجبرني من النار برحمتك

پھر حجر اسود کے پاس آؤ اسے چھاتی سے لگاؤ اسے بوسہ دو اور اگر یہ نہ کر سکو تو اس کا استلام اپنے ہاتھ سے کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دو اور تکبیر کہو اور وہی کہو جو مکہ آنے کے دن طواف بیت کرتے وقت کہا تھا پھر سات بار طواف بیت کرو، جیسا میں نے بتایا تھا اس دن جب تم مکہ آئے تھے، پھر مقام ابراہیم پر نماز پڑھو دو رکعت قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے ساتھ، پھر حجر کی طرف آؤ اور اس کا استلام کر دو، بوسہ دو اور تکبیر کہو پھر صفائی طرف آؤ اور اس پر چڑھو اور وہی کر دو جو مکہ آتے وقت کیا تھا پھر مردہ پر چڑھو اور ان کے درمیان چھ بار طواف کر دو

صفائے ابتدا رکرو اور مردہ پر ختم، اس کے بعد وہ سب چیزیں تم پر حلال ہو گئیں جو حرام ہو گئی تھیں سوائے عورتوں کے، پھر خانہ کعبہ کی طرف آؤ اور سات بار آخری طواف کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو مقام ابراہیم پر، اب تم پر ہر شے حلال ہو گئی اور تم مجھ سے فارغ ہو گئے (حسن)

۵۔ میں نے کہا تمتع کرنے والے نے بیت اللہ کی زیارت کی اور طواف حج کیا پھر طواف نبر کیا اب کچھ اور بات ہے فرمایا نہیں سنی ہوئی مگر قبل طواف نبر کے۔ (درسل)

﴿باب ۱۹۲﴾

﴿طواف النساء﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد قال: قال أبو الحسن عليه السلام في قول الله عز وجل: «وليطوفوا بالبيت العتيق» قال: طواف الفريضة طواف النساء.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن بعض أصحابه، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «وليطوفوا بالبيت العتيق» قال: طواف النساء.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن عبد الله بن سنان، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لولا ما من الله عز وجل على الناس من طواف النساء لرجع الرجل إلى أهله وليس يحمل له أهله.

۴۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي بن يقطين، عن أخيه الحسين بن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن النسيان والمرأة الكبيرة أعلیہم طواف نساء، قال: نعم علیہم الطواف کلہم.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن ایبہ، عن ابن ابراہیم، عن معاویہ بن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل نسي طواف النساء حتى دخل أهله قال: لا تحمل له النساء حتى يزور البيت؛ وقال: يأمر أن يقضي عنه إن لم يحج فإن توفي قبل أن يطاف عنه فليقتض عنه وليه أو غيره.

۶۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن ابن مسكان، عن

الحلبی قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة المتمتعۃ تطوف بالبيت و بالصفاء والمرۃ للحج ثم ترجع إلى منی قبل أن تطوف بالبيت ، فقال : أليس تزور البيت ، قلت : بلی ، قال : فلتطف .

۷۔ أبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن إسحاق بن عمار ، عن سماعة ، عن أمیر ابراهیم علیہ السلام قال : سألتہ عن رجل طاف طواف الحج وطواف النساء قبل أن یسعی بین الصفا والمرۃ ، فقال : لا یضره ۛ یطوف بین الصفا والمرۃ وقد فرغ من حجہ .

باب ۱۹۲

طواف النساء

- ۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق طواف کہ دسیت عتیق کا۔ اس مراد طواف واجبہ نہ ہے۔ (مخ)
- ۲۔ ترجمہ (اوپر ہے۔ مخ)
- ۳۔ فرمایا اگر اللہ کا احسان نہ ہوتا طواف نہ کے متعلق تو مرد اپنے گھر کی طرف اس حال میں لوٹتا کہ اس کی بی بی اس پر حلال نہ ہوتی۔ (موقوف)
- ۴۔ میں نے کہا حقیقی مرد اور بڑھی عورت پر بھی طواف نہ ہے فرمایا ہاں ان پر تمام طواف ہیں (مخ)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص طواف نہ کر بھول گیا اور اپنے گھر آ گیا فرمایا جب زیارت کعبہ نہ کرے گا عود میں اس پر حلال نہ ہوں گی اس کو چاہیے کہ کسی دوسرے سے یہ طواف کرائے اگر بغیر طواف کرائے وہ مرجائے تو اس کے دل وغیرہ پر طواف کرانا لازم ہوگا۔ (حسن)
- میں نے کہا ایک شخص نے وال عورت نے طواف بیت کیا، طواف صفا و مردہ کیا پھر منی کی طرف چلا گئی قبل بیت کا طواف کر کے فرمایا اس نے زیارت بیت نہیں کی۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا اسے طواف کرنا چاہیے۔ (مخ)
- میں نے کہا ایک شخص نے طواف حج اور طواف نہ طواف صفا و مردہ کی سعی سے پہلے کر لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، صفا و مردہ کے درمیان طواف کر سجد پورا ہو گیا۔ (موقوف)

﴿ باب ١٩٣ ﴾

﴿ من بات عن منى في لياليها ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تبث لياالي التشريق إلا بمنى فإن بث في غيرها فعليك دمٌ وإن خرجت أول الليل فلا ينتصف لك الليل إلا وأنت بمنى إلا أن يكون شغلك بنسكك [أ] وقد خرجت من مكة وإن خرجت نصف الليل فلا يضرك أن تصبح بغيرها ؛ قال : وسألته عن رجل زار عشاء فلم يزل في طوافه ودعائه وفي السعي بين الصفا والمروة حتى يطلع الفجر ، قال : ليس عليه شيء كان في طاعة الله .

٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزيادة من منى ، قال : إن زار بالنهار أو عشاء فلا ينفجر الفجر إلا وهو بمنى وإن زار بعد نصف الليل وأسحر فلا بأس أن ينفجر الفجر وهو بمكة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا في رجل زار البيت فنام في الطريق قال : إن بات بمكة فعليه دمٌ وإن كان قد خرج منها فليس عليه شيء ولو أصبح دون منى .

و في رواية أخرى عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يزور فينام دون منى قال : إذا جاز عقبة المدينة فلا بأس أن ينام .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا زار الحاج من منى فخرج من مكة فجاوز بيوت مكة فنام ثم أصبح قبل أن يأتي منى فلا شيء عليه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن ابن بكير ، عن محمد بن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : لا تدخلوا منازلكم بمكة إذا زرتهم - يعني أهل مكة .

باب ۱۹ منی میں شب باشی

- ۱۔ فرمایا حضرت نے ایام تشریق میں شب باش منی میں ہونا چاہیے اگر کہیں اور ہوئے تو ایک بکری شربانی دینا ہوگی اور اگر تم اول رات میں نکلو تو اسی رات نہ ہونے پائے مگر یہ کہ تم منی میں ہو مگر یہ کہ تم مناسک کی ادائیگی میں مصروف ہو اور تم مکہ سے چل دیتے ہو اور اگر نصف شب میں چلے ہو تو کوئی صرح نہیں اگر تم اس کے علاوہ کہیں سفر کرو، میں نے پوچھا ایک شخص عشاء کے بعد دیر تک طواف و دعا و سعی و مفاد مردہ میں مشغول رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، فرمایا اس کے اوپر کچھ نہیں کیونکہ وہ طاعتِ خدا میں تھا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا زیارت منی کے متعلق، مندرجہ بالا دن میں جائے زیارات میں مگر صبح منی میں طلوع ہونی چاہیے اور اگر نصف شب کو جائے اور صبح وہاں کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر صبح ہی مکہ آجائے۔ (خ)
- ۳۔ ایک شخص نے بیت اللہ کی زیارت کی اور راستہ میں سو گیا، فرمایا اگر اس نے مکہ میں شب باش کی ہے تو اس کو قرانی دینا ہوگی اور اگر وہاں سے نکل گیا ہے تو اس پر کچھ نہیں اگر صبح منی کے قریب ہو اور ایک روایت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو زیارت کرنے والا ہو اور منی میں سو جائے پس جب عقبہ مدینہ سے گزر جائے تو کوئی خرچ نہیں اگر وہ سو جائے۔ (مرسل)
- ۴۔ جب حج کرنے والا منی کے لئے مکہ سے چلے اور مکہ کے گھروں سے آگے نکل جائے اور سو جائے اور منی پہنچنے سے پہلے صبح ہو جائے تو اس پر الزام نہیں۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا مت داخل ہوا اپنے مکہ کے گھروں میں جب اہل مکہ تم سے ملنے آئیں۔ (مرسل)

باب ۲۰

﴿آیاتِ مکہ بعد الزیارة للطواف﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن الفضل بن صالح، عن لیث المرادی قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي مكة أتيام منی بعد فراغه من زیادة البيت فیطوف بالبيت تطوعاً، فقال: المقام بمنی أفضل وأحب إليّ.
- ۲۔ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن

عبس بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزيادة بعد زیارة الحج في أيام التشريق ، فقال : لا .

بات

بعد زیارت طواف کو مکہ آنا

- ۱- میں نے کہا ایام منی میں بعد شراعت زیارت بیت ایک ششم منی میں آتا ہے اور استہاباً طواف بیت کرتا ہے فرمایا اس کا منی میں ٹھہرنا افضل ہے۔ (۱۶)
- ۲- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زیارت کے متعلق ایام تشریق کے بعد فرمایا نہیں۔ (۲)

باب ۱۹

التکبیر ایام التشریق

- ۱- علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « واذكروا الله في أيام معدودات » قال : التكبير في أيام التشريق من صلاة الظهر من يوم النحر إلى صلاة الفجر من يوم الثالث و في الأضار عشر صلوات ، فإذا نفر بعد الأولى أمسك أهل الأضار ومن أقام بمنى فصلّى بها الظهر والعصر فليكبّر .
- ۲- حماد بن عیسی ، عن حریر بن عبد الله ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : التكبير في أيام التشريق في دبر الصلوات ؟ فقال : التكبير بمنى في دبر خمسة عشر صلاة و في سائر الأضار في دبر عشر صلوات و أول التكبير في دبر صلاة الظهر يوم النحر يقول فيه : « الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام » و إنما جعل في سائر الأضار في دبر عشر صلوات لأنه إذا نفر الناس في النفر الأول أمسك أهل الأضار عن التكبير و كبر أهل منى ما داموا بمنى إلى النفر الأخير .
- ۳- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «و اذكروا الله في أيام معدودات» قال: هي أيام التشريق، كانوا إذا أقاموا بمنى بعد النحر تهاجروا، فقال الرجل منهم: كان أبي يفعل كذا وكذا، فقال الله جل ثناؤه: «فاذا أفنتم من عرفات فاذكروا الله كذا كذا آباءكم أو أشد ذكراً» قال: والتكبير «الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله والله أكبر، الله أكبر، والله الحمد، الله أكبر على ما هدانا، الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام».

۴۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ و ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: التكبير أيام التشريق من صلاة الظهر يوم النحر إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق إن أنت أقيمت بمنى وإن أنت خرجت فليس عليك التكبير والتكبير أن تقول: «الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله والله أكبر، الله أكبر، والله الحمد، الله أكبر على ما هدانا، الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام، والحمد لله على ما أبلانا».

۵۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: سألت عن رجل فاتته ركعة مع الإمام من الصلاة أيام التشريق، قال: يتم صلاته ثم يكبر؛ قال: و سألت عن التكبير بعد كل صلاة، فقال: كم شئت، إنه ليس شيء موقت - يعني في الكلام -.

باب

ایام تشریق میں تکبیر

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ یاد کروا دے کہ چند دن، سفر کیا یا یہ تکبیر، ایام تشریق کے متعلق ہے اور نماز ظہر سے یوم النحر صبح کی نماز تک تیسرے دن اور شہروں میں دس صلوات کے متعلق، جب چلے پہلے روزِ توشہروا دنوں کو اور ان کو جو منی میں مقیم ہوں روکے اور ان کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز پڑھے اور تکبیر کے دن میں نے پوچھا ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر کی کیا صورت ہے فرمایا منی میں پندرہ نمازوں کے بعد اور تمام

شہروں میں چند روز نمازوں کے بعد اور پہلی تکبیر روزِ تحریر بعد نمازِ ظہر پہ یوں کہے۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بھمة الأنعام

۱۔ یہ قرار دیا ہے تمام شہروں میں بعد دس نمازوں کے کیونکہ جب اڈل نظر میں اہل منار کو چ کرین تو ان کو تکبیر سے روکو اور تکبیر کہیں اہل منی جب تک وہ منی میں رہیں کوچ کے آؤں تک۔ (دس)

۲۔ فرمایا اس قولِ خدا کے بارے میں اللہ کا ذکر دگنی کے چند دن ، فرمایا وہ ایام تشریق ہیں جب منی میں لوگ بعدِ ظہر سے ہوئے تھے آپس میں بخر کرنے لگے ایک نے ان میں سے کہا میرا باپ ایسا کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب تم عرفات سے چلو تو اللہ کا ذکر کرو اسی طرح جیسے تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور فرمایا تکبیر یوں کہو۔ (۶)

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بھمة الأنعام ،

۳۔ فرمایا تکبیر ایام تشریق میں ہے یومِ تحریر کی نمازِ ظہر سے عشر تک آخر ایام تشریق میں اگر تم منی میں ٹھہرے ہو اور اگر چل دیئے ہو تو تمہیں تکبیر نہیں کہنی اور تکبیر یہ ہے۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا . الله أكبر على ما رزقنا من بھمة الأنعام ، والحمد لله على ما أبلانا .

۴۔ میں نے کہا ایک شخص ایام تشریق کی نماز میں ایک رکعت امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا۔ فرمایا نماز کو تمام کر کے پھر تکبیر کہے۔ میں نے پوچھا ہر نماز کے بعد کتنی تکبیر کہنی جائیں فرمایا جتنی چاہو کوئی حد نہیں۔ (۴)

﴿بَابُ ۱۱﴾

﴿الصلوة في مسجد منى ومن يجب عليه التقصير والقمام بمنى﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن ائیہ عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن ائیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : [إن أهل مكة إذا زادوا البيت ودخلوا منازلهم أتموا وإذا لم يدخلوا منازلهم قصرُوا .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن ائیہ عمیر ، عن حماد ، عن الحاکم ، عن ائیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : إن أهل مكة إذا خرجوا حجاجاً قصرُوا وإذا زادوا رجعوا

إلى منازلهم أتموا .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حج النبي ﷺ فأقام بمنى ثلاثاً يصلي ركعتين ثم صنع ذلك أبو بكر وصنع ذلك عمر ثم صنع ذلك عثمان ستة سنين ثم أكملها عنه أن أربعاً فصلى الظهر أربعاً ثم تمارض ليشد بذلك بدعته فقال للمؤذن : اذهب إلى علي فقل له فليصل بالناس العصر ، فأتى المؤذن علياً عليه السلام فقال له : إن أمير المؤمنين عثمان يأمر أن تصلي بالناس العصر فقال : إذن لا أصلي إلا ركعتين كما صلى رسول الله ﷺ فذهب المؤذن فأخبر عثمان بما قال علي عليه السلام ، فقال : اذهب إليه فقل له : إني لست من هذا في شيء ، اذهب فصل كما تؤمر ، قال علي عليه السلام : لا والله لا أفعل فخرج عثمان فصلى بهم أربعاً فلمّا كان في خلافة معاوية واجتمع الناس عليه وقتل أمير المؤمنين عليه السلام حجّ معاوية فصلّى بالناس بمنى ركعتين الظهر ثم سلّم فنظرت بنو أمية بعضهم إلى بعض وتقيف ومن كان من شيعة عثمان ، ثم قالوا : قد قضى على صاحبكم وخالف وأشمت به عدوّه فقاموا فدخلوا عليه فقالوا : أتدري ما صنعت ما زدت على أن قضيت على صاحبنا وأشمت به عدوّه ورغبت عن صنيعه وسنته ، فقال : وبلكم أما تعلمون أن رسول الله ﷺ صلى في هذا المكان ركعتين وأبو بكر وعمر وصلى صاحبكم ست سنين كذلك فتأسروني أن أدع سنة رسول الله ﷺ وما صنع أبو بكر وعمر وعثمان قبل أن يحدث ؟ فقالوا : لا والله ما نرضى عنك إلا بذلك ، قال : فأقبلوا فأنشئتمكم وراجع إلى سنة صاحبكم فصلّى العصر أربعاً فلم يزل الخلفاء والأمراء على ذلك إلى اليوم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صلّ في مسجد الخيف وهو مسجد منى وكان مسجد رسول الله ﷺ على عهد عند المنارة التي في وسط المسجد وفوقها إلى القبلة نحواً من ثلاثين ذراعاً وعن يمينها وعن يسارها وخلفها نحواً من ذلك فقال فتحرّ ذلك فإن استطعت أن يكون مصلّاك فيه فافعل فإنّه قد صلى فيه ألف نبي وإنما سمّي الخيف لأنّه مرتفع عن الوادي وما ارتفع عنه يسمى خيفاً .

٥ - معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن أهل مكة يتمون الصلاة

بمرفات ، فقال : ویلہم - اودیہم - وای سفرأشد منه ، لا لایتم .
 ۶ - عبد بن یحیی ، عن أحمد بن عبد ، عن الحسین بن سعید ، عن القاسم بن عبد ،
 عن علی بن ابی حمزہ ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : صل ست رکعات فی مسجد منی فی
 أصل الصومعة

باب ۱۹۹

مسجد منی میں نماز

- ۱۔ فرمایا اہل مکہ جب زیارت بیت کر کے اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں تو ان کا حج تمام ہوا اور جب تک داخل نہ ہوں تقصیر کریں (ابن کثیر) (حسن)
- ۲۔ فرمایا اہل مکہ جب حج کے اپنے گھروں سے نکلیں تو قصر کریں اور جب زیارت کعبہ کریں اور گھروں کو واپس آئیں تو حج ختم ہوا۔ (حسن)
- ۳۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے حج کیا تین دن قیام فرمایا تھا میں آپ در رکعت نماز پڑھتے تھے پھر ابو بکر عثمان نے ایسا کیا عثمان نے چھ سال ایسا ہی کیا اس کے بعد عثمان نے ظہر کی پوری چار رکعت پڑھیں ، پھر تہ تکلف مریض بن گئے ، کیونکہ اپنی بدعت سخت معلوم ہوئی ، مؤذن سے کہا علی کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائیں ، مؤذن نے اگر کہا میرا المؤمنین عثمان نے آپ کو نماز عصر پڑھانے کا حکم دیا ہے ۔ فرمایا کہ دو میں تو اسی طرح دو رکعت پڑھاؤں گا جیسے رسول اللہ پڑھتے تھے مؤذن نے یہی جا کر بیان کر دیا عثمان نے کہا پھر جاؤ اور کہو کہ آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں جیسے احکم دینا گیا ہے بجالائیے حضرت نے فرمایا واللہ میں ایسا ہر گز کروں گا پس عثمان نے چار ہی رکعت پڑھا دیں جب معاویہ کی حکومت کا زمانہ آیا اور امیر المؤمنین متزلزل کر دیئے گئے تو معاویہ حج کے لئے آیا اور اس نے نماز میں دو رکعت نماز پڑھی ظہر کی اور سلام پڑھ کر دی ، بنی امیہ ، بنی ثقیف اور شعیبہ بن عثمان نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کہنے لگے تمہارے صاحب نے غلط کی ہے اور خلافت عثمان کیا اور دشمن کو شہادت کا موقع دیا ، وہ سب معاویہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کیا ۔ آپ نے خلافت علی عثمان کیا دشمن کو شہادت کا موقع دیا ان کے عمل اور سنت سے نفرت کی ، معاویہ نے کہا تمہارا براہ ہو کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے اسی جگہ دو رکعت پڑھی تھی اور ابو بکر اور عمر نے بھی اور قبل اس بدعت کے عثمان نے بھی ، انہوں نے کہا خدا کی قسم تم سے راضی نہ ہوں گے مگر اس عمل کے بعد معاویہ نے کہا اچھا آؤ میں تمہاری سفارش کروں گا اور تمہارے صاحب کی سنت کو پورا کروں گا اس کے بعد عصر کی چار رکعت پڑھا دیں اس کے بعد خلفاء

اور امروز آج تک اس سنت پر قائم ہیں (حسن)

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ نے مسجد خیف میں نماز پڑھی اور وہ مسجد مٹی ہے اور حضرت رسول خدا نے بھی یہاں نماز پڑھی ہے اس منارہ کے پاس جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر قبلہ کی طرف تقریباً بائیس ہاسٹہ اور پچاس بائیس اور کچھ بھی اتنا ہی پس وہاں جاؤ اور اگر طاقت ہو تو اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں ایک ہزار نبی نے نماز پڑھی ہے اس کا نام خیف اس لئے ہے کہ یہ بلند ہے وادی سے اور جو بلند ہو اس کو خیف کہتے ہیں۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا اہل مکہ نماز کو عرفات میں تمام کر دیتے ہیں فرمایا واسے ہوان پر کون سا سفر اس سے زیادہ سخت ہے ان کی نماز تمام نہیں ہوتی۔ (حسن)

۶۔ فرمایا چھ رکعت نماز مسجد مٹی میں پڑھو اصل عبارت گاہ میں۔ (رضا)

﴿ باب ۱۹ ﴾

﴿ النفر من منی الاول و الاخر ﴾

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن داود بن النعمان عن أبي أيوب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنا نريد أن نتمتع بالسير - و كانت ليلة النفر حين سأله - فأبى ساعة تنفر ؛ فقال لي : أما اليوم الثاني فلا تنفر حتى تزول الشمس وكانت ليلة النفر وأما اليوم الثالث فإذا أبيضت الشمس فانفر على بركة الله فإن الله جل ثناؤه يقول : « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه » فلو سكت لم يبق أحدٌ إلا تعجل ولكنه قال : « ومن تأخر فلا إثم عليه » .

۲۔ أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن أبي الفرج ، عن أبان بن تغلب قال : سأله أبعدم الرجل رحله وثقله قبل النفر ؛ فقال : لا أما يخاف الذي يقدم ثقله أن يحبسہ الله تعالى ؛ قال : ولكن يخلف منه ماشاء لا يدخل مكة ، قلت : أفأ تعجل من النسيان أقضي مناسكي وأنا أبادر به إهلالاً وإحلالاً ؛ قال : فقال : لا بأس .

۳۔ علی بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أردت أن تنفر في يومين فليس لك أن تنفر حتى تزول الشمس وإن تأخرت إلى آخر أيام التشريق و هو يوم النفر الأخير فلا عليك أي ساعة نفرت و رميت قبل الزوال أو بعده .

فإذا نفرت وانتهيت إلى الحصبة وهي البطحاء فشئت أن تنزل قليلاً فإن
أبا عبد الله عليه السلام قال : كان أبي ينزلها ثم يحمل فيدخل مكة من غير أن ينام بها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، وعن حماد
عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من تعجل في يومين فلا ينفر حتى تزول الشمس
فإن أدركه المساء بات ولم ينفر .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله
عليه السلام قال : يصلي الإمام الظهر يوم النفر بمكة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن
أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس أن ينفر الرجل في النفر الأول ثم يقيم بمكة .

٧ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية
ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا نفرت في النفر الأول فإن شئت أن تقيم بمكة
وتبيت بها فلا بأس بذلك ؛ قال : وقال : إذا جاء الليل بعد النفر الأول فبت بمني وليس
لك أن تخرج منها حتى تصبح .

٨ - محمد بن يحيى ، عن عبد الله بن جعفر ، عن أيوب بن نوح قال : كتبت إليه : أن
أصحابنا قد اختلفوا علينا فقال بعضهم : إن النفر يوم الأخير بعد الزوال أفضل ، وقال
بعضهم : قبل الزوال ؛ فكتب : أما علمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله صلى الظهر والعصر بمكة
ولا يكون ذلك إلا وقد نفرت قبل الزوال .

٩ - عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن علي بن
أصباط ، عن سليمان بن أبي زينة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان
أبي يقول : لو كان لي طريق إلى منزلي من منى مادخلت مكة .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعلي بن محمد القاساني جميعاً ، عن القاسم بن محمد
عن سليمان بن داود المقرئ ، عن سفيان بن عيينة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت
رجل أبي بعد منصرفه من الموقف فقال : أترى يخيب الله هذا الخلق كله ؟ فقال أبي :
ما دقف بهذا الموقف أحد إلا غفر الله له مؤمناً كان أو كافراً إلا أنهم في مغفرتهم على ثلاث
منازل مؤمن غفر الله له ماتقداً من ذنبه و ماتاً خيراً واعتقه من النار وذلك قوله عز وجل
« ربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار » أولئك لهم نصيب مما

کسبوا والله سریع الحساب ، ومنهم من غفر الله له ما تقدم من ذنبه وقيل له :
 أحسن فيما بقي من عمرک وذلك قوله عز وجل : « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن
 تأخر فلا إثم عليه » يعني من مات قبل أن يمضي فلا إثم عليه و من تأخر فلا إثم عليه
 لمن اتقى الكبائر وأما العامة فيقولون : « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه يعني في النفر
 الأول ومن تأخر فلا إثم عليه يعني لمن اتقى الصيد أفترى أن » الصيد يحرمه الله بعدما أحله
 في قوله عز وجل : « وإذا حللتم فاصطادوا » وفي تفسير العامة معناه وإذا حللتم فاتقوا
 الصيد . وكافر وقف هذا الموقف زينة الحياة الدنيا غفر الله له ما تقدم من ذنبه إن تاب
 من الشرك فيما بقي من عمره وإن لم يتب وقاه أجره ولم يحرمه أجر هذا الموقف وذلك
 قوله عز وجل : « من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها نوف إليهم أعمالهم فيها وهم فيها لا
 يبخسون أولئك الذين ليس لهم في الآخرة إلا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل
 ما كانوا يعملون » .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن محمد بن المستنير ، عن
 أبي عبد الله عليه السلام قال : من أتى النساء في إحرامه لم يكن له أن ينفر في النفر الأول .
 وفي رواية أخرى الصيد أيضاً .

۱۲ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميثمي ،
 عن مملوكة بن وهب ، عن إسماعيل بن نجيع الرماح قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام يعني
 ليلة من الليالي فقال : ما يقول هؤلاء في « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر
 فلا إثم عليه » قلنا : ما ندري ، قال : بلى يقولون : من تعجل من أهل البادية فلا إثم
 عليه ومن تأخر من أهل الحضر فلا إثم عليه ، وليس كما يقولون قال الله جل ثناؤه :
 « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ألا لا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه ألا لا إثم عليه لمن
 اتقى إثمها لكم والناس سواد وأنتم الحاج » .

باب ۱۹

منی سے روانگی

۱ - میں نے کہا ہمیں جلد سفر کرنا ہے اور جب میں نے پوچھا وہ سفر کی رات تھی پس کس وقت کو چلایا جائے فرمایا دو سحر

روز تو سفر نہ کر جب تک زوال نہ ہو جائے اور کوچ رات کو ہونا چاہیے ہاں تیسرے دن جب سو بج چکے
جائے تو برکت خدا کے ساتھ روانہ ہو جاؤ اللہ تمہارا ساتھ ہے جو دو دن جلدی کرے تو اس پر ہلکا دیا نہیں اور جو تاخیر کرے
پس اگر ٹھہرے اور ہر ایک جلدی میں ہو مگر وہ رک جائے تو اس تاخیر میں گناہ نہیں۔ (۶)

۲۔ میں نے کہا کیا کوئی چلنے سے پہلے ربنی سواری اور سامان بھیج لے فرمایا نہیں کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اسے روک
لے لیکن کچھ بھیج لے خود مکہ میں داخل نہ ہو اگر تم بھول جلدی کریں اور ہم نے منارک کو پورا کر لیا محض عظمت شان کے
لئے جلدی کی۔ مندرمایا حرج نہیں۔ (مجبور)۔

۳۔ فرمایا اگر تم دو دن میں پہلے چلنے کا ارادہ کرو تو زوال سے پہلے نہیں اور اگر ایام تشریق کے آخر تک رہو کہ یہ کوچ
کا آخری دن ہے تو پھر جس وقت چاہو چلو، قبل زوال ہوا بعد زوال، جب تم چلو اور حصیہ یعنی بھٹی پہنچو تو اگر
چاہو تو وہاں ٹھہریں دیر ٹھہر جاؤ۔ حضرت نے مندرمایا میرے والد یہاں راترتے تھے پھر سوار ہو کر مکہ میں آتے
تھے بغیر اس کے کہ مقام حصیہ میں سوتیں۔

۴۔ مندرمایا جو دو دن کے اندر ہی چلے تو زوال شمس سے پہلے نہ چلے اگر شام ہو جائے تو وہی شب باش ہو۔
وہاں سے چلے نہیں۔ (حسن)۔

۵۔ فرمایا امام نماز روانگی کے دن پڑھ کر چلے۔ (حسن)۔

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر کوئی سب سے پہلے چل دے اور پھر مکہ میں قیام کرے۔ (حسن)۔

۷۔ جب پہلے ہی چلو تو چاہو مکہ میں قیام کرو اور وہاں رات کو رہو تو کوئی حرج نہیں اور مندرمایا جب کوچ کے بعد
رات آئے تو منیٰ میں شب باش ہو اور نہیں جاؤ کہ صبح سے پہلے منیٰ سے چلو (مجبور)۔

۸۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ ہمارے اصحاب میں اختلاف ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ چلنا آخر دن ہے بعد زوال اور یہ افضل
ہے بعض کہتے ہیں قبل زوال چلنا چاہیے حضرت نے لکھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے نماز ظہر و عصر مکہ میں پڑھی
پس یہ نہیں ہو سکتا جب تک قبل زوال نہ چلا جائے۔ (حسن)۔

۹۔ مندرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اگر تم سے میرے گھر تک کوئی راستہ ہوتا تو میں مکہ نہ جاتا۔ (حسن)۔

۱۰۔ فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا توقف سے لٹنے پر، کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو ثواب سے محروم کرتا ہے
میرے والد نے مندرمایا نہیں ٹھہرا اس بلکہ کوئی اگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیے مومن ہو یا کافر مگر ان کی مغفرت کی
تین صورتیں ہیں مومن کے مقدم و مومن گناہ بخش دیے جائیں گے جیسا کہ اس آیت میں ہے،

وَرَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا

کَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ

لے ہمارے رب ہم کو دنیا میں

بھی نیکی دے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو مذابح نار سے بچائے یہ ان کا حصہ ہے اس چیز سے جو انھوں نے حاصل کیا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور دوسرے لوگ ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے اور اس سے بچا جائے گا کہ اپنی بقیہ عمر میں نیک کر اور یہ ہے اس قول ہاری میں

«من تعجل فی یومین فلا إثم علیہ ومن تأخر فلا إثم علیہ» یعنی من مات قبل أن یمضی فلا إثم علیہ ومن تأخر فلا إثم علیہ

من اتقی الکبائر

کہ جو دو دن کے اندر ہی چلے گئے اس پر الزام نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر الزام نہیں، جو چلنے سے پہلے مر جائے اس پر الزام نہیں اور نہیں ہے الزام تاخیر میں اس شخص پر جو گناہ ان کبیرہ سے بچے۔ اہل سنت کہتے ہیں جو دو دن کے اندر چلے گئے تو اس پر سب سے پہلے چلنے پر کوئی الزام نہیں اور جو تاخیر سے چلے تو اس کے لئے گناہ نہیں اگر وہ شکار کرنے سے بچا رہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے محل ہونے کے بعد شکار کو حرام نہیں کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے

وَإِذَا حُلِلْتُمْ فَاصْطَادُوا جب محل ہو جاؤ تو شکار کرو۔ اہلسنت کی تفسیر اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ جب محل ہو جاؤ تو بھی شکار سے بچو۔ اب رہا کافر والامعالم اگر وہ اس موقف پر ٹھہرے گا تو زینت حیات دنیا مل جائے گی اور مقدم و موخر گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ اپنی بقیہ عمر شریعت سے بچے۔ تو بہ کرے اور اگر توبہ نہ کرے گا تو مال دنیا اجر میں مل جائے اس جگہ قیام کر کے وہ اجر سے محروم نہ رہا۔ یہی خبر اس آیت میں ہے جو حیات دنیا اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ان کو ان کے اعمال کے لحاظ سے ہم بدلہ دے کر دیں گے اور وہ نقصان میں نہ رہیں گے یہ ایسے لوگ ہیں جن کا آخر میں کوئی حصہ نہیں اور جو کچھ انھوں نے عمل کیا ہے وہ سب ضبط ہو جائے گا۔ حسن،

- ۱۱۔ فرمایا جو احرام میں عورت کے پاس جائے گا وہ پہلے چلنے والوں میں نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شکار بھی نہ کرے گا (مجموعہ)
- ۱۲۔ ہم حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ مکہ میں تھے منبر آیا یہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں "جو دو دن کے اندر چلے گئے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں، ہم نے کہا ہمیں معلوم نہیں فرمایا وہ کہتے ہیں جو حرمانی جلدی چلے میں کرے اس پر گناہ نہیں اور جو مشہری تاخیر سے چلے اس پر گناہ نہیں، ایسا نہیں جیسا کہ کہتے ہیں۔ اللہ نے جو فرمایا ہے اس پر گناہ نہیں جو جلدی کرے اور نہ اس پر جو تاخیر کرے تو مرد گناہ نہیں مگر اس پر جو گناہ سے بچے، یہ آیت تم سے متعلق ہے نہ کہ سواد اعظم سے حاجی تم ہو۔ (مجموعہ)

﴿ باب ۱۹ ﴾

﴿ نزول الحصۃ ﴾

۱۔ الحسن بن علی، عن معمر بن عتیب، عن الحسن بن علی، عن أبان، عن

ابی مریم ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام أنه سئل عن الحصة ، فقال : كان أبي ينزل الأبطح قليلاً ثم يجيئ ، ويدخل البيوت من غير أن ينام بالأبطح ؛ قلت له : أرايت أن تعجل في يومين إن كان من أهل اليمن عليه أن يحصب قال : لا .

باب

حصرہ میں نزول

۱۔ حضرت سے حصرہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میرے والد ابراہیم تحریری دیر سے لے اترتے تھے پھر آتے تھے اور گھروں میں داخل ہوتے تھے بغیر اس کے کہ ابراہیم سوئیں۔ میں نے کہا اگر اہل یمن دو دن میں چلیں تو کیا وہ حصرہ میں اتریں فرمایا نہیں۔ (۴)

﴿ باب ۱۹ ﴾

﴿ إتمام الصلاة في الحرمين ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وسهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن إبراهيم بن شيبۃ قال : كتبت إلى أبي جعفر علیہ السلام أسأله عن إتمام الصلاة في الحرمين فكتب إلي : كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يحب إكثار الصلاة في الحرمين فأكثر فيهما وأنتم .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى قال : سألت أبا الحسن علیہ السلام عن إتمام الصلاة والصيام في الحرمين فقال : أنتم ولو صلاة واحدة .
۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن علي بن يقطين قال : سألت أبا إبراهيم علیہ السلام عن التقصير بمكة فقال : أنتم وليس بواجب إلا أنتم أحب لكم ما أحب لنفسي .

۴۔ يونس ، عن زياد بن مروان قال : سألت أبا إبراهيم علیہ السلام عن إتمام الصلاة في الحرمين فقال : أحب لكم ما أحب لنفسي أنتم الصلاة .

۵۔ يونس ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله علیہ السلام إن من المذخور الإتمام في الحرمين .

۶۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن المختار

عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : إنا إذا دخلنا مكة والمدينة تم أو نقصر ؟ قال : إن قصرت فذاك وإن أتممت فهو خير زاد .

۷ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعه ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن مسمع عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : كان أبي يرى لهذين الحرمين مالا يراه لغيرهما ويقول : إن الإتمام فيهما من الأمر المنخور .

۸ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد جميعاً ، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : أن الرواية قد اختلفت عن آباءك عليهم السلام في الإتمام والتقصير في الحرمين فمنها بأن يتم الصلاة والوصلة واحدة ومنها أن يقصر مالم ينوم مقام عشرة أيام ولم أزل على الإتمام فيها إلى أن صدرنا في حجتنا في عامنا هذا فإن فقهاء أصحابنا أشاروا علي بالتقصير إذ كنت لأنوي مقام عشرة أيام فصرت إلى التقصير وقد ضقت بذلك حتى أعرف رأيك ؟ فكتب إلي بقطعه : قد علمت يرحمك الله فضل الصلاة في الحرمين على غيرهما فإنني أحب لك إذا دخلتهما أن لا تقصر وتكثر فيهما الصلاة : فقلت له بعد ذلك بسنتين مشافهة : إنني كتبت إليك بكذا وأجبتني بكذا فقال : نعم ، فقلت : أي شيء ، تعني بالحرمين ؟ فقال : مكة والمدينة .

باب ۱۹۹

حرمین میں اتمام نماز

- ۱۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ حرمین میں اتمام نماز کے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعت تھے حرمین میں زیادہ نمازوں کو اور وہاں زیادہ پڑھتے تھے۔ (مقبول)
- ۲۔ میرے پوچھا حرمین میں اتمام نماز کے متعلق فرمایا اتمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو (موقوف)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا مکہ میں نماز قصر پڑھی جائے فرمایا پوری پڑھو واجب تو نہیں لیکن میں تمہارے لئے ذہبی و دست رکعت ہو جو چاہئے لے۔ (موقوف)
- ۴۔ ترجمہ اوپر ہے (مقبول)
- ۵۔ فرمایا تقیہ حرمین میں اتمام نماز ہے (مقبول)
- ۶۔ میں نے کہا جب ہم مکہ یا مدینہ میں داخل ہوں تو پوری نماز پڑھیں یا قصر فرمایا اگر قصر پڑھو تو ٹھیک ہے اور اگر تمام پڑھو تو

باعث ثواب ہے۔ (مسئلہ)

- ۷۔ فرمایا میں ان مقاموں میں وہ دیکھتا ہوں جو ان کے غریب نہیں فرمایا ان دونوں میں اتمام اہر قیدہ سے ہے (مسئلہ)
- ۸۔ میں نے حضرت سے کہا آپ کے آہستہ ترین میں نماز کے اتمام و قصر کے متعلق مختلف روایتیں ہیں بعض میں یہ ہے کہ نماز تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو اور بعض میں یہ ہے قصر کر جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ ہو، میں تو برابر اتمام ہی کرتا ہوں جب تک کہ ہم حج کے لئے نکلیں ہمارے اصحاب میں جو فقہا ہیں انہوں نے مجھ سے قصر کے لئے کہا جبکہ میری نیت دس دن قیام کی نہ تھی میں قصر نماز پڑھی، اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں حضرت نے اپنے قلم سے مجھے لکھا خدا تم پر رحم کرے تم کو معلوم ہے کہ حرمین میں نماز افضل ہے بر نسبت دیگر مقامات کے، میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ جب تم ان دو مقامات میں داخل ہو تو قصر نہ کرو اور زیادہ نماز پڑھو، دو سال بعد میں نے مدینہ و حضرت سے کہا میں نے آپ کو ایسا لکھا تھا آپ نے ایسا جواب دیا تھا فرمایا ہاں میں نے کہا حرمین سے کیا مراد ہے فرمایا مکہ اور مدینہ۔ (۴)

﴿بَابُ﴾

﴿فضل الصلاة في المسجد الحرام وأفضل بقعة فيه﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام عَنْ أَفْضَلِ مَوْضِعٍ فِي الْمَسْجِدِ بَصُلِّي فِيهِ ، قَالَ : الْحَطِيمُ مَا بَيْنَ الْعَجْرِ وَبَابِ الْبَيْتِ ، قُلْتُ : وَالَّذِي بَلِي ذَلِكَ فِي الْفَضْلِ فَذَكَرَ أَنَّهُ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي بَلِيهِ فِي الْفَضْلِ ، قَالَ : فِي الْحِجْرِ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي بَلِي ذَلِكَ ، قَالَ : كُلُّمَا دَنَيْتُ مِنَ الْبَيْتِ .

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الصَّلَاةُ فِي الْحَرَمِ كُلِّهِ سَوَاءٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كُلِّهِ سَوَاءٌ فَكَيْفَ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ كُلِّهِ سَوَاءٌ قُلْتُ : فَأَيُّ بَقَاعِهِ أَفْضَلُ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الْبَابِ إِلَى الْعَجْرِ إِلَى السُّودِ .

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمَلْتَرَمِ لَا يَشِيْ بِمَلْتَرَمٍ وَأَيُّ شَيْءٍ يَذْكُرُ فِيهِ ، فَقَالَ : عِنْدَهُ نَهْرٌ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ تَلْقَى فِيهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ عِنْدَ كُلِّ خَمِيسٍ .

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْكَاهَلِيِّ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فقال : أكثر وأمن الصلاة والدعاء في هذا المسجد أما إن لكل عبد رزقاً يجاز إليه جوازاً .
 ۵ - أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي سلمة ، عن هارون بن خارجة ، عن صامت ،
 عن أبي عبد الله ، عن آبائه عليهم السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تغدل مائة ألف صلاة .
 ۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله ، عن
 آبائه عليهم السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تغدل مائة ألف صلاة .

۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت
 لأبي عبد الله عليه السلام : أقوم أصلي بمكة والمرأة بين يدي جالسة أومارة ؟ فقال : لا بأس
 إنما سميت بمكة لأنها تيك فيها الرجال والنساء .

۸ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج قال : قال
 له الطيار وأنا حاضر : هذا الذي زيد هو من المسجد ؟ فقال : نعم إنهم لم يبلغوا
 بعد مسجد إبراهيم وإسماعيل صلى الله عليهما .

۹ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن
 أيوب ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت عن الرجل يصلي بمكة يجعل المقام خلف
 ظهره وهو مستقبل القبلة ، فقال : لا بأس يصلي حيث شاء من المسجد بين يدي المقام أو
 خلفه وأفضله الحطيم والحجر وعند المقام والحطيم هذا الباب .

۱۰ - فضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :
 حق إبراهيم عليه السلام بمكة ما بين المزودة إلى المسمى فذلك الذي سمي
عليه السلام يمضي المسجد .

۱۱ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن
 أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن الرجل يصلي في جماعة في منزله بمكة أفضل أو وحده
 في المسجد الحرام ؟ فقال : وحده .

۱۲ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن ابن فضال ، عن ثعلبة ،
 عن معاوية قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحطيم ، فقال : هو ما بين الحجر الأسود
 وبين الباب ؛ وسألت لم سمي الحطيم ؟ فقال : لأن الناس يحطم بعضهم بعضاً هناك .

بانتا

فضیلت نماز مسجد الحرام میں

- ۱۔ میں نے حضرت سے سوال کیا کہ نماز کے لئے سب سے زیادہ فضیلت کس مقام کو ہے فرمایا حلیم کو جو حجر اور باب البیت کے درمیان ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا مقام ابراہیم کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا حجر کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا جو جگہ بیت سے زیادہ قریب ہو۔ (موثق)
- ۲۔ میں نے کہا کیا مسجد الحرام میں ہر جگہ نماز پڑھنا برابر ہے فرمایا اے ابو عبیدہ ایسا نہیں ہے میں نے کہا پھر کوئی جگہ زیادہ فضیلت کی ہے فرمایا باب اور حجر کے درمیان (۴)
- ۳۔ میں نے حضرت سے ملتزم کے متعلق پوچھا کس درجہ سے اسے فضیلت ہے اور کہا وہاں پڑھا جائے فرمایا اس کے مستریب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر شخص جبکہ کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔ (موثق)
- ۴۔ حضرت نے فرمایا مسجد الحرام میں بہت زیادہ نماز پڑھو اور دعا کرو، ہر بندہ کے لئے رزق ہے جو اس کی طرف آتا ہے یعنی تجارت وغیرہ کے مشغلہ میں ترک نہ کرو (حسن)
- ۵۔ فرمایا مسجد الحرام میں ایک نماز برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کی۔ (محبول)
- ۶۔ ترجمہ اوپر ہے (۴)
- ۷۔ میں نے کہا میں ملک میں نماز پڑھ رہا تھا ایک عورت سامنے بیٹھی تھی یا گزر رہی تھی فسرایا کوئی حرج نہیں دس کا نام بتا ہے جہاں سرکش مردوں اور عورتوں کی گدیں جھکتی ہیں۔ (حسن)
- ۸۔ طیار نے میری موجودگی میں کہا یہ جگہ مسجد میں زیادہ کی گئی ہے فسرایا ہاں، لوگ نہیں پہنچے بعد مسجد ابراہیم اور اسماعیل کے یعنی زیادہ کو بھی فضیلت ہے کیونکہ یہ جگہ ان دونوں کے زمان میں نہ تھی اور مسجد تھی (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا ایک شخص کھڑے میں مقام ابراہیم کے نیچے نماز پڑھ رہا ہے اور وہ دو قبلہ ہو، فسرایا کوئی حرج نہیں جہاں چاہے مسجد الحرام میں نماز پڑھے، مقام ابراہیم کے چاہے سامنے ہو یا پیچھے اور افضل حلیم و حجر مقام ابراہیم کے پاس ہے اور حلیم مقابلہ وادو کے ہے۔
- ۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت ابراہیم کی سنی ملکہ خوردہ کے درمیان تھی یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کا خط دیا تھا۔ (۴)
- ۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ملک میں اپنے گھر کے اندر جماعت سے نماز پڑھتا ہے آیا یہ افضل ہے یا مسجد الحرام

میں تنہا پڑھتا فرمایا تنہا پڑھتا (۱۸)
۱۶۔ میں نے پوچھا عظیم کہاں ہے سہرا یا حجر اسود اور بابا کے درمیان میں نے کہا عظیم کیوں نام ہوا۔ سہرا یا اس لئے کہ وہاں لوگوں کی بھیڑ رہتی ہے (سوتلی)

﴿ باب ۲ ﴾

﴿ دخول الكعبة ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن عمرو بن عثمان، عن علي بن خالد، عن حماد بن عمار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان أبي يقول: الدّاخل الكعبة يدخل والله راض عنه ويخرج عطلاً من الذّنوب.

۲۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن ابن فضال، عن ابن القدّاح، عن جعفر، عن أبيه عليه السلام قال: سألت عن دخول الكعبة، قال: الدّخول فيها دخول في رحمة الله والخروج منها خروج من الذّنوب، معصوم فيما بقي من عمره مغفور له ما سلف من ذنوبه.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان، وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت دخول الكعبة فاغسل قبل أن تدخلها ولا تدخلها بحدأة - و تقول: إذا دخلت: «اللهم إنيك قلت: «ومن دخله كان آمناً» فأمس من عذاب النار» ثم تسلي ركعتين بين الأسطوانتين على الرخامة العمراء تقرأ في الركعة الأولى حم السجدة وفي الثانية عدد آياتها من القرآن وتسلمي في زواياه وتقول: «اللهم من تهيأ أو تعبأ أو أعد أو استعد لوفادة إلى مخلوق رجاء رفته وجازته ونوافله وفواضله فأليك يا سيدي تهيئتي وتعبيتي وإعدادي واستعدادي رجاء رذك ونوافلك وجازتك فلا تخيب اليوم رجائي يا من لا يخيب عليه سائل ولا ينقصه نائل فأفني لم آتک اليوم بعمل صالح قدّمته ولا شفاعة مخلوق رجوته ولكّسي أيتك مقرأً بالظلم والإساءة علي نفسي فأنته لأحجّة لي ولا عذر فأسألك يا من هو كذلك أن تسليني مسألتي وتقبلني عثرتي وتقبلني برغيتي ولا تردني مجبوهاً ممنوعاً ولا خائباً، يا عظيم يا عظيم أرجوك للعظيم

أَسْأَلُكَ يَا عَظِيمُ أَنْ تَغْفِرَ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيمَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، قَالَ : وَلَا تَدْخُلْهَا بِحَذَا وَلَا تَبْزُقْ فِيهَا وَلَا تَمْتَخِطْ فِيهَا . وَلَمْ يَدْخُلْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ .

٤ - عَمْدُ بْنُ رَحِيحٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ الصَّلَاةَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ : بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ يَقُومُ عَلَى الْبَلَاطَةِ الْحُمْرَاءُ - فَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَرْكَانِ الْبَيْتِ وَكَبَّرَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْهُ .

٥ - أَحْمَدُ بْنُ عَمَدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِيوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : رَأَيْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ عَلَى الرَّخَامَةِ الْحُمْرَاءِ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْحَاطِطَ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالرُّكْنِ الْغَرْبِيِّ فَوَقَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَلَزَقَ بِهِ وَدَعَا ، ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فَلَصِقَ بِهِ وَدَعَا ثُمَّ أَتَى الرُّكْنَ الْغَرْبِيَّ ثُمَّ خَرَجَ .

٦ - وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا بُدَّ لِلْمُصَرَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ فَإِذَا دَخَلَتْهُ فَادْخُلْهُ بِسُكِينَةٍ وَوَقَارٍ ثُمَّ أَتِ كُلَّ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ ثُمَّ قُلْ : «اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ : «وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا» فَأَمْنِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ» وَصَلَّ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الَّذِينَ يَلِيَانِ عَلَى الرَّخَامَةِ الْحُمْرَاءِ وَإِنْ كَثُرَ النَّاسُ فَاسْتَقْبِلْ كُلَّ زَاوِيَةٍ فِي مَقَامِكَ حَيْثُ صَلَّيْتَ وَادْعِ اللَّهَ وَاسْأَلْهُ .

٧ - وَعَنْهُ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ» حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ لَا تَجْهَدْ بِلَادَنَا رَبَّنَا وَلَا تَشْتَمِ بِنَا أَعْدَاءَنَا فَإِنَّكَ أَنْتَ الضَّارُّ النَّافِعُ» ثُمَّ هَبَطَ فَصَلَّى إِلَى جَانِبِ الدَّرَجَةِ جَعَلَ الدَّرَجَةَ عَنْ يَمَانِهِ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَحَدٌ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى مَنْزِلِهِ .

٨ - وَعَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ﷺ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى فِي زَوَايَاهَا الْأَرْبَعِ ، صَلَّى فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ رُكْعَتَيْنِ .

٩ - وَعَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ثُمَّ أَرَادَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَصَلَّى دُونَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَمَضَى حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ .

۱۰۔ وعنه ، عن ابن فضال ، عن یونس قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إذا دخلت الکعبة کیف أصنع ؟ قال : خذ بحلقتي الباب إذا دخلت ثم أمض حتى تأتي العمودین فصل علی الرخامة الحمراء ثم إذا خرجت من البيت فنزلت من الدرجة فصل عن یمینک رکعتین .

۱۱۔ وعنه ، عن صفوان بن یحیی ، عن معاوية بن عمار فی دعاء الولد قال : انض علیک دلواً من ماء زمزم ثم ادخل البيت فإذا قمت علی باب البيت فخذ بحلقة الباب ثم قل : « اللهم إن البيت یتک والعبد عبدک وقد قلت : « ومن دخلک کان آمناً » فأمنی من عذابک وأجرنی من سخطک » ثم ادخل البيت فصل علی الرخامة الحمراء رکعتین ثم قم إلی الأسطوانة الئی بهذا الحجر وألصق بها صدرک ثم قل : « یا واحد یا أحد یا هاجد یا قریب یا بید یا عزیز یا حکیم لا تذرني فرداً وأنت خیر الوادین هب لی من لدنک ذریة طيبة إنک سميع الدعاء » ثم در بالاسطوانة فالصق بها ظهرك وبطنک و تدعو بهذا الدعاء فإن یرد الله شیئاً کان .

باب دخول کعب

- ۱۔ منہر یا واجب کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ (درسن)
- ۲۔ میں نے دخول کعبہ کے متعلق پوچھا تو آیا اس میں داخل ہونا اور وہاں سے نکلنا گناہوں سے باہر آ جانا ہے اس کی باقی عمر کے گناہ اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ سب بخشے جاتے ہیں۔ (مشق)
- ۳۔ فرمایا جب کعبہ میں داخل ہو تو پہلے غسل کرو اور سے داخل نہ ہو اور وقت دخول کعبہ۔
« ومن دخله کان آمناً فأمنی من عذاب النار »

یا اللہ تو نے کہا ہے جو اس میں داخل ہوا اس سے رہا پس مجھے عذاب نار سے ایمان نے پھر وہ لوں ستونوں کے درمیان رخسار حرا پر نماز پڑھو، پہلی رکعت میں کم سجدہ اور دوسری میں فتوح کی چند آیات اور اس کے چاروں کونوں میں نماز پڑھو اور کہو

اللهم من توبتاً أو تعباً
أو أعداً أو استعداً لو فادة إلى مخلوق رجاء رفده وجائزته ونوافله وفواضله فأليك يا

سَبِّدِي تَهِيْتِي وَتَعَبْتِي وَإِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءُ رَفْدِكَ وَنَوَافِلِكَ وَجَائِزَتِكَ فَلَا تَخَيِّبَ
الْيَوْمَ رَجَائِي يَا مَنْ لَا يَخْشِي عَلَيْهِ سَاقِلٌ وَلَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ
قَدُمْتُهُ وَلَا شَفَاعَةَ غُلُوقِ رَجْوَتِهِ وَلَكِنِّي أَتَيْتُكَ مَقْرَأًا بِالظُّلَمِ وَالْإِسَاءَةِ عَلَى نَفْسِي فَإِنَّهُ
لَا حِجَّةَ لِي وَلَا عَذْرَ فَأَسْأَلُكَ يَا مَنْ هُوَ كَذَلِكَ أَنْ تَعْطِيَنِي مَسْأَلَتِي وَتَقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَنِي بِرَغْبَتِي
وَلَا تَرُدَّنِي مَجْبُوهًا مَمْنُوعًا وَلَا خَائِبًا ، يَا عَظِيمَ يَا عَظِيمَ يَا عَظِيمَ أَرْجُوكَ لِلْعَظِيمِ
أَسْأَلُكَ يَا عَظِيمَ أَنْ تَغْفِرَ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيمَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ :

اور منہ پایا جوتے ہیں کہ داخل نہ ہو وہاں تھو کہ نہیں اب بھی نہ ڈالو، رسول اللہ کعبہ میں یوم فتح مکہ داخل ہوئے
تھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے حضرت کعبہ کے اندر نماز کا ذکر کیا۔ منہ پایا دو دنوں ستونوں کے درمیان سرخ پتھر پر کھڑے ہو رسول اللہ نے
اس پر نماز پڑھتی تھی پھر ارکان بیت کی طرف آؤ اور ہر کن پر تکبیر کہو۔ (حسن)

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کعبہ میں داخل ہوئے اور رخ نامہ حرا پر دو رکعت نماز پڑھی پھر اس دیوار کی
طرف رخ کیا جو کن پیمانی اور غزنی کے درمیان ہے آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر کھلا اور دعا کی، پھر کن پیمانی سے پیٹ کر دعا
کی پھر کن غزنی کی طرف آئے، اس کے بعد باہر نکل گئے۔ (م)

۶۔ فرمایا ضرورہ کے لئے ضروری ہے کہ کعبہ کے اندر جائے قبل وٹھے کے جب داخل ہو تو سکی نہ دو قار سے داخل ہو پھر ہر گز
میں جاؤ اور یہ کہو۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ : «مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا» فَأَمْنِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
پھر دو دنوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھو جو متصل باب میں غام پر اگر لوگ زیادہ ہوں تو ہر زاویہ کی طرف رخ کر کے
دعا کرو اور خدا سے سوال کرو۔ (م)

۷۔ حضرت میردن کعبہ فرما رہے اللہ اکبر (تین بار) پھر فرمایا

اللَّهُمَّ لَا تَجْهَدْ بِلَادِنَا رَبَّنَا وَلَا تَشْمِتْ بِنَا أَعْدَاءَنَا فَإِنَّكَ أَنْتَ الْضَارُّ النَّافِعُ

پھر جانب درجہ اپنے بائیں طرف رو بیٹھ ہو کر نماز پڑھی در آنخا لیکہ ان کے اور اس کے درمیان کوئی نہ تھا پھر وہاں سے
اپنی منزل کی طرف گئے۔ (سنہ سیڑھی) (م)

۸۔ حضرت رسول خدا نے کعبہ میں داخل ہو کر اس کے گوشہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔ (م)

۹۔ حضرت انکعب میں داخل ہوئے آپ نے دونوں ستونوں کے درمیان آنا چاہا لیکن ممکن نہ ہوا پس آپ نے اس کے قریب نماز پڑھی پھر باہر نکل آئے۔ (موتقی)

۱۰۔ میں نے کہا جب کعبہ کے اندر داخل ہوں تو کیا کروں سر یا انکعبہ کے حلقہ در کو پکڑ دو اور جب اندر جاؤ تو عموماً دین یک پہنچو اور رخامہ حمار پر نماز پڑھو اور جب نکل کر سیڑھیوں پر آؤ تو دایمی طرٹ در رکعت نماز پڑھو۔ (موتقی)

۱۱۔ دعائے دلہ کے متعلق فرمایا آپ زم زم سے ایک ڈول پر کر و پھر کعبہ میں داخل ہو جب دروازہ پر پہنچو تو حلقہ در کو پکڑو اور کہو اللہم "إن البیت بینک والعبد عبدک وقد قلت: «ومن دخله کان آمناً»

فآمنی من عذابک واجر فی من سخطک، یا اللہ یہ گھڑ تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تو نے سر پایا ہے جو اس گھر میں داخل ہوا اسے امان ملی پس اپنے غضاب سے مجھے نجات دے۔ اور اپنے عرصہ سے پناہ دے اور کعبہ کے اندر داخل ہو کر رخامہ حمار پر دو رکعت نماز پڑھو پھر کھڑے ہو اس ستون کے پاس جو حجر کے مقابل ہے اور اسے سینے سے لپٹا لو اور کہو یا واحد یا أحد یا ماجد یا قریب یا بعید یا عزیز یا حکیم لا تذر فی فرداً و آت خیر الوارثین ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ إنک سمیع الدعاء اسے واحد واحد لے کر قریب و بعید لے کر عزیز و حکیم مجھے ایسا در کر کہ تو سب سے بہتر وارث ہے مجھے ایک پاک نفس کا لڑکا دے جو دعاؤں کا سننے والا ہو پھر اسطوار کے پاس آؤ اور پیش پشت اور بطن کو اس سے ملائے اور یہی دعا کرو اگر اللہ کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے تو وہ ہوجاتی ہے (۱۲)

﴿ باب ۲ ﴾

۵ (وداع البیت)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن بحیی؛ و ابن ابی عمیر، عن معاویۃ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: إذا أردت أن تخرج من مکة وتأتي أهلك فودع البيت وطف بالبيت أسبوعاً وإن استطعت أن تستلم الحجر الأسود والركن اليماني في كل شوط فافعل وإلا فافتح به واختم به فإن لم تستطع ذلك فموسع عليك، ثم تأتي المستنجد فتصنع عنده كما صنعت يوم قدمت مكة وتغسّر لنفسك من الدعاء، ثم استلم الحجر الأسود ثم ألمق بطنك بالبيت تضع يدك على الحجر والأخرى على يمين الباب واحمد الله وأقر عليه وصل على النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم قل: «اللهم صل على عبدك ورسولك ونبيك وأمينك وحبيبك ونبيك وخيرتك من خلقك اللهم كما بلغ رسالاتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك وأودي في جنبك وعبدك حتى أتاه اليقين، اللهم اقلبني مقلحاً محتججاً مستجاباً لي

بأفضل ما يرجع به أحد من وفدك من المغفرة والبركة والرحمة والرضوان والمافية ،
 اللهم إن أمتني فاغفر لي وإن أحييتني فارزقني من قابل ، اللهم لا تجعله آخر العهد
 من بيتك ، اللهم إنني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ، حملتني على دوابك وسيرتني
 في بلادك حتى أتد متني حرمك وأمنك وقد كان في حسن ظني بك أن تغفر لي ذنوبي
 فإن كنت قد غفرت لي ذنوبي فازدد عني رضا قرّبي إليك زلفي ولا تباعدني وإن
 كنت لم تغفر لي فمن الآن فاغفر لي قبل أن تنأي عن بيتك داري فهذا أدان انصرافي
 إن كنت أذنت لي غير راغب منك ولا عن بيتك ولا مستبدل بك ولا به ، اللهم أحفظني
 من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي حتى تبلغني أهلي فإذا بلغني أهلي
 فاكفني مؤونة عبادة وعبالي فإنك ولي ذلك من خلقك وحسي .

ثم أمت زمزم فاشرب من مائها ثم أخرج وقال : « آيئون تاحيون عابدون لربنا
 حامدون إلى ربنا راغبون إلى الله راجعون إن شاء الله » ؛ قال : « وإن أبا عبد الله عليه السلام
 لما ودعها وأراد أن يخرج من المسجد الحرام خرج ساجداً عند باب المسجد طويلاً
 ثم قام فخرج .

٢- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : رأيت أبا الحسن
 عليه السلام ودّع البيت فلما أراد أن يخرج من باب المسجد خرج ساجداً ثم قام فاستقبل
 الكعبة قال : « اللهم إنني أنقلب على ألا إله إلا أنت » .

٣- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وأبو علي الأشعري ، عن الحسن بن
 علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر الثاني عليه السلام في سنة خمس و
 عشرين ومائتين ودّع البيت بعد ارتفاع الشمس وطاف بالبيت ، يستلم الركن
 اليماني في كل شوط فلما كان في الشوط السابع استلمه واستلم الحجر ومسح بيده
 ثم مسح وجهه بيده ثم أتى المقام فصلى خلفه ركعتين ثم خرج إلى دبر الكعبة إلى
 الملتزم فالتزم البيت وكشف الثوب عن بطنه ثم وقف عليه طويلاً يدعو ، ثم خرج من
 باب المضائق وتوجه ؛ قال : فرأيت في سنة سبع عشرة ومائتين ودّع البيت ليلاً يستلم
 الركن اليماني والحجر الأسود في كل شوط فلما كان في الشوط السابع التزم البيت
 في دبر الكعبة قريباً من الركن اليماني وفوق الحجر المستطيل وكشف الثوب عن

بطنہ ، ثم أتى الحجر فقبله ومسحه وخرج إلى المقام فصلى خلفه ثم مضى ولم يعد إلى البيت و كان وقوفه على الملتزم بقدر ما طاف بعض أصحابنا سبعة أشواط و بعضهم ثمانية .

۴۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن أبي إسماعيل قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هوذا أخرج جعلت فداك فمن أين أودع البيت ؟ قال : تأتي المستجار بين الحجر والباب فتودعه من ثم ثم تخرج فتشرب من زمزم ثم تمضي ، فقلت : أصبأ على رأسي ؟ فقال : لا تقرب الصبأ .

۵۔ الحسين بن محمد ، عن محمد بن أحمد النهدي ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عبد الله بن جبلة ، عن قثم بن كعب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إنك لتدمن الحج ؟ قلت : أجل ، قال : فليكن آخر عيدك بالبيت أن تضع يدك على الباب وتقول : « المسكين على بابك فتصدق عليه بالجنة » .

باب

وداع بیت

۱۔ من مایا جب مکہ سے جانا ہو تو کعبہ کو رس طرا رکھتے ہو کہ رسات بارطوان کر دو اور اگر ممکن ہو تو استلام حجر کر دو اور رکن کا ہر شوط پر دو رکعتیں پڑھو اور وہیں پر ختم کر دو پھر ستر آؤ اور وہیں کر دو جب مکہ آئے دن کیا تھا اور اپنے لئے دعا کر دو اور استلام حجر کر دو اور اپنا شکم بیت سے ملو ، اپنا ہاتھ حجر پر رکھو اور دوسرا باب سے ملے ہوئے حصہ پر ، خدا کی حمد و ثنا اور درود کے بعد کہو ۔

«اللهم صل على محمد وعبدك ورسولك و نبيك و أميك و حبيبك و نبيك و خيرتك من خلقك اللهم كما بلغ رسالاتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك و أود في جنبك و عبدك حتى أتاه اليقين ، اللهم اقلبني مقلحاً منجماً مستجاباً لي بأفضل ما يرجع به أحد من وفدك من المغفرة والبركة والرحمة والرضوان والعافية ، اللهم إن أمتني فاغفر لي و إن أحييتني فارزقني من قابل ، اللهم لا تجعله آخر العهد من بيتك ، اللهم إني عبدك و ابن عبدك و ابن أمتك ، خلعتني على دوابك و سترتني

فی بلادک حتی أقدمتني حرمک و أمنک وقد کان فی حسن ظنّی بک أن تغفر لی ذنوبی فان کنت قد غفرت لی ذنوبی فازدد عني رضاؤ قرّبنی إلیک زلفی و لا تباعدنی و إن کنت لم تغفر لی فمن الآن فاغفر لی قبل أن تنأی عن بیتک داری فهذا أوان انصرافی إن کنت أذنت لی غیر راغب عنک ولا عن بیتک ولا مستبدل بک ولا به ، اللهم احفظنی من بین یدی و من خلفی وعن یمنی وعن شمالي حتی تبلغنی أهلی فاذا بلغنی أهلی فاکنفی مؤونة عبادک و عیالی فانک ولیّ ذلك من خلقتک و منی .

پھر نرم نرم پر آؤ اس کا پانی پیو پھر طے ہوئے کھو

آمین تائبون عابدون لربنا حامدون إلی ربنا راغبون إلی الله راجعون إن شاء الله
حضرت ابو عبد الله علیہ السلام جب کعبہ کو رخصت کر کے مسجد الحرام سے نکلے تو ہر شرفا مسجد کے پاس دیر تک سجدہ میں رہتے پھر کھڑے ہوتے اور وہاں سے نکلتے۔ (حسن)

۲۔ میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام کو کہ جب دواع کر کے باب مسجد سے نکلتے تو سجدہ میں جلتے پھر کعبہ کی طرف منظر کرتے کہتے
اللهم انی اقلب علی الا الہ الا انت

۳۔ میں نے حضرت کو ۲۵۰ میں کعبہ دواع کرتے ہوئے بلندی آفتاب کے وقت دیکھا کہ آپ نے بیت کا طواف کیا رکھن
یعنی کہ ہر شرفا کے بعد آغوش میں لیا سا تو یہ شرط پر اسے بھی آغوش میں لیا اور حجر اسود کو بھی اور ہاتھ سے مس کر کے ہاتھ منہ پر پھیرا پھر مقام ابراہیم پر آئے اس کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی پھر پشت کعبہ پر ملتزم کے پاس آئے اور اپنے شکم پر سے کھڑا ہٹا کر کعبہ کو لپٹے گئے پھر وہاں ٹھہرے طویل عرصہ تک دعا کرتے رہے پھر باب الحناطین سے نکلے میں نے مشاہدہ میں یہ دیکھا۔ حضرت نے بیت کو رات میں رخصت کیا رکھن یحییٰ کو آغوش میں لیا اور حجر مستطیل کو اوپر سے لیا شکم مبارک کو کھولا اور حجر کے پاس اگر بوسہ دیا اور اس کا پھر مقام ابراہیم پر اگر دو رکعت نماز اس کے نیچے پڑھی پھر طے اور بیت کی طرف لوٹے نہیں ، آپ کا قیام ملتزم براتنی دیر تھا جتنی دیر سات یا آٹھ بار طواف کیا جائے (۴)

۴۔ میں نے کہا بیت کو کہاں سے رخصت کیا جائے فرمایا مستجار کے پاس آؤ جو حجر اور باب کے درمیان ہے یہاں سے رخصت کرو پھر نرم نرم پر آؤ اس کا پانی پیو ، میں نے کہا سر پر بھی چھڑک لوں فرمایا نہیں (۵)

۵۔ فرمایا تم درانی چ چاہتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا آج تمام کرنے کے بعد سب سے آخر میں یہ کر دو کہ اپنا ہاتھ دروازہ پر رکھ کر کہو مسکین بندہ تیرے دروازہ پر ہے پس اسے جنت عطا کر (مجبور)

باب ۳۱

﴿ما یستحب من الصدقة عند الخروج من مكة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن معاویہ بن عمار ، وحفص بن البختري ، عن ابی عبد اللہ ؑ : انہ قال : ینبغي للحاج إذا قضی نسكہ و أراد أن یخرج أن یتباع بدھم تمرأ یتصدق بہ فیکون كفارة لما لکھ دخل علیہ فی حجہ من حاک أو قملۃ ستطت أو نحو ذلك .
- ۲۔ حید بن زیاد ، عن ابن سماعۃ ، عمن ذکرہ ، عن أبان ، عن ابی بصیر قال : قال أبو عبد اللہ ؑ : إذا أردت أن تخرج من مكة فاشتر بدھم تمرأ فتصدق بہ قبضة قبضة ، فیکون لک ما کان منک فی إجماعک وما کان منک بمكة .

باب ۳۲

مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے

- ۱۔ منسرایج کرنے والا جب ارکان حج ادا کر چکے اور چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرے خریدے اور تصدق کرے یہ کفارہ ہے اس کو تاہی کا جو حج میں واقع ہو گئی ہو ، جیسے بدن کو کھجنا ، جوں کا بدن سے گر جانا وغیرہ (حسن)
- ۲۔ منسرایج مکہ سے چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرے خریدو اور ایک ایک سہل صدقہ دو تاکہ احرام میں یا مکہ کے قیام میں اگر کوئی چوک ہو گئی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے (درسل)

باب ۳۳

﴿ما یجزی من العمرة المفروضة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن ابی عبد اللہ ؑ قال : إذا استبح الرجل بالعمرة فقد قضی ما علیہ من فريضة العمرة .
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن ابی نصر قال : سألت أبا الحسن ؑ عن العمرة أدا جبة ہی ، قال : نعم ، قلت : فمن تمتع بجزیۃ عنه ، قال : نعم .

باب ۲۰

عمرہ مفسر و ضہ میں کیا کافی ہے

- ۱۔ مبرا یا جب حج تمتع کا عمرہ پورا ہو گیا تو فریضہ عمرہ سے جو اس پر واجب ہے وہ پورا ہو گیا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا کیا عمرہ واجب ہے مبرا یا اس میں نے کہا جو حج تمتع کرے اس کے لئے یہ عمرہ کافی ہو گا فرمایا میں دہا

﴿باب ۲۱﴾

﴿العمرۃ المبتولۃ﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سمعت أبا عبد الله علیہ السلام يقول: إنَّ عليّاً علیہ السلام كان يقول: في كلِّ شهرِ عمرۃ.
- ۲۔ أبو عليٍّ الأشعريُّ، عن محمد بن عبد الجبار، و محمد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: في كتاب عليٍّ علیہ السلام: في كلِّ شهرِ عمرۃ.

- ۳۔ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرزبان، عن یونس، عن عليٍّ بن أبي حمزة قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام عن رجل يدخل مكة في السنة المرأة أو المراتين أو الأربعة كيف يصنع؟ قال: إذا دخل فليدخل مليّاً وإذا خرج فليخرج محلاً؛ قال: ولكلِّ شهرِ عمرۃ، فقلت: يكون أقلُّ؟ قال: لكلِّ عشرة أيامِ عمرۃ، ثم قال: وحقك لقد كان في عامي هذه السنة ستَّ عمر، قلت: لم ذلك؟ فقال: كنت مع محمد بن إبراهيم بالطائف فكان كلما دخل دخلت معه.

باب ۲۱

وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر مہینے میں عمرہ پورا کر سکتا ہے۔ (م)
- ۲۔ فرمایا کتاب علی میں ہے کہ ہر ماہ میں عمرہ ہے۔ (م)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے ایک سال کے اندر ایک بار دو بار یا چار بار

تو وہ کیا کرے۔ مندرمایا داخل ہو لہیک پکڑ کر اور نیکے محل ہو کر اور فرمایا ہر مہینہ عمرہ ہے میں نے کہا اس کے مدت بھی ہے فرمایا
دس دن میں ایک عمرہ پھر مندرمایا تیرے حق کی قسم میں نے پچھ عمرے کئے ہیں میں نے کہا وہ کیسے فرمایا میں محمد بن ابراہیم کے ساتھ
طائف میں تھا جب وہ مکہ آیا میں بھی اس کے ساتھ آیا۔ (۱۸)

﴿باب ۲﴾

﴿العمرة المبتولة في أشهر الحج﴾

۱۔ عتۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد اللہ بن
ستان، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: لا بأس بالعمرة المفردة في أشهر الحج ثم يرجع إلى
أهله

۲۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن عبد اللہ بن ستان،
عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: لا بأس بالعمرة المفردة في أشهر الحج ثم يرجع إلى أهله
إن شاء.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن
حماد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن أبي عبد اللہ عليه السلام أنه سئل عن رجل
خرج في أشهر الحج معتمراً ثم رجع إلى بلاده، قال: لا بأس وإن حج في عامه ذلك
وأفرد الحج فليس عليه دم فإن الحسين بن علي عليه السلام خرج قبل التروية يوم إلى
العراق وقد كان دخل معتمراً.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن معاوية
ابن عمار قال: قلت لأبي عبد اللہ عليه السلام: من أين افترق المتمتع والمعتمر؟ فقال: إن
المتمتع مرتبط بالحج والمعتمر إذا فرغ منها ذهب حيث شاء وقد اعتمر الحسين بن علي عليه السلام
في ذي الحجة ثم راح يوم التروية إلى العراق والناس يروحون إلى منى ولا بأس بالعمرة
في ذي الحجة لمن لا يريد الحج.

باب ۲۰

عمرہ مقطوعہ ماہ حج میں

- ۱۔ فرمایا اگر ماہ حج میں صرف عمرہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں عمرہ کے بعد اپنے گھر لوٹ آئے۔ (۱۲)
- ۲۔ ترجمہ اور پر ہے (۱۳)
- ۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص حج کے مہینے میں عمرہ کرتا ہے اور پھر اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر اس سال حج کرے اور علیحدہ حج کرے تو اس پر ستر بانی نہیں۔ امام حسین علیہ السلام یوم ترویہ سے ایک دن قبل لازم عراق ہوئے اور آپ عمرہ بجالائے۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا کہاں سے اشتراق ہوتا ہے۔ متمتع اور مستحرمین انہما یا متمتع کرنے والا مرتبط ہے حج سے اور عمرہ کرنے والا قارع ہو کر جہاں چاہے جا سکتا ہے امام حسین علیہ السلام نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں پھر یوم ترویہ راہی عراق ہوئے رجرع کا ارادہ نہ کرے وہ ذی الحجہ میں عمرہ بجالائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجمول)

﴿باب ۲۱﴾

﴿الشہور التي تستحب فيها العمرة ومن أحرم في شهر وأحل في آخر﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن حماد بن عثمان، عن الوليد بن صبيح قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: بلغنا أن عمرة في شهر رمضان تعدل حجة، فقال: إنما كان ذلك في امرأة وعددها رسول الله ﷺ فقال لها: اعتمري في شهر رمضان فهي لك حجة.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن علي بن مهزيار، عن علي بن حديد قال: كنت مقيماً بالمدينة في شهر رمضان سنة ثلاث عشرة ومائتين فلما قرب الفطر كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن الخروج في عمرة شهر رمضان أفضل أو أقبح حتى ينتضي الشهر وأنتم صومي؛ فكتب إليّ كتاباً قرأته بخطه سألت رحك الله عن أي العمرة أفضل عمرة شهر رمضان أفضل يرحمك الله.
- ۳۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن عيسى

الفرء، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أهل بالعمرة في رجب وأهل في غيره كانت عمرته لرجب وإذا أهل في غير رجب وطاف في رجب فعمرته لرجب.

۴ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن حماد بن عثمان قال: كان أبو عبد الله عليه السلام إذا أراد العمرة انتظر إلى صبيحة ثلاث وعشرين من شهر رمضان ثم يخرج مهلاً في ذلك اليوم.

۵ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أحرم في شهر وأهل في آخر فقال: يكتب له في الذي قد نوى أو يكتب له في أفضلهما.

۶ - محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المعتمر يعتمر في أي شهر السنة شاء وأفضل العمرة عمرة رجب.

۷ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أبان بن عثمان، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: العمرة بعد الحج؟ قال: إذا أمكن الموسى من الرأس.

بَابُ

عمرہ کے چہیتے

- ۱- میں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے بشرطیکہ یہ تھا اس عورت کے لئے جس سے رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تو ماہ رمضان میں عمرہ کر وہ تیرے ایک حج کے برابر ہوگا۔ (بخاری)
- ۲- میں ماہ رمضان میں ۲۳ھ میں مدینہ میں مقیم تھا جب عید الفطر کا وقت قریب آیا تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں ماہ رمضان میں عمرہ جا کر کروں یا عید تک بیٹھ دوں کہ روزے پڑھوں کون ان میں افضل ہے حضرت نے اپنے قلم سے تحریر کیا کہ شہر رمضان کے عمرہ سے افضل کون سا عمرہ ہو سکتا ہے۔ (بخاری)
- ۳- بشرطیکہ جب رجب میں عمرہ کا پہلا کرے اور مکمل ہو اس کے غیر میں تو اس کا عمرہ رجب میں شامل ہوگا اور اگر پہلا غیر رجب میں کرے اور طواف کرے رجب میں تو عمرہ رجب ہوگا۔ (مجموع)

- ۴۔ حضرت جب عمرہ کا ارادہ کرتے تو ۲۳ دس رمضان کا انتظار کرتے پھر تشریف لے جاتے۔ (ذ)
- ۵۔ پوچھا حضرت سے اس شخص کے متعلق جو احرام باندھے ایک پیسے میں اور کھوے دو ستر پیسے میں، فرمایا لکھا جائے گا اس ہینہ میں جس میں نیت کی ہے یا اس میں جو انفل ہوگا۔ (ص)
- ۶۔ فرمایا عمرہ جس ماہ میں چاہے کرے مگر انفل وہ ہے جو حرجب میں ہو۔
- ۷۔ میں نے کہا عمرہ (مفردہ) حج کے بعد کرے جب سر کے لئے استرہ دل جائے۔ (ذ)

﴿باب﴾

﴿قطع تلبیۃ المحرم وما علیہ من العمل﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن مرازم، عن ابی عبد اللہ ؑ قال: یقطع صاحب العمرة المفردة التلبیة إذا وضعت الإبل أخفافها في الحرم.
- ۲۔ حمید بن زیاد، عن ابن سماعة، عن غیر واحد، عن أبان، عن زرارة، عن ابی جعفر ؑ قال: یقطع تلبیۃ المعتمر إذا دخل الحرم.
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن صفوان بن یحییٰ، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ ؑ قال: من اعتمر من التعمیم فلا یقطع التلبیۃ حتی ینظر إلى المسجد.
- ۴۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علی، عن أبان بن عثمان، عن زرارة قال: سمعت أبا جعفر ؑ يقول: إذا قدم المعتمر مكة وطاف وسعى فإن شاء فليمض على راحلته وليلحق بأهله.
- ۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن ابن مسکان، عن ابی بصیر، عن ابی عبد اللہ ؑ قال: العمرة المبتولة يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ثم یحل فإن شاء أن یرتحل من ساعته ارتحل.
- ۶۔ ابو علی ؑ الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن عبد اللہ بن سنان، عن ابی عبد اللہ ؑ في الرجل یجعی، معتمر أعمرة مبتولة قال: یجزئه إذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة وحلق أن يطوف طوافاً واحداً بالبيت ومن شاء أن یقصر قصر.

۷۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعیل ، عن إبراهيم بن عبد الحمید ، عن عمرو بن غیرہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المتمر يطوف ويسعى ويحلق قال : ولا بد له بعد الحلق من طواف آخر .

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن رباح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن مفرد العمرة عليه طواف النساء ؟ قال : نعم .

۹۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد . عن محمد بن عیسیٰ قال : کتب أبو القاسم محمد بن موسى الرّازی إلى الرّجل يسأله عن العمرة المبتولة هل علی صاحبها طواف النساء و العمرة التي يتمتع بها إلى الحج فكتب أما العمرة المبتولة فعلى صاحبها طواف النساء و أما التي يتمتع بها إلى الحج فليس على صاحبها طواف النساء .

باب

قطع تلبیه حرم

- ۱۔ نسا یا عمره مفردہ والا تلبیہ کو قطع کرے حرم میں پہنچ کر اونٹ کے چڑنے کے سوزے اتار لئے جائیں (حسن)
- ۲۔ فرمایا جب عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو تو تلبیہ قطع کرے
- ۳۔ جو عمرہ کا احرام منزل تنعیم سے باندھے جب تک اسے مسجد الحرام نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے (حسن)
- ۴۔ جب سفر کے لئے مکہ آئے اور طواف و سعی کرے تو پھر چاہے تو اپنی سداڑی لپیٹ کر اپنے اہل و عیال سے جاملے (م)
- ۵۔ عمرہ مفردہ والا طواف بیت و سعی صفاد مردہ کے بعد محل ہو جائے اگر چاہے تو چلا جائے۔ (م)
- ۶۔ جو عمرہ مفردہ کے لئے آئے تو اس کے لئے کافی ہے طواف بیت اور سعی صفاد مردہ اور سر منڈواؤ اور بیت کا ایک طواف اگر چاہے تو تقصیر کرے۔ (م)
- ۷۔ عمرہ والا طواف کرے سعی کرے سر منڈوائے اور اس کے بعد طواف آخر کرنا ضروری ہے۔ (مجبور)
- ۸۔ میں نے کہا عمرہ مفردہ والا طواف نسا کرے فرمایا ہاں۔ (مجبور)
- ۹۔ فرمایا عمرہ مفردہ والے پر طواف نسا ہے اور عمرہ تمتع والے پر نہیں۔ (م)

باب ۲

﴿المعتمر یطأ أهله وهو محرم والكفارة فی ذلك﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُیہ عمیر ، عن أحمد بن اُیہ علی ، عن اُیہ جعفر رضی اللہ عنہ فی رجل اعتمر عمرۃ مفردة فوطئ أهله و هو محرم قبل أن یفرغ من طوافه وسعیہ قال : علیہ بدنة لفساد عمرته وعلیہ أن یقیم بمكة حتی یدخل شهر آخر فیخرج له ، إلى بعض المواقیف فیحرم منه ثم یعتمر .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علی بن رعب ، عن مسطح ، عن اُیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی الرجل یعتمر عمرۃ مفردة و یطوف بالبيت طواف الفریضة ثم ینشی أهله قبل أن یسعی بین الصفا والمروة ، قال : قد أفسد عمرته و علیہ بدنة و یقیم بمكة محلاً حتی یدخل الشهر الذی اعتمر فیہ ثم یدخل شهر آخر فیخرج إلى الوقت الذی وقته رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لأهل بلاده فیحرم منه و یعتمر .

۳۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعة ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : قال : من جاء بهدی فی عمرۃ فی غیر حج فلینحره قبل أن یحلق رأسه .

۴۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، عن معاویة ابن عمّار ، عن اُیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : المعتمر إذا ساق الهدی یحلق قبل أن یدبح .

۵۔ أبو علی الأشعری ، عن الحسن بن علی الکوفی ، عن علی بن مهزیار ، عن فضالة بن آیوب ، عن معاویة بن عمّار قال : قال أبو عبد اللہ رضی اللہ عنہ : من ساق هدیا فی عمرۃ فلینحره قبل أن یحلق و من ساق هدیا و هو معتمر نحر هدیه بالمنحر و هو بین الصفا والمروة و هو الحزوة ، قال : و سألتہ عن کفارة العمرۃ أن تكون بمكة إلا أن یؤخرها إلى الحج فیکون بمنی و تعجلها أفضل و أحب إلى .

باب ۳

کفارة اس عمرۃ والے کا جو احرام میں جماع کرے

۱۔ فرمایا اگر عمرۃ مفردة کرنے والا اپنا لیل سے جماعت کرے بحالت احرام قبل طواف سعی سے فارغ ہوئے تو اس

اک کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دو سر پہنوں کے داخل ہوتے تک مکہ میں قیام کرے پھر بقیہ مواظبت کے لئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے۔ (مجمول)

۲۔ فرمایا جو کوئی عمرہ مفردہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے اور وہ محل ہو کہ مکہ میں رہے اور جو وقت رسول خدا نے اہل شہر کے لئے عمرہ کا معین کیا ہے اس میں مکہ سے نکلے احرام باندھے اور عمرہ بجالائے۔ (مجمول)

۳۔ جو بغیر سعی کے عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ طاق راہ سے پہلے ٹھہرے۔ (مجمول)

۴۔ فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لائے وہ ذبح سے پہلے سر منڈوائے (مجمول)

۵۔ فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو سر منڈوانے سے پہلے اس کو ٹھہرے اور جو عمرہ میں ہدی لائے وہ اس کو صفا مردہ کے درمیان خود رو کے نام سے جو مذبح ہے وہاں ٹھہرے۔ میں نے کہا عمرہ کا کفارہ کہاں ہو، فرمایا مکہ میں مگر حج کے وقت تک اسے روکے اور سعی میں ہو اور اس میں جلدی کرنا افضل ہے اور مجھے پسند ہے (مجمول)

باب ۱۱

﴿الرَّجُلُ يَبِيعُ بِالْهَدْيِ تَطَوُّعًا وَيَقِيمُ فِي أَهْلِهِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن . بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يبيع بهدي مع قوم وواعدهم يوم يقدون فيه هديهم ويحرمون فيه، فقال: يحرم عليه ما يحرم على المحرم في اليوم الذي واعدهم حتى يبلغ الهدي محله؛ فقلت: أرايت إن اختلفوا في مياعدهم وابطوا في السير عليه جناح في اليوم الذي واعدهم؟ قال: لا يدخل في اليوم الذي واعدهم.

۲۔ محمد بن زیاد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن غير واحد، عن أبان، عن سلمة، عن أبي عبد الله عليه السلام أن علياً عليه السلام كان يبيع بهديه ثم يمسك عما يمسك عنه المحرم غير أنه لا يلبس يوم يواعدهم يوم ينحر فيه بدنه فيحل.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ایوب، و محمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن معاذ بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يبيع بالهدي تطوعاً ليس بواجب، قال: يواعد أصحابه يوماً فيقدونه فإذا كانت تلك الساعة اجتنب

ما یجنب المحرم إلى يوم النحر فإذا كان يوم النحر أجزء عنه .

۴۔ أبوعلیٰ الأشعریؒ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحییٰ ، عن هارون بن خارجه قال : إن مراداً بعث بیدنة وأمر أن تقلد و تشمر فی يوم کذا و کذا فقلت له : إنما یبغی أن لا یلبس الثیاب فبعثنی إلى أبي عبد الله علیه السلام بالحیرة فقلت له : إن مراداً صنع کذا و کذا و إنه لا یستطیع أن یتروک الثیاب مکان زیاد ، فقال : مره أن یلبس الثیاب ولیدبح بقره يوم الأضحی عن نفسه .

باب ہدی کو تطوعاً بھیجنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے کچھ لوگوں کے ساتھ ہدی بھیجی اور ان سے وعدہ کیا کہ فلاں روز وہ ہدی کے قلاوہ ڈالیں اور احرام باندھیں فسر یا وہ اپنے اوپر حرام کریں ہر اس چیز کو جو حرم پر حرام ہوتی ہے اور جب تک ہدی اپنے مقام پر پہنچے وہ احرام میں رہیں میں نے کہا اگر وہ اس وعدہ کے خلاف کریں اور چلنے میں تاخیر کریں تو کیا وعدہ کے دن نہ پہنچے گا اس پر کفارہ ہو گا فرمایا نہیں ، وہ محل ہو گا اس دن جس کا وعدہ اس نے ان سے کیا ہو گا۔ (مجمول)
- ۲۔ فسر یا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام ہدی بھیجتے تھے اور ہاربتے تھے ان تمام چیزوں سے جن سے ایک حرم باز رہتا ہے سوائے اس کے کہ تلخید نہیں کرتے تھے اور لے جانے والوں سے وعدہ لیتے تھے کہ روزِ نحر ، نحر کے محل ہو۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص استحباً ہدی بھیجنا چاہتا ہے فسر یا وہ اپنے اصحاب سے وعدہ لے کر یومِ معین پر اس کی گردن میں قلاوہ ڈالے ، جب وہ وقت آئے تو ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن سے ایک حرم پرہیز کرتا ہے روزِ نحر تک ، جب روزِ نحر ہو جائے تو اس کی طرف سے کافی ہو گا۔ (حسن)
- ۴۔ راوی نے کہا مراد نے بدن بھیجا اور کہا فلاں فلاں دن اس کے پٹہ ڈالا جائے اور اشعار کیا جائے ، میں نے کہا کیا وہ پاس نہ پہنچے اس نے مجھے ابو عبد اللہ کے پاس حیرہ بھیجائیں نے ان سے کہا مراد نے ایسا کیا وہ مکان زیاد میں ہوئے کہ وہ سے کہہ نہیں سکتا ، فرمایا اے حکم دہ کہ وہ کہہ نہ پھرتے رہے اور روزِ قرآن اپنی طرف سے گائے ذبح کرے۔ (م)

باب النواذر

۱۔ عذۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أسرم بن حوشب ، عن عیسیٰ بن

عبد الله ، عن جعفر بن محمد عليه السلام قال : أودية الحرم تسيل في الحِلِّ وأودية الحِلِّ لا تسيل في الحرم .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبان بن تغلب قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام في ناحية من المسجد الحرام وقوم يلبثون حول الكعبة فقال : أنرى هؤلاء الذين يلبثون والله لأصواتهم أبفض إلى الله من أصوات الحمير .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل لبى بحجة أو عمرة وليس يريد الحج ، قال : ليس بشيء ولا ينبغي له أن يفعل .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في هؤلاء الذين يردون الحج إذا قدموا مكة وطافوا بالبيت أحلوا وإذا لبوا أحرموا فلا يزال يحل ويقتد حتى يخرج إلى منى بلحج ولا عمرة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن الحسن ابن علي بن يقطين ، عن حفص المؤذن قال : حج إسماعيل بن علي بالناس سنة أربعين ومائة فمقط أبو عبد الله عليه السلام عن بنته فوقف عليه إسماعيل فقال له أبو عبد الله عليه السلام : سرفان الإمام لا يقف .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله ابن مسكان ، عن الحسن بن سري قال : قلت له : ما تقول في المقام بمنى بعدما ينفر الناس قال : إذا قضى نسكه فليقم ماشاء وليذهب حيث شاء .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله رجل في المسجد الحرام من أعظم الناس وزراً فقال : من يقف بهذين الموقفين عرفة والمزدلفة وسمى بين هذين الجبلين ثم طاف بهذا البيت وصلى خلف مقام إبراهيم عليه السلام ثم قال : في نفسه أو ظن أن الله لم يغفر له فهو من أعظم الناس وزراً .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنا عنده فذكروا الماء في طريق مكة ونقله فقال : الماء لا ينقل إلا أن ينفر به الجمل فلا يكون عليه إلا الماء .

٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن السندي بن الربيع ، عن محمد بن القاسم بن الفضيل ، عن فضيل بن يسار ، عن أحدهما عليه السلام قال : من حج ثلاث سنين متوالية ثم حج أولم يحج فهو بمنزلة مدمن الحج ؛ وروي أن مدمن الحج الذي إذا وجد الحج حج كما أن مدمن الخمر الذي إذا وجد شره .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من ركب راحلة فليوص .

١١ - محمد بن يحيى ، عن بعض أصحابه ، عن العباس بن عامر ، عن أحمد بن رزق الفشاني ، عن عبد الرحمن بن الأشج يساع الأنماط ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كانت قريش تطلع الأصنام التي كانت حول الكعبة بالمسك والعنبر وكان يفوت قبل الباب وكان يعوق عن يمين الكعبة وكان نسر عن يسارها وكانوا إذا دخلوا خرّوا سجداً ليفوت ولا ينحنون ثم يستديرون بحيالهم إلى يعوق ثم يستديرون بحيالهم إلى يسارهم ثم يلبسون فيقولون : «لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك إلا شريك هو لك تملكه وما ملك» قال : فبعت الله ذباباً أخضر له أربعة أجنحة فلم يبق من ذلك المسك والعنبر شيئاً إلا أكله وأنزل الله تعالى : «يا أيها الناس ضرب مثل فاستمعوا له وإن آتتكم بدעות من دون الله لئن يغفلوا ذباباً ولو اجتمعوا له وإن يسلبهم الذباب شيئاً لا يستنقذوه منه ضحك الطالب والمطلوب» .

١٢ - الحسين بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يلي الموسم مكى .

١٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن الحسن بن موسى ، عن غياث بن كلوب ، عن إسحاق بن عمار ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام أن علياً صلوات الله عليه كان يكره الحج والعمرة على الإبل الجالات .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن محمد بن شيرة ، عن علي بن سليمان قال : كتبت إليه أسأله عن الميت يموت بعرفات يدفن بعرفات أو ينقل إلى الحرم فأبهما أفضل ؟ فكتب : يحمل إلى الحرم ويدفن فهو أفضل .

١٥ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله جل ثناؤه : «ثم ليقتضوا تفهم» قال : هو ما يكون من

الرجل في إحرامه فإذا دخل مكة فنكلم بكلام طيب كان ذلك كفارة لذلك الذي كان منه .

١٦ - أحمد بن محمد ، عن حدثه ، عن محمد بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن القائم عليه السلام إذا قام رد البيت الحرام إلى أساسه و مسجد الرسول إلى أساسه و مسجد الكوفة إلى أساسه . وقال أبو بصير : إلى موضع التمارين من المسجد .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الرحمن بن حماد ، عن إبراهيم بن عبد الحميد قال : سمعته يقول : من خرج من الحرمين بعد ارتفاع النهار قبل أن يصلي الظهر والعصر نودي من خلفه لأصبحك الله .

٢٨ - محمد بن يحيى ، عن بنان بن محمد ، عن موسى بن القاسم ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل جعل جاريتة هدياً للكعبة كيف يصنع ؟ فقال : إن أبي أتاه رجل قد جعل جاريتة هدياً للكعبة فقال له : قوم الجارية أو معها ثم مر نادياً يقوم على الحجر فينادي : أأمن قصرت به نفقته أو قطع به أو نفذ طعامه فليات فلان بن فلان ومرة أن يعطي أو لا فأولاً حتى ينفذ فمن الجارية .

١٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عتبة بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تلد يوم عرفة كيف تصنع بولدها أبطاف عنه أم كيف يصنع به ؟ قال : ليس عليه شيء .

٢٠ - محمد بن يحيى ، وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت : جعلت فداك كان عندي كبش سمين لأضحى به فلمأ أخذته وأضجمته نظر إلي فرحمته ورققت عليه ثم إنني ذبحته ، قال : فقال لي : ما كنت أحب لك أن تفعل ، لا تربين شيئاً من هذا ثم تذبحه .

٢١ - محمد بن يحيى ، عن حمدان بن سليمان ، عن الحسن بن محمد بن سلام ، عن أحمد بن بكر بن عصام ، عن داود الرقي قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام ولي علي رجل مال قد خفت نوايا فشكوت إليه ذلك فقال لي : إذا صرت بمكة فطف عن عبد المطلب طوافاً وصل ركعتين عنه وطف عن أبي طالب طوافاً وصل عنه ركعتين وطف عن عبد الله

طوافاً وصل عنه ركعتين وطف عن آمنة طوافاً وصل عنها ركعتين وطف عن فاطمة بنت أسد طوافاً وصل عنها ركعتين ثم ادع أن يرد عليك مالك ، قال : ففعلت ذلك ثم خرجت من باب الصفاد إذا غربي واقف يقول : يا داود حبستني تعال أقبض مالك . ٢٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمر قال : كنا بمكة فأصابنا غلاء

من الأضاحي فاشترينا بدينار ثم بدينارين ثم لم نجد بقليل ولا كثير فرفع هشام المكاربي رقعة إلى أبي الحسن عليه السلام وأخبره بما اشترينا ثم لم نجد بقليل ولا كثير ، فوقع : انظروا الثمن الأول والثاني والثالث ثم تصدقوا بمثل ثلثه

٢٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، و محمد بن أبي حمزة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يبيع عن آخر فاجترح في حبه شيئاً يلزمه فيه الحج من قابل أو كفارة ؟ قال : هي للأول تامة و على هذا ما اجترح .

٢٤ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان ، عن أبي الحسن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال : إنني أهديت جارية إلى الكعبة فأعطيت خمسمائة دينار فماتت ، قال : بها ثم خذ منها ثم قم على هذا الحائط - حائط الحجر - ثم ناد وأعط كل منقطع به وكل محتاج من الحاج .

٢٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، و الحجاج ، عن ثعلبة ، عن أبي خالد القمط ، عن عبد الخالق الصيقل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « ومن دخله كان آمناً » فقال : لقد سألتني عن شيء ما سألتني أحداً إلا من شاء الله قال : من أم هذا البيت و هو يعلم أنه البيت الذي أمره الله عز وجل به و عرفنا أهل البيت حق معرفتنا كان آمناً في الدنيا والآخرة .

٢٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل الخثمي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إننا إذا قدمنا مكة ذهب أصحابنا بطوفون و يتركوني أحفظ متاعهم ؟ قال : أنت أعظمهم أجراً .

٢٧ - بإسناده ، عن ابن أبي عمير ، عن مرزبان حكيم قال : زاملت محمد بن مصادف فلمّا دخلنا المدينة اعتلت فكان يمضي إلى المسجد يدعني وحدي فشكوت ذلك إلى

مصادف فأخبر به أباعبدالله عليه السلام فأرسل إليه فعودك عنده أفضل من صلاتك في المسجد .

٢٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضال ، عن سفيان بن إبراهيم الجريري ، عن الحارث بن العصرة الأسدي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنت دخلت مع أبي الكعبة فضلى على الرخامة الحمراء بين العمودين فقال : في هذا الموضع تعاهد القوم إن مات رسول الله ﷺ أوقل ألا يردوا هذا الأمر في أحد من أهل بيته أبداً ، قال : قلت : ومن كان ، قال : كان الأول والثاني وأبو عبيدة بن الجراح و سالم ابن الحبيبة .

٢٩ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل أمير المؤمنين صلوات الله عليه عن إساف و نائلة و عبادة قریش لهما ، فقال : نعم كانا شابین مسیحین و كان بأحدهما تأنيث و كانا يطوفان بالبيت فصادقا من البيت خلوة فأراد أحدهما صاحبه ففعل فمسخهما الله فقالت قریش : لولا أن الله رضي أن يعبد هذان معه ماحو لهما عن حالهما .

٣٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن علي بن أبي عبدالله ، عن الحسين بن يزيد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول - وقد قال له أبو حنيفة - : عجب الناس منك أمس وأنت بعرفة تماكس بيدك أشد مكاساً يكون ، قال : فقال له أبو عبدالله عليه السلام : وما الله من الرضا أن أغني في مالي ، قال : فقال أبو حنيفة : لا والله ما الله في هذا من الرضا قليل ولا كثير و ما نجيتك بشي ، إلا جئتنا بمالا نخرج لنا منه .

٣١ - سهل ، عن علي بن أسباط ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا ينبغي لأحد أن يحتبي قبالة الكعبة .

٣٢ - سهل ، عن منصور بن العباس ، عن ابن أبي نجران - أو غيره - عن حنان ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : شكت الكعبة إلى الله عز وجل ما تلقي من أنفاس من المشركين ، فأوحى الله إليها قري كعبة فإني مبد لك بهم قوماً ينتظفون بقضبان الشجر فلما بعث الله محمداً ﷺ أوحى إليه مع جبرئيل عليه السلام بالسواك و الخلل .

٣٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن بعض

أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : تكون بمكة أو بالمدينة أو بالحيرة أو المواضع التي يرجى فيها الفضل فربما خرج الرجل يتوضأ فيجبى وآخر فيصير مكانه قال : من سبق إلى موضع فهو أحق به يومه وليلته .

۳۴ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أخطأ أدى عن طريق مكة كتب الله له حسنة ومن كتب له حسنة لم يعد به .

۳۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يزال العبد في حد الطواف بالكعبة مادام حلق الرأس عليه .

۳۶ - أحمد بن محمد ، عن علي بن إبراهيم التيمي ، عن علي بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان أيام الموسم بعث الله عز وجل ملامكة في صور الآدميين يشترون ستاع الحاج والتجار ، قلت : فما يضمنون به ؟ قال : يلقونه في البحر .

۳۷ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الحسين بن مسلم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يوم الأضحية في اليوم الذي يصام فيه ويوم العاشوراء في اليوم الذي يفطر فيه .

بَابُ

لُؤَادِر

- ۱ - لُؤَادِر حرم کی زمین بلند ہونے کی وجہ سے پانی بہتا ہے جن کی طرف اور جن کا پانی کعبہ حرم کی طرف نہیں آتا (من) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نقاء حرم کو مقام جن پر صوری بلندی حاصل ہے اسی طرح محمد و آل محمد کو عوام الناس پر فوقیت دہری حالت ہے (من)
- ۲ - میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور پت سے دو کعبہ کے گرد تبلیہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا تم ان لوگوں کو دیکھ سہے ہر جہر تبلیہ کر رہے ہیں خدا کے نزدیک ان کی آواز گدے کی آواز سے بھی زیادہ بڑی ہے (من)

- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص بغیر ارادہ حج، حج یا عمرہ کا تمیز کرے تو فرمایا بیکار ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا ان لوگوں کے متعلق جو حج ائصال کریں کہ جب مکہ آئیں بیت کا طواف کریں تو محل ہوئے اور جب تلبیع کریں تو احرام میں ہوئے اسی طرح کبھی کثرت کی بھی ہندش یہاں تک کہ وہ مکان کی طرف جائیں بغیر حج و عمرہ کے۔ (حسن)
- ۵۔ محمد بن اسماعیل نے سئلہ میں لوگوں کے ساتھ کیا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام اپنے فخر سے گریز فرماتے اسماعیل بن جبر کے حضرت نے فرمایا تم چلو امام توقف نہیں کرتا۔ (م)
- ۶۔ میں نے کہا آپ فرماتے ہیں منیٰ میں قیام کے متعلق جبکہ دوگ چل دیں تو فرمایا جب مناسک ادا کر لے تو جب تک چاہو ٹھہرو جب چاہو چل دو۔ (مجموع)
- ۷۔ ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت سے پوچھا سب سے زیادہ گنہگار کون ہے فرمایا جو ان دونوں موقعوں عرفہ و مزدلفہ میں وقوف کرے اور ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم کے پچھلے نماز پڑھے پھر اپنے دل میں کہے یا کائن کرے کہ اللہ اس کے گناہ نہیں بخشنے گا یہ سب سے بڑا گنہگار ہے کہ اللہ کی رحمت سے نا پس ہو جائے۔ (مرسل)
- ۸۔ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھے لوگوں نے پانی کا ذکر کیا مکہ کے راستہ میں اور اس کے وزن کا۔ فرمایا اتنا بار گھیر لو کہ اگر جد اگانہ اونٹ پر لاد دیا جائے کہ پانی کے سوا اور کچھ اس پر نہ ہو۔ (مجموع)
- ۹۔ فرمایا جو کھانا تیس سال پہلے در پہنچ کرے تو پھر حج کرے یا نہ کرے وہ بھرتہ دار کی طرح کرنے والوں کے ہو جائے اور مدینہ آج سے مراد وہ ہے کہ جب موقع پائے حج کرے جیسے دائم الخمر کہ جب اسے کہیں شراب پئے۔ (مجموع)
- ۱۰۔ فرمایا جو سواری پر بیٹھے اسے چاہیے کہ وہ بیت کرے۔ (۱۶)
- ۱۱۔ فرمایا قریش انہوں پر جو کعبہ کے گرد تھے مشک و عنبر ملتے تھے بغوث بت دروازہ بیت کے سامنے تھا یعقوب کعبہ کے داہنی طرف اور سرایہیں طرف تھا۔
- اور جب حرم میں داخل ہوتے تو بغوث کو سجدہ کرتے اس کے سامنے جھکتے نہتے پھر سر کی طرف آکر ہتھیلیک الٹ کر خدا نے ایک مکھی کو بھیجا جو سبز رنگ کی اور چار پیروں والی تھی وہ سارا مشک و عنبر چاٹ گئی، اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔
- ۱۲۔ لوگو یہ ایک مثال ہے اسے کان لگا کر سنو! اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں انہوں نے تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی۔ اگر وہ سب جمع ہو کر بھی چاہیں تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ مکھی اگر ان کی کوئی چیز لے اڑے تو وہ اس کو اس سے لے نہیں سکتے کتنے کھو رہے ہیں طالب و مطلوب (م)
- ۱۳۔ موسم حج کی امیری امیر حاج سے متعلق ہے نہ امیر مکہ سے (م)

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ بن عباسؓ خوراد نمون پرچ و عمرہ کرنا مکروہ جانتے تھے (م)

۱۴۔ جو شخص عنفات میں مرتبے سے حرم میں لا کر دفن کرنا افضل ہے (م)

۱۵۔ فرمایا اس آیت کے متعلق ”ہم“ ليقضوا نفسم پھر اپنی بنیاست دور کریں، یعنی جب تک احرام میں ہے رنخن کھڑا ناہل کے زیادہ مال صاف کر دانا وغیرہ اور جب مکہ میں آئے تو ذکر اپنی کرتے تاکہ ان فرد گزاشتوں کا کفارہ ہو جائے جو بحالت احرام ہو گئی ہوں۔ (مرسل)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب تا تم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کو مسجد رسول اللہ مسجد کو کوفہ کو اس کی اصل بنیادوں پر لائیں گے ابو بصر نے کہا اس جگہ تک جو مسجد سے متعلق تھی۔ (مرسل)

۱۷۔ فرمایا جو کوئی حرمیں سے سوایح بلند ہونے کے بعد قبل نماز ظہر و عصر پڑھنے کے چلے جائے پھر سے پکارنا والا کہے گا اللہ تیرا بھلا نہ کرے۔ (مجبور)

۱۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی کینز تحفہ میں دیا تو وہ کیا کرے فرمایا میرا والد (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنی کینز کچھ کی نذر کی تھی حضرت نے فرمایا چاہے اس کی قیمت خود دے یا بیچ ڈالے۔ پھر اس سے کہو کہ عجب کے پاس کھڑے ہو کر ندا کرے، میں نے پاس نقد نہ رہا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس پہلے آنے والوں کو دیتا جائے تا (ایک حکم جاری ہے کی قیمت ختم ہو جائے۔ (مجبور)

۱۹۔ پوچھا ایک عورت یوم عرفہ پر جنتی ہے تو کیا کرے آیا اس کی طون سے طوان کرے۔ فرمایا کچھ نہیں کرنا۔ (مجبور)

۲۰۔ میں نے کہا میرے پاس ایک مونا تازہ مینڈھا ذبح کرنے کے لئے تھا میں نے اسے پکر کھا لیا تو وہ کھینے لگا مجھے اس پر رحم آیا اور دل میں نرمی پیدا ہوئی مگر میں نے اسے ذبح کر دیا۔ فرمایا میں تمہارے لئے اسے اچھا نہیں سمجھتا کسی پالتو جانور کو ذبح نہ کرو۔ (مجبور)

۲۱۔ میں نے کہا میرا ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کا تپہ نہیں فرمایا جب تم مکہ پہنچو تو حضرت عبد المطلب، حضرت ابوطالب حضرت عبد اللہ، حضرت آمنہ، حضرت فاطمہ بنت اسد ہر ایک کے نام سے طواف کرو اور ہر طواف کے بعد ان کی طون سے دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے دعا مانگو رو پیہ مل جائے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا پھر جب میں باب صفا سے نکلا تو میرا قرضداری کھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے داؤد

میں تمہاری وجہ سے رکا ہوا ہوں آؤ اپنا مال لے لو۔ (مجبور)

۲۲۔ ہم مکہ میں تھے کہ قربانی کے جانور گراں ہو گئے۔ ہم نے پہلے ایک دینار میں خرید پھر دو میں پھر ترم میں ملاز زیادہ میں۔ کہاہ
والا ہشام ثانی میرا خدا امام رضا علیہ السلام کے پاس لے گیا حضرت نے تحریر فرمایا پہلی اور دوسری قیمت دیکھو پھر
تیسری قیمت تصدق کر دو (مجبور)

۲۳- میں نے کہا ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کو جاتا ہے اور اس کے حج میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سال آئندہ حج کرنا لازم ہو جاتا ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے سفر یا پیلے شخص کا حج تو پورا ہو گا اور جہ غلطی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار اخیر ہے (م)

۲۴- میں نے کہا میں نے ایک کمینز کعبہ کو نذر دی تھی اس کی قیمت ملتی ہے فرمایا بیچ ڈالو اور اس کی قیمت لے کر حجر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور تندر کر دو اور جو حاجی ضرور تمہارا سے دور (م)

۲۵- میں نے آبیہ منے و خلیلہ کاٹنے آٹھ ماہ کے معنی پوچھے فرمایا تم نے ایسا سوال کیا جو کہنے میں پوچھا۔ سنو جو شخص جو کوئی اس کو کہے یہ جان کر آئے کہ یہ وہ گھر ہے کہ حبش آئے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیت کو اس طرح پہچانے جو حق معرفت ہے تو وہ دنیا و آخرت میں امن سے رہے گا۔ (م)

۲۶- میں نے کہا ہم مکہ آئے میرے ساتھی طواف کرنے لگے اور مجھے اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا سفر یا تیرا ان سے زیادہ ہے (م)

۲۷- میں محمد بن مصافح کا ہمسفر تھا جب ہم پہنچے تو میں بیمار ہو گیا وہ مجھے اکیسلا چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا اس کی اطلاع ابو عبد اللہ کو دی گئی آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تمہارا اس کے پاس بیٹھا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر تھا۔ (م)

۲۸- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انھوں نے دونوں ستونوں کے درمیان رخامتہ الخمر پر نماز پڑھی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز اہلبیت میں سے کسی کی طرف ہرگز نہ دینا میں نے کہا وہ کون لوگ تھے فرمایا اول و ثانی اور ابو عبیدہ بن جراح اور سالم بن جبشہ۔ (م)

۲۹- فرمایا کہ کسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے اسات اور ناکہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ قریش ان کی پوجا کیوں کرتے تھے فرمایا وہ دو جوان تندرست تھے اور ان میں سے ایک عذت تھا یہ دونوں طواف بیت کر رہے تھے اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا پس ایک نے اپنے ساتھی سے خلوت کی پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مسح کر دیا قریش نے کہا اللہ اگر اس پر راضی نہ ہوتا کہ اس کی عبادت کی جائے تو ان کو اس حالت میں کیوں لاتا۔ (م)

۳۰- حضرت نے فرمایا کہ ابو حنیفہ نے کہا کل جبکہ آپ عرفات میں تھے آپ کے ایک امیر نے لوگوں کو تعجب میں ڈالا۔ آپ نے اپنے بدن فریدے میں قیمت کم کرانے کے لئے برا بھلا کیا حضرت نے فرمایا اللہ اس سے راضی نہیں ہوتا کہ میں اپنے ال میں بے پردہائی کروں ابو حنیفہ نے کہا واللہ اس میں اللہ کی رضی نہیں کم ہو یا زیادہ ہم آپ کے پاس وہی چیز لاتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ (م)

۳۱- فرمایا جابر نہیں کسی کے لئے کہ پشت اور ہنڈلیاں کھولے ہوئے کعبہ کے سامنے آئے۔ (م)

- ۳۲۔ فرمایا کہ نے ربزبان حال، اللہ سے شکایت کی مشرکین کی نجس سانسوں کی، خدا نے وحی کی میں ان کو بدل دیا گا ایسے لوگوں سے جو دانتوں کو صاف کر کے درخت کی شاخ سے، جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مبعوث کیا تو خدا نے جبریل علیہ السلام کو مہر اک اور ظلال کے ساتھ بھیجا۔ (م)
- ۳۳۔ میں نے کہا اگر ہم مکہ مدینہ، حیرہ یا کئ اور نفیلت والی جگہ ہوں اور ایک شخص وہاں وضو کر رہا ہو دوسرا شخص اس کی جگہ پر آکر بیٹھ جائے۔ نہ فرمایا جو پہلے بیٹھا ہے حق اس کا ہے دن ہو یا رات۔
- ۳۴۔ نہ فرمایا جو کسی تکلیف دہ امر کی وجہ سے مجبوراً راہ مکہ سے ہٹ گیا ہو اس کے نام پر خدا انکی لکھتا ہے اور جس کے نام پر نیکی لکھی جائے وہ معذب نہ ہوگا۔ (م)
- ۳۵۔ نہ فرمایا جب تک حلق راس نہ ہو حد طواف کعبہ سے دھٹے۔ (م)
- ۳۶۔ نہ فرمایا موسم حج میں اللہ ملائکہ کو انسانی صورت میں بھیجتا ہے تاکہ وہ حاجیوں اور تاجروں کا سامان خریدیں مکہ اور مدینہ میں تجارت کے فروغ کے لئے، میں نے کہا وہ کیا کرتے ہیں فرمایا دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ (م)
- ۳۷۔ فرمایا یوم النہی ان دنوں میں سے ہے جن میں روزہ رکھا جاتا ہے اور یوم عاشورہ ان ایام میں سے ہے جس میں روزہ افطار کر لیا جاتا ہے۔

﴿ ابواب الزیارات ﴾

﴿ باب ۲۱ ﴾

﴿ زیارة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ﴾

- ۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عیسی، عن ابن ابی نجران قال: قلت لأبی جعفر علیہ السلام: جعلت فداک ما لمن زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعمداً؟ فقال: له الجنة.
- ۲۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن حریر، عن فضیل بن یسار قال: إن زیارة قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و زیارة قبور الشهداء و زیارة قبر الحسین علیہ السلام تعدل حجة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.
- ۳۔ أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن أبان، عن السدوسی، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أتاني زائراً كنت شفيعه يوم القيامة.
- ۴۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن عثمان بن عيسى، عن المغلى أبي شهاب قال: قال الحسين علیہ السلام لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يا أبا عبد الله ما لمن زارك؟ فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ﷺ: يا بني من زارني حياً أوميتاً أوزار أباك أوزار أخاك أوزارك كان حقاً علي أن أؤدّه يوم القيامة وأخلصه من ذنوبه .

۵۔ علی بن محمد بن بندار ، عن ابراہیم بن اسحاق ، عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن ابي حجر الأسلمی ، عن ابي عبد اللہ ﷺ قال : قال رسول اللہ ﷺ : من أتى مكة حاجاً ولم يزرني إلى المدينة جفوته يوم القيامة ومن أتاني زائراً وجبت له شفاعتي ومن وجبت له شفاعتي وجبت له الجنة ومن مات في أحد الحرمين مكة والمدينة لم يعرض ولم يحاسب ومن مات مهاجراً إلى الله عز وجل حشر يوم القيامة مع أصحاب بدر .

باب ۱۲ زیارت نبی صلعم

- ۱۔ جو رسول کی زیارت کرے اس کے لئے جنت ہے ۔ (۱)
- ۲۔ زیارت قبر رسول ، قبور شہداء اور قبر امام حسین کا ثواب برابر ہے اس کے ثواب کے جو رسول اللہ کے ساتھ ہو (موتی)
- ۳۔ شریا حضرت رسول خدا نے جو میری قبر کی زیارت کو آئے گا تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا ۔ (محبول)
- ۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے ، فرمایا اے فرزند جبرئیل یا میرے پریمی زیارت کرے یا تمہارے باپ ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملوں گا اور گناہوں سے اسے نجات دلاؤں گا ۔ (محبول)
- ۵۔ رسول اللہ نے فرمایا جو حج کرنے مکہ آئے اور مدینہ آکر میری زیارت نہ کرے تو روز قیامت اس سے الگ رہوں گا اور جو میری زیارت کرے گا تو میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی اور میری شفاعت پر اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو حرمین میں کسی جگہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا تو روز قیامت اس سے محاسب نہ ہوگا اور جو راع خدا میں ہیست کرے آئے گا وہ امیاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا ۔ (م)

باب ۱۳

﴿اتباع الحج بالزيارة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيہ ، عن ابن ابي عمیر ، عن عمر بن اذينة ، عن زرارة ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنما أمر الناس أن يأتوا هذه الأحجار فيطوفوا بها ثم يأتونا فيخبرونا بولايتهم و يعرضوا علينا نصرهم .

۲۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن عمار بن مروان ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : تمام الحج لقاء الإمام .

۳۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن علي بن أسباط ، عن يحيى بن يسار قال : حججنا فمررنا بأبي عبد الله عليه السلام فقال : حاج بيت الله و ذوار قبر نبيه عليه السلام و شيعه آل محمد ! هنئنا لكم .

۴۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن سليمان ، عن زياد القندي ، عن عبد الله بن سنان ، عن ذريح المحاربي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن الله أمرني في كتابه بأمر فأحب أن أعمله ، قال : وما ذاك ، قلت : قول الله عز وجل : " ثم ليقتضوا نفثهم وليوفوا نذرهم " قال : ليقتضوا نفثهم لقاء الإمام وليوفوا نذرهم تلك المناسك ، قال : عبد الله بن سنان فأبيت أبا عبد الله عليه السلام فقلت : جعلت فداك قول الله عز وجل : " ثم ليقتضوا نفثهم وليوفوا نذرهم " قال : أخذ الشارب وقص الأظفار وما أشبه ذلك ، قال : قلت : جعلت فداك إن ذريح المحاربي حدثني عنك بأنك قلت له : " ليقتضوا نفثهم " لقاء الإمام وليوفوا نذرهم تلك المناسك ، فقال : صدق ذريح و صدقت إن للقرآن ظاهراً و باطناً و من يحتمل ما يحتمل ذريح ؟ !

باب

لقار امام

- ۱۔ فرمایا لوگ ان بھڑی جگہوں میں آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و نفرت کی خبر دیں ، (حسن)
- ۲۔ فرمایا تمام حج موقوف ہے لقار امام پر (حسن)
- ۳۔ راوی کہتا ہے ہم نے حج کیا اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گئے آپ نے فرمایا اے بیت اللہ حاجیو ، تمہاری کے زائر و اور آل محمد کے شیعو ، مبارک ہو تمہیں ۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اپنی کتاب میں ایک امر کا پس میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا اللہ نے فرمایا ہے اپنی شافقت کو دور کرو اور اپنی نذر و کو فاکر و فرمایا شافقت دور کرنے سے مراد ہے لقار امام اور

نذریں و قارنے سے مراد ہے مناسک کا ادا کرنا۔ عبد اللہ بن سنان نے کہا میں حضرت کے پاس آیا اور اسی آیت کا مطلب پوچھا منہ یا کثافت دور کرنے سے مراد ہے مونچھیں کٹوانا، ناخن کٹوانا اور جواں سے شاہد میں نے کہا میں نے ذریعہ المبارکت سے منسلک ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کثافت دور کرنے سے لغو مراد ہے اور تدور سے مراد مناسک ہیں۔ منہ یا ذریعہ نے سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا، مگر ان کے دو بطن ہیں ظاہر اور باطن اور کون طاقت رکھتا ہے اس امر کے اٹھانے کی جودریکے اٹھا ہے وہ،

﴿باب ۲۱﴾

﴿فضل الرجوع الى المدينة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن هشام بن المنثی، عن سدير، عن ابی جعفر علیہ السلام قال: ابدؤا بمكة واختموا بها.
- ۲۔ علی بن محمد بن عبد اللہ، عن أحمد بن ابی عبد اللہ، عن ایہ، قال: سألت اباجعفر علیہ السلام أبده بالمدينة أو بمكة؟ قال: أبده بمكة واختم بالمدينة فإنه أفضل.

باب ۲۲

مدینہ جانے کی فضیلت

- ۱۔ منہ یا مکہ سے شروع کرو اور ہم پر ختم کرو۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے کہا مدینہ سے شروع کرو یا مکہ سے فرمایا مکہ سے شروع کرو کیونکہ یہ افضل ہے۔ (مجموع)

﴿باب ۲۳﴾

﴿دخول المدينة وزيارة النبي صلى الله عليه والدعاء عند قبره﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان؛ و ابن ابی عمیر، عن معاذ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها أو حين تدخلها ثم تأمّن قبر النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم تقوم فتسلم على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم تقوم عند الأسطوانة المقدمة من جانب القبر الأيمن عند رأس القبر عند زاوية القبر وأنت مستقبل القبلة ومنكك الأيسر إلى جانب القبر ومنكك الأيمن مما يلي المنبر، فإنه موضع رأس رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وتقول:

«أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وأشهد أنك رسول الله، وأشهد أنك محمد بن عبد الله، وأشهد أنك قد بلغت رسالات ربك ونصحت لأمتك، وجاهدت في سبيل الله، وعبدت الله [مخلصاً] حتى أتاك اليقين بالحكمة والموعظة الحسنة وأدبت الذي يليك من الحق وأنتك قد روفقت بالمؤمنين وغلظت على الكافرين فبلغ الله فضل شرف علي المكرميين، الحمد لله الذي استتقنا بك من الشرك والفسالة، اللهم فاجعل صلواتك وصلوات ملائكتك المقربين وعبادك الصالحين وأنبيائك المرسلين وأهل السموات والأرضين ومن سبج لك يا رب العالمين من الأولين والآخرين على محمد عبدك ورسولك ونيبك وأمينك ونجيتك وحبيبك وشفيعك وخاصتك وصفوتك وخيرتك من خلقك، اللهم أعطه الدرجة والوسيلة من الجنة وابنه مقاماً محموداً ينبطه به الأولون والآخرون، اللهم إنك قلت: «ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا لله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله تواباً رحيماً» وإنني أتيت نبيك مستغفراً تائباً من ذنوبي وإنني أتوجه بك إلى الله ربي وربك ليغفر لي ذنوبي».

٢- أبو علي الأشعري، عن الحسين بن علي الكوفي، عن علي بن مهزيار، عن الحسن بن علي بن عثمان بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن علي بن جعفر، عن أخيه أبي الحسن موسى، عن أبيه، عن جده عليه السلام قال: كان أبي علي بن الحسين عليه السلام يقف على قبر النبي صلى الله عليه وآله فيسلم عليه ويشهد له بالبلاغ ويدعو بما حضره ثم يسند ظهره إلى المروة الخضراء الدقيقة العرض مما يلي القبر وبلترقى بالقبر ويسند ظهره إلى القبر ويستقبل القبلة فيقول: «اللهم إليك ألبأت ظهري وإلى قبر محمد عبدك ورسولك أسندت ظهري والقبلة التي رضى لمحمد صلى الله عليه وآله استقبلت، اللهم إنني أصبحت لا أملك لنفسي خيراً أرجو ولا أدفع عنها شراً ما أخطر عليها وأصبحت الأمور بيدك فلا فقير أفقر مني إنني لما أنزلت إلي من خير فقير، اللهم أرددني منك بخير فإنه لا راد لفضلك، اللهم إنني أعوذ بك من أن تبدل اسمي أو تغير جسمي أو تنزل نعمتك عني، اللهم كرمني بالتقوى وجملي بالنعم واغمرني بالعافية وارزقني شكر العافية».

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ قَالَ :
قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ قَبْرِهِ ؟ فَقَالَ : قُلْ : « السَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لَأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى أَمَّاكَ الْيَقِينُ
فَجَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ ، الْكَلِمُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ » .

٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ،
عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام انْتَهَى إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ
صلى الله عليه وآله فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ : « أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي اجْتَنَبَكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَى بِكَ أَنْ
يُصَلِّيَ عَلَيْكَ » ثُمَّ قَالَ : « إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا » .

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ،
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ لَهُمْ : مَرُّوا بِالْمَدِينَةِ فَسَلِّمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صلى الله عليه وآله مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ كَانَتْ الصَّلَاةُ تَبْلُغُهُ مِنْ بَعِيدٍ

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ
عليه السلام ^(١) عَنِ الْمَرِّ فِي مَوْخَرِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَلَا أَسْلَمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ
أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يُصْنَعُ ذَلِكَ ، قُلْتُ : فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَسْلِمُ مِنْ بَعِيدٍ لَا يَدْنُو مِنَ الْقَبْرِ ؟
فَقَالَ : لَا ، قَالَ : سَلِّمْ عَلَيْهِ حِينَ تَدْخُلُ وَحِينَ تَخْرُجُ مِنْ بَعِيدٍ .

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ
أَيُّوبَ ، عَنْ مَعَارِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : صَلُّوا إِلَى جَانِبِ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله
وَإِنْ كَانَتْ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِينَ تَبْلُغُهُ أَيْنَمَا كَانُوا .

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا
قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عليه السلام وَهَارُونَ الْخَلِيفَةَ وَعَيْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَجَعْفَرَ بْنَ
يَحْيَى بِالْمَدِينَةِ فَدَجَّأُوا إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : هَارُونَ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : تَقْدُمُ فَأَبِي
فَتَقْدُمُ هَارُونَ فَسَلِّمْ وَقَامَ نَاحِيَةً وَقَالَ عَيْسَى بْنُ جَعْفَرٍ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : تَقْدُمُ فَأَبِي
فَتَقْدُمُ عَيْسَى فَسَلِّمْ وَوَقَفَ مَعَ هَارُونَ ، فَقَالَ : جَعْفَرُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : تَقْدُمُ فَأَبِي فَتَقْدُمُ

جعفر فسلم ووقف مع هارون وتقدم أبو الحسن عليه السلام فقال : السلام عليك يا أبا أسد
الله الذي اصطفاك واجتباك وهداك وهدى بك أن يصلي عليك ، فقال : هارون لعيسى :
سمعت ما قال ؛ قال : نعم ، فقال هارون : أشهد أنه أبوه حقاً

ہاجل

دخول مدینہ زیارت نبی

۱۱۔ منہر یا جب مدینہ میں داخل ہو تو داخلہ سے پہلے غسل کرو یا داخلہ کے وقت پھر قرنی کے پاس جا کر سلام کرو منہر
اس ستون کے قریب کھڑے ہو جو قبر کے دائیں طرف ہے قبر کے سر کے گزشتہ کے پاس اور رو بہ قبلہ ہو، تمہارا پایاں کندھا
جانب قبر ہو اور داہنا متصل قبر کیونکہ سر اقدس رسول اللہ کا یہی جگہ ہے اور کہو۔

« أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله
وأشهد أنك رسول الله ، وأشهد أنك محمد بن عبد الله ، وأشهد أنك قد بلغت
رسالات ربك ونصحت لأمتك ، وجاهدت في سبيل الله ، وعبدت الله [مخلصاً]
حتى أتاك اليقين بالحكمة والموعظة الحسنة وأدبك الذي عليك من الحق
وأنت قد روفت بالمؤمنين وغلظت على الكافرين فبلغ الله بك أفضل شرف عمل
المكرمين ، الحمد لله الذي استنقذنا بك من الشرك والضلالة ، اللهم فاجعل
صلواتك و صلوات ملائكتك المقربين و عبادك الصالحين و أنبيائك المرسلين و أهل
السموات والأرضين و من سبغ لك يا رب العالمين من الأولين والآخرين على محمد
عبدك و رسولك و نبيك و أمينك و نجيبك و حبيبك و صفيك و خاصتك و صفوتك
و خيرتك من خلقك ، اللهم أعطه الدرجة و الوسيلة من الجنة و أبغضه مقاماً محموداً
يفضله الأولون و الآخرون ، اللهم إنك قلت : « ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤك
فاستغفروا لله و استغفروا لمرسلهم لوجدوا الله تواباً رحيماً » وإنني أتيت نبيك
مستغفراً تائباً من ذنوبي وإنني أتوجه بك إلى الله ربي و ربك ليغفر لي ذنوبي » .

میں گراہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے عہد و رسول میں اور یہ کہ آپ اللہ کے

رسول ہیں اور پسر عبد اللہ بھی اور یہ کہ آپ نے فدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کردی اور راہِ خدا میں جہاد کیا اور رستے وقت تک اللہ کی عبادت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیا اور جو حق ادا کرنے کا تھا اس طرح ادا کیا اور آپ مومنین پر مہربان ہیں اور کافروں پر سخت اللہ تعالیٰ نے تمام صاحبِ کرامت انبیاء پر آپ کو شرف بخشا ہے۔

فدا کا شکر ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم شرک سے بچا گئے یا اللہ تیری صلوٰۃ ہو، تیری تبرکے ملائکہ مقررین کی عبادت مخلصین کی تیرے انبیاء و مرسلین کی اور اہل سموات و ارض کی اور ان سب کی جو تیری تسبیح کرتے ہیں اولین سے ہوں یا آخرین سے، محمد اپنے عہد و رسولِ دینی و امین و نبی و حبیب و صفی و خاصہ و صاحبِ صفات اور تمام مخلوق میں اپنے بہترین بندہ پر یا اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ درجہ و وسیلہ عطا کر اور اس مقام محمود کو عطا کر جو باعثِ عظمیٰ و اولین و آخرین کے لئے، یا اللہ تو نے سزا پایا ہے اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیلئے تمہارے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول بھی سفارش کریں تو اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے یا اللہ میں تیرے ہی کے پاس استغفار اور توبہ کرتا ہوا آیا ہوں اپنے گناہوں سے، اے رسول میں اپنے اور آپ کے رب اللہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ آپ کے واسطے میرے گناہ بخش دے۔

۲۔ سنہ ۵۱۰ھ میں امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام قبر نبی پر آئے اور سلام کیا اور گودہاں کی ان کی تبلیغ کی اور پھر اپنی پیٹھ پر مردہ خضر اہل بیت لگانے جو متعلق قبر تھا اور قبر سے پٹ لگے اور اپنی پشت کو قبر سے لگا کر اور رو بہ قبلہ ہو کر شرمایا

اللَّهُمَّ اِيْلِكَ الْجَنَاتُ ظَهَرِي
و اِلَى قَبْرِ نَجْدِ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ اَسْنَدَتْ ظَهْرِي وَ الْقَبْلَةُ الَّتِي رَضِيتَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ
اَسْتَقْبَلْتُ ، اللَّهُمَّ اِنِّي اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرًا مَّا اُدْجُو وَلَا اُدْفَعُ عَنْهَا شَرًّا مَّا اُحْذَرُ
عَلَيْهَا وَ اَصْبَحْتُ الْاُمُورَ بِيَدِكَ فَلَا قَبِيرَ اَفْقَرُ مِنْنِي اِنِّي لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَيْيْ مِنْ خَيْرٍ فَقَبِيرٌ ، اللَّهُمَّ
اَرْدَدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِقُضْئِكَ ، اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَبْدِلَ اِسْمِي اَوْ تَغْيِرَ
جِسْمِي اَوْ تَزِيلَ نِعْمَتَكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ كَرِّمْ نِي بِالْتَقْوَى وَ جَهِّلْنِي بِالْغَنَمِ وَ اغْمِرْنِي بِالْعَافِيَةِ
وَ ارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ .

یا اللہ اپنی پشت کو جھکا یا ہے تیری طرف اور رسول محمد کی طرف اور اس قبلہ کی طرف جس سے تو نے محمد کو راضی کیا یا اللہ میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے نفس پر تارا نہیں رکھتا جو میں امید کرتا ہوں اور اس شر کو دفع نہیں کر سکتا میرے معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں، یا اللہ نیکی کو میری طرف لوٹا، تیرے فضل کا کرتی روز کرنے والا نہیں یا اللہ میں پشام مانگتا ہوں اس سے کہ میرا نام بدل جائے یا میرے جسم میں تغیر پیدا ہو جائے یا تیسری نعمت ذائل ہو جائے یا اللہ مجھے تقویٰ دے اور مجھے نعمتوں سے لادے اور عافیت سے بہرہ ور کر اور شکر و عافیت کی توفیق

تھے۔ (مجموع)

۳۔ میں نے کہا کہ رسول پر سلام کیسے کریں، فرمایا کہ۔

«السلام

علی رسول اللہ، السلام علیک یا حبیب اللہ، السلام علیک یا صفوة اللہ، السلام علیک یا امین اللہ
أشهد أنك قد نصحت لأمتك وجاهدت في سبيل الله وعبדתه حتى أتاك اليقين
فجزاك الله أفضل ما جزى نبياً عن أمته، اللهم صل على محمد وآل محمد أفضل ما صليت
على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميد مجيد»۔

۴۔ لے رسول خدا آپ پر سلام، لے حبیب خدا آپ پر سلام، لے صفوة اللہ آپ پر سلام، سلام ہو آپ پر، لے امین
خدا میں گو اہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کو نصیحت کی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت
کی پس اللہ آپ کو ہم نبی سے بہتر جزا دے یا اللہ رحمت نازل کر: حمد و ثناء محمد پر جیسے تو نے رحمت نازل کی ابراہیمؑ اور اس کے اولاد ابراہیم پر۔ (۱۶)
میں نے حضرت کو دیکھا کہ قمر نبی پر آئے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا ہیں سوال کرتا ہوں اللہ سے جس نے آپ کو منتخب و برگزیدہ
کیا اور آپ کو ہدایت کی اور آپ کی وجہ سے ہدایت کی کہ وہ آپ پر رحمت نازل کرے پھر فرمایا اللہ اور اس کے ملائکہ درود
بھیجے ہیں نبی پر اسے ایمان والو تم بھیجو اور پورا پورا سلام۔ (مجموع)

۵۔ فرمایا مدینہ جاؤ تو سلام بھیجو رسول پر قریب سے اگرچہ صلوات (یعنی درود) سے بھی پہنچتی ہے۔ (۱۷)

۶۔ میں نے اس راستہ کے متعلق سوال کیا جو مسجد کے سرخ حصہ میں ہے میں وہاں سے سلام نہیں کرتا فرمایا ابوالحسن
ایسا نہیں کرتا۔ میں نے کہا تو پھر مسجد میں داخل ہو کر درود سے سلام کرے اور قبر کے پاس نہ جائے فرمایا نہیں سلام کر
حضرت پر جب داخل ہو اور جب نکلو درود سے۔ (۱۸)

۷۔ فرمایا درود بھیجو قبر نبی کی جہانب سے اگرچہ حضرت تک درود پہنچ جاتا ہے جہاں کہیں سے بھی بھیجا جائے۔ (۱۹)

۸۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ہارون خلیفہ و عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ مدینہ میں تھے وہ سب
قبر نبی پر آئے۔ ہارون نے امام علیہ السلام سے کہا آپ آگے بڑھئے۔ حضرت نے انکار کیا۔ ہارون آگے بڑھا اور سلام کر کے ایک
طرف کھڑا ہو گیا۔ پھر عیسیٰ نے حضرت سے کہا آپ بڑھئے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا
پھر جعفر بڑھا اور اس نے حضرت سے کہا آپ بڑھئے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا
امام علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا سلام ہو آپ پر یا با جان، میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کو برگزیدہ
کیا اور آپ کا انتخاب کیا کہ درود بھیجے آپ پر ہارون نے عیسیٰ سے کہا تو نے سنا جو انہوں نے کہا اس نے کہا ہاں، ہارون نے کہا
میں گو اہی دیتا ہوں کہ حقیقتاً رسول ان کے باپ تھے۔ (۲۰)

﴿ باب ۲۱ ﴾

﴿ المنبر والروضة ومقام النبي صلى الله عليه وآله ﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا فرغت من الدعاء عند قبر النبي صلى الله عليه وآله فائت المنبر فامسح بيدك وخذ برمانيته وهما السفلاوان وامسح عينيك ووجهك به فإنه يقال : إنه شفاء العين وقم عنده فاحمد الله وأئن عليه و سل حاجتك فإن رسول الله صلى الله عليه وآله قال : ما بين منبري و بيتي روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة - والترعة هي الباب الصغير - ثم تأتي مقام النبي صلى الله عليه وآله فتصلي فيه ما بدالك فإذا دخلت المسجد فصل على النبي صلى الله عليه وآله وإذا خرجت فاصنع مثل ذلك وأكثر من الصلاة في مسجد الرسول صلى الله عليه وآله

۲ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لما كان سنة إحدى وأربعين أراد معاوية الحج فأرسل نجاراً وأرسل بالآلة وكتب إلى صاحب المدينة أن يقلع منبر رسول الله صلى الله عليه وآله ويجملوه على قدر منبره بالشام فلما نهضوا ليقملوه انكسفت الشمس وزلزلت الأرض فكفوا وكتبوا بذلك إلى معاوية فكتب عليهم يعزم عليهم لما فعلوه ففعلوا ذلك فمنبر رسول الله صلى الله عليه وآله المدخل الذي رأيت .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن جميل ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة وقوائم منبري ربت في الجنة قال : قلت : هي روضة اليوم ؟ قال : نعم إنه لو كشف الغطاء لرأيتم .

۴ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال : سألته عن حد مسجد الرسول صلى الله عليه وآله فقال : الأسطوانة التي عند رأس القبر إلى الأسطوانتين من وراء المنبر عن يمين القبلة وكان من وراء المنبر طريق تمر فيه الشاة ويمر الرجل منحرفاً وكان ساحة المسجد من البلاط إلى الصحن

٥ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن مر أزم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عما يقول الناس في الروضة ، فقال : قال رسول الله ﷺ : فيما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة ، فقلت له : جعلت فداك فما حد الروضة ، فقال : بعد أربع أساطين من المنبر إلى الظلال ، فقلت : جعلت فداك من الصحن فيها شيء ، قال : لا .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي بن النعمان عن عبد الله بن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حد الروضة في مسجد الرسول ﷺ إلى طرف الظلال وحد المسجد إلى الأسطوانتين عن يمين المنبر إلى الطريق مما يلي سوق الليل .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن إسماعيل ، عن محمد بن عمرو بن سعيد ، عن موسى بن بكر ، عن عبد الأعلى مولى آل سام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : كم كان مسجد رسول الله ﷺ ، قال : كان ثلاثة آلاف وستمائة ذراع مكسراً .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل قال رسول الله ﷺ ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ، فقال : نعم وقال : بيت علي وفاطمة عليهما السلام ما بين البيت الذي فيه النبي ﷺ إلى الباب الذي بهاذي الزقاق إلى البقيع قال : فلو دخلت من ذلك الباب والحائط مكانه أصاب منكبك الأيسر ، ثم سميت سائر البيوت وقال : قال رسول الله ﷺ : الصلاة في مسجدتي تعدل ألف صلاة في غيره إلا المسجد الحرام فهو أفضل .

٩ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن حماد بن عثمان ، عن القاسم بن سالم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول إذا دخلت من باب البقيع فبيت علي صلوات الله عليه على يسارك قدر مر عز من الباب وهو إلى جانب بيت رسول الله ﷺ و باباهما جميعاً مقر دان .

١٠ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن جميل بن دراج قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : ما بين منبري وبيوتي روضة

من ریاض الجنة و منبري على ترعة من ترع الجنة صلاة في مسجدني تعدل ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا ۱۱۔ بعد الحرام؛ قال جیل: قلت له: بیوت النبی ﷺ و بیت علیؑ منها؛ قال: نعم و افضل۔

۱۱۔ عدۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن أبي سلمة، عن هارون بن خارجة قال: الصلاة في مسجد الرسول ﷺ تعدل عشرة آلاف صلاة۔

۱۲۔ ۱۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: قلت لأبي عبد الله ﷺ: الصلاة في بیت فاطمة ﷺ افضل أو في الروضة؟ قال: في بیت فاطمة ﷺ۔

۱۱۔ ۱۲۔ عدۃ من اصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أيوب بن نوح، عن صفوان؛ و ابن أبي عمير، و غیر واحد، عن جیل بن دراج قال: قلت لأبي عبد الله ﷺ: الصلاة في بیت فاطمة ﷺ مثل الصلاة في الروضة؟ قال: و افضل۔

باب

منبر و روضہ اور مقام نبیؐ

- ۱۔ منبر یا جب دعائے قربی کے پاس فارغ ہو تو منبر کے پاس آؤ اور اپنے ہاتھ سے اسکا مسح کرو اور نیچے والے دونوں درجن پر آنکھیں اور منہ کو ملو، کہا جاتا ہے کہ یہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور وہاں کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے الٹی کر دو اور اپنی حاجت طلب کر دیو کہ رسول اللہ نے منبر یا آئینہ منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے نزعہ پر ہے اور نزعہ اور مقام مرتفع پر جنت کا چھوٹا دروازہ ہے پھر مقام نبی پر آؤ اور جتنا ممکن ہو وہاں نماز پڑھو جب مسجد میں داخل ہو تو درود بھیجو اور جب نکلو تب بھی اور مسجد رسول میں بکثرت صلوٰۃ بھیجو۔
- ۲۔ حضرت نے منبر یا اسلمہ میں معاویہ سے حج کا ارادہ کیا اس نے ایک بڑھی مع اوزاروں کے بھیجا اور حاکم مدینہ کو لکھا کہ رسول اللہ کے منبر کو ہٹا کر شام بھیج دے اور ویسا ہی ہزار کروا کر رکھ دے چنانچہ جب وہ اکھاڑنے لگے تو سوچ کو گھن لگا اور زمین میں زلزلہ آگیا وہ رک گئے اور معاویہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔ معاویہ نے لکھا جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کر دینا چھوڑا یہاں کیا گیا پس منبر رسول اس داخلہ کی جگہ تھا جو تم نے دیکھی (۴)۔
- ۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جنت کے ایک بلند

مقام پر میرے منبر کے پائے جنت میں ہیں۔ میں نے کہا وہ اب بھی ہے منبر مایا اگر پردے ہٹا دیے جہاں تو تم دیکھ لو گے (حسن)

۴۔ میں نے مسجد رسول کی حد پوچھی منبر مایا اس ستون سے جو قبر کے پاس ہے سر ہانے کی طرف ان دو ستونوں تک جو منبر سے باہر ہے قبلہ کے داہنی طرف اور منبر کے باہر ایک راستہ تھا جس سے بکریاں گزرتی تھیں اور لوگ بچ کر نکلتے تھے اور مسجد کی وسعت بلاط سے صحن تک تھی۔ (۲)

۵۔ میں نے پوچھا اس کے متعلق جو روضہ کے بائیں میں لوگ کہتے ہیں منبر مایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو جنت کے مرتفع مقام پر ہے میں نے پوچھا اس روضہ کی حد کیا ہے منبر مایا چار ستونوں کی دوری منبر سے ٹیبلہ تک، میں نے کہا صحن بھی کچھ ہے فرمایا نہیں۔ (۲)

۶۔ منبر مایا روضہ کی حد مسجد رسول میں طرف طلال ہے اور حد مسجد دونوں ستون ہیں منبر کے داہنی طرف سے اس راستہ تک جو سوق لیل سے ملا ہوا ہے (۲)

۷۔ میں نے حد مسجد رسول پوچھی فرمایا تین ہزار چھ سو مسکروں (۲)

۸۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے منبر مایا ہاں اور حضرت نے فرمایا علی وفاطہ کا گھر حضرت رسول خدا کے گھر اور اس دروازہ کے درمیان تھا جو بقیع والے کوچہ کے مقابل ہے فرمایا اگر تم اس دروازہ اور اس مکان کی دیوار کے درمیان سے داخل ہو تو وہ تمہارے بائیں کندھے کی طرف ہو گا پھر آپ نے اور گھروں کے نام لئے اور منبر مایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ وہ افضل ہے۔ (۲)

۹۔ منبر مایا جب تم باب بقیع سے داخل ہو حضرت علی کا گھر بائیں طرف ہو گا بقدر گزرنے ایک بکری کے دروازہ سے جو بیت رسول کی جانب ہے دونوں دروازے ملے ہوئے تھے۔ (۲)

۱۰۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھروں کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے اور وہ جنت بلندیوں میں سے ایک بلندی پر ہے میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کی برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے۔ جمیل کہتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ کے گھروں میں ہی سے بیت علی ہے منبر مایا ہاں اور وہ افضل ہے۔ (۲)

۱۱۔ فرمایا کہ مسجد رسول میں ایک نماز دس ہزار نمازوں کی برابر ہے۔ (یکچہوں)

۱۲۔ میں نے کہا بیت فاطمہ افضل ہے یا روضہ منبر مایا بیت فاطمہ۔ (موتقی)

۱۳۔ میں نے کہا بیت فاطمہ میں نماز افضل ہے یا روضہ میں فرمایا بیت فاطمہ میں۔ (۲)

﴿ باب ۱ ﴾

﴿ مقام جبرئیل علیہ السلام ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ؛ وعبد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، عن معاویہ بن عمار جیماً قال : قال أبو عبد اللہ علیہ السلام : انت مقام جبرئیل علیہ السلام وهو تحت المیزاب فإنه كان مقامه إذا استأذن على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وقل : «أي جواد أي كريم أي قريب أي بعيد أسألك أن تصلي على عهد وأهل بيته وأسألك أن ترد علي نعمتك» قال : وذلك مقام لا تدعو فيه حائض تستقبل القبلة ثم تدعو بدعاء الدّم إلا رأت الطهر إن شاء الله .

باب

مقام جبرئیل

ار فرمایا تم مقام جبرئیل پر کہ اور وہ تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جبرئیل حضرت رسول خدا سے آنے کی اجازت پچاتے تھے۔ یہاں کہو : «أي جواد أي كريم أي قريب أي بعيد أسألك أن تصلي على عهد وأهل بيته وأسألك أن ترد علي نعمتك اے جواد و کریم الہی قریب و بعید میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کا اور میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی نعمت کو مجھ پر لڑا اور سرمایا یہ وہ مقام ہے کہ اگر حیض والی عورت یہاں دعا کرے تو حیف نہ بنے ہر جا»

﴿ باب ۲ ﴾

﴿ فضل المقام بالمدينة والصوم والاعتكاف عند الاساطين ﴾

۱۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الحسن بن جهم قال : سألت أبا الحسن علیہ السلام : أيهما أفضل المقام بمكة أو بالمدينة ؟ فقال : أي شيء تقول أنت ؟ قال : قلت : وما قولی مع قولك ؟ قال : إن قولك يردك إلى قولی ، قال : قلت له : أمّا أنا فأزعم أن المقام بالمدينة أفضل من المقام بمكة ، قال : فقال : أما لن قلت ذلك لقد قال أبو عبد الله علیہ السلام ذلك يوم فطر وجاء إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فسلم عليه في المسجد ثم قال :

قد فضلنا الناس اليوم بسلامنا على رسول الله ﷺ.

۲۔ أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن مرزم قال: دخلت أنا وعمار وجماعة على أبي عبد الله عليه السلام بالمدينة فقال: ما مقامكم؟ فقال عمار: قدسنا حظرتنا وأمرنا أن نؤتي به إلى خمسة عشر يوماً فقال: أصبتم المقام في بلد رسول الله ﷺ والصلاة في مسجده وأعملوا لا خرتكم وأكثروا لأنفسكم إن الرجل قديكون كيمساً في الدنيا فيقال: ما أكيس فلاناً وإنما الكيس كيمس الآخرة.

۳۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن عمرو الزيات، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من مات في المدينة بمئة الله في الآمين يوم القيامة منهم يحيى بن حبيب وأبو عبيدة العذاه وعبد الرحمن بن الحجاج.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد، فإن استطعت أن تقيم ثلاثة أيام الأربعاء والخميس والجمعة فصل ما بين القبر والمنبر يوم الأربعاء عند الأستوانة التي تلي القبر فتدعو الله عندها وتسأله كل حاجة تريدتها في آخرة أو دنيا واليوم الثاني عند أستوانة التوبة ويوم الجمعة عند مقام النبي ﷺ مقابل الأستوانة الكثيرة الخلق فتدعو الله عندهن لكل حاجة وتصوم تلك الثلاثة الأيام.

۵۔ ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: صم الأربعاء والخميس والجمعة وصل ليلة الأربعاء ويوم الأربعاء عند الأستوانة التي تلي رأس النبي ﷺ وليلة الخميس ويوم الخميس عند أستوانة أبي لابة وليلة الجمعة ويوم الجمعة عند الأستوانة التي تلي مقام النبي ﷺ وادع بهذا الدعاء لحاجتك وهو اللهم إني أسألك بعزتك وقوتك وقدرتك وجميع ما أحاط به علمك أن تصلي علي محمد وآل محمد وأن تفعل بي كذا وكذا.

باب

فضیلت قیام مدینہ

۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مکہ میں قیام افضل ہے یا مدینہ میں، فرمایا تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا میرا کہنا تو آپ

۳۰۔ فرمایا جو مدینہ میں رہ گیا تو اللہ روز قیامت اس کو امان پانے والوں میں سے اٹھائے گا ان میں سے کئی بن عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن ابی جراح ہوں گے۔ (خ)

۴۰۔ فرمایا جیلہ تم مسجد میں داخل ہو تو اگر ہو سکے تو تین روز قیام کرو چار شنبہ، پینچ شنبہ اور جمعہ، چار شنبہ کو قبر اور منبر کے درمیان قبر سے ملے ہوئے ستون کے پاس نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو اور دنیا آخرت کی ہر حاجت ہو مطلب کرو دو ستر روز ستون قبر کے پاس اور روز جمعہ مقام نبی کے پاس مقابل میں اسطوانہ کثیر الخلق کے اور اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو اور ان تین دن روز رکھو (حسن)

۵۔ مندرمایا بلوہ اور جمہرات کو روزہ رکھو اور بدھ کی رات اور بدھ کے دن قبر نمیزی کے سسرہانے کے پاس داتے ستون کے قریب نماز پڑھو اور پنجشنبہ کی رات اور دن میں ستون ابولیبابہ کے پاس اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مقام نبی کے متصل ستون کے پاس نماز پڑھو اور خدا اُٹے کو، حاجت طلب کو اور آدم کو

اللهم إني أسألك بعزتك وقوتك وقدرتك وجميع ما أحاط به علمك أن تصلي علي محمد وآل محمد وأن تفعل بي

(۱۵)

✽(زيارة من البقيع)✽

إِذَا نَبِيتَ الْقَبْرِ الَّذِي بِالْبَيْعِ فَأَجْعَلْهُ بَيْنَ يَدَيْكَ ثُمَّ تَقُولُ : «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أُمَّةَ الْهُدَى ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّفْوَى ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ الْحِجَّةَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ الْقَوَامَ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقَسَطِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَفْوَةِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النُّجْوَى ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَكَذَّبْتُمْ دَأْسِي ، إِلَيْكُمْ فَعَفْوْتُمْ وَ

أشهد أنكم الأئمة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنكم دعوتهم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزالوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كل مطهر وينقلكم في أرحام المطهرات لم تدنسكم الجاهليّة الجاهلاء ولم تشرك فيكم فتن الأهواء ، طبتهم وطاب منبتكم ، من بكم علينا ديان الدّين فجعلكم في بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفارة لذنوبنا إذا اختاركم لنا وطيب خلقنا بما من به علينا من ولايتكم وكنا عنده مسمّين بفضلكم معترفين بتصديقنا إياكم وهذا مقام من أسرف وأخطأ واستكان وأقر بما جنى ورجا بمقامه الخلاص وأن يستنقذه بكم مستنقذ الهلكى من الرّدى فكونوا لي شفعا فقد وفدت إليكم إذا رغب عنكم أهل الدّنيا واتخذوا آيات الله هزوا واستكبروا عنها ، يا من هو قائم لا يسهو ودائم لا يلهو ومحيط بكلّ شيء لك المنّ بما رفقتني وعرفتني بما اتّمتنتني عليه إذ صدّ عنهم عبادك وجهلوا عرفتهم واستخفوا بحقهم ومالوا إلى سواهم فكانت المنّة منك عليّ مع أقوام خصصتهم بما خصصتني به فلك الحمد إذ كنت عندك في مقامى [هذا] مذكورا مكتوبا ولا تعزمني ما رجوت ولا تخيبيني فيما دعوت وادع لنفسك بما أحببت .

باب

اهل البيت کی زیارت

۱۔ جب جنت البقیع کی کسی قبر کے پاس آؤ تو اسے سائے رکھ کر کہو،

والسلام علیکم ائمة

الهدی ، السلام علیکم اهل التقوی ، السلام علیکم الحجة علی اهل الدّنيا ، السلام علیکم القوّم فی البریة بالقسط ، السلام علیکم اهل الصّفوة ، السلام علیکم اهل النّجوى ، أشهد أنکم قد بلغتم ونصحتم وصبرتم فی ذات الله و کذبتم واسیء إلیکم فغفوتم و أشهد أنکم الأئمة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنكم دعوتهم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزالوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كل مطهر وينقلكم في أرحام المطهرات لم تدنسكم

الجاهلیۃ الجہلاء ولم تشرك فیکم فتن الہواء، طبتہم وطاب منکم، من بکم علینا
 دبان الدین فجعلکم فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویزکر فیہا اسمہ وجعل صلواتنا علیکم
 رحمۃ لنا وکفارة لذنوبنا اذا اختارکم لنا وطیب خلقنا بما منہ علینا من ولایتکم
 وکننا عنده مسمین بفضلکم معترقین بتصدقنا إیباکم وهذا مقام من أسرف وأخطأ و
 استکان وأقر، بما جنی ورجا بمقامہ الخلاص وأن یستغذہ بکم مستغذ الہلکی من
 الردی فکونوا لی شفعا فقد وفدت إلیکم اذا رغب عنکم أهل الدنیا واتخذوا آیات
 اللہ هزوا واستکبروا عنها، ہا من هو قائم لا یسہو ودائم لا یلہو ومحیط بکل شیء، لك المن
 بما وفقتنی وعرقتنی مما اتممتنی علیہ إذ صد عنہم عبادک وجہلوا معرفتہم واستخفوا
 بحقیقہم ومالوا إلی سواہم فكانت المنۃ منک علی مع أقوام خصصتہم بما خصصتني بہ
 فلك الحمد إذ كنت عندک فی مقامی [هذا] مذکوراً مکتوباً ولا تحریر منی ما رجوت ولا
 تخینتني فیما دعوت، وادع لنفسک بما أحببت۔ لہ آئمہ ہدایت تم پر سلام، لے صاحب اتقوی تم پر
 سلام، لے دنیا والورجعت تم پر سلام، تم پر سلام ہر آپ پر جو لوگوں میں عدل قائم کرنے والے ہیں، سلام ہر مصفاہ نفسوں پر،
 سلام ہر خدا سے مناجات کرنے والوں پر بے شک آپ لوگوں نے تبلیغ کی اور لوگوں کو نصیحت اور خدا کی راہ میں صبر کیا،
 لوگوں نے تمہیں جھٹلایا اور تم سے بُرائی کی تم نے انہیں معاف کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم آئمہ راشدین ہو ہدایت پاتے
 ہو، تمہاری اطاعت فرض ہے تمہارا قول سچا ہے تم نے لوگوں کو دعوت الی الحق دی مگر انہوں نے قبول نہ کی، تم نے حکم دیا
 انہوں نے نہ مانا مابے شک تم دین کے ستون ہو، زمین کے ارکان ہو، تم ہمیشہ میں اللہ رہے، اللہ نے تم کو اصحاب طاہر
 سے ارحام طاہرہ میں منتقل کیا اور جاہلیت کی بنیاست کو تم سے دور رکھا اور خواہشات بد کے فتنوں کو تمہارے اندر جگہ
 نہ دی تم بھی پاک تمہاری آرزو میں بھی پاک، تمہاری وجہ سے خدا نے ہم پر دین پرستی کا احسان کیا اور تم کو ایسے گھسروں
 میں شہرار دیا جو باذن خدا بلند مرتبہ والے ہیں اور جن میں ذکر الہی ہوتا ہے اور تمہارے اور ہمارے صلوات بھیجے کو ہمارے
 لئے رحمت قرار دیا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بنایا تم کو ہمارے لئے منتخب کیا اور خلقت کو پاک کیا، تمہاری ولایت کا
 ہمارے اوپر احسان رکھ کر ہم خدا کے نزدیک تمہاری فیضیت کے ساتھ موسوم ہیں ہم معترف ہیں تمہاری تصدیق کے
 اور یہ مقام ہے کہ جس نے اس میں مشرک و کواشت کی اور تم سے طیسرہ و باقرہ ہلاک ہوا آپ میرے شیخ ہو جیے میں آپ
 کے پاس آیا ہوں جبکہ دنیا والے آپ کی طرہ رغبت نہیں کر رہے اور انہوں نے آیات خدا کا مذاق اڑایا ہے اور ظہر
 کیا ہے کہ وہ خدا جو قائم ہے سہو نہیں کرتا اور دائم ہے، فاعل نہیں ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہے تیرا احسان ہے کہ تو نے
 مجھے برقی کیا اور تو نے معرفت دی اس چیز کی جس کی بناء پر تو نے مجھ پر احسان کیا اور رد کا اپنے بندوں کو اس سے

وہ ان لوگوں کی معرفت سے جاہل ہیں اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہیں ان کے سوا دوسروں کی طرف مائل ہیں یہ تیرا کج پر احسان ہے کہ اپنے مخصوص بندوں کے مخصوص کیا پس حمد ہے تیرے لئے کہ میں اس مقام میں موجود ہوں اور جو مسیحا نے امید کی ہے اس سے محروم نہ کر اور میری دعا کو قبول کر۔

﴿باب ۲۲﴾

﴿آیاتان المشاهد و قبور الشهداء﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، و غنم بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ، دابن اُبی عمیر جمیعاً، عن معاویہ بن عمار قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: لا تدع آیتان المشاهد کلہما مسجد قباء، فإنہ المسجد الذی اُمسّ علی التقوی من أوّل یوم و مشربۃ أمّ ابراہیم، و مسجد الفضیح و قبور الشهداء و مسجد الأحزاب و هو مسجد الفتح، قال: و بلنّا أنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا أتى قبور الشهداء قال: «السلام علیکم بما صیرتم فنعن عقبی الذّار» ولیکن فیما تقول عند مسجد الفتح «یا صریح المکر و بین و یا مجیب [دعوی] المضطرّ» بن اکتشف همی و غمی و کرہی کما کشفتم عن نیتک همّہ و غمّہ و کرہہ و کفیتہ ہول عدوّہ فی هذا المكان.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن عبد اللہ بن ہلال، عن عقبہ بن خالد قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام أنا تأتی المساجد التي حول المدينة فبأیہا أبدء؟ فقال: أبدء بقباء فصلّ فیہ و أكثر فإنہ أوّل مسجد صلّی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذه المرحۃ ثم أتت مشربۃ أمّ ابراہیم فصلّ فیہا و ہی مسکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مصلاّء ثم تأتی مسجد الفضیح فتصلّی فیہ فقد صلّی فیہ نیتک فإذا قضیت هذا الجانب أتیت جانب أحد فبدست بالمسجد الذی دون الحرّة فصلّیت فیہ ثم مررت بقبر حمزہ بن عبد المطلب فسلمت علیہ ثم مررت بقبور الشهداء فقامت عندهم فقلت: «السلام علیکم یا أهل الدّار أنتم لنا فرط و إنّا بکم لاحقون» ثم تأتی المسجد الذی کان فی المكان الواسع إلى جنب الجبل عن یمینک حیث تدخل أحد فتصلّی فیہ فممنہ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلى أحد حین لہی المشرکین فلم یبرحوا حتی حضرت الصلاۃ فصلّی فیہ، ثم مرّ أيضاً حتی ترجع فتصلّی عند قبور الشهداء ما کتب اللہ لك، ثم امضی علی وجهک حتی تأتی مسجد الأحزاب فتصلّی فیہ وتدعو اللہ فیہ فإنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فیہ یوم الأحزاب و قال: «یا صریح المکر و بین

وبا مجيب [دعوة] المضطرين ذيا مفيت المهمومين اكشف همي وكربي وغمّي فقد ترى
حالي وحال أصحابي .

٣٧ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن
سويد ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : عاشت فاطمة
سلام الله عليها بعد رسول الله صلى الله عليه وآله خمسة وسبعين يوماً لم ترك أشرة ولا ضاحكة
تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين الإثنين والخميس فتقول : ههنا كان رسول الله
صلى الله عليه وآله وههنا كان المشركون .

وفي رواية أخرى أبان ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنها كانت تصلي
هناك وتدعو حتى ماتت عليها السلام .

٣٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الفضل بن صالح ، عن
ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مسجد الفضيخ لم سمي مسجد الفضيخ ؟
فقال : لنخل يسمى الفضيخ فلذلك سمي مسجد الفضيخ .

٣٩ - أبو علي الأشمري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن
مسكان ، عن الحلبي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : هل أتيتكم مسجد قباء أم مسجد الفضيخ
أم مشربة أم إبراهيم ؟ قلت : نعم ، قال : أما إنه لم يبق من آثار رسول الله صلى الله عليه وآله شيء
إلا وقد غير غير هذا .

٤٠ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن جعفر ، عن عمر بن
سعيد ، عن الحسن بن صدقة ، عن عمار بن موسى قال ، دخلت أنا وأبو عبد الله عليه السلام
مسجد الفضيخ فقال : يا عمار ترى هذه الوهدة ؟ قلت : نعم ، قال : كانت امرأة
جعفر التي خلف عليها أمير المؤمنين عليه السلام قاعدة في هذا الموضع وممها ابناها من
جعفر فبكت فقال لها ابناها : ما يبكيك يا أمّه ؟ قالت : بكيت لأمر المؤمنين عليه السلام
فقالا لها : تبكين لأمر المؤمنين ولا تبكين لأنفسنا ؟ قالت : ليس هذا هكذا ولكن ذكرت
حديثاً حدثني به أمير المؤمنين عليه السلام في هذا الموضع فأبكاني ، قالوا : وما هو ؟ قالت :
كنت أنا وأمير المؤمنين في هذا المسجد فقال لي : ترين هذه الوهدة ؟ قلت : نعم قال :
كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وآله قاعدتين فيها إذ وضع رأسه في حجري ثم خفق حتى غط
وحضرت صلاة العصر ففكرت أن أحرك رأسه عن فخذي فأكون قد آذيت رسول الله

قَالَ: وَلَمْ ذَلِكَ؛ قُلْتُ: كَرِهْتَ أَنْ أُوْذِيكَ قَالَ: فَقَامَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَمَدَّ يَدَيْهِ كِلْتُمَا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رُدِّ الشَّمْسَ إِلَى وَقْعِهَا حَتَّى يَصْلِيَ عَلَيَّ فَرَجَعَ الشَّمْسُ إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ انْقَضَتْ انْقِضَاظُ الْكُوكَبِ .

باب

مشاہد اور قبور شہدار پر جانا

۱۔ مشر یا تمام مشاہد پر آنا ترک نہ کرو مسجد قبا وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر پہلے ہی دن سے رکھی ہوئی ہے۔ مشربہ ابراہیم مسجد فیض و قبور شہدار، مسجد احواب، مسجد فتنہ اہل قبا ہے۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت رسول خدا جب قبور شہدار پر آئے تھے تو فرماتے: سلام پڑھو تم پر اس بنا پر کہ تم نے صبر کیا، تمہارا دار آخرت کیسا اچھا ہے اور مسجد فتنہ کے پاس تم کو کھٹنا چاہیے،

”يَا صَرِيحَ الْمَكْرِ وَيَا مَجِيبَ [دَعْوَةٍ] الْمَضْطَرِّينَ اَكْشِفْ هَمِّي وَغَمِّي وَكُرْبِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكُرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ .“

اے مضطرب لوگوں کی فریاد سننے والے، اے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے میرے ہم و غم و کرب کو اسی دور کرنے جیسے تو نے اپنے نبی کے ہم و غم و کرب کو دور کیا تھا اور اسی جگہ ان کو دشمنوں کے شر سے بچایا تھا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ہم ان مساجد کی زیارت کرتے ہیں جو مدینہ کے گرد ہیں تو ہم ابتدا کہاں سے کریں فرمایا مسجد قبا سے اس میں زیادہ نماز پڑھو وہ پہلی مسجد ہے جس میں رسول اللہ نے اسی مسجد ان میں نماز پڑھی پھر مشربہ ابراہیم پر آؤ یہاں نماز پڑھو یہ رسول اللہ کا مسکن ہے اور حضرت کا مصلیٰ ہے پھر مسجد فیض میں آؤ اور نماز پڑھو کہ رسول اللہ نے اس میں نماز پڑھی ہے جب تک کہ تم نہ تو جانب احد آؤ ابتدا کرو اس مسجد سے جو مقام حرہ کے قریب ہے یہاں نماز پڑھو پھر قبر خزہ کے پاس آؤ ان پر سلام کرو پھر قبور شہدار پر آؤ ان پر سلام کرو اور کہو السلام علیکم یا اهل الدبار انتم لنا فرط وانا بکم لاحقون۔

اے اس دیار میں اپنے دلوں تم آگے چلے گئے ہم تم سے ملنے والے ہیں

پھر اس مسجد میں آؤ جو ایک وسیع جگہ پہاڑ کے پلوں میں تھکے دار ہیں جانب ہے جب احد میں داخل ہو یہاں نماز پڑھو اس کے نزدیک سے رسول اللہ احد کی طرف سے مشرکین سے لڑنے کے لیے نکلے تھے جب وہ نہ بڑے اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ نے یہاں نماز پڑھی، پھر نوٹو اور قبور شہدار پر نماز پڑھو پھر سامنے کی طرف چلو پھر مسجد احواب میں آؤ اور کہو

دیا صریح المنکر و بین و یا مجیب [دعوة] المضطربین و یا مغیث المہمومین اکشف ہمتی

و کربی و غمی فقد تری حالی و حال اصحابی ۔

لے کرب

والوں کے کرب مٹانے والے، لے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے اور بے کسوں کے فریاد رس میرے رنج و غم کو دور کر دے تو میرا اور میرے اصحاب کے حال کا جاننے والا ہے۔ (مقبول)

۳۔ مندرایا حضرت فاطمہ رسول خدا کے بعد ۵۷ دن زندہ رہیں اس مدت میں کسی نے ان کو مس کرتے یا ہنستے نہ دیکھا وہ قبور شہداء پر روز جمعہ و مرتبہ اور دو شہنشاہ اور پختیشہ کو کہیں اور سفر میں یہاں رسول اللہ کے اور یہاں شکر (م) ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں نماز پڑھتیں اور دعا کرتیں اور یہ معمول کرتے دم تک۔

۴۔ میں نے کہا مسجد فصیح یہ نام کیوں ہوا، فرمایا ایک گجڑ کا درخت اس نام کا تھا اسی سے یہ مسجد منسوب ہوئی (رسول)

۵۔ حضرت نے فرمایا تم مسجد فصیح یا مشربہ ام ابراہیم پر گئے ہو ہم نے کہا ہاں، فرمایا آنکار رسول اللہ میں کوئی چہرہ ایسی نہ رہی جس میں تیرے نہ کر دیا گیا ہو۔ (م)

۶۔ میں اور ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد فصیح میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا اے عمار تم اس زمین پرست کو دیکھ رہے ہو، میں نے کہا ہاں، ایک بار زوج جعفر یہاں پہنچے تھے اور جعفر کے دو لڑکے ان کے ساتھ تھے لڑکوں نے کہا آپ کو کس چیز نے دلایا انھوں نے کہا میں امیر المومنین کے لئے کوئی ہوں انھوں نے کہا آپ امیر المومنین کو روتی ہیں ہمارے باپ کو نہیں روتیں انھوں نے کہا یہ معاملہ ایسا ہی ہے میں ایک حدیث بیان کرتی ہوں اسی جگہ مجھ سے امیر المومنین نے بیان کی تھی اس نے مجھے دلا یا لڑکوں نے کہا وہ کیا بات تھی انھوں نے کہا میں اور امیر المومنین اسی مسجد میں تھے مجھ سے فرمایا تم یہ پرست زمین دیکھتی ہو میں نے کہا ہاں رسول اللہ کے ساتھ یہاں بیٹھا تھا حضرت نے اپنا سر میری آغوش میں رکھا اور سو گئے خراٹے سے اور نماز عصر کا وقت آگیا۔ میں نے یہ گوارا کیا کہ حضرت کے سر کو اپنی ران سے ہٹاؤں اور رسول اللہ کو اذیت دوں وقت گزر گیا اور نماز فوت ہو گئی، رسول اللہ سیدار ہوئے اور فرمایا اے علی تم نے نماز پڑھ لی، میں نے کہا نہیں فرمایا کیوں میں نے کہا میں نے آپ کو اذیت دینی گوارا نہ کی پس حضرت اٹھے اور درو بقیلہ ہو کر دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا یا اللہ سوچ کر لوٹاؤ تاکہ علی نماز پڑھ لیں پس سوچ لوٹ آیا اور میں نے صبح کی نماز پڑھ لی، پھر غروب ہو گیا۔ (م)

باب ۳۱

۵ (وداع قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال : قال

أبو عبد الله عليه السلام: إذا أردت أن تخرج من المدينة فاغتسل ثم أنت قبر النبي ﷺ بعد ما تفرغ من حوائجك واضع مثل ما صنعت عند دخولك رقل: «اللهم لا تجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيك فإن توفيتني قبل ذلك فإني أشهد في مماتي على ما شهدت عليه في حياتي أن لا إله إلا أنت وأن محمداً عبدك ورسولك».

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن وداع قبر النبي ﷺ قال: تقول: «صلى الله عليك السلام عليك لا يجعله الله آخر تسليمي عليك».

باب وداع قبری

۱۔ سترمایا جب تم مدینہ سے چلنے لگو تو غسل کرو اور قبر نبی پر آؤ جبکہ تم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جاؤ اور وہی عمل کرو جو راقم کے وقت کیا تھا اور کہو:

اللهم لا تجعله آخر

العهد من زيارة قبر نبيك فإن توفيتني قبل ذلك فإني أشهد في مماتي على ما شهدت عليه في حياتي أن لا إله إلا أنت وأن محمداً عبدك ورسولك».

یا اللہ زیارت قبر نبی کا یہ آخری موقع سترار نہ دینا اگر اس سے پہلے مجھے موت دے آویں اپنے مرنے پر یہی وہی گواہی دوں گا جو زندگی میں دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد تیرے عہد و رسول ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے وداع قبر نبی کے متعلق پوچھا فرمایا کہ اللہ کا درود تم پر ہو آپ پر میرا سلام ہو اور اللہ میرا یہ سلام آخروں کے سترار دے۔ (مستوفی)

باب

(تحریم المدینة)

۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة عن حسان بن مهران قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: مكة حرم الله والمدينة حرم رسول الله ﷺ والكوفة حرمي لا يربدها جسد بحدانة إلا قصمه الله.

٢ - حيد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي العباس قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : حرم رسول الله ﷺ المدينة ، قال : نعم حرم بريد في بريد ، غضاها ، قال : قلت : ميسها ، قال : لا يكتنب الناس .

٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحسن الصيقل قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : كنت عند زياد بن عبد الله وعنده ربيعة الرأي فقال زياد : ما الذي حرم رسول الله ﷺ من المدينة ؟ فقال له : بريد في بريد ، فقال لربيعة : وكان على عهد رسول الله ﷺ أميال ، فسكت ولم يجبه فأقبل علي زياد فقال : يا أبا عبد الله ما تقول أنت ؟ فقلت : حرم رسول الله ﷺ من المدينة ما بين لابتيها ، قال : وما بين لابتيها ؟ قلت : ما أحاطت به الحرار ، قال : وما حرم من الشجر ؟ قلت : من غير إلى غير .

قال صفوان : قال ابن مسكان : قال الحسن : فسأله إنسان وأنا جالس فقال له : وما بين لابتيها ؟ [فقال : ما بين الصورين إلى الثنية .

٤ - وفي رواية ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حدثنا ما حرم رسول الله ﷺ من المدينة من ذباب إلى واقم و العريض و النقب من قبل مكة

٥ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار ، عن فضالة ابن أيوب ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : إن مكة حرم الله حرمها إبراهيم عليه السلام و إن المدينة حرمي ما بين لابتيها حرم لا يعضد شجرها وهو ما بين ظل عائر إلى ظل وغير وليس صيدها كصيد مكة يؤكل هذا ولا يؤكل ذلك وهو بريد .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : من أحدث بالمدينة حدثاً أو آوى محدثاً فعليه لعنة الله ، قلت : وما الحديث ؟ قال : القتل .

باب ۲۲

تحریم مدینہ

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے اور مدینہ حرم رسول اور کو ذیہرا حرم ہے نہیں جانے کا ارادہ کرے گا وہاں جبار غیبت کرے کہ اللہ اس کی سرکشی کو توڑ دے گا (۴)
- ۲۔ میں نے حرم رسول کے متعلق پوچھا کہ وہ مدینہ میں ہے نہ مدینہ یا ہاں وہ صحرا اور صحرا ہے درختوں والا، میں نے کہا اس میں شکار ہو سکتا ہے فرمایا لوگ تکذیب نہ کریں (یعنی اس کی کہ وہاں شکار نہیں کرنا چاہیے) (مرسل)
- ۳۔ میں نے ابی بن عبد اللہ کے پاس تھا اور اس کے پاس ربیعۃ الرائی بھی تھا زیاد نے کہا حرم رسول مدینہ سے کہاں تک ہے اس نے کہا صحرا اور صحرا ربیعہ نے کیا عبد رسول میں چند میل تھا وہ چپ رہا اور کوئی جواب نہ دیا پھر کہا اے ابو عبد اللہ آپ کیا کہتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ حرم رسول مدینہ سے لاتین تک ہے اس نے کہا لاتین کا در بیان کیا ہے میں نے کہا جس کو حرار احاطہ کئے ہوئے ہے کیا شجر سے حرم نہیں میں نے کہا دھیر سے دھیر تک ہے، صفوان نے کہا کہ میں مسکان نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حرم سے ایک نے یہی سوال کیا اس نے کہا لاتین کے پنج میں ہے اس نے کہا صحورین اور شقیہ کے پنج میں ہے۔ (مجمول)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم رسول کی حد مدینہ میں رہا ہے نہ کہ قائم تک (اور مکہ کی طرف سے غریض سے نقب تک ہے) (۴)
- ۵۔ حضرت نے نہ فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے جس کی حرمت تتراروی ابراہیم نے اور مدینہ میرا حرم ہے جس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی حد عار یہاں کے سایہ سے غیر یہاں کے سایہ تک ہے اس کا شکار مکہ کے شکار کی طرح نہیں، اس پر پابندی ہے اس پر پابندی نہیں۔ (۴)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے نہ فرمایا جو مدینہ میں حدیث کو لے گیا حدیث والے کو پناہ دے گا اس لئے اللہ کی لعنت ہوگی میں نے کہا حدیث کیا ہے نہ فرمایا قتل، (حسن)

باب ۲۳

﴿معرس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن بحیی؛ و ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: قال ابو عبد اللہ ﷺ: اذا انصرفت من مکة إلى المدینة و انتويت إلى ذی الحلیفة و أنت راجع إلى المدینة من مکة فانت معرس النبی ﷺ فان كنت فی وقت صلاة مکتوبة أو نافلة فصل فیہ

وإن كان في غير وقت صلاة مكتوبة فأنزل فيه قليلاً فإن رسول الله ﷺ قد كان يعرّس فيه و يصلي .

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحجاج بن الحسن بن علي، عن علي بن أسباط، عن بعض أصحابنا أنه لم يعرّس فأمره الرضا عليه السلام أن ينصرف فيعرّس .

۳۔ أبو علي الأشعري، عن الحسن بن علي الكوفي، عن علي بن أسباط، عن محمد بن القاسم بن الفضل قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إن جئنا مرءً بنا ولم ينزل المعرّس، فقال : لا بد أن ترجموا إليه، فرجعت إليه .

۴۔ وعنه، عن ابن فضال قال : قال علي بن أسباط لأبي الحسن عليه السلام ونحن نسمع : إننا لم نكن عرّسنا فأخبرنا ابن القاسم بن الفضل أنه لم يكن عرّس وأنه سألك فأمرته بالعود إلى المعرّس فيعرّس فيه ؛ فقال : نعم فقال له : فأتنا انصرفنا فعرّسنا فأي شيء نصنع ؛ قال : تصلي فيه وتضطجع ، وكان أبو الحسن عليه السلام يصلي بعد العتمة فيه فقال له محمد : فإن مرّ به في غير وقت صلاة مكتوبة ؛ قال : بعد العصر قال : سئل أبو الحسن عليه السلام عن ذا فقال : ما يخص في هذا إلا في ركعتي الطواف فإن الحسن بن علي عليه السلام فعله ، وقال : يقيم حتى يدخل وقت الصلاة ، قال : فقلت له : جعلت فداك فمن مرّ به بليل أو نهار يعرّس فيه أو إنما التعرّيس بالليل ؛ فقال : إن مرّ به بليل أو نهار فليعرّس فيه .

باب معرّس النبی

موسس اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ آؤ شہید کی دیر آرام کرنے کے لئے آتے ہیں اور پھر وہاں سے چل دیں)
۱۔ فرمایا تم مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹو اور لوٹتے ہوئے منزل ذی الحلیفہ پہنچو تو موسس میں آؤ اگر نماز واجب یا
تائید کا وقت ہو تو وہاں نماز پڑھو اور اگر وقت نہ ہو تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں اتر دو کیونکہ رسول اللہ یہاں ٹھہرے
تھے اور نماز پڑھی تھی۔ (حسن)

- ۲۔ ایک شخص وہاں نہیں اترتا تھا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا واپس جاؤ اور وہاں ٹھہرو (در مسئلہ)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارا جمال موسس پر نہیں ٹھہرا اور بڑھا چلا آیا نہ زیا لٹ کر جاؤ چنانچہ میں گیا روٹھا
- ۴۔ علی بن الاسباط نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اور ہم سن رہے تھے کہ ہم موسس نہیں گئے اور قسم بن الفقیل نے بتایا کہ وہ بھی نہیں گیا اس نے آپ سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لوٹ جائے وہم وہاں گئے فرمایا ان میں نے کہا تھا اس نے کہا جب ہم وہاں لوٹ کر جائیں تو کیا کریں نہ فرمایا تھا نہ پڑھو اتھا نہ سقراری کرنا میرے والد حسن علیہ السلام نے بعد عشر وہاں نماز پڑھی، محمد نے کہا اگر ہم نماز واجب کے وقت کے علاوہ پہنچیں تو فرمایا بعد عمر بن حنظلہ، اس نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا اس امر میں اجازت نہیں ہے مگر دو رکعت طواف کہ امام حسن علیہ السلام نے بھی کیا۔ فرمایا وہاں اتنا ٹھہرے کہ وقت نماز آجائے اگر کوئی چاہے رات میں پہنچے یا دن میں وہاں ٹھہرے حالانکہ تو عرس تو رات میں ہے نہ فرمایا دن ہو یا رات وہاں ٹھہری دیر ٹھہرے۔ (در سنن)

باب ۱۲

(مسجد غدیر خم)

۱۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن عبد الرحمن بن المعجاج قال: سألت أبا إبراهيم علیہ السلام عن الصلاة في مسجد غدیر خم بالنهار وأنا عسافر، فقال: من فيه فإن فيه فضلاً وقد كان أمي يأمر بذلك.

۲۔ محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسين، عن النعمان، عن عبد الصمد بن بشیر، عن حسن الجهم قال: سمعت أبا عبد الله علیہ السلام من المدينة إلى مكة فلما انتهينا إلى مسجد الغدير نظر إلى ميسرة المسجد فقال: ذلك موضع قدم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حيث قال: من كنت مولاه فعلي مولاه ثم نظر إلى الجانب الآخر فقال: ذلك موضع فسطاط أبي فلان وفلان و سالم مولی أبي حذيفة و أبي عبيدة الجراح فلما أن رأوه رافعا يديه قال بعضهم لبعض: انظروا إلى عينيه تندور كأنهما عينا مجنون فنزل جبرئیل علیہ السلام بهذه الآية: "وإن يكاد الذين كفروا ليزلقونك بأبصارهم لما سمعوا الذكر ويقولون إنه لمجنون" و ما هو إلا ذكر للعالمين.

۳۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن أبان، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: يستحب الصلاة في مسجد الغدير لأن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أقام فيه أمير المؤمنين علیہ السلام وهو موضع أظهر الله عز وجل فيه الحق.

باب ۲۲

مسجد غدیر خم

- ۱۔ میں نے کہا کیا اس مسافرت دن میں مسجد خم میں نماز پڑھوں فرمایا جس کی کیفیت کی وجہ سے پڑھویر سے باپ نے اس کا حکم دیا ہے۔
- ۲۔ حسان اوش و انارادی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کھیت سے مکہ لے جا رہا تھا جب مسجد غدیر کے پاس پہنچے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر کر کے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ نے فرمایا تھا من کنت مولاً فعلیؐ۔
- ۳۔ پھر دوسری طرف دیکھ کر فرمایا یہ فلاں فلاں کے خیمہ کی جگہ ہے یہاں سالم غلام ابو عبد اللہ کا خیمہ تھا اور یہاں امیر بن جراح کا۔ جب ان لوگوں نے حضرت رسول خدا کو اس جگہ پر دیکھا تو انہوں نے دوسرے سے کہا ان کی آنکھوں کو دیکھو ایسے گھما رہے ہیں جیسے دیوانہ گھماتا ہے پس پڑھیں یہ آیت نے کرے "وإن یکاد الذین کفروا لیزلقونک بأبصارهم لما سمعوا الذکر و یقولون إنا لمجنون یہ کافر تہیں نظروں سے گرا نا چاہتے ہیں جب ذکر سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ اس میں دو دنوں جہاں کا بھلا ہے۔ (۱۶)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے مسجد غدیر میں نماز مستحب ہے کیونکہ یہاں رسول اللہ نے امیر المومنین کو کھڑا کیا تھا اور اسی جگہ حق کو ظاہر کیا تھا۔ (۱۷)

باب ۲۳

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ عن علی بن الحکم، عن زیاد بن أمی المخلل، عن أمی عبد اللہ علیہ السلام قال: ما من نبی ولا وصی نبی یتقی فی الأرض أكثر من ثلاثة آیام حتی ترفع روحه وعظمه و لحمه إلى السماء و إنما تؤتی مواضع آثارهم و یتلفونهم من بعد السلام و یسمعونهم فی مواضع آثارهم من قریب۔
- ۲۔ أبو علی الأشعری، عن عبد اللہ بن موسی، عن الحسن بن علی الوشاء قال: سمعت الرضا علیہ السلام یقول: إن لكل إمام عبداً فی عنق أولیائہ و شیعتہ و إن من تمام الوفاء بالعہد و حسن الأداء زیارة قبورهم فمن زارهم رغبة فی زیارتهم و تصدیقاً بما رغبوا فیہ کان أتممتهم شفعاہم یوم القیامۃ۔

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أبي هاشم الجعفري قال : بعث إلي أبو الحسن عليه السلام في مرضه و إلى محمد بن حمزة فسبقني إليه محمد بن حمزة وأخبرني محمد ما زال يقول : ابعثوا إلى الحبير ، ابعثوا إلى الحبير ، فقلت لمحمد : ألا قلت له : أنا أذهب إلى الحبير ، ثم دخلت عليه وقلت له : جئت فذاك : أنا أذهب إلى الحبير ، فقال : انظروا في ذلك ، ثم قال لي : إن محمداً ليس له سرٌّ من زيد بن عليّ و أنا أكره أن يسمع ذلك ، قال : فذكرت ذلك لعليّ بن بلال فقال : ما كان يصنع [بالحبير] وهو الحبير فقد تمت المسكر فدخلت عليه فقال لي : اجلس حين أردت القيام فلما رأته أنس بي ذكرت له قول عليّ ابن بلال فقال لي : ألا قلت له : إن رسول الله ﷺ كان يطوف بالبيت ويقبل الحجر و حرمة النبيّ والمؤمن أعظم من حرمة البيت و أمر الله عز وجل أن يقف بعرفة وإنما هي مواطن يحب الله أن يذكر فيها فأنا أحب أن يدعى [الله] لي حيث يحب الله أن يدعى فيها و ذكر عنه أنه قال : ولم أحفظ عنه ، قال : إنما هذه مواضع يحب الله أن يتعبد [لها] فيها فأنا أحب أن يدعى لي حيث يحب الله أن يعبد . هلا قلت له كذا [و كذا] ، قال : قلت : جئت فذاك لو كنت أحسن مثل هذا لم أرد إلا أمر عليك . هذه ألفاظ أبي هاشم ليست ألفاظه . . .

باب

متفرقات

- ۱۔ فرمایا جب کوئی نبی یا وہی نبی مر جاتا ہے تو تین دن سے زیادہ روئے زمین پر نہیں رہتا ان کی روح ان کی ہڈیوں اور گوشت کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور انھیں دور سے سلام پہنچتا ہے اور آثار میں قریب سے سن سیتے ہیں۔ (۴)
- ۲۔ نصرا یا سر امام کا ایک عہد ہوتا ہے ان کے اولیا اور شیعوں کی گردن پر ، اس عہد کی دنیا اور آدایہ ہے کہ ان کی قبروں کی زیارت کی جائے جو بر غبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی امامت کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کریں گے (مجبور)
- ۳۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے بہامت مرض ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور محمد بن حمزہ کے پاس بھی

محمد مجھ سے پہلے حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ خیر کی طرف بھیجو خیر کی طرف بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کو کہو) اور (غیر) میں نے محمد سے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہا میں خیر کی طرف جاؤں گا اس کے بعد میں بنی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ خدا ہوں میں نیکی کی طرف جاؤں گا حقارت نے منہ مایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کرو پھر مجھ سے فرمایا محمد اور زید بن علی اس زمانہ کا ایک شخص جو زید یہ عقیدہ کا تھا کہ درمیان کوئی راز نہیں، میں بڑا سمجھتا ہوں اس بات کو بھی کہ وہ سنے۔ میں نے یہ ذکر علی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ آدم کے مشابہ قابل تعظیم ہیں) فرمایا تم نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر کو بوسہ دیتے تھے در آنحالیکہ نبی کی اور بندہ مومن کی عزت کے بعد سے زیادہ ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عرق میں قیام کا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور پھر کہا تم نے اس سے ایسا کیوں نہ کہا میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں ہوتا تو بات میں آپ کے سامنے پیش نہ کرتا۔ (خ)

﴿ باب ۲۶ ﴾

﴿ ما یقال عند قبر أمير المؤمنين عليه السلام ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ الصَّادِقِ أَبِي الْحَسَنِ النَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ : « السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ أَنْتَ أَوَّلُ مَظْلُومٍ وَأَوَّلُ مَنْ غَضِبَ حَقُّهُ صَبْرَتْ وَاحْتَبَتْ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَقَبْتُ اللَّهَ وَأَنْتَ شَهِيدٌ عَذَّبَ اللَّهُ قَاتِلَكَ بِأَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَجَدَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ جَسَدُكَ عَارِفًا بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِرًا بِشَأْنِكَ مُعَادِيًا لَأَعْدَائِكَ وَمِنْ ظَلَمِكَ ، أَلْقَى عَلَى ذَلِكَ رَبِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا وَلِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي ذُنُوبًا كَثِيرَةً فَاشْفَعْ لِي إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ مَقَامًا [محموداً] معلوماً وَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ جَاهًا وَشَفَاعَةً وَقَدْ قَالَ تَعَالَى : « وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَى »

عَنْ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَمِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام مِثْلَهُ .

باب ۱۱

قبر امیر المؤمنین پر کیا کہ جائے

۱۔ زیا قبر امیر المؤمنین پر کیجئے۔ السلام عليك يا ولي الله أنت أول

مظلوم و أول من غصب حقه صبرت و احتسبت حتى أتاك اليقين فأشهد أنك لقيت الله و أنت شهيد عذب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدد عليه العذاب جنتك عارفاً بحقتك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك و من ظلمك ، ألقى على ذلك ربّي إن شاء الله يا ولي الله إن لي ذنباً كثيرة فاشفع لي إلى ربك فإن لك عند الله مقاماً [محموداً] معلوماً وإن لك عند الله جاهاً و شفاعة و قد قال تعالى : «ولا يشفعون إلا لمن ارتضى» (۲)۔

سلام ہو آپ پر یا ولی خدا آپ پہلے مظلوم ہیں اور پہلے وہ ہیں جن کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور ضبط کیا مرنے دم تک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے شہید ہو کر اللہ سے ملاقات کی، خدا آپ کے قاتل پر طرح طرح کے عذاب نازل کرے اور تجدید عذاب کرے، میں آپ کے حق کا عارف ہوں کہ اور آپ کی شان کو پہچان کر آیا ہوں میں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے ظالموں کا، خدا ان کو جہنم نصیب کرے، اے ولی خدا میرے بہت سے گناہ ہیں میری سفارش اللہ سے کیجئے، آپ کو عند اللہ حق سفارش حاصل ہے اللہ نے فرمایا ہے نہیں سفارش کریں گے گردہ جہنم اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے (۳)۔

۲۔ ابو الحسن ثانی علیہ السلام نے یہی بیان کیا ہے۔

﴿دعاء آخر﴾ باب ۱۲

﴿عند قبر امیر المؤمنین علیہ السلام﴾

تقول : «السلام عليك يا ولي الله ، السلام عليك يا حجة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا محمود الدين ، السلام عليك يا وارث النبيين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنار و صاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنك كلمة التقوى و باب الهدى و العروة الوثقى و المبل المتين و الصراط المستقيم و أشهد أنك حجة الله على خلقه و شامعه على عباده و أمينه على علمه و خازن سره و

موضع حكمته وأخو رسوله ﷺ وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب دونك باطل مدحوس ، أنت أول مظلوم وأول منصوب حقه فصرت واحتسبت ، لمن الله من ظلمك واعتدى عليك وصد عنك لئلا كثيراً يلغتهم به كل ملك مقرّب وكل نبي مرسل وكل عبد مؤمن متمن ، صلى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلى الله على روحك وبدنك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً وأدبت أميناً وقتلت صدقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عني على هدى ولم تمل من حق إلى باطل ، أشهد أنك قد أقيمت الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر وأتيت الرسول ونصحت للأمة وتلوت الكتاب حق تلاوته وجاهدت في الله حق جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أنك اليقين ، أشهد أنك كنت على بينة من ربك ودعوت إليه على بصيرة وبلغت ما أمرت به وقمت بحق الله غير وأهمل ولا مؤمن نفسي الله عليك صلاة مستبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدق خيراً عن رعيته ، أشهد أن الجهاد مملك جهاد وأن الحق مملك وإليك وأنت أهله ومعنده وميراث النبوة عندك فصلى الله عليك وسلم تسليماً وعذب الله قاتلك بأنواع العذاب ، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بعقك مستبصراً بأشأنك متادياً لأعدائك موالياً لأوليائك باني أنت وأمي أتيتك عاكفاً بك من نار استحقها مثلي بما جنيت على نفسي أتيتك ذايراً أبتغي بزيارتك فكاك رقبتى من النار ، أتيتك هارباً من ذنوبي التي احتطبتها على ظهري أتيتك وافتداً لعظيم حالك ومترلتك عند ربى فاشفع لى عند ربك فإن لى ذنوباً كثيرة وإن لك عند الله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعمة مقبولة وقد قال الله عز وجل : «ولا يشفعون إلا لمن ارتضى» اللهم رب الأرباب صريح الأحياء إنى عنيت بأخى رسولك معاذاً ففك رقبتى من النار آمنت بالله وما أنزل إليك وأتولى إليك وأخركم بما توكلت به [به] أدلكم وكفرت بالحبوب والطاغوت والآت والعزى .

باب ۲۴

دعائے آخر قبر امیر المؤمنین کے پاس

۱۔ کہو۔

«السلام عليك يا ولي الله، السلام عليك يا حجة الله، السلام عليك يا خليفة الله، السلام عليك يا عمود الدين، السلام عليك يا وارث النبيين، السلام عليك يا قسيم الجنة والنار وصاحب العصا والميسم، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والرحل المتين والصراط المستقيم و أشهد أنك حجة الله على خلقه وشامعه على عباده وأمينه على علمه وخازن سره و موضع حكيمته وأخو رسوله ﷺ وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب دونك باطل مدحوض، أنت أول مظلوم وأول منصوب حقه فصبرت واحتسبت، لمن الله من ظلمك واعتدى عليك وصد عنك كثيراً بلعنهم به كل ملك مقرب وكل نبي مرسل وكل عبد مؤمن تمتحن، صلى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلى الله على روحك وبدنك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً وأدبت أميناً وقلقت صديقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عني على هدى ولم تمل من حق إلى باطل، أشهد أنك قد أقم الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتبعت الرسول ونصحت للأمة وتلوت الكتاب حق تلاوته وجاهدت في الله حق جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أتاك اليقين، أشهد أنك كنت على بينة من ربك ودعوت إليه على بصيرة وبلغت ما أمرت به وقمت بحق الله غير واهن ولا موهن فصلى الله عليك صلاة متبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدق خيراً عن رعيته، أشهد أن الجهاد معك جهاد وأن الحق معك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوة عندك فصلى الله عليك وسلم تسليمًا وعذب الله قاتلك بأنواع العذاب، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك باي أنت وأمتي أتيتك عامداً بك من نار استحققتها

منلی بما جنت علی نفسی أنتیک ذائراً أبتغی بزیارتک فکاک رقبתי من النار ، أنتیک هادياً
من ذنوبی الّتی احتطبتہا علی ظہری أنتیک و افتداً لعظیم حالک و منزلتک عند ربی
فاشفع لی عند ربک فإن لی ذنوباً کثیرة و إن لک عند اللہ مقاماً معلوماً و جہاداً عظیماً
و شأناً کبیراً و شفاعة مقبولة و قد قال اللہ عزّ و جلّ : "ولا یشفعون إلا لمن ارتضیٰ ، اللهم
ربّ الأرباب صریحاً الأحباب إلتی عنیت بأخی رسولک معاذاً ففک رقبתי من النار
آمنت باللہ و ما أنزل الیکم و أتولی الیکم آخر کم بما تولىکم [بہ] و کفرت بالعجب و
الطاغوت و اللات و العزی .

سلام ہو آپ پر لے ولی خدا اسے جنت خدا، سلام ہو آپ پر اسے خلیفۃ اللہ، سلام ہو آپ پر لے دین کے
ستون، سلام ہو آپ پر اسے نبیوں کے وارث، سلام ہو آپ پر لے جنت دُنا کے تقسیم کرنے والے، اے صاحبِ عصا
میسر، اے امیر المؤمنین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مکمل تقویٰ ہے آپ بابِ ہدایت ہیں آپ عروۃ الوثقی ہیں آپ
جبلِ متین اور صراطِ مستقیم ہیں آپ خلقِ خدا پر اللہ کی جنت ہیں اور خدا کی طرف سے اس کے بندوں پر گواہ ہیں اور
اس کے علم کے امین ہیں اور رازِ اے خدا کے آپ خزانہ دار ہیں اس کی حکمت کا مقام ہیں رسول اللہ کے بھائی ہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے خلافت دعوت دینے والا باطل اور مردود ہے آپ
مظلوم اول ہیں اور سب سے پہلے آپ کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ آپ پر ظلم کرنے والے
آپ پر تقدم کرنے والے پر آپ کے کاٹ ڈالنے والے پر لعن کثیر ہو لعنت ہو ملائکہ مفرقین کی ہر نبی رسول کی ہر بندہ مومن کی
جس کا امتحان لیا گیا ہو، رحمت خدا ہو آپ پر، آپ کی روح اور جن پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے
بندے اور اس کے امین ہیں آپ نے با صنادید تبلیغ کی امانت کا حق ادا کیا اور آپ قتل کئے گئے اور آج ایک آپ صدیق تھے
اور آپ یقین پر رہے اور آپ نے ہدایت میں لگ رہی اختیار نہ کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہوئے۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور آپ نے رسول کا اتباع
کیا اور امت کو نصیحت کی اور کتاب کی تلاوت کی جو حکاوت کا حق ہے اور راہِ خدا میں جہاد کیا جو حق جہاد ہے اور لوگوں
کو دعوت دی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ مرتے دم تک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے رب کی طرف سے
گواہی لائے اور خدا کی طرف بھیرتے رہے اور جیسا حکم دیا گیا تھا آپ نے اسے پورا کیا اور حق خدا پر آپ قائم رہے آپ نے
ذرا سستی نہ کی، پس آپ پر دودھ ہو چے در پے جس کے لئے انقطاع نہ ہو نہ کوئی بدت ہو اور سلام و رحمت و برکت ہو
آپ پر اور جزا دے اللہ آپ کو کہ اپنی رعیت سے بھلائی کرتے سبھی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جہاد جہاد تھا
حق آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کے اہل تھے اور اس کی کان سے میراث نبوت آپ کے پاس تھی آپ پر اللہ کا دودھ و

سلام ہو اور آپ کے قاتل پر طرح طرح کا عذاب ہو۔ اے امیر المؤمنین میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو سمجھ کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ کے دشمن کا دشمن کا ہوں آپ کے دوست کا دوست، میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں میں کیا ہوں پناہ پلنے نار جہنم سے جس کا میں مستحق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے آپ کا ذاکر ہوں آپ کی زیارت کے صدقہ میں نار سے روائی چاہتا ہوں میں اپنے ان گناہوں سے بھاگ کر آیا ہوں جن کا روجھ میری پشت پر ہے آپ کی پیش رب بڑی منزلت ہے آپ خدا سے میری سفارش کیجے میرے گناہ بہت ہیں۔ اور آپ کے لئے عند اللہ مقام معلوم ہے اور مرتبہ عظیم اور شان کبیر ہے آپ کی شفاعت مقبول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے شفاعت مذکرین کے مگر وہی جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے اے رب الارباب نے دوستوں کے فریادوں میں تیرے رسول کے بھائی و سید سے پناہ مانگتا ہوں میری گردن نار جہنم سے آزاد کر، میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جو تم پر نازل ہوا ہے تمہارے اولین و آخرین پر اور جنت و طاعت و ولایت و عزتی کا انکار کرتا ہوں۔

باب ۲۸

(موضع رأس الحسين عليه السلام)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن یحییٰ بن زکریا، عن یزید بن محمد بن طلحة قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام وهو بالحيرة: أما تريد ما وعدتك، قلت: بلى - يعني الذهاب إلى قبر أمير المؤمنين صلوات الله عليه - قال: فركب وركب إسماعيل وركب معهما حتى إذا جاء الثوب - وكان بين الحيرة والنخف عند ذكوات بيص - نزل ونزل إسماعيل ونزلت معهما فضلى وسلي إسماعيل وصليت فقال لإسماعيل: قم فسلم على جدك الحسين عليه السلام، فقلت: جعلت فداك أليس الحسين بكر بلا؟ قال: نعم ولكن لما حل رأسه إلى الشام سرقه مولی لنا فدفنه بجانب أمير المؤمنين عليه السلام

۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إبراهيم بن عتبة، عن الحسن

باب ۲۹

موضع رأس الحسين

۱۔ فرمایا حضرت نے جب وہ مجھ میں تھے کیا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کے پورا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ میں نے کہا تم

یعنی قبر امیر المومنین کی طرٹ چلنا۔ پس حضرت سوار ہوئے اور اسٹبل اور میں بھی۔ جب ہم حجرہ اور نجف کے درمیان
ذکرات بیض کے پاس پہنچے تو حضرت اور ہم اترے۔ حضرت نے تار پڑھی اور ہم دونوں نے بھی، حضرت نے اسٹبل سے فرمایا
سلام کرو اپنے جد حسین پر، میں نے کہا میں آپؑ فدا ہوں، کیا حسینؑ کو بلا میں نہیں فرمایا کہ بلا ہی میں ہیں لیکن جب
ان کا سر شام کے کر جائے تھے تو ہمارے ایک غلام نے چرا کر امیر المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔ (مجموع)

﴿ باب ۳۲ ﴾

﴿ زیارة قبر ابی عبد اللہ الحسین بن علی علیہما السلام ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ،
عَنْ نَعِيمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ الْكِنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَانْتِ الْفَرَاتِ وَاغْتَسَلَ بِحِیَالِ قَبْرِهِ وَ تَوَجَّهْ إِلَيْهِ وَعَلَيْكَ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ حَتَّى تَدْخُلَ
إِلَى الْقَبْرِ مِنَ الْجَانِبِ الشَّرْقِيِّ وَقُلْ حِينَ تَدْخُلُهُ: «السلام علی ملائكة الله المنزّلین، السلام علی
ملائكة الله المرقدین، السلام علی ملائكة الله المسوّمین، السلام علی ملائكة الله الذّین
هم فی هذا الحرم مقیمون، فإِذَا اسْتَقْبَلْتَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْ: «السلام علی رسول الله،
السلام علی امین الله علی رسله وعزائم أمره والخاتم لما سبق والفتاح لما استقبل والمهیمن
علی ذلك كله والسلام علیہ ورحمة الله وبرکاته» ثمّ تقول: «اللهم صلّ علی أمير المؤمنين
عبدك وأخي رسولك الذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدليل
علی من بعثته برسالته ودينه الدّین بعدك وفصل قضائك بين خلقك والمهیمن علی
ذلك كله والسلام علیہ ورحمة الله وبرکاته» اللهم صلّ علی الحسن بن علی عبدك وابن
الذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدليل علی من بعثته
برسالته ودينه الدّین بعدك وفصل قضائك بين خلقك والمهیمن علی ذلك كله و
السلام علیہ ورحمة الله وبرکاته» ۲۔ ثمّ تصلي علی الحسين وسائر الأئمة عليهم السلام كما
صليت و سلمت علی الحسن عليه السلام ثمّ تأتي قبر الحسين عليه السلام فتقول: «السلام علیك
یا ابن رسول الله، السلام علیك یا ابن أمير المؤمنين صلي الله علیك یا أبا عبد الله أشهد أنك
قد بلغت عن الله عز وجل ما أشرت به ولم تخش أحدًا غيره وجاهدت في سبيله وعبדתه
صادقاً حتى أتاك اليقين، أشهد أنك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبّة

على من يبقى ، ومن تحت الشرى ، أشهد أن ذلك سابق فيما مضى و ذلك لكم فأنج
فيما بقي أشهد أن أدواحكم وطبنتكم طيبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض متاً
من الله ورحمة وأشهد الله وأشهدكم أنني بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرايع
ذيني وخاتمة عملي ومنقلي ومنواي وأسأل الله البر الرحيم أن يتم ذلك لي ، أشهد
أنكم قد بلغت من الله ما أمركم به ولن تغشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه
حتى أتاكم اليقين ، لعن الله من قتلكم ولعن الله من أسره ولعن الله من بلغه ذلك منهم
فرضي به أشهد أن الذين انتهكوا جرمكم وسفكوا دمكم ملعونون على لسان النبي
الآمين ﷺ .

ثم يقول : اللهم العن الذين بدلوا نعمةك وخالفوا ملكتك ورغبوا عن أمرك
واتهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك اللهم احسن قبورهم ناراً وأجوافهم ناراً واحشرهم
وأشيعهم إلى جهنم زرقاً ، اللهم العنهم لعنا يلعنهم به كل ملك مقرب وكل
نبي مرسل وكل عبد مؤمن امتحن قلبه للإيمان ، اللهم العنهم في مستسر السر وفي
ظاهر العلانية ، اللهم العن جوابيت هذه الأمة والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة
أمير المؤمنين والعن قتلة الحسين وعذبهم عذاباً لا تعذب به أحداً من العالمين ، اللهم
اجعلنا ممن ينصره وتتصبر به وتمن عليه بنصرك لدينك في الدنيا والآخرة .

ثم اجلس عند رأسه فقل : صلى الله عليك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً
وأدباً أميناً وقتلت صدقاً ومضيت على يقين لم تزل على هدى ولم تمل من حق
إلى باطل أشهد أنك قد أقم الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن
المنكر وآتيت الرسول وتلوت الكتاب حق تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة
والموعظة الحسنة صلى الله عليك وسلم تسليماً وجزاك الله من صدق خيراً عن رعيته
وأشهد أن الجهاد منك جهاد وأن الحق منك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميران
النيرة عنك وعند أهل بيتك صلى الله عليك وسلم تسليماً ، أشهد أنك صدق الله وحبته
على خلقه وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب غيرك فهو باطل مدحوس وأشهد
أن الله هو الحق المبين . ثم تحوّل عند رجله وتخير من الدعاء وتدعو لنفسك .

ثم تحوّل عند رأس علي بن الحسين عليهما السلام

وتقول : سلام الله وسلام ملائكته المقر بين وأنبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي و

رحمة الله و برکاته عليك، صلى الله عليك وعلى اهل بيتك وعتره آباءك الأخيار الأبرار الذين أذهب الله عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً.

ثم تأتي قبور الشهداء وتسلم عليهم وتقول: «السلام عليكم أيها الرّبايئون أنتم لنا فرط ونحن لكم نبيح ونمنح لكم خلف وأنصار أشهد أنكم أنصار الله وسادة الشهداء في الدنيا والآخرة فباّنكم أنصار الله كما قال الله عز وجل: «وكتب من نبي قاتل معه ربيون كثير فما ذنوا ما أسأبهم في سبيل الله وما ضفوا وما استكانوا» وما ضفتم وما استكنتم حتى لقيتم الله على سبيل المعنى ونصرة كلمة الله الثابتة، صلى الله على أزواحكم وأبدانكم وسلم تسليمًا. أبشروا بموعده الله الذي لا خلف له إنه لا يخلف الميعاد والله معكم لكم بشار ما وعدكم أنتم سادة الشهداء في الدنيا والآخرة أنتم السابقون والمهاجرون والأَنْصار أشهد أنكم قد جاهدتم في سبيل الله وقتلتم على مناج رسول الله ﷺ وابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تسليمًا. الحمد لله الذي صدقكم وعده وأراكم ما نبأهون.

باب ۲۳۲

زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

شہداء واجب قبرا امام حسین کے پاس آؤ تو فرات میں غسل کرو اور پھر قبر کی طرف آؤ اور سیکھ دو تارے چلو اور مشرق کی طرف قبر کے پاس آؤ اور داخل ہوتے ہوئے کہو: «السلام علی ملائکة الله المنزلین، السلام علی ملائکة الله المرءین، السلام علی ملائکة الله المسوّمین، السلام علی ملائکة الله الذین هم فی هذا الحرم مقیمون» سلام ہو اللہ نے ان ملائکہ پر جو یہاں پر نازل ہوتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو آگے چلے آئے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو نشانات رکھتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو اس حرم میں مقیم ہیں جب قبر حسین کے سامنے آؤ تو کہو: «السلام علی رسول الله، علی ذلك کلمة و السلام علیہ ورحمة الله وبرکاته» سلام ہو خدا کے رسول پر جو اس کے رسولوں کی تعلیم کے اور اس کے حکم حکم کے امانت دار تھے اور انبیاء میں سب سے آخر تھے اور مستقبل کے فاتح ہیں اور احکام الہی کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو پھر کہو:

«اللهم صل علی امیر المؤمنین

عبدک وأخی رسولک الذی انتجبتہ بعلمک وجعلته هادیا لمن شئت من خلقک والدلیل علی من بعثته برسالاتک وديان الدین بعدک وفصل قضائک بین خلقک والمہمین علی ذلک کله والسلام علیہ ورحمة اللہ وبرکاتہ

یا اللہ رحمت نازل کر امیر المؤمنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی مخلوق پر ہادی بنایا اور لوگوں کے لئے رہنما بنایا اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ دینے والا اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور وہ سب احکام کے محافظ ہیں اور ان پر سلام رحمت و برکت ہو پھر درود بھیجو امام حسین پر اور تمام اکٹھے پھر آؤ قرصین کے پاس اور کہہ

السلام علیک

یا ابن رسول اللہ ، السلام علیک یا ابن امیر المؤمنین صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ أشهد أنک قد بلغت عن اللہ عز وجل ما أمرت به ولم تخش أحدًا غیره وجاهدت فی سبيله وعبدته صادقًا حتی أتاک الیقین ، أشهد أنک کلمة التقوی و باب الہدی والعروة الوثقی والحبیبة علی من یتقی ومن تمت الشری ، أشهد أن ذلک سابق فیما مضی و ذلک لکم فایح فیما بقی أشهد أن ارواحکم وطینتکم طيبة طابت وطهرت هی بعضها من بعض منّا من اللہ ورحمة وأشهد اللہ وأشهدکم أنني بکم مؤمن ولکم تابع فی ذات نفسی وشرائع دینی وخاتمة عملي ومتغلي وعتوای وأسأل اللہ البر الرحیم أن یتم ذلک لی ، أشهد أنکم قد بلغت عن اللہ ما أمرکم به ولن تخشوا أحدًا غیره وجاهدتم فی سبيله وعبدتموه حتی أتاکم الیقین ، لعن اللہ من قتلکم ولعن اللہ من أمر به ولعن اللہ من بلغه ذلک منهم فرضنی به أشهد أن الذین انتهکوا حرمتکم وسفکوا دمکم ملعونون علی لسان النبی الأمی ﷺ .

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول سلام ہو آپ پر ، اے فرزند امیر المؤمنین اللہ کی رحمت ہو آپ پر ، اے ابو عبد اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو جو حکم دیا تھا وہ آپ نے پہنچا دیا اور سوائے خدا کے کسی سے ڈرنے نہیں اور آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک پیچھے دل سے عبارت کی اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ اور باب ہدایت اور عروة الوثقی ہیں اور رحمت ہوں ان لوگوں پر جو موجود ہیں اور جو زمین کے اندر گئے جو ہر چکا اس میں سب رہے اور جو باقی ہے اس کے خارج ہیں آپ کی ارواح اور آپ کی طینت پاک ہے ظاہر ہے اور ہارت علی ہر میں

سے بعض کو بعض سے اور میں اللہ اور آپ کو گواہ کرتا ہوں اس پر کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور آپ کا تابع ہوں اور احکام دین اور خاتمہ عمل قلبی، میرا جانا اور رہنا سب آپ کے تابع ہے اور نیکی دینے والے اور رحم کرنے والے خدا سے دعا ہے کہ وہ ان کو میرے لئے پورا کرے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ان احکام کی تبلیغ کی جو اللہ نے آپ کو ان کے لئے حکم دیا تھا، اور تم خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک اس کی عبادت کی، اللہ کی نعمت ہو جنہوں نے تم کو قتل یا یا قتل حکم دیا یا قتل کی خبر سن کر خوش ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں نے آپ کی تنہا حرمت کی آپ کا خون بہایا بڑا بڑا رسول ہے لوگ ملعون ہیں پھر کہو

اللہم العن الذین بدلو نعمتک وخالفوا مکتک ورجعوا عن امرک

واتموا دسولک وصدوا عن سبیلک اللہم احش قبورہم ناراً وأجوافہم ناراً وأحشرہم وأشیاعہم إلى جہنم زرقاً، اللہم العنہم لعناً یلعنہم بہ کل ملک مقرب و کل نبی مرسل و کل عبد مؤمن امتحن قلبہ بالإیمان، اللہم العنہم فی مستسر السر و فی ظاہر العلانیۃ، اللہم العن جوانیت ہذہ الأمتۃ والعن طواغیتہا والعن فراعتہا والعن قتلة امیر المؤمنین والعن قتلة الحسنین وعذبہم عذاباً لا تعدب بہ أحداً من العالمین، اللہم اجعلنا ممن بنصرہ وتفتصر بہ وتغن علیہ بنصرک لدینک فی الدنیا والآخرة.

اور میں کہ ان لوگوں پر جنہوں نے یا اللہ تیری نعمتوں کو بدلا اور تری مکت میں تفرقہ ڈالا اور تم سے نفرت کی اور تیرے رسول پر تہمت لگائی اور تیرے راستہ سے لوگوں کو روکا یا اللہ ان کی اور ان کے تابعین کی قبروں کو نار جہنم سے بھر دے یا اللہ ان پر لعن کر اور لعن کریں ان پر تمام مقرب فرشتے اور ہر نبی مرسل اور ہر وہ لڑمن جس کے قلب کا استحسان اللہ نے کر لیا ہو یا اللہ لعنت کر ان پر ستراً و علانیۃ یا اللہ لعنت کر اس امت کے شیاطین پر اور لعنت کر امت کے سرکشوں فرعونوں اور امیر المومنین کے قاتلوں پر اور قاتلان حسین پر اور ان کو ایسی سخت سزا دی جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہو یا اللہ مجھے ان لوگوں میں ستر دے جو ناصران حسین ہیں اور احسان کر اس پر دنیا و آخرت میں اپنی نفرت کا پھر سر کی طرف بھیج دے اور کہو

صلی اللہ علیک أشہد أنک عبد اللہ وأمینہ بلغت ناصحاً

وآذیت آمیناً وقتلت صدیقاً ومضیت علی یقین لم تؤثر علی ہدی ولم تمل من حق إلى باطل أشہد أنک قد أقمت الصلوة وآتیت الزکاة وأمرت بالمعروف ونہیت عن المنکر واتبعت الرسول وتلوت الکتاب حق تلاوتہ ودعوت إلى سبیل ربک بالحکمۃ والموعظة الحسنۃ صلی اللہ علیک وسلم تسلیماً وجزاک اللہ من صدیق خیراً عن رعیتک

وأشهد أن الجهاد معك جهادٌ وأن الحق معك وإليك وأنت أهلك ومعنك ومعيرات
النيرة عندك وعند أهل بيتك صلى الله عليك وسلم تسليماً ، أشهد أنك صدق الله وحبته
على خلقه وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منسوب غيرك فهو باطل مدحوض وأشهد
أن الله هو الحق المبين .

اللہ کی آپ رحمت ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے امین بندے ہیں آپ نے تمام

تبلیغ کی اور حق تبلیغ امانت سے ادا کیا اور صدیق ہو کر آپ قتل کئے گئے اور یقین پر رہے آپ کی ہدایت پر جہالت کا
اثر نہ ہوا اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل نہ ہوئے آپ نے نماز کو قائم کیا زکوٰۃ کو دیا امر بالمعروف کیا اور نہی منکر
اور رسول کا اتباع کیا اور کتاب اللہ کی اچھی طرح تلاوت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی
آپ پر رحمت تھا ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد آپ کے ساتھ جہاد ہے اور حق آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے
اور آپ اس کے اہل اور اس کی گاہی ہیں آپ کے لئے میراث ہوت ہے اور آپ کے اہل بیت کے پاس بھی گواہی
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کی تصدیق کرنے والے نبی قتل پر اس کی محبت ہیں گواہی دیتا ہوں آپ کی دعوت حق ہے اور آپ
کے غیر کا باطل اور مردود اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کھلا ہوا حق ہے پھر پیروں کی طرف آؤ اور اپنے
لئے دعا کرو پھر حضرت علی اکبر کے سر کے پاس آؤ اور کہو

سلام الله و سلام ملائكتہ المقرین و انبیائہ المرسلین یا مولای و ابن مولای و

رحمة الله و برکاته علیک ، صلی الله علیک و علی اهل بیتک و عترتہ آباءک الأخیار الأبرار
الذین أذهب الله عنهم الرجس و طهرهم تطهیراً .

آپ پر سلام ہو اللہ کا ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین

کا اے میرے مولائے میرے مولائے فرزند آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو اور آپ کے خاندان والوں پر اور آپ کے
آباء کی اولاد ، اخیار و ابرار پر جس سے اللہ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور پوری طرح پاک کر دیا ہے پھر
قبور شہداء کی طرف آؤ ان کو سلام کرو اور کہو

السلام علیکم ایہا الرّباّیون

أنتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن لكم خلف وأنصار أشهد أنکم أنصار الله وسادة
الشهداء فی الدنیا والآخرة فباکم أنصار الله كما قال الله عز وجل : «و کاین من نبی قاتل
معہ ریبون کثیر فمادھنوا أصابهم فی سبیل الله دما صغیرا و ما استکانوا » و ما تم فتم و
ما استکنتم حتی لقیتم الله علی سبیل الحق و نصره کلمة الله النامة ، صلی الله علی أرواحکم
و أبداً انکم و سلم تسليماً ، أبشر و اجمعوا الله الذی لا یخلف لہ ایتہ لا یخلف المیعاد و الله مددک

لکم بشار ما وعدکم أنتم سادة الشهداء في الدنيا والآخرة أنتم السابقون والمهاجرون و
 الأنصار أشهد أنکم قد جاهدتم فی سبیل اللہ وقتلتم علی منہاج رسول اللہ ﷺ وابن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً . الحمد لله الذی صدقکم وعدہ واراکم ما تعجبون .

سلام ہو تم پر اے اللہ والو تم ہمارے پیشوا ہو ہم تمہارے تابع ہیں ہم تمہارے پیچھے ہیں تمہارے انصار ہیں
 گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے انصار ہو تم شہیدوں کے سردار ہو دنیا و آخرت میں ، تم اللہ کے انصار ہو جیسا کہ اللہ
 عز و جل نے تمہیں نبی کے ساتھ بہت سے اللہ والے ہوتے ہیں جنہوں نے فی سبیل اللہ معاصی برداشت کرنے میں کوئی
 سستہ نہ کی اور اسی طرح تم نے بھی ضعف اور سستی کو نہ دکھایا اور امر حق کو قبول کیا بشارت ہو تم کو اس وعدے
 کی جو اللہ نے تم سے کیا ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۔ اللہ حب وعدہ تمہارے خون کا بدلہ لے گا ۔
 تم شہیدوں کے سردار ہو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور تم رسول اللہ اور ابن رسول اللہ کے طریقہ پر شہید
 گئے اور محمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور تمہیں وہ دکھایا جسے تم دوست رکھتے تھے ۔

کتاب الہیاد

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كتاب الجهاد

﴿باب﴾

﴿فضل الجهاد﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الخير كله في السيف وتحت ظل السيف ولا يقسم الناس إلا السيف والسيوف مقابل الجنة والنار .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : للجنة باب يقال له : باب المجاهدين ، بمضون إليه فإذا هو مفتوح وهم متقلدون بسيوفهم والجمع في الموقف والملائكة ترحب بهم ، ثم قال : فمن ترك الجهاد ألبد الله عز وجل ذلاً وفقرًا في معيشته ومحققاً في دينه ، إن الله عز وجل أغنى أمتي بسابك خيلها ومراكبها .

٣ - وبإسناده قال : قال رسول الله ﷺ : خيول الفزاة في الدنيا خير لهم في الجنة وإن أردية الفزاة لسيوفهم .

وقال النبي ﷺ : أخبرني جبرئيل عليه السلام بأمر قرأت به عيني وفرح به قلبي قال : يا محمد من غزا من أمتك في سبيل الله فأصابه قطرة من السماء أو صداع كتب الله عز وجل له شهادة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن بعض أصحابه قال : كتب أبو جعفر عليه السلام في رسالة إلى بعض خلفاء بني أمية : ومن ذلك ما نصح الجهاد الذي فضله الله عز وجل على الأعمال وفضل عامله على العمال تفضيلاً في الدرجات والمغفرة والرحمة لأنه طهر به الدين وبه يدفع عن الدين وبه اشترى الله من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بالجنة يعماً مطلقاً منجماً ، اشترط عليهم فيه حفظ الحدود وأول ذلك الدعاء إلى طاعة الله عز وجل من طاعة العباد وإلى عبادة الله من عبادة العباد وإلى ولاية الله من ولاية العباد ، فمن دعي إلى الجزية فأبى قتل وسبي أهله وليس الدعاء

من طاعة عبد إلى طاعة عبد مثله ومن أقر بالجزية لم يتعد عليه ولم تخفر ذمته وكلف دون طاقته وكان الفية للمسلمين عامة غير خاصة وإن كان قتال وسبي سير في ذلك سيرته و عمل في ذلك يستفته من الدين ثم كلف الأعمى والأعرج الذين لا يجدون ما ينفقون على الجهاد بعد عذر الله عز وجل إيتاهم ويكلف الذين يطئون ما لا يطيقون وإتاهم كانوا أهل مصر يقاتلون من يليه يعدل بينهم في البعوث ، فذهب ذلك كله حتى عاد الناس وجلين أجبر مؤتجر بعد بيع الله ومستأجر صاحبه غارم و بعد عذر الله وذهب الحج فضيب وافترق الناس فمن أعوج بمن عوج هذا ومن أقوم بمن أقام هذا فرد الجهاد على العباد وزاد الجهاد على العباد ، إن ذلك خطأ عظيم

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابه ، عن عبد الله

ابن عبد الرحمن الأسدي ، عن حنيفة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الجهاد أفضل الأشياء بعد الفراغ

٦ - أحمد بن محمد بن سعيد ، عن جعفر بن عبد الله العلوي ، وأحمد بن محمد الكوفي ، عن علي بن العباس ، عن إسماعيل بن إسحاق جميعاً ، عن أبي روح فرج بن قرة ، عن مسعدة بن صدقة قال : حدثني ابن أبي ليلى ، عن أبي عبد الرحمن السلمي قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : أما بعد فإن الجهاد باب من أبواب الجنة ، فتعنه الله لخاصة أوليائه وسوهم كرامة منهم لهم ونعمة ذخرها ، والجهاد هو لباس التقوى ودرع الله الحصينة وجنته الوثيقة ، فمن تركه رغبة عنه ألبسه الله ثوب الذل وشمله البلاء وفارق الرضا ودرت بالصغار والقمامة ، وضرب على قلبه بالأسناد وأدبل الحق منه بتضييع الجهاد وسئم الخسف ومنع النصف ، ألا وإني قد دعوتكم إلى قتال هؤلاء القوم ليلاً ونهاراً وسراً وإعلاناً وقلت لكم : اغزوهم قبل أن يغزوكم فوالله ما غزي قوم قط في غر دارهم إلا ذلوا ، فتواكلتم وتخاذلتم حتى شنّت عليكم الفارات وملكت عليكم الأوطان هذا أخو غامد ، قد وردت خيله الأنبار وقتل حسان بن حسان البكري وأزال خيلكم عن مسالحيها وقد بلغني أن الرجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة والأخرى المعاهدة فينتزع حبيلها وقلبيها وقلاندها وراعناها ما تمنع منه إلا بالاسترجاع والاسترجاع ، ثم أنصروا وافر من ما نال رجال منهم كلم ولا أرى له دم فلو أن امرأة مسلماً مات من بعد هذا أسفاً ما كان به ملوماً بل كان عندي به جديراً ، فيعجباً

عجباً والله يبيت القلب ويجلب الهم من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم عن حقكم
فقبحاً لكم وترحاً حين صرتم غرضاً يرمى ، ينفار عليكم ولا تغفرون ولا تغفرون
بعضى الله وترضون ، فإذا أمرتكم بالسير إليهم في أيام الحر قلتم : هذه حارة
القيظ أمهلنا حتى يسبح عنا الحر ، وإذا أمرتكم بالسير إليهم في الشتاء قلتم :
هذه صبارة القر أمهلنا حتى ينسلخ عنا البرد ، كل هذا فراراً من الحر والقر ، فإذا
كنتم من الحر والقر تفرّون فأتهم والله من السيف أفر ؟

بأنشاء الرجال ولا رجال حلوم الأطفال وعقول ربّات الحجال لوددت أني لم
أركم ولم أعرفكم معرفة والله جرّت نعماً وأعقت ذمماً ، فأتلكم الله لقد ملأتم قلبي قبحاً
وشحنتم صدري غيظاً وجرّ عثموني نخب التهام أنفاساً وأفسدتم علي رأيي بالعصيان
والخذلان حتى لقد قالت قريش : إن ابن أبي طالب رجل شجاع ولكن لا علم له بالحرب ،
لله أبوعم وهل أحد منهم أشدّ لها مراساً وأقدم فيها مقاماً منّي لقد نهضت فيها وما بلغت
العشرين وما أنا قد ندّفت على الستين ولكن ، لا رأي لمن لا يطاع .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي حصص
الكلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل بعث رسوله بالإسلام إلى الناس
عشر سنين فأبوا أن يقبلوا حتى أمره بالقتال ، فالخير في السيف ونحت السيف والأمر يعود
كما يده .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبي البخري ، عن أبي
عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إن جبرئيل أخبرني بأمر قرأت به عيني وفرح
به قلبي قال : يا محمد من غزا غزاة في سبيل الله من أمتك فما أصابه قطرة من السماء أو
صداع إلا كانت له شهادة يوم القيامة .

٩ - وهذا الإسناد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من بلغ رسالة غاز كان كمن أعتق
رقبة وهو شريكه في ثواب غزوته .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله
عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : من اشتاب مؤمناً غازياً أو أذاه أو خلفه في أهله بسوء نصب
له يوم القيامة فيستغرق حسنه ثم يركس في النار إذا كان الغازي في طاعة الله
عز وجل .

۱۱۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن محبوب رفعہ قال : قال امیر المؤمنین علیہ السلام : "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْجِهَادَ وَعَظَّمَهُ وَجَمَلَهُ نَصْرَهُ وَنَاصِرَهُ . وَاللَّهُ مَاصِلُكُمْ دُنْيَا وَلَا دِينَ إِلَّا بِهِ ."

۱۲۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ہارون بن مسلم ، عن مسعد بن صدقة ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : اغزوا تورثوا أبناءکم مجداً .

۱۳۔ وبہذا الإسناد أن أبادجانة الأتصاري أعتَمَ يوم أحد بعمامة له وأرخى عذبة العمامة ^(۲) بين كتفيه حتى جعل يتبختر ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "إن هذه لمشية ينفذها اللہ عز وجل" إلا عند القتال في سبيل اللہ .

۱۴۔ علیؑ ، عن اُیہ ، عن التوفلي ، عن السكوني ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : جاهدوا تنموا .

۱۵۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن ثعلبة ، عن معمر ، عن اُبی جعفر علیہ السلام قال : الخیر کلہ فی السیف وتحت السیف وفي خا السیف ؛ قال : وسمعتہ یقول : "إن الخیر کل الخیر معقود فی نواصي الخیل إلى يوم القيامة ."

باب

فضیلت جہاد

- ۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے تلوار میں پوری خیر ہے تلوار کے سایہ میں خیر ہے لوگ قائم نہیں رہ سکتے مگر تلوار سے تلواریں جنت و نار کی کنجیاں ہیں (۱۴)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الجہاد ہے لوگ اس کی طرف جائیں گے وہ کھلے گا ان لوگوں پر جو اپنی تلواریں لٹکائے ہوں گے سوتف میں جمع ہو گا ملائکہ ان کو مرجا بختے ہوں گے پھر فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اللہ اس کی معیشت میں دولت اور فقر کا لباس پہنائے گا اللہ نے میری امت کو فتن بنایا ہے گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کے مرکوز سے۔ (۱۵)
- ۳۔ فرمایا رسول اللہ نے غازیوں کے گھوڑے دنیا میں ان کے گھوڑے جنت میں غازیوں کی ردا میں ان کی تلواریں ہیں حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایسی بات بتائی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہو گیا۔

انہوں نے کہا اے محمد آپ کی امت جو فی سبیل اللہ جہاد کرے گا تو اگر ذرا سا خون اس کا پیچ لایا اور دوسرے ہو جائے گا تو اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ دے گا۔ (بخاری)

۴۔ حضرت نے اپنے خط میں لکھا بنی امیہ کے کسی خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کو فضیلت دی ہے اعمال پر اور اس کے عامل کو اعمال پر، یہ فضیلت درجات و مغفرت و رحمت میں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دین قوی ہوتا ہے اور دشمنوں کے دین پر حملوں کو دفع کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ مومنوں کی جانیں خریدتا ہے اور یہ بیع مومنین کے لئے باعث نفع و نجات ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حدود و شریعت کی حفاظت ہو اس میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ بجائے لوگوں کی اطاعت کے اللہ کی اطاعت کی طرف دعوت دی جائے اور بجائے بندوں کی حکومت کے اقرار کے اللہ کی حکومت کا اقرار کیا جائے۔ پس جس کو جزیہ کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ یہ اسلامی دعوت نہیں کہ بندوں کی اطاعت سے بندوں کی اطاعت کی طرف بلایا جائے اور جو لوگ جزیہ کا اقرار کریں ان کو نہ ہٹایا جائے ان کے ذمہ کو توڑنا نہ جائے یعنی ان کی حفاظت کی ذمہ داری لی جائے خراج اور مال غنیمت میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے صرف خاص لوگوں کا ہی نہیں اور اگر لڑائی ہو اور قیدی بنائے جائیں تو سیرت اور سنت رسول پر عمل کیا جائے اور جنگ کے لئے ان اندھوں اور مسکروں کو بھی اس دمانہ میں تکلیف دی جاتی ہے جو جہاد کی تیاری کے لئے پیسہ نہیں رکھتے حالانکہ اللہ نے ان کو معذور قرار دیا ہے اور جو طاقت رکھتے ہیں ان پر اتنا بار ڈالا جاتا ہے کہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے حالانکہ قاعدہ یہ تھا کہ شہر والے ان محاذوں پر پہنچے جاتے تھے جو ان کے شہر سے قریب ہوتے تھے اور ان کو باری باری پھمکا جاتا تھا تاکہ ان کے درمیان انصاف رہے انہوں نے جہاد کی یہ سب صورتیں ختم ہو گئیں اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو اللہ سے معاہدہ کر چکے اور دوسرے وہ ہیں جو مال دنیا کو جہاد کا اجر جاننے ہیں اور دوسروں کو کچھ نہیں دیتے جس سے غریب لوگ حج کرنے کے قابل نہ رہے اور محتاج ہو کر رہ گئے جس نے ٹیڑھا راستہ دکھایا وہ خود گمراہ ہوا اور جس نے صحیح راستہ دکھایا وہ درست راہ راہن استقامت نے لوگوں پر جہاد کا بار رکھا یہ بہت بڑی خطا ہے۔ (درس)

۵۔ سرمایا فرض (مال ذرہ وغیرہ) کے بعد جہاد سب سے بہتر ہے۔ (بخاری)

۶۔ سرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جہاد ایک دروازہ جنت کے دروازوں میں سے ہے جس کو اللہ نے اپنے خاص اولیاء کے لئے کھولا ہے اور اس میں ان کے لئے کرامت ہے اور نعمتوں کا ذخیرہ ہے اور جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی ایک عضو طرہ ہے اور قابل اعتماد ہے جس نے ازراہ نفرت اس کو ترک کیا تو اللہ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا اور بلالوں کی ردا اڑھائے گا اور اپنی مرضی سے اسے الگ کر دے گا اور گہرے گاس کو ذلتوں اور رسوائیوں میں اور سلامتی کی راہیں اس پر بند کرے گا اور حق کو اس سے ہٹائے گا جہاد کو ضائع کرنے کی وجہ سے اور ذلت کو اس

پر مسلط کرنے کا اور انصاف کو اس سے روک دے گا۔

(اپنی فوج سے) آگاہ ہو میں نے تم کو اس قوم (فوج شام) سے رات دن چھپ کر اور ظاہر ہو کر لڑنے کی دعوت دی میں نے تم سے کہا کہ ان پر حملہ کرو ان کے حملہ کرنے سے پہلے، قسم خدا کہ جن لوگوں نے اپنے گھر کے اندر رہ کر (باہر نہ جا کر) لڑنا چاہا وہ ذلیل ہوئے پس تم ایک درسہ کی باتوں میں آگے اور میری نصرت ترک کی نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن تم پر چڑھ آیا اور جبراً تمہارے وطن سے تم سے چھین لئے یہ قبیلہ یمن کا سردار سفیان بن عوف بن المغفل کثیر لشکر لے کر آگیا اور اس نے عامل انبار حسان بن حمان البکری کو قتل کر دیا اور تم مصلحت اندیشی میں رہے میں نے سنا ہے کہ ان میں ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمیہ عورت کے پاس آیا اور اس کا غلام، لنگن، گلو بند اور گوشوارے اچکے لے گیا اور اس سے اسے نہ روکا گیا مگر التجا کر کے اور دم کی درخواست کر کے وہ بہت سامان لے کر پلٹ گئے ان میں سے کسی ایک کو نہ زخم کیا اور نہ کسی کا خون بہایا گیا اگر کوئی مرد مسلمان اس موقع پر مرجاتا تو اس پر ملامت نہ ہوتی بلکہ میرے نزدیک وہ اس پر قابل تعریف ہوتا۔

تمہاری یہ حالت سخت تعجب خیز ہے اللہ بن قلوب کو مردہ کر دیتا ہے اور ہم دہم کو کھینچ لیتا اس مجمع سے جو باطل پر ہوں تم اپنے حق سے جدا ہو گئے تمہارا بڑا ہوتم غم نصیب رہا۔ انہوں نے تم نے اپنے کو دوسروں کے تیروں کا نشانہ بنایا، لوٹے گئے لیکن تمہاری حالت نہ بدلی اور نہ تم نے جنگ کی اللہ کی نافرمانی پر تم راضی رہے جب میں نے ان لوگوں کی طرف جانے کو کہا تو کبسا زمانہ تو شدید گر گیا ہے گرمی ذرا کم ہو جانے دیجئے، یہ تمہارا گرمی اور سردی سے بھاگنا درحقیقت تلوار سے بھاگنا ہے تم نے یہ غور کیا، تم مردوں سے مشابہ ہو رہے نہیں ہو، تم میں بچوں کی سی عقل ہے اور مردوں کی سی سمجھ، میں تم میں معرفت کا نشان نہیں پاتا۔ خدا کی قسم تمہاری اس حالت نے ندامت کو کچنچا اور ندامت اس کا نتیجہ ہوا۔ اللہ تمہیں قتل کرے تم نے میرے دل کو پرپ سے بھردیا اور میرے سینے کو غیظ سے پر کر دیا۔ تم نے مجھے گھونٹ گھونٹ دوائی غم بار بار پلایا تم نے میری رائے کو عصیان اور فحش لان سے منسوب کر دیا یہاں تک کہ قریش کہنے لگے۔ علی ابن ابی طالب شجاع نہیں لیکن علم حرب سے واقف نہیں، خدا ان سے سچے کیا ان میں کوئی شخص سے زیادہ ثابت قدم رہنے والا اور آگے بڑھنے والا ہے جو تو لڑائیوں میں اس وقت سے لگا ہوا ہوں جب میں ۲۰ سال کا تھا اور اب تو ساٹھ سال کا ہوں لیکن جو ملامت نہ کرے اس کی رائے کیا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ساتھ رسول کو بھیجا آنحضرتؐ نے دس سال تبلیغ کی لیکن انہوں نے اس کو قبول نہ کیا پھر

اللہ نے قتال کا حکم دیا پس خبر لو اریں ہے تلوار کے نیچے ہے پس یہ امر جیسے شروع ہوا ہے ویسے ہی ہوئے گا۔ (۴)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہوا۔ اسرا یا اے محمدؐ جبرئیلؑ سبیل اللہؐ ایک چادر کے آگے آپ کی امت میں سے تو اگر آسمان سے ایک قطرہ بھی

- اس پر گرے گا یا دردمند ہوگا تو روز قیامت اس کا شمار شہیدوں میں ہوگا
- ۹۔ نہر مایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی مؤمن کی غیبت کرے گا یا اسے ستائے گا اور اس کے بچے اس کے اہل سے بدی کرے گا تو روز قیامت اللہ اس کے حسانت کو عرق کرے گا اور اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا کیونکہ غازی اللہ کی اطاعت میں جوتا ہے۔ (م)
- ۱۰۔ نہر مایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ اللہ نے قرض کیا ہے جہاد کو اور اس کو معظّم قرار دیا ہے اور اس کو مدد اور مددگار بنایا ہے دین کی اصلاح نہ ہوگی بلکہ دین نہ ہوگا مگر اس سے۔ (مرفوع)
- ۱۱۔ نہر مایا حضرت رسول خدا نے جہاد کو اور اپنی اولاد کو بزرگی کا مالک بنا دیا۔ (م)
- ۱۲۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمائد بنو ہاشم کا چھوڑا اپنے دونوں کندھوں کو دھپا پھیلا دیا حضرت رسول خدا نے فرمایا یہ روش اللہ کو بری معلوم ہوتی ہے ہاں قتال فی سبیل اللہ میں شہید ہے۔ (م)
- ۱۳۔ نہر مایا حضرت رسول خدا نے جہاد کو اور مال قیمت کو۔ (م)
- ۱۴۔ فرمایا پوری پوری خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے تلوار کے سایہ میں ہے اور یہ بھی نہر مایا پوری خیر وابستہ ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے روز قیامت تک۔ (م)

﴿ باب ۲ ﴾

﴿ جہاد الرجل والمرأة ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمّیہ، عن اُمّی الجوزاء، عن الحسن بن علوان، عن سعد بن طریف، عن الأصمغ بن نباتہ قال : قال امیر المؤمنین علیہ السلام : کتب اللہ الجہاد علی الرجال والنساء فجہاد الرجل بذل ماله و نفسه حتی یقتل فی سبیل اللہ وجہاد المرأة أن تصبر علی ماتری من أذى زوجها وغیرته

باب

جہاد مرد و عورت

- ۱۔ نہر مایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جہاد، مرد و عورت دونوں پر واجب ہے مرد کا جہاد یہ ہے کہ اپنے مال اور

ہاں کوئی سے یہاں تک کہ قتل ہو جائے راہِ قدائیں، عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کو جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور عزت دلائے۔

﴿ باب ﴾

﴿ وجوه الجہاد ﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُیہ؛ وعلیؑ بن عہد الفاسانیؒ، جیمًا، عن القاسم بن عہد عن سلیمان بن داود المنقریؒ، عن فضیل بن عیاض قال: سألت أبا عبد اللهؑ عن الجہاد سنة أم فریضة؟ فقال: الجہاد على أربعة أوجه فجهادان فرض وجہاد سنة لا یقام إلا مع فرض، فأما أحد الفرضین فمجاهدة الرجل نفسه عن معاصي الله عز وجل وهو من أعظم الجہاد. ومجاهدة الذین یلونکم من الکفار فرض. وأما الجہاد الذي هو سنة لا یقام إلا مع فرض فإن مجاہدة العدو فرض على جميع الأمة ولو ترکوا الجہاد لأنهم العذاب وهذا هو من عذاب الأمة وهو سنة على الإمام وحده أن يأتي العدو مع الأمة فيجاهدهم. وأما الجہاد الذي هو سنة فكل سنة أقامها الرجل وجاهد في إقامتها وبلغها وإحيائها فالعمل والسعي فيها من أفضل الأعمال لأنها إحياء سنة وقد قال رسول الله ﷺ: من سن سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها إلى يوم القيامة من غير أن ينقص من أجورهم شيء.

۲۔ وبأسناده، عن المنقریؒ، عن حصص بن غیاث، عن أبي عبد اللهؑ قال: سأل رجل أبا صلوات الله عليه عن حروب أمير المؤمنينؑ وكان السائل من مجبئنا فقال له أبو جعفرؑ: بم الله عباداً بنخسة أسياف ثلاثة منها شاهرة فلا تنمد حتى تضع الحرب أوزارها ولن تضع الحرب أوزارها حتى تطلع الشمس من مغربها. فإذا طلعت الشمس من مغربها آمن الناس كلهم في ذلك اليوم فيومئذ لا ينفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً؛ وسيف منها مكفوف وسيف منها مغمود سلّه إلى غيرنا وحكمه إلينا.

وأما السيف الثلاثة الشاهرة :

سيف على مشركي العرب قال الله عز وجل: واقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذلوا وحاصروهم واقعدوا لهم كل مرصد فإن تابوا (يعني آمنوا) وأقاموا الصلوة وآتوا

الزكوة « فإخوانكم في الدين » فهو لا يقبل منهم إلا القتل أو الدخول في الإسلام وأموالهم وذراريهم سبي على ما سن رسول الله ﷺ فإتته سى وعفى وقبل الفداء .
والسيف الثاني على أهل النعمة ، قال الله تعالى : « وقولوا للناس حسناً »
نزلت هذه الآية في أهل الذمة ثم نسخها قوله عز وجل : « قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين أتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون » فمن كان منهم في دار الإسلام فلن يقبل منهم إلا الجزية أو القتل وما لهم فيء وذراريهم سبي وإذا قبلوا الجزية على أنفسهم حرم علينا سبيهم وحرمت أموالهم وحلت لنا منا كحبتهم ومن كان منهم في دار الحرب حل لنا سبيهم وأموالهم ولم تحل لنا منا كحبتهم ولم يقبل منهم إلا الدخول في دار الإسلام أو الجزية أو القتل .

والسيف الثالث سيف على مشركي المعجم يعني الترك والديلم والغزر ، قال الله عز وجل في أول السورة التي يذكر فيها الذين كفروا « قصص قصتهم ثم قال : « فضرب الرقاب حتى إذا اثخنهم فشدوا الوثاق فأمأمتاً بعد وإمأ فداء حتى تضع الحرب أوزارها فأمأ قوله : « فأمأ متاً بعد » يعني بعد السبي منهم » وإمأ فداءه يعني المفاواة بينهم وبين أهل الإسلام فهو لا يقبل منهم إلا القتل أو الدخول في الإسلام ولا يحل لنا منا كحبتهم ما داموا في دار الحرب .

وأما السيف المكثوف فيسب على أهل البغي والتأويل قال الله عز وجل : « وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت إحداهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تنفي » إلى أمر الله « فلما نزلت هذه الآية قال رسول الله ﷺ : إن منكم من يقاتل بعدي على التأويل كما قاتلت على التنزيل ، فسئل النبي ﷺ من هو ؟ فقال : خاصف النعل يعني أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال عمار بن ياسر : قاتلت بهذه الرأية مع رسول الله ﷺ ثلاثاً وهذه الرابعة والله لو ضربونا حتى يبلغوا بنا الصعفات من هجر لعلنا أتاعلى الحق وأنهم على الباطل . وكانت السيرة فيهم من أمير المؤمنين عليه السلام ما كان من رسول الله ﷺ في أهل مكة يوم فتح مكة فاتته لم يسب لهم ذرية وقال : من أغلق بابه فهو آمن ومن ألقى سلاحه فهو آمن وكذلك قال : أمير المؤمنين صلوات الله عليه يوم البصرة نادى فيهم لا تسبوا لهم ذرية ولا تجهزوا على جريح ولا تتبعوا مدبراً

ومن أغلق بابه وألقى سلاحه فهو آمن .

وَأَمَّا السِّيفُ الْمَنْعُودُ فَالسِّيفُ الَّذِي يَقُومُ بِهِ الْقِصَاصُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَالنَّفْسُ
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ «فَسَلِّهِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَحُكْمِهِ إِلَيْنَا فَهَذِهِ السِّيفُ الَّتِي بَعَثَ
اللَّهُ بِهَا نَحْمَدُ اللَّهَ فَمَنْ جَحَدَهَا أَوْ جَحَدَ وَاحِدًا مِنْهَا أَوْ شَيْئًا مِنْ سِيرِهَا وَ أَحْكَامِهَا فَقَدْ
كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِهِ » .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام
«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِسَرِيَّةٍ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ : مَرْجَبًا يَقُومُ فَضْوُ الْجِهَادِ الْأَصْفَرُ »
وَبَقِيَ الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ ؟ قَالَ : جِهَادُ النَّفْسِ .

باب

وجہ جہاد

۱۔ پوچھا حضرت نے کہ جہاد سنت ہے یا فرض ، سنہ لایا جہاد کی چار صورتیں ہیں دو جہاد فرض ہیں اور ایک جہاد
سنت ہے لیکن وہ فرض کے ساتھ چلتا ہے اور ایک جہاد سنت ہے لیکن دوسریوں میں ایک ہے ان کا جہاد کرنا
اپنے نفس سے معصیت سے بچانے میں اور یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور دوسرا جہاد کفار سے فرض ہے تیسرا جہاد
جو سنت ہے اور فرض کے ساتھ قائم ہوتا ہے وہ دشمن سے لڑنا فرض ہے تمام امت پر اگر وہ جہاد کو ترک کر دیں گے
تو ان پر اللہ کا عذاب ہو گا اور امت کا عذاب یہی ہے لیکن اگر لوگ جمع نہ ہوں تو امام کے لئے سنت ہے درآنحالیکہ
وہ اکیلا ہو اور اگر امت کے ساتھ دشمن کا سامنا ہو تو جہاد کرنا واجب ہے اور جو جہاد سنت ہے پس وہ ہر سنت
ہے جن کو کوئی قائم کرے اور اس کے باقی رکھنے میں جہاد کرے اس میں عمل اور افضل اعمال ہے کیونکہ وہ سنت رسول
کا احیاء ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے سنت حسنة قائم کی اس کے لئے اجر ہے اور اس کے لئے بھی جو اس پر
عمل کرے ، روز قیامت تک اجر لے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو (۲)

۲۔ فرمایا ایک شخص نے جو ہماری محبوں میں سے تھا میرے والد سے امیر المؤمنین کی لڑائیوں کے متعلق پوچھا حضرت
نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت رسول خدا کو پانچ ہزار روئے کے ساتھ بھیجا تین ان میں سے کھلی ہوئی تھیں جو پیام میں نہیں
ہائیں گی جب تک لڑائی اپنے ہتھیار نہ رکھے اور لڑائی بند نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب
سورج مغرب سے نکلے گا تو لوگ امن سے ہو جائیں گے اور اس روز نفع نہ دے گا ایمان لانا جب تک پہلے سے ایمان

نہ لایا ہو اور اپنے ایمان سے نیکی حاصل کی ہو اور ان میں سے ایک تلوار رکی ہوئی ہے اور ایک ان میں نیام میں ہے جو ہمارے غیر پر کھینے گی اور اس کا حکم ہمارا ہی طرف ہوگا لیکن میں شہویرا، جیسے اول وہ تلوار جو مشرکین عز کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

«واقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم واحصروہم واقعدوالمہم کل مرصد فان تابوا (یعنی آمنوا) واقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ

«فاخوانکم فی الدین»

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، انھیں پکڑ لو، انھیں محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور اگر وہ توبہ کریں یعنی ایمان لائیں اور نماز پڑھیں زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو لوگ اسلام قبول نہ کریں تو قتل کے سوا ان کی کوئی سزا نہیں، ان کے اموال کے لئے جائیں اور ان کی ذیت کو قید کر لیا جائے موافق سنت رسول کے، اگر حضرت نے ان کو قید کیا معاف کیا اور قیدیہ لیا اور دوسری تلوار اہل ذمہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا

«وقولوا للناس حسناً»

ان لوگوں سے نرم اچھی بات کرو، یہ آیت اہل ذمہ کے متعلق نازل ہوئی، پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی

«قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ»

«ولا بالیوم الآخر ولا بحرّمون ما حرّم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق» من الذین اتوا الكتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون

قاتل کرو ان لوگوں سے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لائے اور نہیں ترم جانتے اس کو جو اللہ اور رسول نے حرام کیا ہے اور دین حق کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جن کو کتاب دی گئی یہاں تک قتال کرو کہ یہ ذلیل ہو کر جزیرہ دینے لگیں اور جو ان میں سے دارِ اسلام میں ہوں تو ان سے جو یہی قبول کیا جائے ورنہ پھر قتل اور ان کا مال غنیمت ہوگا اور ان کے اہل و عیال کو قید کیا جائے اور جب چاہے قبول کر لیں تو پھر ان کو قید کرنا حرام ہے اور ان کے اموال حرام ہیں اور ان سے مناکحت حلال ہے اور ان میں سے جو دارِ حرب میں ہوں تو ان کو قید کرنا حلال ہے اور ان کے اموال لینا بھی لیکن ان سے مناکحت حلال نہیں اور سوائے مسلمان ہونے یا جسیزہ دینے یا قتل کرنے کے اور کوئی بات ان کے لئے قبول نہ ہوگی۔

اور تیسری تلوار ہے مشرکین پر یعنی ترکِ و دینم و خود کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سورہ کے اول میں جس میں ذکرِ کافروں کا اور ان کا قصہ بیان کیا ہے فرماتا ہے «فضر الرقاب حتی اذا اتختتموہم فشدوا الوثاق فامتنأ بعد وامتأ فداء حتی تضع الحرب أوزارها ان کی گردنیں مار دو جب تم ان پر غلب آؤ، ان کی مشکیں کس لو بعد میں یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا قیدیہ لو یہاں تک کہ جنگ اپنے بہتیار ڈال دے اور یہ جو فرمایا

ہے پس بعد میں احسان یعنی انہیں قید کرنے کے بعد یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان جوفدیہ طے ہو۔ اگر وہ دار الحرب والے ہیں تو قتل کے سوا یا مسلمان ہونے کے سوا ان سے کوئی چیز نہ قبول کی جائے اور نہ ان سے مناکحت حلال ہوگی۔

جو تلواری کی ہے وہ وہ ہے جو باغیوں اور تاویل کرنے والوں کے لئے ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے

«وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت إحداهما على الأخرى

فقاتلوا التي تبغي حتسى فبىء الى امر الله

اگر مومنوں کے

دو گروہ باہم قتل کریں تو ان کے درمیان صلح کا ذرا اور اگر کوئی سسرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دیں یہاں تک کہ حکم خدا کی طرہ رجوع ہو جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول خداؐ نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو تاویل سے آں پر اسی طرح جہاد کرے گا جیسے میں نے تمہارے لیے کیا ہے کسی نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا ہے جو میرا جوتا لٹکے رنگا یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام، امارا یا میرے کہنے میں نے عقائد کیا۔ اس روایت کے ساتھ رسول اللہ کے ہمراہ

تین بار اور یہ جرحی بار ہے واللہ اگر یہ مجھے مانتے ہوئے دیکھ (بحرین میں ایک مقام) کے خلد خان تک سے جاویں تب بھی میں یہی کہوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں علی علیہ السلام نے ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا تھا جیسا رسول اللہ کا روز فسخ ملک اہل مکہ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان کے بال بچوں کو قید نہ کرو جو دروازہ بند کرے وہ ایمان میں آئے جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی ایمان میں ہے۔ اسی طرح جنگ جمل میں حضرت علیؑ کی ندادی کوئی ان کے بال بچوں کو قید نہ کرے، نہ جی پیجے نہ جائے، نہ مٹائے وائے کا تعاقب نہ کرے جو دروازہ بند کرے یا ہتھیار ڈال دے وہ ایمان میں ہے۔

لیکن وہ تلواریں جس سے قصاص لیا جاتا ہے اللہ نے فرمایا ہے جان کے بدلے جان چاہئے انکے گاہر انکے ہر ادلیا و مقبول کی طرف سے کھینچی جائے گی پس ان پانچ تلواریں کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجا جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے ایک کا یا حضرت کی سیرت میں سے کسی بات کا بھی تو اس نے انکار کیا ان تمام چیزوں سے جو رسول پر نازل ہوئیں۔

۳۔ مہربانیا حضرت رسول خدا نے کچھ فروغ بھیجی گئی جیب وہ لوگ لوٹ کر آئے تو فرمایا مہربان لوگوں کے لئے جو جہاد اسفر کے آئے اور جہاد اکبر باقی رہا۔ کسی نے پوچھا جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد نفس۔

﴿ باب ﴾

﴿ من يجب عليه الجهاد ومن لا يجب ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن صالح ، عن القاسم بن بريد ، عن أبي عمرو الزيري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : أخبرني عن الدعاء إلى الله والجهاد في سبيله أهو لقوم لا يحل إلا لهم ولا يقوم به إلا من كان منهم أم هو مباح لكل من وحد الله عز وجل وآمن برسوله عليه السلام ؟ قال : من كان كذا فله أن يدعو إلى الله عز وجل وإلى طاعته وأن يجاهد في سبيله ؟ فقال : ذلك لقوم لا يحل إلا لهم ولا يقوم بذلك إلا من كان منهم ، قلت : من أولئك ؟ قال : من قام بشرائط الله عز وجل في القتال والجهاد على المجاهدين فهو المأذون له في الدعاء ، إلى الله عز وجل ومن لم يكن قائماً بشرائط الله عز وجل في الجهاد على المجاهدين فليس بمأذون له في الجهاد ، ولا الدعاء إلى الله حتى يحكم في نفسه ما أخذ الله عليه من شرائط الجهاد . قلت : فيمن لي برحمتك الله ، قال : إن الله تبارك وتعالى أخبر [نبيه] في كتابه الدعاء إليه وصف الدعاء إليه فجعل ذلك لهم درجات يعرف بعضها بعضاً ويستدل ببعضها على بعض فأخبر أنه تبارك وتعالى أول من دعا إلى نفسه ودعا إلى طاعته واتباع أمره فبدأ بنفسه فقال : « و الله يدعو إلى دار السلام ويهدي من يشاء إلى صراط مستقيم » ثم تنسئ برسوله فقال : « ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن » يعني بالقرآن ولم يكن داعياً إلى الله عز وجل من خالف أمر الله ويدعو إليه بشيء ما أمر [به] في كتابه والذي أمر أن لا يدعى إلا به ؛ وقال : في نبيته عليه السلام : « وإني كنت لتهدي إلى صراط مستقيم » يقول : تدعو ؛ ثم تلت بالدعاء إليه بكتابه أيضاً فقال تبارك وتعالى : « إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم (أي يدعو) ويبشر المؤمنين » ثم ذكر من أذن له في الدعاء إليه بعده وبعد رسوله في كتابه فقال : « ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر وأولئك هم المفلحون » ثم أخبر عن هذه الأمة ومن هم وأنهم من ذرية إبراهيم ومن ذرية إسماعيل من سكان الحرم ممن لم يعبدوا غير الله قط الذين وجبت لهم الدعوة ، دعوة إبراهيم وإسماعيل من أهل المسجد الذين أخبر عنهم في كتابه أنه أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً الذين وصفناهم قبل هذا في صفة

أمة إبراهيم عليه السلام الذين عناهم الله تبارك وتعالى في قوله: «ادعوا إلى الله على بصيرة أنا ومن اتبعني» يعني أول من اتبعه على الإيمان به والتصديق له بما جاء به من عند الله عز وجل من الأمة التي بعث فيها ومنها وإليها قبل الخلق ممن لم يشرك بالله قط ولم يلبس إيمانه بظلم وهو الشرك؛ ثم ذكر أتباع نبيه ﷺ وأتباع هذه الأمة التي وصفها في كتابه بالأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وجعلها داعية إليه وأذن لها في الدُّعاء إليه فقال: «يا أيها النبي حبك الله ومن اتبعك من المؤمنين» ثم وصف أتباع نبيه ﷺ من المؤمنين فقال عز وجل: «عهد رسول الله والذين معه أشداه على الكفار رحاء بينهم تراهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله ورضواناً سيماهم في وجوههم من أثر السجود ذلك مثلهم في التوراة ومثلهم في الإنجيل» وقال: «يوم لا يغزي الله النسي» والذين آمنوا معه نورهم يسمى بين أيديهم وبأيمانهم يعني أولئك المؤمنين؛ وقال: «قد أفلح المؤمنون» ثم حلاهم ووصفهم كيلا يطمع في اللحاق بهم إلا من كان منهم فقال فيما حلاهم به ووصفهم: «الذين هم في صلاتهم خاشعون» والذين هم عن اللغو معرضون - إلى قوله: «أولئك هم الوارثون» الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون» وقال في صفتهم وحليتهم أيضاً: «الذين لا يدعون مع الله إلهاً آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثمًا» يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد في سجينها» ثم أخبر أنه اشترى هؤلاء المؤمنين ومن كان على مثل صفتهم أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعداً عليه حقا في التوراة والإنجيل والقرآن، ثم ذكر وفاءهم له بمعهده ومبايعته فقال: «ومن أوفى بمعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم» فلما نزلت هذه الآية: «إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة» قام رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا نبي الله أراك الرجل يأخذ سيفه فيقاتل حتى يقتل إلا أنه يقترب من هذه المحارم أشهد هو؟ فأنزل الله عز وجل على رسوله: «التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون بالمعروف والنهي عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين» ففسر النبي ﷺ المجاهدين من المؤمنين الذين هذه صفتهم وحليتهم بالشهادة والجنة وقال: «التائبون من الذنوب، العابدون الذين لا يعبدون إلا الله ولا يشركون به شيئاً الحامدون الذين يحمدون الله على كل حال في الشدة والرخاء، السائحون وهم

الصائمون الرَّاكعون السَّاجِدُونَ الَّذِينَ يُؤَظِّبُونَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْحَافِظُونَ لَهَا وَالْمَحَافِظُونَ عَلَيْهَا مَرْكُوعًا وَسُجُودًا وَفِي الْخُشُوعِ فِيهَا وَفِي أَوْقَاتِهَا الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ بَعْدَ ذَلِكَ وَالْعَامِلُونَ بِهِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُنْتَهُونَ عَنْهُ قَالَ : فَشَرَّ مَنْ قُتِلَ وَهُوَ قَائِمٌ بِهَذِهِ الشَّرُوطِ بِالشَّهَادَةِ وَالْجَنَّةِ ثُمَّ أَخْبَرَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالْقِتَالِ إِلَّا أَصْحَابَ هَذِهِ الشَّرُوطِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظُلْمًا وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ» الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهَ

وَذَلِكَ أَنْ جَمِيعَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ وَلَا تَبَاعِيهِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ ، فَمَا كَانَ مِنَ الدُّنْيَا فِي أَيْدِي الْمَشْرُكِينَ وَالْكَافِرِ وَالظَّالِمَةِ وَالْفَجَّارِ مِنْ أَهْلِ الْخِلَافِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْمَوْلَى عَنْ طَاعَتِهِمَا مِمَّا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ ظَلَمُوا فِيهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ وَغَلِبُوهُمْ عَلَيْهِمَا أَفَاءً اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ فَهُوَ حَقُّهُمْ أَفَاءَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَإِنَّمَا مَعْنَى الْفَيْءِ كُلُّ مَا صَارَ إِلَى الْمَشْرُكِينَ ثُمَّ رَجَعَ مِمَّا كَانَ قَدْ غَلِبَ عَلَيْهِ أَوْ فِيه ، فَمَا رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِمْ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا قَدْ فَاءَ مِثْلَ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «لِلَّذِينَ يُؤُولُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّسًا [أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ] فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» أَيُّ رَجَعُوا ، ثُمَّ قَالَ : «وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ» وَقَالَ : «وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ (أَيُّ تَرْجِعْ) فَإِنْ فَاءَتْ (أَيُّ رَجَعَتْ) فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ» يَعْنِي بِقَوْلِهِ : «تَفِيءَ» تَرْجِعْ فَذَلِكَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْفَيْءَ كُلُّ رَاجِعٍ إِلَى مَكَانٍ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ . وَ يُقَالُ لِلشَّمْسِ إِذَا زَالَتْ : قَدْ فَاءَتْ الشَّمْسُ حِينَ يَفِيءُ الْفَيْءُ . عِنْدَ رُجُوعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَكَذَلِكَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكَافِرِ فَإِنَّمَا هِيَ حَقُوقُ الْمُؤْمِنِينَ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ بِعَدْلٍ ظَلَمَ الْكَافِرُ إِيَّاهُمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظَلَمُوا» مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا أُذِنَ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِشَرِائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ مَأْذُونًا لَهُ فِي الْقِتَالِ حَتَّى يَكُونَ مَظْلُومًا وَلَا يَكُونُ مَظْلُومًا حَتَّى يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ قَائِمًا بِشَرِائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي اشْتَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ فَإِذَا تَكَمَّلَتْ فِيهِ شَرِائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مُؤْمِنًا وَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا كَانَ مَظْلُومًا وَإِذَا كَانَ مَظْلُومًا كَانَ مَأْذُونًا لَهُ فِي الْجِهَادِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظَلَمُوا وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ» وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَكْمِلًا لَشَرِائِطِ الْإِيمَانِ فَهُوَ ظَالِمٌ مِمَّنْ يَنْبَغِي

ويجب جهاده حتى يتوب وليس مثله ما ذكرناه له في الجهاد والدعاء إلى الله عز وجل لأنه ليس من المؤمنين المظلومين الذين أذن لهم في القرآن في القتال ، فلما نزلت هذه الآية : «أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا» في المهاجرين الذين أخرجهم أهل مكة من ديارهم وأموالهم أحل لهم جهادهم بظلمهم إياهم وأذن لهم في القتال .

فقلت : فهذه نزلت في المهاجرين بظلم مشركي أهل مكة لهم فما بالهم في قتالهم كسرى وقيصر ومن دونهم من مشركي قبائل العرب ؟ فقال : لو كان إسماعيل أذن لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكة فقط لم يكن لهم إلى قتال جموع كسرى وقيصر وغير أهل مكة من قبائل العرب سبيل لأن الذين ظلموهم غيرهم وإنما أذن لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكة لإخراجهم إياهم من ديارهم وأموالهم بغير حق ولو كانت الآية إنما عنت المهاجرين الذين ظلمهم أهل مكة كانت الآية مرتفعة الفرض عمن بعدهم [إذا] لم يبق من الظالمين والمظلومين أحد وكان فرضها مرفوعاً عن الناس بعدهم [إذا] لم يبق من الظالمين والمظلومين أحد] وليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من جهتين ظلمهم أهل مكة بإخراجهم من ديارهم وأموالهم فقاتلوهم بإذن الله لهم في ذلك وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما كان في أيديهم مما كان المؤمنون أحق به منهم فقد قاتلوهم بإذن الله عز وجل لهم في ذلك و بحجة هذه الآية يقاتل مؤمنوا كل زمان وإسماعيل أذن الله عز وجل للمؤمنين الذين قاموا بما وصف [ها] الله عز وجل من الشرائط التي شرطها الله على المؤمنين في الإيمان والجهاد ومن كان قائماً بتلك الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم وما أذن له في الجهاد بذلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك فهو ظالم وليس من

المظلومين وليس بمأذون له في القتال ولا بالنهي عن المنكر والأمر بالمعروف لأنه ليس من أهل ذلك ولا مأذون له في الدعاء إلى الله عز وجل لأنه ليس بجاهد مثله وأمر بدعائه إلى الله ولا يكون مجاهداً من قد أمر المؤمنون بجهاده وحظر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعياً إلى الله عز وجل من أمر بدعائه مثله إلى التوبة والحق والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يأمر بالمعروف من قد أمر أن يؤثر به ولا ينهي عن المنكر من قد أمر أن ينهي عنه ، فمن كانت قد تمت فيه شرائط الله عز وجل التي وصف بها أهلها من أصحاب النبي ﷺ وهو مظلوم فهو مأذون له في الجهاد كما أذن لهم في الجهاد لأن حكم الله عز وجل في الأولين والآخرين وفرائضه عليهم سواء إلا من علة أو حادثة

يكون والأولون والآخرون أيضاً في منع الجهاد شركاء والفرائض عليهم واحدة يسأل الآخرون عن أداء الفرائض عما يسأل عنه الأولون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن على صفة من أذن الله له في الجهاد من المؤمنين فليس من أهل الجهاد وليس بمأذون له فيحتسب يفيء بمشرط الله عز وجل عليه فإذا تكملت فيه شرائط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين فهو من المأذنين لهم في الجهاد فليست على الله عز وجل عبء ولا ينتر بالأماني التي نهى الله عز وجل عنها من هذه الأحاديث الكاذبة على الله التي يكذب بها القرآن وتبرأ منها ومن حملتها وهوانها ولا يقدم على الله عز وجل بشبهة لا يعذبها فإنه ليس وراء المعترض للقتل في سبيل الله منزلة يؤتي الله من قبلها وهي غاية الأعمال في عظم قدرها فليحكم أمره لنفسه وليرها كتاب الله عز وجل ويعرضها عليه فإنه لا أحد أعرف بالمرء من نفسه فإن وجدها قائمة بما شرط الله عليه في الجهاد فليقدم على الجهاد، وإن علم تقصيراً فليصلحها وليقيمها على ما فرض الله عليها من الجهاد ثم ليقيم بها وهي طاهرة مطهرة من كل دنس يحول بينها وبين جهادها ولسنا نقول لمن أراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من شرائط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين: لا تجاهدوا ولكن نقول: قد علمناكم ما شرط الله عز وجل على أهل الجهاد الذين بايعهم واشترى منهم أنفسهم وأموالهم بالجنان فليصلح أمره ما علم من نفسه من تقصير عن ذلك ويعرضها على شرائط الله فإن رأى أنه قد وفى بها وتكملت فيه فإنه ممن أذن الله عز وجل له في الجهاد فإن أبى أن لا يكون مجاهداً على ما فيه من الإصرار على المعاصي والمعارض والإقدام على الجهاد بالتخبط والعمى والقعود على الله عز وجل بالجهل والروايات الكاذبة، فقد لعمرى جاء الأثر فيمن فعل هذا الفعل أن الله عز وجل ينصر هذا الدين بأقوام لا خلاق لهم، فليست على الله عز وجل أمره وليحذر أن يكون منهم، فقد بين لكم ولا عذر لكم بعد البيان في الجهل، ولا قوة إلا بالله وحسبنا الله عليه توكلنا وإليه المصير.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن الحكم بن مسكين، عن عبد الملك بن عمرو قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: يا عبد الملك مالي لأتراك تخرج إلى هذه المواضع التي يخرج إليها أهل بلادك؟ قال: قلت: وأين؟ فقال: جندة وعبادان والمصيصة وقزوين. قلت: انتظارك لأمركم والافتداء بكم؟ فقال: أي والله لو كان خيراً ما سبقونا إليه؟ قال: قلت له: فإن الزبدية يقولون: ليس بيننا وبين جعفر خلاف إلا أنه لا يرى

الجهاد، فقال: أنا لأراه! بلى والله إنني لأراه ولكن أكره أن أضع علمي إلى - لهم

باب

جہاد کس پر واجب ہے

۱۔ میں نے کہا مجھے دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق بتائیے وہ کیا ہے اس قوم کے لئے کہ نہیں جائز ہے مگر ان کے لئے اور نہیں قائم مگر ان کی ذات سے جو ان میں سے ہو آیا وہ مباح ہے ہر اس کے لئے جو اللہ کو داعی جانے اور رسول کی رسالت پر ایمان لائے جو اب ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ ہے اس کی اطاعت کی طرف بلا سکتا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ بھی، منہر مایا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے سوا دوسروں کے لئے جائز نہیں اور نہ ان کے سوا اور لوگوں سے یہ کام بن سکتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں منہر مایا جو شرعاً بطریق قائم ہوں جو باہرین قتال و جہاد کے لئے اللہ کی طرف سے ہیں پس ان کو اللہ کی طرف دعوت دینے کی اجازت ہے اور جو ان شرعاً بطریق قائم نہ ہوں تو ان کو نہ جہاد کی اجازت ہے نہ دعوت الی اللہ کی جب تک وہ شرعاً بطریق جہاد پوری کرنے کے لئے اپنے نفس پر قابو نہ رکھیں۔

میں نے کہا وہ شرعاً بطریق بیان منہر مایا، منہر مایا اللہ نے فرمادی ہے اپنے نبی کو اپنی کتاب میں اپنی طرف دعوت دینے اور دعوت والوں کی اور ان کے لئے درجات قائم کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پکارتا اور دلیل بنے ایک سے دوسرے کو اور اللہ نے خبروں سے اپنے فی ذات کے دعوت دینے اور اپنی اطاعت کی طرف بلائے کی اور اپنے حکم کے اتباع کی اس نے اپنی ذات سے اس طرح ابتداء کی، منہر مایا اللہ بھلا تا ہے سلامتی کے گھر کی طرف اور جہے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے مراہ مستقیم کی، پھر اپنے رسول کے لئے فرماتا ہے دعوت دو اپنے رب کے راستہ کی طرف، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور ان سے بحث کرو بہترین طریقہ سے یعنی قرآن سے اور داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا جو امر الہی کی مخالفت کرے اور جو اللہ کی کتاب میں ہے اس کے خلاف دعوت دے اور ان کے خلاف جو امور دعوت کے لئے ضروری ہیں اور اپنے نبی کے بارے میں فرمایا ہے تم ہدایت کرتے ہو مراہ مستقیم کی طرف، فرماتا ہے تین باتیں ہیں اس کی کتاب میں اللہ کی طرف بلائے کی۔ فرماتا ہے یہ قرآن ہدایت کرتا ہے اس راستہ کی طرف جو سب سے زیادہ صحیح ہے یعنی دعوت دیتا ہے اور بشارت دیتا ہے مومنین کو، اس کے بعد ذکر کرتا ہے کہ کس کو دعوت کی اجازت ہے اس کے بعد اور اس کے بعد۔

فرماتا ہے چلیے کہ تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کی طرف بلائے نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے یہی فلاح پانے والے ہیں پھر فرمادی کہ یہ امت کس کی طرف منسوب ہے اور کس کی اولاد ہے فرمایا کہ یہ ذریت ابراہیم

اور ذریت اسمعیل ہے جو حرم کے ساکن تھے اور جنہوں نے کبھی غیر خدا کی عبادت نہیں کی یہ وہ ہیں جن پر دعوت دینا واجب تھا ابراہیم واسمعیل نے دعوت دی ان اہل مسجد کو جن کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اللہ نے ان سے ہر بخاست کو دور رکھا ہے اور پاک کر دیا ہے جو حق ہے پاک کرنے کا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا وصف ہم نے صفت امت ابراہیم میں پہلے ہی بیان کر دیا ہے اور اللہ نے اپنے اس قول میں انہی لوگوں کو سرا دیا ہے میں تم کو خدا کی طرف بصیرت کی روشنی میں بلاتا ہوں میں بھی اور وہ بھی جس نے میرا اتباع کیا اور اس سے مراد ہے وہ جس نے حقارت کا اتباع ایمان لائے میں کیا اور تصدیق کی ہر اس چیز کی جو آنحضرت خدا کی طرف سے اس امت کے لئے لائے گئے ہیں وہ مبعوث ہوئے اور جن میں سے تھے اور جن کی طرف ہدایت کو آئے تھے اور حقارت نے

کبھی مشرک باللہ نہیں کیا اور کبھی ظلم یعنی شرک کا لباس نہیں پہنا وہ اس کے بعد اللہ نے ذکر کیا حضرت کے تابعین کا جو اس امت میں سے ہیں اور ان کا وصف اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے کہ وہ ابراہیم المعروف اور نبی عن المسکر کرنے والے ہیں اور اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کو دعوت الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے اللہ فرماتا ہے لے

نہ تمہیں مدد دینے کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مومنین جو تمہارے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں ان کے متعلق فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم کا برتاؤ کرتے ہیں تم ان کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھو کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی مرضی کے چاہنے والے ہیں اور ان کی پیشانیوں پر سجدے کے

شان ہیں یہ ان کی مثال توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی اور فرمایا روز قیامت اللہ نے اپنے نبی کو اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے ان کا نوران کے سامنے اور وہ اپنی طرف حلیہ نما ہو گا یعنی وہی مومنین اور یہ بھی فرمایا مومنین ناع یا میں گے پھر ان کا حلیہ اور وصف بیان کیا تاکہ ان سے لاحق ہونے کی صورت وہی طمع کہ جو ان میں سے ہوں ان کے حلیہ اور وصف کے متعلق فرمایا وہ نماز میں خضوع و خشوع کرتے ہیں اور لغویاتوں سے بچتے ہیں الی قولہ۔

یہی لوگ جنت کے وارث ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی صفت اور حلیہ میں یہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں بتاتے اور جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے اور اسے قتل کرتے ہیں جس کا قتل کرنا برحق ہو اور نہ وہ زندہ کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا گناہ سمیٹے گا اور روز قیامت اس پر دو گنا عذاب ہو گا اور وہ ذات سے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور یہ خبر دی ہے اللہ نے تحریہ لیا ہے مومنین خاص سے اور جو ان کی مثل

ہیں ان کے نفوس اور مالوں کو جنت کے برے میں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدہ اللہ کا ان سے حق ہے جس کا ذکر توریت و انجیل اور تورات میں بھی ہے پھر ان کی دفن کا اور اپنے عہد و خیریداری کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ سے زیادہ وفائے عہد کرنے والا کون ہے پس بشارت ہو تم کو اس پیغمبر کے معاملہ کی جو تم نے کی ہے اور یہ سب

برائی کامیابی ہے جب آئینہ اللہ اشتقری نے الخ نازل ہوئی تو رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور

کہنے لگایا نبی اللہ کیا وہ شخص مراد ہے جو تلوار سے قتل کرے اور قتل ہو جائے تو کیا اس کو یہ سب چیزیں حاصل ہوں گی کیا وہ شہید کہلائے گا اس پر اللہ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی، وہ لوگ ہیں توہر کرنے والے، عبادت کریں گے حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، مسجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے دکنے والے اور مدد و خدا کی حفاظت کرنے والے اور مومنین کو بشارت دو۔

اور آنحضرت نے تفسیر کی مومنوں میں مجاہد وہ ہیں جو ان صفات اور علیہ کے ہوں، شہادت اور جنت کے لئے، انتائیوں یعنی گناہوں سے توہر کرنے والے، عابدوں یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے والے عابدوں یعنی رُج و غم ہر حال میں اللہ کی عبادت کرنے والے، سناؤں روزہ رکھنے والے راکوں اساجدوں پابندی سے پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور محافظت کرنے والے اس کے رکوع و سجود کی اور ان میں خشوع کرنے والے اور ان کے اوقات پر نماز پڑھنے والے اور اس کے بعد امر نیک کا حکم دینے والے اور برائیوں سے بچانے والے، منبر یا بشارت دے اس کو جو قتل کیا جائے اور وہ ان مشرطوں کو بجا لایا تو اس کے لئے شہادت و جنت ہے پھر اللہ نے ہم کو خبر دی قتال کا حکم نہیں دیا جاتا مگر ان لوگوں کو جو ان مشرطوں کے پابند ہوں اور فرمایا اذن دیا گیا ہے ان لوگوں کو جن پر ظلم ہوا اور اللہ کو ان کی نصرت پر قدرت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو بے قصور اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا مرت یہی تصور سمجھا گیا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور تمام مخلوق جو ما بین زمین و آسمان کے ہے اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے اور ان مومنین کے لئے جو ان کے پیرو ہیں جو ان صفیوں والے ہیں پس مال دنیا سے جو کچھ مشرکین کے پاس ہے اور کفار یا ظالموں اور فاجرین کے پاس ہے جو رسول کے مخالف ہوں اور خدا اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کریں پس جو کچھ ان کے پاس ہے جن میں غزوہ صفین کے مومنین سنبائے گئے تو جب ان پر غلبہ حاصل ہوا اور اللہ اپنے رسول کو مال غنیمت دلائے تو یہ ان مومنین کا حق ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے پس وہ ان کی طرف لوٹا یا جائے۔

فی اے معنی یہ ہیں کہ جو مشرکین کے پاس کیا آ رہے پھر لوٹے آیا ان کی طرف جن پر غلبہ حاصل ہو تو جو چیز اپنی حاکم لوٹ آئی قول سے ہو یا فعل سے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے پس اگر وہ رجوع کریں تو اللہ غفور و رحیم ہے اور اگر طلاق ہی کا ارادہ ہو تو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دو گروہ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو اگر ان میں کوئی سرکش کرے تو بغارت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ امر خدا کی طرف رجوع کی جائے پس اگر رجوع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرادو عدل کے ساتھ اور انصاف کر دو اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ یعنی تقی کے معنی ترجیح کے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ ہر شے پلٹتی ہے اپنی جگہ پر جہاں پر وہ تھی کہا جاتا ہے سوچ کا زوال ہوتا ہے سوچ پلٹا جب زوال کے بعد سوچ کا سایہ بڑھتا ہے اسی طرح جو مال غنیمت مومنین کو

کفار سے ملتا ہے وہ وہی حقوق مسلمین ہیں جو ظلم کفار کے بعد ان کی طرف لوٹ کر آئے ہیں یہی بات اس قول باری تعالیٰ میں ہے اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جو کفار سے قتال کرتے ہیں کہ چونکہ ان پر ظلم کیا جا چکا ہے۔ لہذا مومن مال کفار کے کافروں سے زیادہ مقدار میں یہ اجازت ان ہی مومنین کے لئے ہوگی جو مذکورہ بالا شرائط پر قائم رہے ہوں اس کی صورت یہ ہے کہ اجازت قتال نہ ہوگی مگر جبکہ مظلوم ہو اور نہیں ہوگا مظلوم جب تک مومن نہ ہو اور مومن نہ ہوگا جب تک ان شرائط پر قائم نہ ہو جو اللہ نے مومنین اور مجاہدین کے لئے رکھی ہیں۔ جب شرائط پوری جائیں گی تو مومن ہوگا اور مومن ہوگا تو مظلوم ہوگا اور مظلوم ہوگا جہاد کے لئے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ ان کو اذن قتال ہوگا کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے اور جو شرائط ایمان پر نہ ہوں وہ ظالم ہیں اور جو باقی ہو اس پر جہاد کرنا ہوگا تاکہ وہ توبہ کرے اور ایسے لوگ نہ جہاد کی اجازت دیئے جا سکتے ہیں نہ دعوت الی اللہ کی کیونکہ وہ مومن مظلوم نہیں جن کو ترسان میں قتال کی اجازت دی گئی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی مظلوموں کو اذن قتال دیا گیا ہے تو یہ وہ مجاہد ہیں جن کو اہل مکہ نے ان کے گھروں سے نکال دیا اور ان کے مال چھین لئے تب ان کے لئے جہاد کو جائز قرار دیا گیا کیونکہ ان پر ظلم ہوا تھا۔ پس نے کہا تو یہ مجاہدین بارہ مینا نازل ہوئے ہیں مشرکین مکہ کے ظلم کی بنا پر لیکن کسریٰ اور قیصر اور دوسرے عرب کے قبیلوں سے کیوں قتال کی اجازت ہوئی جبکہ ظلم مروت اہل مکہ ہی سے ہوا تھا۔ کسریٰ و قیصر قبیلہ و غیرہ سے تو قتال کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ انھوں نے اگر ظلم کیا ہے تو دوسروں پر مسلمانوں کو تو قتال اہل مکہ ہی سے کرنا چاہیے تھا کیونکہ مجاہدین کو گھروں سے انھوں نے ہی نکالا تھا اور انھوں نے ان کے مال ضبط کئے تھے نہ کہ دوسری قوموں نے پس اہل مکہ سے قتال کے بعد یہ حکم سنو جو ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ ظالم اور مظلوم کا قصہ ختم ہو گیا دوسری قوموں سے چونکہ اس ظلم کا تعلق نہیں لہذا اس حکم قتال کا تعلق بھی ان سے نہ ہوتا چلیے حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے فرمایا مجاہدین دو طرح سے مظلوم قرار پائے ایک اس جہت سے کہ اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا اور ان کو گھروں اور مال سے محروم کر دیا اس لئے حکم خدا ان سے قتال کیا اور کسریٰ و قیصر اور دوسرے قبائل عرب و غیرہ نے ظلم کیا اس طرح کہ جن چیزوں کے وہ مالک تھے مومنین ان کے زیادہ حقدار تھے تو انھوں نے حکم خدا قتال کی اور اس آیت کے پیش نظر ہر زمانہ میں کریں گے۔ اجازت صرف انہی مومنین کے لئے ہے جو مذکورہ شرائط جہاد و ایمان پر پورے اترتے ہیں اور جو کوئی ان شرائط پر قائم نہ ہوگا وہ مومن اور مظلوم ہے۔

اور ایسے شخص کو جہاد کی اجازت ہے۔

اور جو اس کے خلاف ہے وہ ظالم ہے مظلوم نہیں اور اس کو قتال کی اجازت نہیں اور نہ نہیں عن الشکر کی اور نہ امر بالمعروف کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں اور نہ اس کو دعوت الی اللہ کی اجازت ہے کیونکہ وہ مجاہد نہیں ہیں ایسے کہ

جن کو دعوت کا حکم دیا جائے اور وہ مجاہد نہیں جن کو مومنین جہاد کا حکم دیں اور وہ جہاد میں حاضر ہو جائے یا اسے جہاد سے روک دیا جائے اور خدا کی طرف دعوت دینے والا وہ نہیں ہو سکتا جس کو توبہ کی دعوت دی جائے اور حق کی طرف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف اور وہ کیا امر بالمعروف کرے گا جسے خود حکم دیا جائے اور وہ کیا نہی عن المنکر کرے گا جس کو نہی جائے ہاں جس میں وہ شرائط پوری ہو جائیں جن کا وصف اللہ نے بیان کیا ہے ان کے اہل اصحاب بنی میں وہ ہیں جو مظلوم ہیں یا نہی کو جہاد کی اجازت ہے کیونکہ اللہ کے حکم اولین و آخرین میں بلحاظ قرآن و سنت برابر ہے ہاں بیماری ہو یا حادثہ ہو جائے تو اس رکاوٹ میں بھی اولین و آخرین شریک ہیں اور ان کے فرائض یکساں ہیں جس طرح اول والوں سے فرائض کے متعلق پرسش ہوگی اسی طرح آخر والوں سے بھی ہوگی۔

اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں اور مومنین اذن جہاد سے دیں تو وہ اہل جہاد سے نہ ہوں گے اور ان کو اذن جہاد نہ ہو گا جب تک شرائط خدا کی طرف رجوع نہ کریں اور جب شرائط پوری ہو جائے تو ان کے لئے اذن ہو گا جہاد کے لئے پس اللہ سے ڈرے بندہ اور ایسی آرزوؤں سے دھوکہ نہ کھائے جو اللہ نے ممنوع قرار دی ہیں یعنی وہ جھوٹی حدیثیں بیان نہ کرے جو مستحکم آن کی تکذیب کرتی ہیں اور خدا ان سے بیزار ہے اور جو اسے اٹھائے اور جو اس کی روایت کرے اللہ پر کڑی عتاب ہے اور اللہ پر کوئی ایسا مشدد وارد نہ کرے جس کے متعلق اس کے پاس عذر نہ ہو۔ مقتول فی سبیل اللہ کو جو منزلت عطا فرماتا ہے وہ اعمال میں عظیم تقدیر ہے انسان کو پہلے اپنے نفس پر قابو حاصل کرنا چاہیے اور کتاب خدا کے حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیے آدمی اپنے نفس کا سب سے زیادہ عادت ہو تا ہے اگر اپنے کو ان شرائط پر قائم پائے جو اللہ نے جہاد کے متعلق رکھی ہیں تو ضرور جہاد کرے اور اگر کمی پائے تو اس کی اصلاح کرے تاکہ جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ پورا ہو جائے اور اس کے اور جہاد کے درمیان جو کثافت ہے وہ دور ہو جائے ہم ایسے کے لئے جہاد کا حکم نہ دیں گے جس میں وہ شرائط نہ ہوں جو خدا نے مومنین کے لئے مقرر کی ہیں اور جہاد جہاد نہ کریں گے ہم نے تم کو بتا دیا اللہ نے جو شرائط رکھی ہیں اور ان اہل جہاد پر جن کے نفسوں اور مالوں کو اللہ نے جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ آدمی کو چاہیے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور جو کمی اپنے میں پائے اسے پورا کرے اگر یہ دیکھے کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے تو اس کو اللہ کی طرف سے جہاد کی اجازت ہے اور اگر جہاد کو معاسی اور مجرم پر اصرار ہے اور باوجود اس کے کہ وہ اپنی حیالت کی بنیاد پر اقدام علی الجہاد کرتا ہے تو اس کی جزاۃ احکام الہی کے خلاف بنا ہے جہالت اور روایات کا ذریعہ ہوگا اور قسم اپنی عمر کی دینے پر تیار ہو گا اس کے اس فعل سے اللہ تعالیٰ نہیں مدد چاہتا اس زمین کی ایسے لوگوں سے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پس دفن اللہ سے ڈرے اور پرہیز کرے اس سے کہ ایسے لوگوں میں سے ہو۔ میں نے وہ سب باتیں بیان کر دیں اب تمہارے ذہانت کا کوئی عذر نہ رہا نہیں ہے قوت مگر اللہ کے لئے اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ (من)

۳۔ شرمایا مجھ سے حضرت نے اے عہد الما کا یہ کیا بات ہے کہ تم ان مقامات پر نہیں جاتے جہاں تمہارے شہر والے جاتے ہیں میں نے کہا کہاں شرمایا جدد، اباران، مصیفا، اور قزوین، میں نے کہا آپ کے حکم کا انتظار رہے اور ہمارے لئے آپ کی اقتدا ضروری ہے نہ رمایا خدا کی قسم اگر بہتری ہوتی تو ہم سبقت نہ کرتے۔ میں نے کہا زید یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اور جعفر کے درمیان اس کے سوا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جہاد کو ضروری نہیں جانتے۔ شرمایا ضروری میں ضروری نہیں جانتا میں اسے بڑا جانتا ہوں کہ ان کی حیات کی بنیاد پر اپنے علم کو چھوڑ دوں۔

باب ۴

﴿الغزو مع الناس اذا خيف على الاسلام﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن ابی عمر السلمي، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: سأله رجل فقال: إني كنت أكثر الغزو وأبعد في طلب الأجر وأطيل النية فحضر ذلك علي فقالوا: لا غزو إلا مع إمام عادل، فماتري أصلحك الله؟ فقال أبو عبد اللہ علیہ السلام: إن شئت أن أجعل لك أجلاً وإن شئت أن أخص لك لخصت فقال: بل أجعل، قال: إن الله عز وجل يحشر الناس على نياتهم يوم القيامة. قال فكانت انتهت أن بلخص له، قال: فلخص لي أصلحك الله، فقال: هات، فقال الرجل: غزوت فواقعت المشركين فنبغني قتالهم قبل أن أدعوهم؟ فقال: إن كانوا غزوا و قوتلوا و قاتلوا فإنك تجتري بذلك وإن كانوا قوماً لم ينفروا ولم يقاتلوا فلا يسعك قتالهم حتى تدعوهم قال الرجل: فدعوتهم فأجابني مجيباً وأقر بالاسلام في قلبه وكان في الاسلام فجبر عليه في الحكم وانتهكت حرمة وأخذ ماله واعتدى عليه فكيف بالمخرج وأنا دعوته؟ فقال: إنكما مأجوران على ما كان من ذلك وهو معك يحوطك من وراء حرمتك ويمنع قبلك ويدفع عن كتابك ويحقن دمك خير من أن يكون عليك يهدم قبلك و ينتهك حرمتك و يسفك دمك ويحرق كتابك.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ، عن یونس، عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال: قلت له: جعلت فداك إن رجلاً من مواليك بلغني أن رجلاً يعطي السيف والفرس في سبيل الله فأناهما فأخذهما منه وهو جاهل بوجه السبيل ثم لقيه أصحابه فأخبروه أن السبيل مع هؤلاء لا يجوز وأمره بردهما؟ فقال: فليفعل، قال: فطلب الرجل فلم يجده وقيل له: قد شخص الرجل؟ قال: فليربط ولا يقاتل. قال: ففي مثل قزوین والدلم وعسقلان وما أشبههن

الثغور؟ قال: نعم، فقال له: يجاهد؟ قال: لا إلا أن يخاف على ذراري المسلمين، [فقال] أرايتك لو أن الروم دخلوا على المسلمين لم ينبغ لهم أن يمنعهم؟ قال: برباط ولا يقاتل وإن خاف على بيضة الإسلام والمسلمين فقاتل، فيكون قتاله لنفسه وليس للسلطان؟ قال: قلت: فإن جاء العدو إلى الموضع الذي هو فيه مرابط كيف يصنع؟ قال: يقاتل عن بيضة الإسلام لاعتن هؤلاء لأن في دروس الإسلام دروس دين محمد ﷺ.

باب

لوگوں کے ساتھ جہاد

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں لڑائیوں میں جاتا ہوں اور طلبِ اجر میں دوڑ دوڑ جاتا ہوں اور طویل مدت تک گھر سے غائب رہتا ہوں مجھ پر شاق ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں بغیر امام عادل کے جہاد نہیں ہوتا۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے حضرت نے فرمایا اگر کہو تو قبل طور سے بیان کروں اور کہو تو قلعہ کہہ دوں۔ میں نے کہا اجمالاً بیان فرمائیے، فرمایا روز قیامت اللہ لوگوں کو ان کی نیت پر محسوس کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ذرا واضح کر کے بیان کروں حضرت نے فرمایا بیان کر اس نے کہا میں ایک جنگ میں شریک ہوا اور مشرکین سے مقابلہ ہوا اور ان کو قبل دعوت اسلام فیض کے لڑا پڑا فرمایا اگر وہ لڑے ہیں اور مقتول ہوئے ہیں انہوں نے قتل کیا ہے تو تم پر گناہ نہیں اور اگر وہ لوگ لڑے نہیں اور قتال نہیں کی تو جب تک ان کو دعوتِ اسلام نہ دو ان سے لڑنا جائز نہیں، اس نے کہا دعوت دی اور ایک نے قبل کی اور اس نے اقرار اسلام کیا اپنے دل میں پھر اس پر اُردو حکم جبر کیا گیا اس کی تہک حرمت کی گئی اس کا مال لوٹا گیا تو کیا صورت ہوگی اور میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تھی فرمایا جو کچھ تم نے کیا اس پر تم دونوں کے لئے اجر ہے وہ تمہارے ساتھ ہوا تمہاری حرمت کی نگہداشت کرے گا تمہارے قبلہ پر حملہ کو روکے تمہاری کتاب پر اعتراض کو دفع کرے اور تمہارا خون بہائے جانے سے روکے گا یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے قبلہ کو گرانا، تمہاری تہک حرمت کرنا، تمہارا خون بہانا تمہاری کتاب کو بھڑانا۔ (مجموع)

۴۰۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ کے دوستوں میں سے ایک شخص کو غیر ملکی ایک آدمی نے سبیل اللہ تلوار اور گھوڑا دیتا ہے یہ اس کے پاس آیا اور دونوں چیزیں اس سے لیں اور وہ جاہل تھا سبیل کے مفہوم سے اور اس سے جو اس کے دوست تھے اور اسے بتایا گیا کہ ان لوگوں کو دینا فی سبیل اللہ میں نہیں آتا اور اس سے کہا کہ لوٹا لے

نہ پایا اس کو لڑنا لینا چاہیے راوی نے کہا اس نے اسے تلاش کیا مگر وہ اسے نہ ملا معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلا گیا۔
 نہ پایا اسے چاہیے کہ گھوڑے کو بندھا اور تلوار کو نیام میں رکھے اور قتال نہ کرے اور اگر خوف ہو حملہ کا حد
 اسلام اور مسلمانوں پر تو قتال لیکن اس قتال کا تعلق اس کے نفس سے ہوگا نہ کہ غلبہ اسلام کے لئے۔ میں نے
 کہا اگر دشمن اس جگہ آجائے جو اسلامی لشکر گاہ ہے تو کیا کرے۔ نہ پایا تب وہ حدود اسلام کی نگہداشت کے لئے
 ان سے کہے کہ چونکہ اسلامی حدود دین محمد کی حدود ہیں۔ (۱)

﴿باب﴾

﴿الجهاد الواجب مع من يكون﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن أبي عبد الله
 ؑ قال: لقي عباد البصري علي بن الحسين صلوات الله عليهما في طريق مكة فقال له:
 يا علي بن الحسين تركت الجهاد وصعوبته وأقبلت على الحج ولينته إن الله عز وجل يقول:
 «إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ
 وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقٌّ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا
 بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ» فقال له علي بن الحسين ؑ: أتم
 الآية، قال: «التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون
 بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين» فقال علي بن
 الحسين ؑ: إذا رأينا هؤلاء الذين هزمناهم فالجهاد معهم أفضل من الحج.
 ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن محمد بن
 عبد الله، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن العباس بن معروف، عن صفوان بن يحيى،
 عن عبد الله بن المغيرة قال: قال محمد بن عبد الله للرضا صلوات الله عليه وأنا أسمع: حدثني أبي
 عن أهل بيته، عن آبائه ؑ أنه قال لبعضهم: إن في بلادنا موضع رباط يقال له: قروين
 وعدوا يقال له: الديلم فهل من جهاد أهل من رباط؟ قال: عليكم بهذا البيت فحجوه
 فأعاد عليه الحديث، قال: عليكم بهذا البيت فحجوه، أما يرضى أحدكم أن يكون في
 بيته ينفق على عياله من طول له ينتظر أمرنا فإن أدر كه كان كمن شهد مع رسول الله ﷺ
 بدرًا وإن مات منتظرًا لأمرنا كان كمن كان مع قائمنا ؑ هكذا في فسطاطه - وجمع

بین السبائین - ولا أقول هكذا - وجمع بین السبابة والوسطی - فإن هذه أطول من هذه فقال أبو الحسن علیہ السلام : صدق .

۳ - محمد بن الحسن الطاطری : عن ذکرہ ، عن علی بن النعمان ، عن سويد القلانسی : عن بشیر الدہقان ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : قلت له : إني رأيت في المنام أني قلت لك : إن القتال مع غير الإمام المفروض طاعته حرام مثل الميتة والدّم ولحم الخنزير ، قلت لي : هو كذلك ؟ فقال أبو عبد الله علیہ السلام : هو كذلك هو كذلك .

باب

جہاد واجب کس کے ساتھ ہوتا ہے

- ۱۔ عباد بصری مکہ کے راستہ میں امام زین العابدین علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا آپ نے جہاد اور اس کی مسعودت کو ترک کیا اور حج اور اس کی آسانی کو قبول کیا حالانکہ خدا فرماتا ہے اللہ نے خرید لیا مومنین کی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض وہ راہ خدا میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں اللہ نے یہ وعدہ توریت و انجیل و سترآن میں کیا ہے اور زیادہ وعدہ و نفا کرنے والا کہن ہے پس بشارت ہو اس بیعت کے لئے جو تم نے کی اور بڑی کامیابی ہے حضرت نے فرمایا اس آیت کو پورا پڑھو ، اس نے پڑھا وہ توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں مدد کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور حدود و انہیہ کی حفاظت کرنے والے ہیں حضرت نے فرمایا اگر ہمیں ان معصوموں کے لوگ مل جاتے تو ان کے ساتھ جہاد کرنا ضرور حج سے افضل ہوتا (موتقی)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا یہاں شہرہوں میں ایک قیام گاہ ہوتی ہے جسے قزوین کہتے ہیں اور دشمن کی ایک جگہ ہوتی ہے جسے ولیم کہتے ہیں پس آیا ہم جہاد کس یا رابطہ ہی میں رہیں ۔ تم کو اس گھر میں رہنا اور اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اس نے یہی بات پھر کہی ، حضرت نے پھر یہی فرمایا اور کہا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اپنے گھر میں اپنے بچوں میں رہ کر طویل زمانہ تک ہمارے امر کا انتظار کرو ، اگر قائم آل محمد کو پالو تو تم کو وہ ثواب ملے گا جو رسول کے ساتھ رہ کر بدر شریک ہونے والے کو ملے گا اور اگر امام مفسٹر کو دیکھنے سے پہلے رجاؤ گے تو اس کا ثواب ملے گا جو قائم آل محمد کے ساتھ ساتھ ہو ، یہ بات حضرت کے خیمہ میں ہوئی آپ نے وہ دونوں انگشت شہادت کو ملایا بلکہ انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا میں نے کہا یہ اس سے بڑی ہے فرمایا پس ہے (م)
- ۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں نے خواب میں آپ سے کہا کہ بغیر امام مفسر رض الطاع کے جہاد کرنا

ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار، خون، سور کا گوشت آپ نے مجھ سے فرمایا ایسا ہی ہے پرسن حضرت نے دوبار فرمایا
ایسا ہی ہے۔ (بخاری)

﴿ باب ۱ ﴾

﴿ دخول عمرو بن عبید والمعتزلة علی ابی عبد اللہ علیہ السلام ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة، عن عبد الكريم بن عتبة الهاشمي قال: كنت قاعدًا عند أبي عبد الله عليه السلام بمكة إذ دخل عليه أناس من المعتزلة فيهم عمرو بن عبید واصل بن عطاء وحفص بن سالم مولى ابن هبيرة وأناس من رؤسائهم وذلك حدثان قتل الوليد واختلاف أهل الشام بينهم فتكلموا وأكثروا وخطبوا فأطالوا فقال لهم أبو عبد الله عليه السلام: إنكم قد أكثرتم علي فأسندوا أمركم إلى رجل منكم وليتكم به حتى يهزمكم ويؤجز، فأسندوا أمرهم إلى عمرو بن عبید؛ فتكلم فأبلغ وأطال، فكان فيما قال أن قال: قد قتل أهل الشام خليفتهم وضرب الله عز وجل بعضهم ببعض وشقت الله أمرهم فنظر نافور جدنا رجلاً له دين وعقل ومروءة وموضع ومعدن للخلافة وهو محمد بن عبد الله بن الحسن فأردنا أن نجتمع عليه فبأيامه ثم نظهر معه فمن كان بايعنا فهو منا وكتنا منه ومن اعتزلنا كفنا عنه ومن نصب لنا جاهدناه ونصبنا له على بغية وردّه إلى الحق وأهله وقد أحببنا أن نعرض ذلك عليك فتدخل معنا فإنه لا غنى بنا عن مثلك لموضعك وكثرة شيعتك، فلما فرغ قال أبو عبد الله عليه السلام: أكلكم على مثل ما قال عمرو؟ قالوا: نعم فحمد الله وأثنى عليه وصلى على النبي عليه السلام ثم قال: إنما نخطئ إذا عصي الله فأما إذا أطيع رضينا، أخبرني يا عمرو لو أن الأمة قلدتك أمرها وولتك بغير قتال ولا مؤونة وقيل لك: ولتها من شئت من كنت توليتها؟ قال: كنت أجعلها شورى بين المسلمين قال: بين المسلمين كلهم؟ قال: نعم، قال: بين فقهاءهم وخيارهم؟ قال: نعم، قال: فريش وغيرهم؟ قال: نعم، قال: والعرب والعجم؟ قال: نعم، قال: أخبرني يا عمرو أتتولني أبابكر وعمر أو تبرء منهما؟ قال: أتولاهما، فقال: فقد خالفتهما ما تقولون أنتم تتولونهما أو تبرءون منهما، قالوا: تتولاهما.

قال: يا عمرو إن كنت رجلاً تبرء منهما فإنه يجوز لك الخلاف عليهما وإن كنت تتولاهما فقد خالفتهما فدعهم إلى أبي بكر فبايعه ولم يشاور فيه أحداً ثم ردّها

أبو بكر عليه ولم يشاور فيه أحداً ثم جعلها عمر شوري بين ستة وأخرج منها جميع المهاجرين والأصهار غيراً وذلك الستة من قريش وأوصى فيهم شيئاً لأراك ترضى به أنت ولا أصحابك إذ جعلتها شوري بين جميع المسلمين، قال: وما صنع؟ قال: أمر صهيياً أن يصلي بالناس ثلاثة أيام وأن يشاور أولئك الستة ليس منهم أحد إلا ابن عمر يشاورونه وليس له من الأمر شيء. وأوصى من حضرته من المهاجرين والأصهار أن مضت ثلاثة أيام قبل أن يغزوا أو يبايعوا رجالاً أن يضربوا أعناق أولئك الستة جميعاً فإن اجتمع أربعة قبل أن تمضي ثلاثة أيام وخالف اثنان أن يضربوا أعناق الاثنين أقرضون بهذا أنتم فيما تجعلون من الشورى في جماعة من المسلمين قالوا: لا.

ثم قال: يا عمرو دعنا أرايت لو بايعت صاحبك الذي تدعوني إلى بيعته ثم اجتمعت لكم الأمة فلم يختلف عليكم رجالان فيها فأفضتم إلى المشركين الذين لا يسلمون ولا يؤدّون الجزية أكان عندكم وعند صاحبكم من العلم ما تسيرون بسيرة رسول الله ﷺ في المشركين في حروبه؟ قال: نعم، قال: فتصنع ماذا؟ قال: ندعهم إلى الإسلام فإن أبوا دعوناهم إلى الجزية.

قال: وإن كانوا مجوساً ليسوا بأهل الكتاب؟ قال: سواء، قال: وإن كانوا مشركي العرب عبدلاً أو ثناً؟ قال: سواء، قال: أخبرني عن القرآن تقرأه؟ قال: نعم، قال: اقرأ فقاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدنون من الحق من الذين أوتوا الكتاب حتى يمتطوا الجزية عن يدهم صاغرون « فاستثناء الله عز وجل واشترطه من الذين أوتوا الكتاب فهم والذين لم يؤتوا الكتاب سواء؟ قال: نعم، قال عمر بن الخطاب: سمعت الناس يقولون، قال: فدعنا، فإن هم أبوا الجزية فقاتلتهم فظهرت عليهم كيف تصنع بالفتنة؟ قال: أخرج الخمس وأقسم أربعة أخماس بين من قاتل عليه.

قال: أخبرني عن الخمس من تعطيه؟ قال: حيثما سمى الله، قال: فقرأ « واعلموا أنما غنمتم من شيء فإن الله خمسه وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل » قال: الذي للرسول من تعطيه؟ ومن ذوي القربى؟ قال: قد اختلف فيه الفقهاء فقال بعضهم: قرابة النبي ﷺ وأهل بيته، وقال بعضهم: الخليفة، وقال بعضهم: قرابة الذين قاتلوا عليه من المسلمين، قال: فأبي ذلك تقول أنت؟ قال: لأبدي، قال: فأراك لا تدري

فدعنا .

ثم قال : أرأيت الأربعة أخماس تقسمها بين جميع من قاتل عليها ؟ قال : نعم ، قال :
فقد خالفت رسول الله ﷺ في سيرته بيني وبينك فقهاء أهل المدينة و مشيختهم فأنابهم
فإنهم لا يختلفون ولا يتنازعون في أن رسول الله ﷺ إنما صالح الأعراب على أن يدعهم
في ديارهم ولا يهاجروا على إندهم من عدوهم أن يستغفرهم فيقاتل بهم وليس
لهم في الغنيمة نصيب وأنت تقول بين جميعهم فقد خالفت رسول الله ﷺ في كل ماقلت في
سيرته في المشركين ومع هذا ما تقول في الصدقة ؟ قرأ عليه الآية : « إنما الصدقات للفقراء
والمساكين والعاملين عليها .. إلى آخر الآية » قال : نعم ، فكيف تقسمها ؟ قال : أنقسمها
على ثمانية أجزاء فأعطي كل جزء من الثمانية جزءاً ، قال : وإن كان صنف منهم عشرة
آلاف وصنف منهم رجلاً واحداً أو رجلين أو ثلاثة جعلت لهذا الواحد مثل ما جعلت للعشرة
آلاف ؟ قال : نعم ، قال : وتجمع صدقات أهل الحضر وأهل البوادي فتجعلهم فيها سواء ؟
قال : نعم ، قال : فقد خالفت رسول الله ﷺ في كل ماقلت في سيرته ، كان رسول الله ﷺ
يقسم صدقة أهل البوادي في أهل البوادي وصدقة أهل الحضر في أهل الحضر ولا يقسمه بينهم
بالسوية وإنما يقسمه على قدر ما يحضره منهم وما يرى وليس عليه في ذلك شيء موقت
موظف وإنما يصنع ذلك بما يرى على قدر من يحضره منهم فإن كان في نفسك مما قلت شيء
فالق فقهاء أهل المدينة فإنهم لا يختلفون في أن رسول الله ﷺ كذا كان يصنع .

ثم أقبل على عمرو بن عبيد فقال له : اتق الله وأتم أيها الرجل فأتقوا الله فإن أبي
حدثنني وكان خير أهل الأرض وأعلمهم بكتاب الله عز وجل وسنة نبيه ﷺ : أن رسول
الله ﷺ قال : من ضرب الناس بسيفه ودعاهم إلى نفسه وفي المسلمين من هو أعلم منه فهو
ضال متكلف .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن النعمان ، عن سويد القلانسي ، عن
بشير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : إني رأيت في المنام أنني قلت لك : إن القتال
مع غير الإمام المقترض طاعته حرام مثل الميتة والدم ولحم الخنزير ، قلت لي : نعم هو
كذلك ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : هو كذلك هو كذلك .

باب

عمر بن عبید اور معتزلیوں کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ فرقت معتزلہ کے کچھ لوگ آئے جن عمر بن عبید، دامل بن عطا، حفص غلام بن ہبیرہ بھی تھے اور ان کے علاوہ اس فرقہ کے رؤسا بھی تھے انھوں نے ولید اسوی کے قتل ہو جانے اور اہل شام کے باہمی اختلاف پر بات چیت شروع کی۔ سب اپنی اپنی کہہ رہے تھے اور مکالمہ نے طول پکڑا۔ حضرت نے نہ مایا تم تو بہت سے لوگ میرے پاس آگئے ہو اپنا مذاہدہ کسی ایک کو بناؤ تاکہ وہ اپنی حجت تمہاری طرف سے پیش کرے انھوں نے عمر بن عبید کو مقرر کیا اس نے مبالغہ آمیز تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر دیا ہے اور اللہ نے ان کے درمیان مار پیٹ کرادی ہے اور ان کے اندر نفرت پیدا کر دیا ہے پس ہم ایک ایسے شخص کو تجویز کیا ہے جو دیندار اور صاحب فہم و فراست اور خلافت کے شایان ہے اور وہ محمد بن عبید اللہ بن الحسن علیہ السلام ہیں ہم نے ان پر اتفاق کر لیا ہے لہذا آپ بھی ان کی ہیئت کریں اور ان کی مدد پر آمادہ ہوں جو ہماری ساتھ بیعت کرے گا ہم اس کے ہیں وہ ہمارا، جو شخص ہم سے الگ رہے گا تو ہم اس کے لئے کافی ہیں جو ہم سے دشمنی کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس سے ہماری یہ عداوت اس کی بغاوت کی وجہ سے ہوگی یا اس کو حتی اور اس کے اہل کی طرف لانے کے لئے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو آپ کے ساتھ پیش کر کے آپ سے اس تحریک میں اپنے ساتھ داخلہ کی درخواست کریں کیونکہ آپ جیسے شخص کے بغیر یہ کام نہیں چلے گا۔ آپ کا بڑا مرتبہ ہے اور آپ کے شیعہ بکثرت ہیں۔

جب وہ کہہ چکا تو حضرت نے مجمع سے فرمایا کیا تم سب اس پر متفق ہو رہے ہو، ہاں، حمد و ثناء کے بعد حضرت نے فرمایا ہم غیظناک ہوتے ہیں جب اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور ہم راضی ہوتے ہیں جب اس کی اطاعت کی جاتی ہے لئے عمر و اچھا یہ بتاؤ کہ اگر امت تم کو بغیر قتل و حشر پر کے یہ اختیار دے دے کہ جسے چاہو حاکم تجویز کرو تو تم کسے بناؤ گے۔

عمر و ہر میں مسلمانوں سے مشورہ کروں گا۔

امام یہ کیا تمام مسلمانوں سے مشورہ کر دے گا۔

عمر و ہر۔ جی ہاں سب سے۔

امام۔ امت کے تمام فقہا اور نیک بندوں سے؟

عمر و ہر۔ جی ہاں سب سے۔

امام :- قریش وغیرہ سے بھی۔

امام :- اور عرب و عجم سے بھی۔

عمر :- جمہاں۔

امام :- یہ بتاؤ تم ابو بکر و عمر کو دوست رکھتے ہو یا نہیں۔

عمر :- میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔

امام :- تمہارا کہنا تو خلافت جابر ہے پتہ نہیں چلتا کہ تم دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزار ہو۔

انہوں نے کہا ہم سب ان کو دوست رکھتے ہیں۔

امام :- اے عمر اگر تم ان سے بیزار ہو تے تب تو تمہارے لئے ان کی مخالفت جائز ہوتی لیکن جب تم ان کو دوست

رکھتے تو پھر مخالفت نہ کیسا وہ اس طرح کہ عمر نے ابو بکر پر اٹھا دیکھا اور ان کی بیعت کر لی اور اس میں کسی

مشورہ نہیں کیا پھر ابو بکر نے حضرت عمرؓ کی طرف خلافت لڑادی اور کسی سے مشورہ نہ کیا پھر حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی شوریٰ کیلیں جنہیں

اور چھ آدمیوں کے سوا اور تمام ہاجرین و انصار کو اس کمیٹی سے الگ رکھا یہ چھ بھی سب قریشی تھے اور

آج کے لئے بھی ایسی وصیت کر گئے کہ تم اور تمہارے ساتھی اسے پسند نہ کریں گے کیونکہ تمہاری خیال میں تو تمام

مسلمانوں کا شوریٰ ہونا چاہیے۔

عمر :- حضرت عمرؓ نے کیا کیا جس کو ہم پسند نہ کریں۔

امام :- ہبیب کو حکم دیا کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان تین دن میں چھپڑوں آدمی مشورہ کریں اور کوئی

ان کے پاس نہ ہو سوائے عبد اللہ بن عمرؓ کے لیکن ان کو امر خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور ہما جسرین

انصار میں سے جو لوگ ان کے پاس تھے ان سے کہا کہ تین دن گزار جائیں اور یہ خلافت کا مسئلہ طے نہ کریں اور

کسی کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو ان چھپڑوں کی گردن ماری جائے اور اگر ان میں سے چار اتفاق کر لیں اور دو

مخالفت کریں تو ان دو کی گردن ماری جائے اب بتاؤ کیا تم اس پر راضی ہو کیا تم ایسا ہی شوریٰ جماعت

مسلمین کے چاہتے ہو؟

انہوں نے کہا نہیں۔

امام :- غور کرو تم نے اس شخص سے بیعت کر لی جس کی بیعت کے لئے تم مجھے دعوت دے رہے ہو اور امت کا ایسا اجتماع

بھی ہو گیا کہ دو آدمیوں نے ہنر اختلاف نہ کیا اور مشرکوں سے تمہارا معاملہ آج پڑا جو نہ تو اسلام قبول کرتے

ہیں نہ جزیرہ دیتے ہیں تو بتاؤ تمہارے یا تمہارے معین کردہ غلیفہ کے پاس دس سیرت رسول کا علم ہے جو لڑائیوں

میں وہ مشرکین کے مقابلہ میں ظاہر کرتے تھے۔

اس نے کہا ہے۔

امام :- اچھا بتاؤ تم کیا کر دے گے۔

عمرہ :- ہم ان کو دھوکا دینے کے درمورت انکار جز یہ طلب کریں گے۔

امام :- چاہے وہ جو کسی ہوں جہاں کتاب نہیں۔

عمرہ :- اس معاملہ میں سب برابر ہیں۔

امام :- چاہے وہ مشرکین عرب اور بیت پرست ہوں۔

عمرہ :- سب برابر ہیں۔

امام :- اگر ستر آن پڑھتے ہو تو اس سے بتاؤ۔

عمرہ :- ہاں میں پڑھتا ہوں۔

امام :- اچھا یہ آیت پڑھو، قتال کر دے ان سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لائے۔ اور تمہیں حرام اپنے آپ پر اس

چیز کو جو اللہ اور رسول نے حرام کہا ہے اور نہ وہ جس کو ان لوگوں سے جتنے ہیں جن کو کتاب دی گئی ہے تو جب تک

وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جز یہ نہ دیں ان کے قتل سے باز رہو (اللہ نے استثنیٰ کر دیا اور شہر گادی ان

لوگوں کی جن کو کتاب دی گئی ہے تو کیا یہ ان لوگوں کے برابر ہوں گے جن کو کتاب نہیں دی گئی۔

عمرہ :- بے شک۔

امام :- تمہیں یہ کس نے بتایا۔

عمرہ :- میرے لوگوں سے سنا ہے۔

امام :- اچھا اسے تو چھوڑو، فرض کر دے انہوں نے جز یہ دینے سے انکار کیا اور تم نے ان سے جہاد کیا اور غالب آگئے تو مال

غنیمت کا کیا کر دے گے۔

عمرہ :- جس نکالیں گے اور چڑھائی حصہ ان کو دیں گے جنہوں نے جنگ لڑی ہوگی۔

امام :- یہ بتاؤ جنس کسے دو گے۔

عمرہ :- جس طرح اللہ نے بتایا ہے۔

اس نے آیت پڑھی، اور جان لو کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ذوی القربیٰ

و یتیم و مسکین و سافر کا ہے۔

امام :- رسول کا حصہ کس کو دے گے اور ذوی القربیٰ کون ہیں۔

عمرہ :- اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قرابت داری اور ان کے اہلیت ہیں بعض کہتے ہیں خلیفہ مراد ہے

بعض کہتے ہیں ان لوگوں کے رشتہ دار مراد ہیں جنہوں نے قتال کیا۔

امام ۱۔ ان میں کون سی شق سمجھتے ہو۔

عمرہ ۱۔ میں تو نہیں جانتا۔

امام ۱۔ جب تم نہیں جانتے تو اسے چھوڑو۔

پھر حضرت نے فرمایا تم خمس کو چار حصہ اردوں میں کیسے تقسیم کر دو گے۔ ان لوگوں پر جنہوں قتال کیا ہے کیا سب پر۔

عمرہ ۱۔ جی ہاں۔

امام ۱۔ تم نے اس صورت میں رسول کی مخالفت کی میرے اور تمہارے درمیان فقہاء اہل مدینہ اور ان کے مشائخ ہیں انہی

سے ہم پوچھیں گے وہ اختلافات اور تنازعہ نہ کریں گے کہ اس امر میں حضرت رسول خدا نے اعراب

میں چھوڑ دیا جائے اور وہ ہجرت نہ کریں کیونکہ دشمن کی کثرت تھی تو ان پر غالب اگر مقابلہ کرتے ان لوگوں کے لئے

غنیمت میں کوئی حصہ نہیں تھا اور تم کہتے ہو سب پر تقسیم کر دو گے تو بتاؤ یہ رسول کی مخالفت ہر معاملہ میں تمہاری

طرف سے ہوتی یا نہیں، اچھا تم صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

اُس نے یہ آیہ مذکورہ آخر تک پڑھی۔

امام ۱۔ تقسیم کیسے کر دو گے۔

عمرہ ۱۔ میں آٹھ حصوں میں تقسیم کروں گا ہر ایک کو ایک ایک جزو دوں گا۔

امام ۱۔ اگر ایک صنف میں دس ہزار ہوں اور دوسری صنف میں صرف ایک یا دو یا تین تو کیا ایک کو اتنا ہی

دو گے جتنا دس ہزار کو۔

عمرہ ۱۔ جی ہاں۔

امام ۱۔ تو کیا مشہرہ والوں اور بادیہ والوں میں صدقات برابر تقسیم کر دو گے۔

عمرہ ۱۔ جی ہاں۔

امام ۱۔ تو تم نے ان سب باتوں میں رسول اللہ کی مخالفت کی حضرت رسول خدا تو اہل بوادی کا صدقہ اہل بوادی

میں اور اہل شہر کا اہل شہر میں تقسیم فرماتے تھے اور وہ ان کے درمیان بالسیو یہ تقسیم نہیں فرماتے تھے اور

تقسیم فرماتے تھے ایک اندازہ سے ان لوگوں پر جو موجود ہوتے تھے ان لوگوں میں سے اور اس میں کوئی وقت مقرر

نہ تھا بلکہ جو ان میں سے ہوتے انہی کو دیتے۔

اگر تمہارے دل میں کوئی بات کہنے کو ہو تو فقہاء مدینہ سے لو کہ بغیر اختلاف یہ بتائیں گے کہ رسول اللہ اسی

ہی کرتے تھے پھر آپ نے عمر بن عبید سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ان لوگوں سے فرمایا تم بھی ڈرو مایہ سے والہ ماجد نے فرمایا ہے جہاں ارض میں بہترین انسان تھے اور کتاب اللہ سب سے بہتر ہاتھ والے اور سنت نبی کے بڑے عالم، جو لوگوں کو تلوار سے مائے ادران کو اپنے نفس کی طرت بلائے اور مسلمانوں میں وہ سب سے زیادہ عالم ہیں ہو تو وہ مگر راہ اور لایینی ہے۔

۲۔ میں نے کہا میں نے خواب میں آپ کو دیکھا میں نے کہا امام مقرر فی الطائفت کے ساتھ ہوئے لیکن قتال حرام ہے جیسے مردار، خون، سور کا کُرشت، آپ نے کچھ سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے ہاں ایسا ہی ہے۔

﴿باب ۸﴾

﴿وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَاٰمِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَام﴾

﴿فِی السَّرَايَا﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویۃ بن عمار۔ قال : اُظنّہ۔ عن اُبی حزۃ الثمالی، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : کان رسول اللہ ﷺ : اذا اراد ان یبعث سربۃ دعاہم فاجلسہم بین یدیه ثم یقول : سیروا بسم اللہ وباللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ ، لا تغلّوا ولا تمثلوا ؛ ولا تغدروا ؛ ولا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا صبیاً ولا امرأۃ ؛ ولا تقطعوا شجراً الا ان تضطرّوا الیہا ؛ وایسارجل من اُذنی المسلمین او اُفضلہم نظر الی رجل من المشرکین فهو جار حتی یسمع کلام اللہ فان تبعکم فإخوکم فی الدین و إن اُبی فأبلغوہ ما منہ واستعینوا باللہ علیہ .

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : قال امیر المؤمنین ؑ : نہی رسول اللہ ﷺ ان یلقی السّم فی بلاد المشرکین .

۳۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد بن عیسی، عن ابن محبوب، عن عباد بن صہیب قال : سمعت ابا عبد اللہ ؑ یقول : ما یتّٰ رسول اللہ ﷺ عدواً قط .

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ : بمثنی رسول اللہ ﷺ الی الیمن وقال لی : یا علی لا تقاتلنّ احداً حتی تدعوه وایم اللہ لا ین یدی اللہ علی یدیک رجلاً خیر لک مما طلعت علیہ الشمس وغربت ولك ولاؤہ باعلی .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبان بن عثمان ، عن يحيى ابن أبي العلاء ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه لا يقاتل حتى تزول الشمس ويقول : تفتح أبواب السماء وتقبل الرحمة وينزل النصر ؛ ويقول : هو أقرب إلى الليل وأجدر أن يقتل ويرجع الطالب ويقتل المنهزم .

٦ - علي ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمد ، عن المنقري ، عن حفص بن غياث قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مدينة من مدائن أهل الحرب هل يجوز أن يرسل عليهم الماء وتحرق بالنار أو ترمى بالمجانيق حتى يقتلوا وفيهم النساء والصبيان والشيخ الكبير والأسارى من المسلمين والتجار فقال : يفعل ذلك بهم ولا يمسك عنهم لهؤلاء ولا ربة عليهم للمسلمين ولا كفارة . وسألته عن النساء كيف سقطت الجزية عنهن ورفعت عنهن ؟ فقال : لأن رسول الله صلى الله عليه وآله : نهى عن قتال النساء والولدان في دار الحرب إلا أن يقاتلوا فإن قاتلت أيضاً فأسك عنها ما أسكنك ولم تخف خلافاً فلما نهى عن قتلهن في دار الحرب كان في دار الإسلام أولى ولو امتنعت أن تؤدّي الجزية لم يمكن قتلها فلمّا لم يمكن قتلها رفعت الجزية عنها ولو امتنع الرجال أن يؤدّوا الجزية كانوا ناقضين للعهد وحلّت دماؤهم وقتلهم لأنّ قتل الرجال مباح في دار الشرك وكذلك المفقّد من أهل الذمّة والأعمى والشيخ الفاني والمرأة والولدان في أرض الحرب فمن أجل ذلك رفعت عنهم الجزية .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله كان إذا بعث برسيرة دعاها .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن النبي صلى الله عليه وآله كان إذا بعث أميراً له على سرية أمره بشقوى الشتر وجلّ في خاصّة نفسه ثمّ في أصحابه عامّة ، ثمّ يقول : اغز بسم الله وفي سبيل الله ، قاتلوا من كفر بالله ولا تغدروا ولا تغفلوا ولا تمثّلوا ولا تقتلوا وليداً ولا متبشّراً في شاةق ولا تحرقوا النخل ولا تغرقوه بالماء ولا تقطعوا شجرة مثمرة ولا تحرقوا زرعاً لأنكم لا تمدّون لملككم تحتاجون إليه ولا تغفروا من البهائم ممّا يؤكل لحمه إلا ما لا بدّ لكم من أكله وإذا القيتم عدواً للمسلمين فادعوهم إلى إحدى ثلاث فإن هم أجابوكم إليها فاقبلوا منهم وكفوا عنهم : ادعوهم إلى الإسلام فإن دخلوا فيه فاقبلوه منهم وكفوا عنهم ، وادعوهم إلى الهجرة بعد

الاسلام فان فعلوا فاقبلوا منهم وكتفوا عنهم و إن أبوا أن يهاجروا و اختاروا ديارهم و أبوا أن يدخلوا في دار الهجرة كانوا بمنزلة أعراب المؤمنين يجري عليهم ما يجري على أعراب المؤمنين ولا يجري لهم في القبي مولانا في القسمة شيء ! لا أن يهاجروا في سبيل الله فان أبوا هاجرين فادعهم إلى إعطاء الجزية عن يد وهم صاغرون فان أعطوا الجزية فاقبل منهم و كفف عنهم و إن أبوا فاستعن الله عز وجل عليهم وجاهدوهم في الله حق جهاده و إذا حاصرت أهل حصن فأرادك على أن تنزلوا على حكم الله عز وجل فلا تنزل لهم ولكن أنزلهم على حكمكم ثم افض فيهم بعد ما اشتتم فإن تكلموا بكم أن تتركهم على حكم الله لم تدرؤا نصيبوا حكم الله فيهم أم لا و إذا حاصرت أهل حصن فان آذوك على أن تنزلهم على ذمة الله فذمة رسول الله فلا تنزلهم ولكن أنزلهم على ذمكم و ذم آباءكم و إخوانكم فان تكلموا بكم أن تنزلهم على ذمة الله فذمة رسول الله فلا تنزلهم و إخوانكم كان أسير عليكم يوم القيامة من أن تنزلهم على ذمة الله فذمة رسول الله ﷺ .

۹۔ عدد من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن النوفلي ، عن محمد بن حمران ؛ و جميل ابن دراج كلاهما ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ إذا بعث سرية دعا أميرها فأجلسه إلى جنبه و أجلس أصحابه بين يديه ثم قال : سيروا بسم الله و بالله و في سبيل الله و على ملة رسول الله ﷺ لا تغدروا ولا تغفلوا ولا تماثلوا ولا تقطعوا شجرة إلا أن تضطروا إليها ولا تقتلوا شيخاً فانياً ولا صبياً ولا امرأة و أيتما رجل من أدنى المسلمين و أفضلهم نظر إلى أحد من المشركين فهو جار حتى يسمع كلام الله فإذا سمع كلام الله عز وجل فان تبعكم فأخوكم في دينكم و إن أبي فاستعينوا بالله عليه و أبلغوه مأمنه .

باب

وحيث رسول و جناب امير عليه السلام

۱۔ شرمایا حضرت نے کہ جناب رسول خدا جب کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر نہ مانتے جاؤ کہ ہم اللہ و بالہ اللہ فی سبیل اللہ علی ملت رسول اللہ ﷺ ہر شخص میں نہ بگڑنا ، مشرک نہ کرنا ، عذر نہ کرنا ، درخت نہ کاٹنا اگر در صورت مجبور میں ، کہ کوئی مسلمان ادنیٰ بہو یا افضل ، جب کسی مشرک کو جاتے دیکھے تو اس کو اللہ کا کلام سنائے اگر وہ تمہاری پیروی کرے تو تمہارا دینی بھائی ہے اور اگر انکار کرے تو اس کو اس کی جائے پناہ تک پہنچا دو اور اللہ سے اس کے پاس میں مدد چاہو۔ (حسن)

- ۲۔ حضرت نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے مشرکوں کے شہروں میں (پانی کے اندر) نہر ڈالنے کو منع فرمایا ہے۔ (رض)
- ۳۔ حضرت رسول خدا نے کبھی کسی دشمن کو شب باشی کا موقع نہیں دیا۔ (مرثی)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ نے عین کی طرف بھیجا اور فرمایا یا اعلیٰ دعوت اسلام نیے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا قسم خدا کی تمہارے ہاتھ پر اگر ایک شخص ایمان لے آئے تو وہ بہتر ہر گاہ اس سے کہ سو بیچ طلوع ہو اور غروب ہو اس پر تمہاری حکومت میں۔ (رض)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام قبل زوالی قتال نہیں کرتے تھے اور سیراتے تھے بعد زوال ابواب سما کھل جاتے ہیں اور رحمت متوجہ ہوتی ہے اور فرماتے تھے یہ صورت رات آئے تک رہتی ہے اس وقت جنگ روک دی جائے تاکہ فاتح اپنے مقام پر لوٹے اور شکست کھانے والا آرام پالے۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اہل حرب کے شہروں کے متعلق پوچھا کیا جایز ہے کہ ان پر پانی چھوڑا جائے آگ میں جلایا جائے اور مہنہ قتل سے گولہ باری کر کے ان کو قتل کیا جائے۔ دراصل ایکہ ان میں عورتیں بچے اور کموسٹ بدھے اور مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوں فرمایا ان سے ایسا سلوک کیا جائے اور ان سے ان چیزوں کو روکا جائے اور مسلمانوں کے لئے ان پر دیت نہیں اور نہ کفارہ، میں نے عورتوں کے متعلق پوچھا کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہے فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے عورتوں کے قتل سے اور بچوں کے دار الحرب میں لیکن اگر وہ لوگ جنگ کریں اور عورتیں بھی تو ان سے روکا جائے ہر اس چیز کو جو ممکن ہو اور کسی بات سے ڈرانے جائے۔ جب رسول اللہ نے ان کے قتل میں دار الحرب میں روکا ہے تو دار السلام میں تو قتل سے رکنا بدرجہ اولیٰ ہے اگر وہ منع کریں جزیہ لینے سے تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے اور جب جزیہ اٹھایا گیا تو قتل سے بھی منع کیا گیا ہاں اگر مرد ہیں تو یہ نقص عہد ہوگا اور اس صورت میں ان کا خون بہانا اور قتل کرنا حلال ہے کیونکہ دار مشرک میں مردوں کا خون بہانا مباح ہے اور یہی صورت ہے اہل شہر کے بیٹھنے کی جگہ کی اور اندھوں اور پوڑھوں اور عورتوں اور بچوں کی جب کہ وہ دار حرب میں ہوں اسی لئے ان سے جزیہ اٹھایا گیا۔ (رض)
- ۷۔ حضرت رسول خدا جب کوئی سر یہ بھیجتے تو اس کے لئے دعا کرتے۔
- ۸۔ فرمایا جب حضرت رسول خدا کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کے سردار کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے، پھر منواتے جاؤ راہ خدا میں اللہ کے نام پر لڑو جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو قتل کرو، اس میں معذوری ظاہر نہ کرو اور لوگوں کی گردن میں طعن نہ ڈالو ان کی لاشوں کو مثلہ نہ کرو، بچوں کو اور سنت چماروں کو قتل نہ کرو درختوں کو نہ جلاؤ ان کو تہہ آب نہ کرو، پھلدار درختوں کو نہ کاٹو اور کھیتوں کو نہ جلاؤ، تم کیا جانو، شاید تم ان کی طرف محتاج ہو اور جن چر پاؤں کا گوشت کھاتے ہوں ان کی کہیں نہ کاڑ، شاید تمہیں ان کا گوشت کھانے کی ضرورت

پیش آئے جب مسلمانوں کے دشمن سے مدد سیکر ہو تو ان کو تین باتوں میں سے ایک بات کو منظور کرنے کے لئے کہو اگر وہ قبول کر لیں تو ان کو تین کرنے سے باز آؤ اور ان کو دعوت اسلام دو اگر وہ قبول کر لیں تو اسلام کے بعد وہ ہجرت اختیار کریں اگر ہجرت کریں تو ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ ہجرت نہ کریں اور اپنے ہی شہروں میں رہنا چاہیں اور دامن ہجرت میں داخل ہونے سے انکار کریں تو وہ بمنزلہ اعراب ہو مینہ میں ان سے وہی سلوک کیا جائے جو بدو مسلمان عربوں سے کیا جاتا ہے مال غنیمت سے انھیں کچھ نہیں ملے گا اور جب تک وہ فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں تقیم میں ان کی شرکت نہ کریں۔

اگر ان ددزن باتوں سے وہ ہٹ جائیں تو ان کو جزیہ کی دعوت دکر وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر دیں اگر وہ مے دیں تو قبول کر دو اور ان کو قتل نہ کر دو در صورت انکار اللہ سے مدد مانگ کر ان سے ڈٹ کر جہاد کر دو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کر دو اگر وہ چاہیں کہ وہاں سے نکلیں حکم خدا کے مطابق تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ کہو کہ ہم اپنے حکم کے مطابق اندر آئیں گے جب یہ بات ہو جائے تو بعد میں ان کے ساتھ جو تہاراد ل چاہے عمل کرو ورنہ اگر تم نے ان کو حکم خدا پر رکھ کر چھوڑا تو تم کیا جانو کہ تم نے اس معاملہ کو طے کرنے میں صحیح فیصلہ کیا ہے یا غلط اور تم اہل قلعہ کا محاصرہ کر دو اور وہ اندر بلائیں اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر توبہت جاؤ بلکہ اپنی ذمہ داری پر اور اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی ذمہ داری پر جاؤ اگر یہ ذمہ داری ٹوٹ جائے تو بہ نسبت خدا اور رسول کی ذمہ داری ٹوٹنے کے تمہاری ذمہ داری کا ٹوٹنا تمہارے لئے روز قیامت زیادہ آسان ہو گا۔ (م)

۹۔ یہ مضمون نمبر ۶ میں گزر چکا ہے۔ (م)

﴿ باب ۱ ﴾

﴿ اعطاء الامان ﴾

- ۱۔ علیؑ بن ابیہیم، عن اُبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہؑ قال: قلت له: ما معنی قول النبیؐ یرسمی بذمتهم ادناهم؟ قال: لو أن جیشاً من المسلمین حاضر و اقوماً من المشرکین فأشرف رجلٌ فقال: أعطونی الامان حتی ألقى صاحبکم و أناظره فأعطاء ادناهم الامان وحب علی أفضلهم الوفاء به۔
- ۲۔ علیؑ، عن ہارون بن مسلم، عن مسعد بن صدقة، عن اُبی عبد اللہؑ قال: ان علیاًؑ أجاز امان عبد مملوک لأهل حصن من الحصون و قال: هو من المؤمنین۔
- ۳۔ علیؑ، عن اُبیہ، عن یحییٰ بن عمران، عن یونس، عن عبد اللہ بن سلیمان قال: سمعت أبا جعفرؑ یقول: ما من رجل آمن رجلاً علی ذمته ثم قتلہ إلا جاء يوم القيامة بحمل لواء الغدر۔

۴۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن محمد بن الحکم، عن اُبی عبد اللہؑ۔ اَوْ عن اُبی الحسنؑ۔ قال: لو اُن قوماً حاصروا مدینة فسالوهم الا مان فقالوا: لا، فظنوا اَنهم قالوا: نعم فنزلوا اليهم كانوا آمنين.

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن طلحة بن زید، عن اُبی عبد اللہؑ، عن اُبیہؑ قال: قرأت فی کتاب لعلیؑ اَن رسول اللہؐ کتب کتاباً بین المهاجرین و الانصار ومن لحق بهم من اهل یثرب اَن کل غازیة غزت بما یعقب بعضها بعضاً بالمعروف و القسط بین المسلمین فانته لایجوز حرب إلا باذن اهلها وإن الجار کالتفس غیر مضار ولا آثم وحرمة الجار علی الجار کحرمة اُمته و اُبیہ لایسالم المؤمن دون مؤمن فی قتال فی سبیل اللہ إلا علی عدل و مساواة.

باب

امان دینا

- ۱۔ میں نے حضرت سے کہا کیا معنی میں اس قول رسولؐ کے یعنی ہذا انتھم اذنا لھم ما فرمایا اگر مسلمانوں کا شرک کی قوم مشرک کا محاصرہ کر لے اور ایک شخص اس کو کہے۔ مجھے امان دو اور اپنے صاحب سے ملاؤ میں اس سے بات چیت کروں گا پس اگر امانی مسلمان اس کو امان دے لے تو ان کے افضل کو یہ معاہدہ پورا کرنا چاہیے۔
- ۲۔ فرمایا حضرت نے کہ علیؑ علیہ السلام جائز جانتے تھے جو ایک غلام کسی قلعہ میں محصور ہو کہ امان دے دیتا تھا فرماتے تھے یہ غلام کہیں کوسروں میں سے ہے۔ (مخ)
- ۳۔ فرمایا امام محمد باقرؑ علیہ السلام نے جو کوئی امان دینے کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو وہ روز قیامت عذر کا جھنڈا اٹھائے ہو گا۔ (محبی)
- ۴۔ فرمایا اگر کسی قوم کا محاصرہ کر لیا ہو اور وہ امان چاہیں اور مسلمان نہیں اور سب کچھیں ہاں تو وہ امان یا نذر ہوں گے (مقبول)
- ۵۔ فرمایا میں نے حضرت علیؑ کی کسی کسر میں یہ پڑھا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک تحریر لکھی کہ ہاجرین و انصار اور جو مدینہ والے ان سے الحاق رکھتے تھے کہ درمیان کو کوئی گروہ جو غازیوں کا لڑنے۔ بھجیا جائے تو ایک لکڑی دوسری لکڑی کے بعد بھجی جائے تو ان کے درمیان عدل و انصاف کو کام میں لایا جائے یعنی بار بار ایک ہی دستہ کو نہ بھیجا جائے اور یہ سب دہرے حرب جائز نہیں اور یہ کہ پڑوس شل اپنے نفس کے ہے اسے نقصان نہ پہنچایا جائے پڑوس کی حرمت ماں باپ کی حرمت کی طرح ہے قتال میں مومن، مومن کے ساتھ عدل اور برابری کا برتاؤ کرے۔ (مخ)

باب

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كان أبي عليه السلام يقول : إن للحرب حكمن إذا كانت الحرب قائمة لم تضع أوزارها ولم يشغن أهلها فكل أسير أخذ في تلك الحال فإن الإمام فيه بالخيار إن شاء ضرب عنقه وإن شاء قطع يده ورجله من خلاف بغير حسم وتركه يتشخط في دمه . حتى يموت وهو قول الله عز وجل : « إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فساداً أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم » ألا ترى أن الخير الذي خسر الله الإمام على شيء واحد وهو الكفر وليس هو على أشياء مختلفة قلت لأبي عبد الله عليه السلام : قول الله عز وجل : « أو ينفوا من الأرض » قال : ذلك الطلب أن تطلبه الخيل حتى يهرب فإن أخذه الخيل حكم عليه ببعض الأحكام التي وصفت لك والحكم الآخر إذا وضعت الحرب أوزارها وأشغن أهلها فكل أسير أخذ في تلك الحال فكان في أيديهم فالإمام فيه بالخيار إن شاء من عليهم فأرسلهم وإن شاء فاداهم أنفسهم وإن شاء استعبدهم فصاروا عبيداً .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمد ، عن سليمان المنقري ، عن حفص بن غياث قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الطائفتين من المؤمنين إحداهما باغية والأخرى عادلة فهزمت العادلة الباغية ؟ فقال : ليس لأهل العدل أن يتبعوا مدبراً ولا يقتلوا أسيراً ولا يجهزوا على جريح و هذا إذا لم يبق من أهل البغي أحد ولم يكن لهم فئة يرجعون إليها فإذا كان لهم فئة يرجعون إليها فإن أسيرهم يقتل ومدبرهم يتبع و جريحهم يجهز .

٣ - الحسين بن محمد الأشعري ، عن مفضل بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان بن عثمان عن أبي حمزة الثمالي قال : قلت لعلي بن الحسين صلوات الله عليهما : إن علياً عليه السلام سار في أهل القبلة بخلاف ميسر رسول الله صلى الله عليه وآله في أهل الشرك ، قال : فنضب ثم جلس ثم قال : سار والله فيهم بسيرة رسول الله صلى الله عليه وآله يوم الفتح ، إن علياً عليه السلام كتب إلى مالك وهو على مقدته يوم البصرة بأن لا يطمئن في غير مقل ولا يقتل مدبراً ولا يجهز على جريح

ومن أغلق بابه فهو آمن - فأخذ الكتاب فوضعه بين يديه على القربوس من قبل أن يقرأه ثم قال : اقتلوا فقتلهم حتى أدخلهم سكك البصرة ثم فتح الكتاب فقرأه ثم أمر منادياً فنادى بما في الكتاب .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن أبي بكر الحضرمي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لسيرة علي عليه السلام في أهل البصرة كانت خيراً لشيعة مما طلعت عليه الشمس ، إنه علم أن للقوم دولة ذو سباهم لسيعة شيعة . قلت : فأخبرني عن القائم عليه السلام يسير بسيرة ؟ قال : لا إن علياً صلوات الله عليه سار فيهم بالمن للعلم من دولتهم ، وإن القائم عجل الله فرجه يسير فيهم بخلاف تلك السيرة لأنه لا دولة لهم .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمد بن عذافر ، عن عقبه بن بشير ، عن عبد الله بن شريك ، عن أبيه قال : لما هزم الناس يوم الجمل قال أمير المؤمنين عليه السلام : لا تتبعوا أموالكم ولا تعجزوا علي جريح ومن أغلق بابه فهو آمن . فلما كان يوم صفين قتل القميل والمدير وأجاز علي جريح ، فقال أبان بن تغلب لعبد الله بن شريك : هذه سيران مختلفتان فقال : إن أهل الجمل قتل طلحة والزبير وإن معاوية كان قائماً بعينه وكان قائدهم .

بائیل

(بقیہ عنوان)

۱ - حضرت نے فرمایا جنگ میں دو حکم ہوتے ہیں جب لڑائی کا سلسلہ جاری ہو اور اس حالت میں قیدی پکڑے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے گردن مار دے اور چاہے تو اس کا ایک ہاتھ اور پیر اس طرح کٹوائے کہ وہ اپنا ہاتھ تو بایاں پر مگر جڑ سے نہیں اور اسے خون میں تر پٹنا چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ مر جائے ۔ اللہ فرماتا ہے ہر اللہ اور اس کے رسول سے لاتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں تو ان کو قتل کیا یا رسول دی جائے اور ان کے ہاتھ پیراٹ پٹے گاٹے جائیں اور ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پیرا یا ان کو جلا وطن کیا جائے یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں رسولی اور سخت عذاب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس نے داعی پر امام کو اختیار دیا کیا ہے وہ کفر ہے وہ اختیار اشیائے مختلفہ پر نہیں ۔ میں نے حضرت سے کہا اور یوسف اصحاب اللہ کا کیا مقصد ہے فرمایا یہ کہ شکر اسلام ان کو تلاش کرے تاکہ وہ جہاد کرے ہوں اور اگر شکر کے ہاتھ آجائیں تو ان پر ان بعض احکام کو نافذ کرے جس کا ذکر میں نے تم سے کیا ۔ دوسرا حکم یہ

- ہے کہ جب لڑائی رک جائے اور لڑنے والے تھک جائیں تو جو لوگ اس حالت میں قید کئے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے احسان رکھ کر چھوڑ دے چاہے تدبیر لے چاہے ان کو غلام بنائے۔ (۱۲)
- ۲۔ میں نے کہا مومنین کے دو گروہ لاتے ہیں ان میں ایک باغی ہے دوسرا عادل، عادل نے باغی کو شکست دے دی فرمایا نہیں چاہیے کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں یا قیدیوں کو قتل کریں یا زخمیوں کو ستائیں لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب باغیوں میں سے کوئی میدان جنگ میں باقی نہ رہا ہو اور ایسا کوئی دستہ نہ ہو کہ ہلٹ آئے اگر ان کا گروہ ہر اور وہ ہلٹ آئے تو ان کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے گا بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے اور زخمیوں پر سختی کی جائے (۱۳)
- ۳۔ میں نے حضرت علی بن الحسین سے کہا کہ حضرت علی نے اہل قبلہ کے ساتھ خلافت سیرت رسول کیا چرا انحضرت مشرکین کے ساتھ کرتے تھے پس کہ حضرت کو غصہ آگیا آپ بیٹھ گئے اور سرایا اللہ حضرت علی نے سیرت رسول پر عمل کیا جس کا ٹھکانہ یوم فتنہ رسول اللہ سے ہوا تھا حضرت علی نے یوم بصرہ مالک کو مقدّمہ البیض میں تھے لکھا تھا جو سامنے آئے اور بیٹھ پھرے اس کو نیزہ نہ مارنا، زخمی نہ کرنا، جو دروازہ بند کرے اسے امان دینا آپ نے وہ تحریر اپنے سامنے قریب زین پر رکھی پڑھنے سے پہلے پھر پڑھایا اب مقابلہ کرو۔ پس اہل جمل کا قتل مشرک ہوا بصرہ کے کوچروں میں پھر اس تحریر کو کھولا اور پڑھا پھر منادی سے کہا جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کی نذر کرے۔ (۱۴)
- ۴۔ میں نے حضرت سے سنا سیرت علی علیہ السلام کے متعلق اہل بصرہ میں حوران کے شیعوں کے لئے بہتر چیز ہے جب تک سورج طلوع ہو آپ کو یہ علم تھا کہ قوم کے پاس دولت ہے اگر ان کو قید کیا جائے گا تو وہ آپ کے شیعوں کو قید کر لیں گے میں نے کہا قائم آل محمد کی سیرت بھی ایسی ہی ہوگی۔ سرایا نہیں حضرت علی علیہ السلام نے ان پر احسان کیا (قیدی نہ بنایا) ان کی دولت کو جانتے ہوئے اور قائم آل محمد کا عمل اس کے خلاف اس لئے ہوگا کہ اس وقت میں کسی اور کی حکومت ہوگی۔ (مجبور)
- ۵۔ یوم جمل جب لوگوں کو شکست ہوئی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بھاگنے والوں کے پیچھے نہ جاؤ، زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو دروازہ بند کرے اسے امان دو، لیکن جنگ صفین میں آپ نے اس کے خلاف کیا۔ ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شریک نے کہا کہ یہ تو دو مختلف سیرتیں ہیں حضرت نے فرمایا اہل جمل نے طلحہ و زبیر کو دجو اس جنگ کے ہائی تھے، قتل کیا لیکن معاویہ اپنی مگرابی پر رہا اور لشکر کی قیادت کرتا رہا۔ (مجبور)

﴿باب﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن الحسن بن صالح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان يقول: من فر من رجلين في القتال من الزحف فقد فر ومن فر من ثلاثة في القتال من الزحف فلم يفر۔

۲۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن
عبدالله بن عبدالرحمن الأصم ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما
بعث رسول الله ﷺ يرافقة مع علي عليه السلام بعث معه أناساً وقال : رسول الله ﷺ : من
استأسر من غير جراحة مثقلة فليس منّا .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام أن
أمير المؤمنين عليه السلام قال : من استأسر من غير جراحة مثقلة فلا يفدى من بيت المال ولكن يفدى
من ماله إن أحب أهله .

باب

(بلاغ عثمان)

- ۱۔ ضرر پایا جو کوئی وقت قتال در دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ مشرور سمجھا جائے گا اور جو زمین کے مقابلے سے گریز
کرتے وہ مشرور نہ سمجھا جائے گا۔ (رضی)
- ۲۔ رسول اللہ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۃ برات کی تسبیح کو بھیجا تو ضرر پایا ۔۔۔
جو کوئی بڑا بھاری زخم کھائے ، قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (رضی)
- ۳۔ ضرر پایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا قید نہیں دیا جائے گا بیت المال
سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں۔ (رضی)

باب

(مطلب المبارزة)

۱۔ محمد بن زیاد ، عن الغشاب ، عن ابن عباس ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمرو بن
جمیع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مثل عن المبارزة بين الصّفين بعد إذن الإمام عليه السلام قال :
لا بأس ولكن لا يطلب إلا بإذن الإمام .

۲۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن ابن
القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دعا رجل بعض بني هاشم إلى البراز فأبى أن يبارزه
فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : مامنك أن تبارزه ؟ قال : كان فارس العرب وخشيت أن
يغلبنني فقال له أمير المؤمنين صلوات الله عليه : فإته بني عليك ولو بارزته لغلبتك ولو

بنی جبیل علی جبیل لہذا الباغی وقال أبو عبد الله علیہ السلام : إنَّ الحسین بن علی علیہ السلام
دعا رجلاً إلى المبارزة فعلم به أمير المؤمنين علیہ السلام فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأعاقبتک
ولئن دعاک أحد إلى مثلها فلم تجبه لأعاقبتک ، أما علمت أنَّه بنی

باب ۱۱

طلب المبارزت

- ۱۔ پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو مارنے کے لئے بلایا جائے نہ مایا کوئی حربا نہیں مگر بے
اذن امام الیہ ذکر ہے۔ (م)
- ۲۔ نہ مایا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لئے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علی نے اس
سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں نہ گیا اس نے کہا وہ عرب کا شہسوار ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے کچھ بڑوٹیا حضرت
نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غائب آجاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گر جائیگا
حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علی کو علم ہوا
تو فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اور کوئی تم کو مقابلہ کے لئے بلائے اور تم نہ جاؤ گے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا
تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (م)

باب ۱۲

(الرفق بالاسیر واطعامه)

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن القاسم بن محمد ، عن المنقری ، عن عیسیٰ بن یونس
الأوزاعی ، عن الزہری ، عن علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما قال : إذا أخذت أسیراً
فمجز عن المشی ولیس معک حمل فأرسله ولا تقتله فإِنَّک لا تدري ما حکم الإمام فیہ ،
قال : و قال : الأسیر إذا أسلم فقد حقن دمه وصار فیئاً .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن زرارة ، عن اُبی عبد اللہ
علیہ السلام قال : إطعام الأسیر حق علی من أسره وإن کان یراء من الغد قتله فإِنَّه ینبغي أن
یطعم و یسقی و [یطل] و یرفق به ، کافراً کان أو غیره .

۳۔ أحمد بن محمد الكوفي، عن حمدان القلاسي، عن محمد بن الوليد، عن أبان بن عثمان، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الأسير طعامه على من أسره حق عليه وإن كان كافراً يقتل من الغد فإنه ينبغي له أن يرفقه ويطعمه ويسقيه.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جراح المدائني قال: قال أبو عبد الله عليه السلام في طعام الأسير فقال: إطعمه حق على من أسره وإن كان يريد قتله من الغد فإنه ينبغي أن يطعمه وسقي ويظل ويرفق به كافراً أو غيره.

باب

قیدی پر ہسربانی کرنا اور کھانا دینا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہاری ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم امام کیا ہے اور یہ بھی نہ رہا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کا خون محفوظ ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا۔ (م)
- ۲۔ فرمایا قیدی کو کھانا دینا جو ہے اس پر جس نے اسے قید کیا ہے اگر چہ صبح کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلائے پلاسے اور ہسربانی سے پیش آئے چلے کا فرہی کیوں نہ ہو۔ (م)
- ۳۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے۔ (م)
- ۴۔ " " " "

باب

الدعاء الى الاسلام قبل القتال

۱۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمد، عن المنقري، عن صفيان بن عيينة، عن الزهري قال: دخل رجال من فريش على علي بن الحسين صلوات الله عليهما فسألوه كيف الدعوة إلى الدين؟ قال: تقول: بسم الله الرحمن الرحيم أذعوكم إلى الله عز وجل وإلى دينه وجماعة أمران: أحدهما معرفة الله عز وجل والآخر العمل برضوانه وإن معرفة الله عز وجل أن يعرف بالوحدانية والرافة والرحمة والعزة والعلم والقدرة والعلو

على كل شيء، وأنه النافع الضار، الفاهر لكل شيء، الذي لا تدركه الأبصار وهو يدرك
الابصار وهو اللطيف الخبير وأن محمداً عبده ورسوله وأن ما جاء به هو الحق من عند الله عز وجل
وما سواه هو الباطل، فإذا أجابوا إلى ذلك فلهي ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين.
۲ - عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الحسن بن شمعون، عن عبد الله
ابن عبد الرحمن، عن مسمع بن عبد الملك، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام:
لما وجهني رسول الله ﷺ إلى اليمن قال: يا علي لا تقاتل أحداً حتى تدعوه إلى الإسلام
وأيام الله لأن يهدي الله عز وجل على يدك رجلاً خيراً لك مما طلعت عليه الشمس و
غربت والكل ولاؤه

باب

کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱۔ قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن الحسین کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیسے بنایا جائے؟ فرمایا کہو بسم الله الرحمن
الرحیم، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت، دوسرے
اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت، رافت رحمت، عزت علم، قدرت اور ہر شے پر برتری
کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے انکیس اس کا اور اک نہیں کرتیں
اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے عبد رسول ہیں جو کچھ وہ لائے حق ہے اس کے سرا
جو ہے وہ باطل، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو اور مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں
جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (خ)

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ نے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا نے علی کسی کو دعوت اسلام دینے
سے پہلے قتل نہ کرنا۔ قسم خدا کی اگر ایک بھی تمھارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمھارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوگا
جس پر سوچ چکے یا غروب ہو۔ (م)

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله بن عبد الرحمن الأصم ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما بعث رسول الله ﷺ براءة مع علي عليه السلام بعث معه أناساً وقال : رسول الله ﷺ : من استأسر من غير جراحة مثقلة فليس منّا .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن أمير المؤمنين عليه السلام قال : من استأسر من غير جراحة مثقلة فلا يفدى من بيت المال ولكن يفدى من ماله إن أحبّ أهله .

باب

(بلاغتوان)

- ۱۔ من مایا جو کوئی وقت قتال دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ مفت ورجہا جائے گا اور جو تین کے مقابلے سے گریز کرے وہ مقررہ نہ سمجھا جائے گا۔ (رض)
- ۲۔ رسول اللہ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۃ براءت کی تسلیخ کو بھیجا تو فرمایا : جو کوئی بڑا بھاری زخم کھائے ، قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (رض)
- ۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا فدیہ نہیں دیا جائے گایت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں۔ (رض)

باب

(طلب المبارزة)

- ۱۔ محمد بن زیاد ، عن الخشاب ، عن ابن قحاح ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمرو بن جمیع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن المبارزة بين الصفتين بعد إذن الإمام عليه السلام قال : لا بأس ولكن لا يطلب إلا بإذن الإمام .
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن ابن القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : دعا رجل بعض بني هاشم إلى البراز فأي أن يبارزه فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : ما منك أن تبارزه ؟ قال : كان فارس العرب و خشيت أن يغلبني فقال له أمير المؤمنين صلوات الله عليه : فإته بني عليك ولو بارزته لغلبته ولو

بنی جیل علی جبل لہذا الباغی . وقال أبو عبد الله ﷺ : إنَّ الحسین بن علیؑ دعا رجلاً إلى المبارزة فعلم به أمير المؤمنينؑ فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأعاقبتك ولئن دعاك أحد إلى مثلها فلم تجبه لأعاقبتك ، أما علمت أنته بنی

باب ۱۱

طلب المبارزت

- ۱۔ پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو لڑنے کے لئے بلایا جائے نہ دیا یا کوئی حرج نہیں مگر بے اذن امام دیا نہ کرے۔ (م)
- ۲۔ نہ دیا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لئے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علیؑ نے اس سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں دگیا اس نے کہا وہ عرب کا شہسوار ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے پکھاڑ دیتا حضرت نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غائب آجاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گر جائیگا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علیؑ کو علم ہوا تو فرمایا اب یہ پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اگر کوئی تم کو مقابلہ کے لئے بلائے اور تم نہ جاؤ گے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (م)

باب ۱۲

(الرفق بالاسیر و اطعامه)

- ۱۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن القاسم بن محمد ، عن المنقری ، عن عیسیٰ بن یونس الأوزاعی ، عن الزہری ، عن علیؑ بن الحسین صلوات اللہ علیہما قال : إذا أخذت أسیراً فعبز عن المشی و لیس معک حمل فأسله ولا تقتله فإنک لا تدري ما حکم الإمام فیہ ، قال : و قال : الأسیر إذا أسلم فقد حقن دمه و صار فیئاً .
- ۲۔ علیؑ بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن زرارۃ ، عن أبی عبد اللہ ﷺ قال : إطعام الأسیر حق علی من أسره وإن کان یراء من الغد قتله فإنہ ینبغی أن یطعم و یسفی و [یظل] و یرفق بہ ، کافراً کان أو غیرہ .

۳۔ اُحد بن محمد الکوفیؒ، عن حمدان القلاسیؒ، عن محمد بن الولید، عن أبان بن عثمان، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد اللهؑ قال: الأسير طعامه على من أسره حق عليه وإن كان كافراً يقتل من الغد فإنه ينبغي له أن يرؤفه ويطعمه ويسقيه.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جراح المدائني قال: قال أبو عبد اللهؑ في طعام الأسير فقال: إطعمه حق على من أسره وإن كان يريد قتله من الغد فإنه ينبغي أن يطعم ويسقي ويظل ويرفق به كافراً كان أو غيره.

باب

قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہارے ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم نامہ کیا ہے اور یہ بھی ضرر مایا اگر وہ مسلمان ہو چائے تو اس کا خون محفوظ ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا۔ (م)
- ۲۔ فرمایا قیدی کو کھانا دینا حق ہے اس پر جس نے اسے قید کیا ہے اگر چہ صبح کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلانے پلانے اور مہربانی سے پیش آئے چلے کہ فری کیوں نہ ہو۔ (ص)
- ۳۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے۔ (م)
- ۴۔ " " " " " "

﴿باب﴾

﴿الدعاء الى الاسلام قبل القتال﴾

۱۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمد، عن المنقري، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري قال: دخل رجال من قريش على علي بن الحسين صلوات الله عليهما فسألوه كيف الدعوة إلى الدين؟ قال: تقول: «بسم الله الرحمن الرحيم أدعوكم إلى الله عز وجل إلى دينه وجماعه أمان: أحدهما معرفة الله عز وجل والآخرة العمل برضوانه وإن معرفة الله عز وجل أن يعرف بالوحدانية والرافة والرحمة والعزة والعلم والقدرة والعلو»

علی کلّ شیء و أنّه النافع الضارّ ، الفاهر لكلّ شیء ، الذی لا یتدرّکہ الابصار وهو یدرّک الابصار وهو اللطیف الخیر وأنّ تجدّاً عبده ورسوله وأنّ ما جاء به هو الحقّ من عند الله عزّ وجلّ وما سواه هو الباطل ، فإذا أجابوا إلى ذلك فلم یما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین .
 ۲ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله ابن عبد الرحمن ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : قال امیر المؤمنین علیہ السلام : لما وجهنی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى الیمن قال : یا علی لا تقاتل أحداً حتّٰی تدعوه إلى الإسلام وایم الله لا ین یدی الله عزّ وجلّ علی یدیک رجلاً خیر لك ممّا طلعت علیہ الشمس و غربت ولک ولاؤہ

بابت

کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱- قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن ابیہن کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیسے بنایا جائے؟ فرمایا کہو بسم الله الرحمن الرحیم ، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت ، دوسرا اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت ، رافت رحمت ، عزت علم ، قدرت اور ہر شے پر برتری کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا ، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے محمد رسول ہیں جو کچھ وہ لائے ہیں اس کے سوا جو ہے وہ باطل ، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو اور مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (م)

۲- فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ نے مین کی طرف مجھے بھیجا تو فرمایا اے علی کسی کو دعوت اسلام دینے سے پہلے قتل نہ کرنا۔ قسم خدا کی اگر ایک بھی تمھارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمھارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوگا جس پر سوچ چکے یا غروب ہو۔ (م)

فطبع الهول والمخافة فإن الله عز وجل لا يعبؤ بما العباد مقترفون ليلهم ونهارهم لطف به
علماً وكل ذلك في كتاب لا يضل ربتي ولا ينسى ، فاصبروا وصابروا واسألوا النصر ووطنوا
أنفسكم على القتال واتقوا الله عز وجل فإن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون .

وفي حديث يزيد بن إسحاق عن أبي صادق قال : سمعت علياً عليه السلام يحرّض
الناس في ثلاثة مواطن : الجمل وصفين ويوم النهروان يقول : عباد الله اتقوا الله وغضوا الأبصار
واخفضوا الأصوات وأقلوا الكلام ووطنوا أنفسكم على المنازلة والمجادلة والمبارزة
و المناضلة والمناظرة والمعاقبة والمكاملة واشتبهوا واذكروا الله كثيراً لعلكم تفلحون ولا
تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا إن الله مع الصابرين .

وفي حديث عبد الله بن جندب ، عن أبيه أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه كان
يأمر في كل موطن لقينافيه عدونا فيقول : لا تقاتلوا القوم حتى يبدؤكم فإن نكس بجمدا الله
على حجة وتركم إيتاهم حتى يبدؤكم حجة لكم أخرى فإن زاهرتموهم فلا تقتلوا
مديراً ولا تجهزوا على جريح ولا تكشفوا عورة ولا تمثلوا بقتيل .

٤ - وفي حديث مالك بن أعيان قال : حرّض أمير المؤمنين صلوات الله عليه الناس بصفين
فقال : إن الله عز وجل دلّكم على تجارة تنجيكم من عذاب أليم وتشفي بكم على الغير
الإيمان بالله والجهاد في سبيل الله وجعل ثوابه مغفرة للذنوب ومساكن طيبة في جنات
عدين ، وقال : عز وجل : وإن الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفاً كأنهم بنيان مرصوص
فسوّوا صفوفكم كالبنیان المرصوص قدّموا الدارع وأخروا الحاسر وعضوا على التواجد
فإنه أنبأ للسبوف على الهام والتوا على أطراف الرماح فإنه أمور للأسنّة وغضوا
الأبصار فإنه أربط للجأش وأسكن للقلوب وأميتوا الأصوات فإنه أطرّد للفشل وأولى
بالوقار ولا تميلوا برياياتكم ولا تزيلوها ولا تجعلوها إلا مع شجعانكم فإن المانع
للذمار والصابر عند نزول الحقائق هم أهل الحفاظ ولا تمثلوا بقتيل وإذا وصلتكم إلى رجال
القوم فلا تهتكوا سترأ ولا تدخلوا داراً ولا تأخذوا شيئاً من أموالهم إلا ما وجدتم في
عسكرهم ولا تبيحوا امرأة بأذى وإن شتمن أعراضكم وسبين أمراءكم وصلحاهم فإني
ضعاف القوى والأفس والعقول ؛ وقد كسنا ثؤمر بالكف عنهم و هنّ مشركات وإن كان
الرجل ليقنّال المرأة فيعتبر بها وعقبه من بعده ؛ واعلموا أن أهل الحفاظ هم الذين يحقون
برياياتهم ويكتفونها ويصيرون خفافها وورائها وأمامها ولا يضيعونها ، لا يتأخرون

باب ١٠

(ما كان يوصي أمير المؤمنين عليه السلام به عند القتال)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي حمزة ، عن عقيل الخزاعي أن أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا حضر الحرب يوصي للمسلمين بكلمات فيقول : تعاهدوا الصلاة وحافظوا عليها واستكثروا منها و تقرأوا بها فإنيها كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً وقد علم ذلك الكفار حين سئلوا ما سلككم في سقر؟ قالوا : لم نك من المصلين . وقد عرف حقها من طرفها وأكرم بها من المؤمنين الذين لا يشغلهم عنها زين متاع ولا قرّة عين من مال ولا ولد يقول الله عز وجل : «رجال لانلهمهم تحارة ولا بيع عن ذكر الله وإقام الصلاة» وكان رسول الله ﷺ منصباً لنفسه بعد البشري له بالجنة من ربه ، فقال عز وجل : «وأمر أهلك بالصلاة واصطبر عليها .. الآية (٥٠)» فكان يأمر بها أهله ويصبر عليها نفسه .

ثم إن الزكاة جعلت مع الصلاة قرباناً لأهل الإسلام على أهل الإسلام ومن لم يعطها طيب النفس بها يرجو بها من الثمن ما هو أفضل منها فإنّه جاهل بالسنة ، مغبون الأجر ضالّ العمر ، طويل الندم بترك أمر الله عز وجل والرغبة عما عليه صالحو عباد الله ، يقول الله عز وجل : «ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نولّه ما نولّي » من الأمانة فقد خسر من ليس من أهلها وضلّ عمله ، عرضت على السماوات المبنية والأرض المهاد والجبال المنصوبة ، فلا أطول ولا أعرض ولا أعلى ولا أعظم لو امتنعن من طول أو عرض أو عظم أو قوة أو غزاة امتنعن ولكن أشققن من العقوبة .

ثم إن الجهاد أشرف الأعمال بعد الإسلام وهو قوام الدين والأجر فيه عظيم مع العزّة والمنعة وهو الكرامة فيه الحسنات والبشرى بالجنة بعد الشهادة وبالرزق غداً عند الرّب والكرامة يقول الله عز وجل : «ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الآية » ثم إن الرعب والخوف من جهاد المستحق للجهاد والمتوازيين على الضلال ضلال في الدين وطلب للدنيا مع الذل والصغار وفيه استيجاب النار بالفرار من الرّحف عند حضرة القتال يقول الله عز وجل : «يا أيّها الذين آمنوا إذا لقيتم الذين كفروا زحفاً فلا تولّوهم الأدبار » . فحافظوا على أمر الله عز وجل في هذه المواطن التي الصبر عليها كرم وسعادة ونجاة في الدنيا والآخرة من

عنها فيسلموها ولا يتقدمون عليها فيفروها ، رحم الله امرأً واسى أحماء بنفسه ولم يكل
قرنه إلى أخيه

وقد قال الله عز وجل : ولن ينفعكم الفرار إن فررتم من الموت أو القتل وإذا لا تمتعون إلا
قليلاً ، وأيم الله لمن فررتم من سيوف العاجلة لاتسلمون من سيوف الآجلة فاستعينوا
بالصبر والصدق ، فانما ينزل النصر بعد الصبر ، فجاهدوا في الله حق جهاده ولا قوة إلا بالله .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن
أبي عبد الله عليه السلام قال : سألتہ عن رجل لقيه العدو وأصاب منه مالا أو متاعاً ثم إن المسلمین
أصابوا ذلك كذب بضع بمتاع الرجل ؟ قال : إذا كان أصابوه قبل أن يحوزوا متاع
الرجل ردَّ علیہ وإن كان أصابوه بعد ما حازوه فهو فیہ للمسلمین وهو أحقُّ بالشفعة .

باہج

نصائح امیر المومنین وقت قتال

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام جب میدان جنگ میں ہوتے تو نسبتاً چند باتیں کہتے ، فرمایا نماز کو ادا کر دو اور قضا ہونے
سے اس کو بچاؤ اور زیادہ نمازیں پڑھو اور اس کے ذریعہ قربت حاصل کرو ، نماز و قنوں کے تعین کے ساتھ مومنین
پر سب سے زیادہ تاکید ہے اور اس کو جب سمجھیں گے جب ان سے پوچھیں گے روزِ نکاح کی طرف تمہیں کیا چیز کے چلے وہ کہیں گے ہم نماز
پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ اس کے طریقوں کو پہچانتا اور اس کا اکرام کیا ان مومنوں نے جن کو نماز سے پہلے پڑا وہ
نہ بنایا متاع دنیا کی زینت نے اور نہ تجارت نے ان کو ذکرِ خدا سے غافل بنایا اور نہ بیٹانے انھوں نے ہر حالت میں
نماز ادا کی اور جب رسول اللہ کو ان کے رب نے بشارت جنت دی تو وہ نماز کے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتے ۔
اللہ تعالیٰ نے مسرہ کیا اپنے اہل کو نماز کا حکم دیا اور اس میں صبر سے کام لو تو حضرت نے اپنے اہل کو اس کا حکم دیا
اور اس کی تکلیف پر اپنے نفس کو صابر بنایا پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو رکھا اور قربانی کو اہل اسلام کی طرف سے
اہل اسلام کے لئے ، پس جو بخوشی ایسا نہ کرے وہ قربانی کی قیمت دینا افضل ہے وہ سنت سے جاہل ہے محروم اجر ہے
اپنی عمر برباد کرنے والا اور امرِ خدا کو ترک کر کے طویل مدت اٹھانے والا ہے ۔ اور اس سے نفرت کرے ۔ اے
بندِ گانِ خدا صلح بنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مومنین کے راستہ کے خلاف کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو اس
کی امانت (ولایتِ اہلبیت) سے روگردانی کی سزا دی جائے گی اور وہ نقصان میں رہے گا اس عمل ضائع جائے گا یہ

امانت پیش کی گئی آسمانوں کی بناؤں پر، زمین کے فرش پر، بلند پہاڑوں پر، ان سے زیادہ نہ کوئی طویل ہے نہ عریض نہ اعلیٰ نہ اعظم اگر یہ چلتے تو طول عرض و غلظت اور قوت و عزت کی بنا پر منہ کر دیتے لیکن وہ سزا سے ڈر گئے اسی لئے منہ کیا۔

جہاد اشرف اعمال ہے بعد اسلام اور اسی سے دین قائم ہے اور اس کا اجر عظیم ہے عزت ہے سر بلند کی ہے اور وہ جملہ کتاب ہے دشمن پر جس میں حسناات ہیں اور جنت کی بشارت ہے بعد شہادت اور مرنے کے بعد اللہ کی طرف سے رزق ہے اور بزرگی ہے جیسا کہ فرماتا ہے جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ان کو ہر وہ نہ سمجھو جو لوگ جہاد کرنے کے مستحق ہیں اور جن پر ضلالت چھائی ہوئی ہے ان سے لڑنے میں خوف کرنا دین سے گراہی اور دنیا کو حاصل کرنا ذات و حقارت سے ہے اور قتال کے وقت اپنے لشکر سے فرار و درخ کو اپنی طرف بلانا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لشکر کفار کے سامنے آؤ تو پیٹھ پھیر کر بھاگنا نہیں ان مواقع پر احکام الہی کی حفاظت کرو، ان مواقع پر صبر سے کام لینا بزرگی نفس ہے۔ سعادت ہے نجات ہے دنیا و آخرت میں اور بچاؤ ہے روز قیامت کے خوف سے اور اللہ پر راہ نہیں کرتا لوگوں کے متفرق ہونے کی دن میں یارات میں اور وہ اپنے علم سے جانتا ہے اور یہ سب اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں ہیں وہ نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

پس میرے کام لاؤ اور اللہ سے نصرت کے طالب ہو اور آمادہ کرو اپنے نفسوں کو قتال کے لئے، اللہ سے ڈرو اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔ اور یزید ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے تین سو قتلوں پر لوگوں کو جنگ کے لئے ابھارا ہے۔ یوم جمل، یوم صفین، اور یوم نہروان۔ فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو، آنکھیں نیچی کر دو آوازیں کو دھماکے بات کم کر دو اور اپنے نفسوں کو آمادہ کرو میدان میں اترنے کے لئے اور مجاہدہ اور مبارزت کے لئے اور نیزہ بازی، جوش و دھماکے ایک دوسرے سے گتھے جانے اور دانتوں سے کاٹنے کے لئے، ثابت قدم رہو اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ کامیاب ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ کمزور پر مجاؤ گے اور تمہاری ہر اخیر سی ہو جائے گی اور مہر کرو اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

جب دشمن سے ٹکریز ہوتی تو حضرت علیؑ اپنے لشکر والوں سے کہتے۔ جب تک دشمن ابتداءً جنگ نہ کرے اس سے لڑنا امت، تم بحمد اللہ دلیل پر ہو تم کو ان پر فتح ہوگی یہ حق پر ہونے کی دوسری دلیل ہوگی جب دشمن کو شکست دے دو تو بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ زخمی اور کسی کی شہید نہ کرنا۔

مالک بن اعین نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے یوم صفین پر لوگوں کو یوں ترغیب جنگ دی اللہ نے تم کو ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کی ہے جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور تم کو ایسے امیرِ مضر کی طرف بلایا ہے جو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اس کا ثواب رکھا ہے گناہ کا بخشتا اور جنت عدن میں پاک مقامات کا

دینا، اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو سب سے پہلی ہونی دیوار کی طرح میدان جنگ میں ثابت قدم رہتے ہیں اپنی صفوں کو درست کر دے اس طرح گویا وہ سب سے پہلی ہونی دیوار میں ہیں پھر زہر پرشوں پر حملہ کر دے پھر بغیر خود زہر پرشوں پر، دانتوں پر دانت رکھ کر اس سے اعصاب سخت ہو جانے کی وجہ سے تلوار سر سے اچٹ جاتی ہے اور اپنے کو نیزوں کے اطراف سے کہ اس سے تم پکے رہو گے ان کی بھانوں سے، اور آنکھیں جھکائے رہو کہ اس سے دل کا جوش باقی رہے گا اور دلوں کو سکون حاصل ہو گا اور اپنی آوازیں مت نکالو کہ اس سے جہم کمزور ہوتا ہے اور وقار قائم کر کے لے یہ بہتر طریقہ ہے اور اپنے راہت کو جھکاؤ نہیں اور ہٹاؤ نہیں اور جو فوج میں زیادہ بہادر ہوں ان کو دو۔ کیونکہ کسی جیتنے کو روکنے والے اور سختیوں کے نزول پر صبر کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو محافظ ہوں اور کسی مقتول کو مشرک نہ کرنا، اور جب تم کسی قوم کے لوگوں سے جنگ کرو تو ان کا ستر عورت نہ کرو اور نہ کسی کے گھر میں داخل ہو اور نہ ان کے احوال سے کوئی شے نہ کر جو شکر گاہ میں پڑی مل جائے اور کسی عورت کو غصہ میں نہ لاؤ اور وہ اگر تمہیں گایاں دیں تمہاری آبروریزی کریں تمہارا خراج کو تمہارے صلہ کو برا بھلا کہیں، کیونکہ وہ تو لوگوں میں، نفس میں اور عقل میں کمزور ہیں تم ان کے ستانے سے باز رہو اور آنکھیں نہ مشرک نہ ہوں اگر کوئی شخص کسی عورت کو پالے اور اسے عیب لگائے اور اس کے شکر کے محافظ ہر طرف اسے ڈھونڈنے آجائیں تو چاہیے کہ یہ عورت ان کے سپرد کر دی جائے اور اسے تنہا نہ چھوڑ دیں اللہ رحم کرے اس پر جو اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور اپنا سینک اپنے بھائی کے نہیں مارتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت سے بھاگنا مفید نہ ہو گا اور نہ قتل سے بھاگنا اس دنیا میں کچھ دن آرام پاؤ گے قسم خدا کی اگر تم اس دنیا کی تلواروں سے بھاگو گے تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ سکو گے بس مبرا در صدق سے مدد چاہو اس کے بعد ہی اللہ کی نصرت آئے گی اور اللہ کی راہ میں چاد کرو اور نہیں توت مگر اللہ سے ۔
۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جنگ کی دشمن سے اور اس سے مان و متاع ملا اس کے بعد مسلمان اور آگئے تو کیا موت ہو گی فرمایا اگر اس نے پہلے جیت لیا ہے تو اسی کو ملے گا اور اگر بعد میں آکر ان لوگوں نے جیت لیا ہے تو ان مسلمانوں کا ہے لیکن وہ زیادہ حق دار ہے۔

﴿ باب ۱ ﴾

﴿ اِنَّهُ لَا يَجِلُّ لِلْعَالَمِ اَنْ يُنْزَلَ دَارُ الْحَرْبِ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن امیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن ابي عبد اللہ علیہ السلام قال : بعث رسول اللہ ﷺ : جيشاً إلى خشم فلما غشيهم استعصموا بالسجود فقتل بعضهم

فبلغ ذلك النبي ﷺ فقال : اعطوا الورثة نصف العقل بصلاتهم ؛ وقال : النبي ﷺ : ألا
إنني بريء من كل مسلم نزل مع مشرك في دار الحرب .

باب

مسلمان کو دار الحرب میں رکنا جائز نہیں

۱۔ حضرت نے ایک لشکر بھی ختم کی طرف جب مدد بھیج رہے تھے کہ چاہی مسلمانوں نے مسجدوں کے منبروں پر کچھ لوگ مانے
گئے جب رسول اللہ کو خبر ملی تو نشر مایا ان کی نمازوں کے صلہ میں نصف دیت دے دوا فرمایا میں بڑی ہوئی اس
مسلمان سے جو دار الحرب میں کسی مشرک کے ساتھ اترے ۔

﴿باب﴾

﴿قصة الغنمة﴾

۱۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن معاوية بن وهب قال : قلت
لأبي عبد الله عليه السلام : السرية يبعثها الإمام فيصيبون غنائم كيف تقسم ؟ قال : إن قاتلوا عليها
مع أمير أمره الإمام عليهم أخرج منها الخمس لله وللرسول و قسم بينهم أربعة أخماس
وإن لم يكتلوا قاتلوا عليها المشرکین کان کل ما غنموا للإمام يجعله حيث أحب .
۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعلي بن محمد جميعاً ، عن القاسم بن محمد ، عن
سليمان بن داود ، عن حفص بن غياث قال : كتب إلي بعض إخواني أن أسأل أبا عبد الله عليه السلام
عن مسائل من السنن فسألته [أ] وكتبت بها إليه فكان فيما سألته : أخبرني عن الجيش إذا غزا
أرض الحرب فننموا غنمة ثم لحقهم جيش آخر قبل أن يخرجوا إلى دار السلام ولم يلقوا
عدواً حتى خرجوا إلى دار السلام هل يشاركونهم ؟ فقال : نعم ؛ وغن سرية كانوا في سفينة
ولم يرك صاحب الفرس فرسه كيف تقسم الغنمة بينهم ؟ فقال : للفارس سهمان وللرّاجل
سهم ، فقلت : وإن لم يركبوا ولم يقاتلوا على أفراسهم ؟ فقال : أرايت لو كانوا في عسكر
فتقدم الرّجال قاتلوا وغنموا كيف كان يقسم بينهم ألم أجعل للفارس سهمين وللرّاجل
سهماً ؟ وهم الذين غنموا دون الفرسان .

۳۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن حسين بن عبد الله

عن أبيه ، عن جده قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إذا كان مع الرجل أفراس في الغزولم
يسهم له إلا لفرسين منها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن
عليه السلام قال : يؤخذ الخمس من الغنائم فيجعل لمن جعله الله عز وجل و يقسم أربعة أخماس
بين من قاتل عليه وولي ذلك قال : و للإمام صفو المال أن يأخذ الجارية الفارغة و الدابة
الفارغة ، والثوب و المتاع مما يجب و يشتهي فذلك له قبل قسمة المال و قبل إخراج
الخمس ، قال : و ليس لمن قاتل شيء من الأرضين ولا ماغلبوا عليه إلا ما احتوى عليه
العسكر و ليس للأعراب من الغنيمة شيء ، وإن قاتلوا مع الإمام لأن رسول الله صلى الله عليه وآله صالح
الأعراب أن يدعهم في ديارهم و لا يهاجروا على أنه إن دهم رسول الله صلى الله عليه وآله من عدوه دهم
أن يستقرهم فيقاتل بهم و ليس لهم في الغنيمة نصيب و سنة جارية فيهم و في غيرهم .
و الأرض التي أخذت عنوة بخيل أو ركاب فهي موقوفة متروكة في يدي من يجرها و
يحياها و قوم عليها على ما يصلحهم الوالي على قدر طاقتهم من الحق النصف و الثلث و
الثلثين ، على قدر ما يكون لهم صالحاً ولا يضرهم .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن عيسى ، عن منصور ، عن
هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الأعراب عليهم جهاد ؟ قال : لا إلا
أن يخاف علي الإسلام فيستعان بهم ، قلت : فلهن من الجزية شيء ؟ قال : لا .

٦ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبد الله ، عن
آبائه عليهم السلام عن علي عليه السلام في الرجل يأتي القوم وقد غنموا ولم يكن شهد القتال ، فقال :
أمير المؤمنين عليه السلام : هؤلاء المحرومون و أمر أن يقسم لهم .

٧ - محمد ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن منصور بن حازم ، عن هشام بن سالم ، عن
أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الغنيمة فقال : يخرج منها خمس لله و خمس للرسول
و ما بقي قسم بين من قاتل عليه وولي ذلك .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن يحيى ، عن محمد الحسين جميعاً ، عن عثمان بن
عيسى ، عن سماعة ، عن أحمد بن محمد عليه السلام قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله خرج بالنساء في الحرب حتى
يداون الجرحى ولم يقسم لهن من الفبي شيئاً ولكنه نفلهن .

باجا تقسیم مال غنیمت

۱۔ میں نے کہا امام ایک سریر بھیجتا ہے اور ان کو مال غنیمت ملتا ہے تو اس کو کیسے تقسیم کیا جائے فرمایا اگر اس امیر کے ساتھ قتال ہو رہا ہے جس کو امام نے مقرر کیا تھا تو اس میں سے خمس نکالا جائے گا اللہ اور رسول کے لئے اور پانچ میں سے تین حصے لوگوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے اور اگر بغیر لڑائی کے ملائے تو وہ رب الامام کا ہو گا وہ جسے چاہے۔

۲۔ میں نے پوچھا ایک شکر دار زہرب میں لڑے اور غنیمت ہاتھ لگے تو تقسیم کیسے ہو اگر دوسرا شکر ارض اسلام کی طرف پہنچے سے پہلے وہاں آجائے تو، نہ فرمایا وہ بھی شریک ہوں گے میں نے کہا ایک شکر کش میں جا رہا ہے اور اس میں سوار بھی ہیں مگر گھوڑوں پر نہیں تو ان کے درمیان تقسیم کیسے ہوگی فرمایا گھر سوار کے دو حصے پیادہ کا ایک میں نے کہا یہ کیوں جبکہ وہ سوار نہیں۔ فرمایا تم نے غور نہیں کیا اگر وہ شکر میں ہوتے تو پیادوں سے آگے ہوتے اور قتال کر کے مال غنیمت حاصل کرتے تو کیسے تقسیم ہوتی ان کے درمیان، کیا فارس کو دو سہرا اور پیادہ کو اکہرا نہ دیا جاتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر شکر میں پیادوں کے ساتھ سوار ہوں تو سواروں کو حصہ دیا جائے گا۔ (مجمول)

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے مال غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور وہ ان کو دیا جائے گا جن کا حق اللہ نے رکھا ہے پانچویں کے چار حصے ہوں گے۔ تقسیم ہوگی لڑنے والوں اور حاکم شرع (امام) کے درمیان اور امام کے لئے بہترین چیز ہوگی وہ حسین اور جراحینہ اور جراحان خیر بصورت چھاپہ، کپڑے اور دوسرا سامان لے گا جسے وہ پسند کرے اور خواہشمند ہو احتیاج خمس سے پہلے یہ چیزیں دس کو دی جائیں گی اور لڑنے والوں کا زمین اور جس پر انھوں نے غلبہ حاصل کیا ہے کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے جو انھوں نے اپنے ہاتھوں سے فتح کی ہوں اور بدو عربوں کو مال غنیمت میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وہ امام کے ساتھ شریک جنگ ہوں رسول اللہ نے ان سے ان شرائط پر صلح کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور ہجرت نہ کریں اور اگر کوئی دشمن آنحضرت پر چڑھا تو کہے کہ تو وہ ان سے لڑیں غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور یہ ان میں سنت جاری ہے اور جو زمین سواروں اور پیادوں کے درمیان دشمن سے چھینی جائے وہ موثرہ اور مترکہ ہوگی اور اس کے قبضہ میں دی جائے گی جو اسے آباد اور سرسبز رکھے اور اس پر قائم رہے جو شرائط دالی نے لے لی ہوں ان پر یہ تقسیم انصافاً بقدر ان کی طاقت کے ہوگی کسی کو نصف دی جائے گی کسی کو تہائی، کسی کو دو تہائی جیسی مصلحت ہو اور ان کے لئے باعث نقصان نہ ہو۔